https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

ضیائے ازواجِ مطہرات

المعروف بہ

مومنوں کی مقدس مائیں

تصنیف
ابوالبرکات محمد افضل امجدی ضیائی سنبھلی
متعلم دارالعلوم امجدیہ کراچی

اَعظمی پبلشرز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضیائے ازواج مطہرات

المعروف بہ

مؤمنوں کی مقدس مائیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

98191

نام کتاب	:	ضیائے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن المعروف بہ مومنوں کی مقدس مائیں
تصنیف	:	ابوالبرکات محمد افضل امجدی حنفنبلی
حسبِ فرمائش	:	سیّد غلام دستگیر گیلانی
کمپوزنگ بار ثانی	:	محمد صابر اختر القادری
صفحات	:	585
سن اشاعت	:	صفر المظفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء بموقع عرسِ اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان محدّثِ بریلوی رضی اللہ عنہ ودستارِ فضیلت دارالعلوم امجدیہ کراچی پاکستان
تعداد	:	۱۱۰۰
ناشر	:	اعظمی پبلیشرز، دارالعلوم صادق الاسلام 10/483 لیاقت آباد کراچی فون : 4923804
ہدیہ	:	
اسٹاکسٹ	:	مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہارِ شریعت بہادر آباد کراچی۔ فون 021-4219324

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاھداء

اس مختصر سی بے ربط کتاب کو اپنے شیخ طریقت حضور سیّدی وسندی محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی قادری (انڈیا) اور شیخ شریعت حضور سیّدی قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد اسماعیل رضوی امجدی دامت برکاتہم القدسیہ کی بارگاہ میں تحفۃً پیش کیا جاتا ہے۔

شاہاں را چہ عجب
گر بنوازند گدا را

اظہارِ تشکر

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و سلم کی پاکیزہ ازواج کے ذکرِ خیر پر مشتمل کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت سے مشرّف فرمایا۔ راقم الحروف اپنے ان تمام ساتھیوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اس کی کسی بھی حوالہ سے معاونت کی بالخصوص حضرت گرامی القدر محمد ذوالقرنین وجناب مولانا محمد عباس قادری (دورۂ حدیث شریف دارالعلوم امجدیہ) کہ ان دونوں حضرات نے کتابِ ہذا کی پروف ریڈنگ بعض مقامات پر فرمائی نیز بہت ہی سعادت منداور سیادت وحرمت کے حامل سیّد محمد مسعود شاہ صاحب (متعلم دارالعلوم امجدیہ) وسیّد غلام دستگیر شاہ صاحب اور محمد محرم علی صاحب (متعلم بادامی مسجد) نے پروف ریڈنگ کرنے میں جانفشانی سے کام کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مذکورہ تمام حضرات کو دین ودنیا کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	اجازت نامہ از فاتح افریقہ قدوۃ العلماء حضور محدث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ (گھوسی شریف انڈیا)	29
۲	کلماتِ خیر شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء مفتی محمد اسماعیل رضوی ضیائی مدظلہ العالی (شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی)	30
۳	تقریظ جلیل پیرِ طریقت رہبرِ شریعت علاّمہ سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتہم القدسیہ (امیر جماعت اہلسنت کراچی پاکستان)	32
۴	طیب التقریظ جگر پارہ و جانشینِ محدثِ کبیر مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی امجدی صاحب زید مجدہ الکریم (دارالعلوم امجدیہ کراچی)	37
۵	تقریظ جمیل خلیفۂ حضور مفتی اختر رضا خان ازہری زید مجدہ الکریم حضرت العلاّم جمال مصطفیٰ صاحب اعظمی شہزادۂ محدث کبیر (جامعہ اشرفیہ مبارکپور انڈیا)	39
۶	تقریظ مبارک درویشِ ملت حضرت علامہ محمد یونس امجدی صاحب (تلمیذ علامہ ازہری صاحب علیہ الرحمہ شیخ الحدیث	

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	دار العلوم امجدیہ) امام وخطیب جامع مسجد اہلسنت و جماعت بگری (بلھے شاہ دی نگری)	41
۷	تقریظ لطیف شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء مفتی عبداللطیف جلالی زید مجدہ الکریم (جامعہ نعیمیہ داتا دی نگری لاہور)	42
۸	تقریظ لطیف پیر طریقت رہبر شریعت صوفی ملّت ابوتراب سیّد علی شاہ (محبت) القادری دامت برکاتہم العالیہ (دربار قادریہ عقب فلٹر پلانٹ اسٹیل مل کراچی)	43
۹	کلماتِ دعا حضرت علامہ مولانا محمد وسیم ضیائی صاحب (مہتمم مرکز العلوم الاسلامیہ بادامی مسجد کراچی)	46
۱۰	کلماتِ برکت فاتح افریقہ قدوۃ العلماء حضور محدّث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ (گھوسی شریف انڈیا)	47
۱۱	پیش لفظ	48
	پہلا باب	
۱۲	ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ	49
۱۳	فضائل امہات المؤمنین رضی اللہ عنھنّ	52
۱۴	ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ کی فضیلت	52
۱۵	ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ اہلِ بیت میں داخل ہیں	55

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶	فضائل اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا	69
۱۷	ایمان کو جلا بخشنے والی بحث	76
۱۸	حضرت مریم وفاطمہ وعائشہ وخدیجہ رضی اللہ عنہن	81
۱۹	حضرت عائشہ صدّیقہ وفاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما	84
۲۰	ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کے گھر قرآن وسنّت کے مرکز ہیں۔	87
۲۱	ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ نے چنا	88
۲۲	ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کی تعداد	88
۲۳	قریشیہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ	94
۲۴	عربیہ غیر قریشیہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ	94
۲۵	غیر عربیّہ زوجہ مطہّرہ رضی اللہ عنہا	94
۲۶	ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کا مہر	94
۲۷	ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کو اختیار دینا اور واقعۂ تحریم	95
۲۸	حدیث سے متعلقہ بعض مسائل	102
۲۹	ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کا نفقہ میں زیادتی کی درخواست کرنا شرعاً واخلاقاً کوئی ناروا بات نہ تھی	115
۳۰	ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ ہر شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں	119

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۱	ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کے ثواب میں زیادتی	127
۳۲	ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے مابین عدل ومساوات	128
۳۳	کثرت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کی حکمتیں	133
	دوسرا باب	
۳۴	تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنھا	144
۳۵	سیّدہ کا نام ولقب	144
۳۶	سلسلۂ نسب	144
۳۷	ایمان لانے میں سب سے اول	146
۳۸	آپ صاحب مال وشرافت تھیں	147
۳۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے قبل شادی	147
۴۰	حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد نکاح	148
۴۱	بحیرا راہب کی پیشن گوئی	151
۴۲	سیّدہ کا حق مہر	153
۴۳	سیّدہ کا خطبۂ نکاح	153
۴۴	خطبۂ ابوطالب	153
۴۵	خطبہ ورقہ بن نوفل	154
۴۶	سیّدہ کے نکاح کے متعلق ایک غلط روایت	155
۴۷	ایمانِ ورقہ بن نوفل	155
۴۸	پہلی وحی اور سیّدہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینا	157

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۹	اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دارفانی سے رحلت	164
۵۰	اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ	165
۵۱	اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد	165
۵۲	حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ پاک	166
۵۳	اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے	167
۵۴	۱۔ حضرت قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	167
۵۵	۲۔ حضرت عبداللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	168
۵۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادیاں	169
۵۷	۱۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	169
۵۸	۲۔ سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	173
۵۹	۳۔ سیّدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	176
۶۰	۴۔ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	177
۶۱	سیّدہ خاتونِ جنت کا حضرت علی سے عقدِ نکاح	179
۶۲	فضائل خاتون جنت رضی اللہ عنہا	181

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶۳	سیّدہ کا وصال	188
۶۴	حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں	189
۶۵	اعتراض نمبر ۱	190
۶۶	اعتراض نمبر ۲	191
۶۷	اعتراض نمبر ۳	191
۶۸	اعتراض نمبر ۴	192
۶۹	حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں چار ہونے پر کتب شیعہ کا اعتراف	193
۷۰	شیعہ حضرات	196
۷۱	انکارِ قرآن	199
۷۲	صحابہ کرام سے دشمنی	200
۷۳	مسلمانوں سے بغض وعداوت	201
۷۴	مسئلہ باغِ فدک	201
۷۵	مال غنیمت	201
۷۶	مال فئی	202
۷۷	فدک	203
۷۸	انبیاء کرام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے	204
۷۹	اُمّ المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نواسے	213

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۸۰	نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ	213
۸۱	نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ	214
۸۲	حضرت امام زین العابدین	219
۸۳	قصیدہ مدحیہ در شانِ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	221
۸۴	امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال	231
۸۵	مزارِ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	231
۸۶	تعظیمِ سادات	231
۸۷	ضروری ہدایات	232
۸۸	لطیفہ	236
	تیسرا باب	
۸۹	تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	238
۹۰	نام ونسب	238
۹۱	نکاح اوّل	238
۹۲	اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ کا خواب	239
۹۳	دوسرا خواب	239
۹۴	سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد نکاح	239

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۹۵	امام الانبیاء کی اقتداء میں نماز	240
۹۶	حضور کے فرمان پر عمل	240
۹۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج	241
۹۸	اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ کا اپنی باری حضرت صدیقہ کو دینا	241
۹۹	اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی مرویات	242
۱۰۰	سیّدہ سودہ و عائشہ رضی اللہ عنہما کا ایک دوسرے کو حریرہ ملنا	243
۱۰۱	آیتِ حجاب	243
۱۰۲	اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی بکری	244
۱۰۳	اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا وصال	245
۱۰۴	خویش و اقارب	246
۱۰۵	مالک بن زمعہ	246
۱۰۶	عبدالرحمٰن بن زمعہ	246
۱۰۷	عبد بن زمعہ	247
۱۰۸	قرظہ بن عمرو	247
	چوتھا باب	
۱۰۹	فضائلِ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	248
۱۱۰	تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	257
۱۱۱	بوقتِ نکاح و رخصتی سیّدہ رضی اللہ عنہا کی عمر	258
۱۱۲	واقعۂ نکاح	260

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱۳	سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا دنیائے علم میں	263
۱۱۴	مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا	266
۱۱۵	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت	269
۱۱۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وحضرت بریرہ رضی اللہ عنہا	272
۱۱۷	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے تلامذہ	277
۱۱۸	ا۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	277
۱۱۹	۲۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	278
۱۲۰	۳۔حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ	280
۱۲۱	۴۔حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ	282
۱۲۲	۵۔عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ	284
۱۲۳	واقعۂ وصال	285
۱۲۴	۶۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	286
۱۲۵	۷۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	287
۱۲۶	۸۔حضرت معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رضی اللہ عنہا	290
۱۲۷	۹۔قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	290
۱۲۸	۱۰۔عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا	291
۱۲۹	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خویش واقارب	291
۱۳۰	حضرت اسماء رضی اللہ عنہا	291

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
291	ذات النطاقتین کا لقب	۱۳۱
292	امِ کلثوم بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا	۱۳۲
293	حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ	۱۳۳
294	اُمّ المؤمنین کی والدہ امّ رومان رضی اللہ عنہا	۱۳۴
294	اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کے والد حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ	۱۳۵
295	اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والے کا حکم	۱۳۶
297	واقعۂ افک	۱۳۷
298	تفصیلِ واقعہ	۱۳۸
315	فوائدِ حدیث	۱۳۹
320	ترجمۂ آیاتِ برأت	۱۴۰
325	سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں	۱۴۱
326	سیّدہ کی اعلیٰ درجہ کی شرم وحیا	۱۴۲
326	اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا غزوۂ احد میں زخمیوں کو پانی پلانا	۱۴۳
327	اُمّ المؤمنین کا کولھوں پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند کرنا	۱۴۴
328	سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے ذریعہ اعتکاف کی اجازت مانگنا	۱۴۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بٹنا	331
۱۴۷	سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حضور کو خوشبو لگانا	331
۱۴۸	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے فقر پر رونا	333
۱۴۹	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور عقیدۂ نور	333
۱۵۰	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حجۃ الوداع	334
۱۵۱	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حدیث تفکر	339
۱۵۲	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حرمتِ مزامیر	340
۱۵۳	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عورتوں کی امامت فرمانا	342
۱۵۴	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور عورت کا سنگھار	345
۱۵۵	امّ المؤمنین کی بارگاہ میں زید بن ارقم کا معذرت کرنا	345
۱۵۶	حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی معراجِ جسمانی اور امّ المؤمنین	346
۱۵۷	امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کو گوہ کھانے سے نہی	348
۱۵۸	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ٹڈی کی حلت	348
۱۵۹	معنی آیت لمس میں حدیثِ امّ المؤمنین سے احناف کا استدلال	350

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
351	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور عقدِ رہن کا جواز	۱۶۰
352	امّ المؤمنین کا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے بچوں کے بارے میں سوال	۱۶۱
354	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت مردوں کو برامت کہو	۱۶۲
355	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا میت کو کنگھی کرنے سے منع فرمانا	۱۶۳
355	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور شانِ نزول آیت تقدم	۱۶۴
356	امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں توبہ ورجوع کرنا	۱۶۵
358	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت	۱۶۶
359	امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی روایت عذابِ قبر	۱۶۷
362	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی روایتِ جادو	۱۶۸
364	اُمّ المؤمنین اور ایک جادوگر عورت	۱۶۹
365	جادو کا علاج	۱۷۰
366	حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی امّ المؤمنین کو وصیّت	۱۷۱
366	اُمّ المؤمنین اور واقعۂ وصال النبی صلی اللہ علیہ و سلم	۱۷۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
369	حجرۂ ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	۱۷۳
369	حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے	۱۷۴
369	حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں تین چاند	۱۷۵
370	حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مدفنِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۱۷۶
370	حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مدفنِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	۱۷۷
371	حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۱۷۸
371	حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مدفنِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۷۹
372	حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رفعت	۱۸۰
373	حجرۂ مقدسہ میں مزارات کی ترتیب	۱۸۱
374	گنبد خضراء	۱۸۲
375	ریاض الجنۃ	۱۸۳
376	حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا فرشتوں کی جھرمٹ میں	۱۸۴
377	ستونِ عائشہ رضی اللہ عنہا	۱۸۵
377	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور جنگ جمل	۱۸۶
380	اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصال	۱۸۷
381	ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وصیت	۱۸۸
381	انوکھا خواب	۱۸۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	پانچواں باب	
383	تذکرۂ اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	۱۹۰
383	والد کی جانب سے سلسلۂ نسب	۱۹۱
383	والدہ کی جانب سے سلسلۂ نسب	۱۹۲
383	عقدِ نکاح	۱۹۳
385	فضائل ومناقب	۱۹۴
388	روایاتِ اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	۱۹۵
388	اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی چند ایک مرویات	۱۹۶
389	اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ کا وصال	۱۹۷
389	اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے خویش واقارب	۱۹۸
389	امیر المومنین سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیّدہ کے والد	۱۹۹
391	کراماتِ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ	۲۰۰
393	ایک عبرت ناک واقعہ	۲۰۱
394	حضرت زینب بنت مظعون اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی والدہ	۲۰۲
395	عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کے برادر مکرّم	۲۰۳
396	حضرت عاصم بن عمر بن خطاب عدوی اُمّ المومنین کے علاتی برادر	۲۰۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
397	عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ اُمّ المؤمنین کے علاتی برادر کے اخیافی بھائی	۲۰۵
	چھٹا باب	
398	تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	۲۰۶
398	سیّدہ کا سلسلۂ نسب	۲۰۷
398	عقدِ نکاح	۲۰۸
399	عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	۲۰۹
	ساتواں باب	
402	تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا	۲۱۰
402	ہجرتِ حبشہ	۲۱۱
403	واقعۂ ہجرتِ مدینہ	۲۱۲
405	سیّدہ رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح	۲۱۳
408	اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ کا حلیہ مبارکہ	۲۱۴
409	اُمّ سلمہ وروایت حدیث	۲۱۵
410	مرویاتِ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا	۲۱۶
412	سیّدہ رضی اللہ عنہا کا وصال	۲۱۷
413	حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ	۲۱۸
413	اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ کے خویش واقارب	۲۱۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۲۰	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	414
۲۲۱	حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سیّدہ کے رضاعی بیٹے	415
۲۲۲	صلح حدیبیہ کے موقع پر سیّدہ کی اصابت رائے	415
۲۲۳	اُمّ المومنین اور حجۃ الوداع	420
۲۲۴	امّ المومنین سیّدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی تسکین	420
۲۲۵	اُمّ المومنین سیّدہ اِمِ سلمہ رضی اللہ عنہا اور غزوۂ خندق	421
۲۲۶	اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو حکم پردہ	422
۲۲۷	اُمّ المومنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور زیارت موئے مبارک	423
۲۲۸	اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور بشارت حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ	425
	آٹھواں باب	
۲۲۹	تذکرۂ اُمّ المومنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	432
۲۳۰	سیّدہ کا حضرت زید بن حارثہ سے نکاح	432
۲۳۱	سیّدہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقدِ نکاح	435
۲۳۲	دعوت ولیمہ	438
۲۳۳	آیتِ حجاب	440
۲۳۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پابندی	441
۲۳۵	اُمّ المومنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی فیاضی	444

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۳۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب کی پرہیزگاری پر سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گواہی	446
۲۳۷	اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب	447
۲۳۸	مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا	448
۲۳۹	سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی چند روایات	448
۲۴۰	اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا وصال	449
۲۴۱	ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وصیت	450
۲۴۲	ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ کا سیّدہ کے بارے عقیدہ	450
۲۴۳	خویش واقارب	451
۲۴۴	اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے محمد بن جحش	452
۲۴۵	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	452
	نواں باب	
۲۴۶	تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	458
۲۴۷	اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ کا خواب	458
۲۴۸	غزوۂ بنی مصطلق	458
۲۴۹	اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں	460
۲۵۰	اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کا قبولِ اسلام	461
۲۵۱	اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی عبادت گزاری	462

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۵۲	مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا	463
۲۵۳	چند ایک مرویات	463
۲۵۴	سیّدہ کا وصال	464
۲۵۵	اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ کے خویش واقارب	464
۲۵۶	عمرو بن الحارث	464
۲۵۷	عبداللہ بن الحارث	464
۲۵۸	عمرہ بنت الحارث	465
	دسواں باب	
۲۵۹	تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	466
۲۶۰	سیّدہ کا خواب	466
۲۶۱	سیّدہ کا خواب ونکاح	466
۲۶۲	سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حبالۂ عقد میں	467
۲۶۳	خطبۂ (اولیٰ) نکاح	468
۲۶۴	خطبۂ ثانی	468
۲۶۵	خطبۂ نکاح قرأہ النجاشی	469
۲۶۶	دیگر روایات	469
۲۶۷	ترجمہ روایت اولیٰ	469
۲۶۸	ترجمۂ روایت ثانیہ	470
۲۶۹	خطبۂ نکاح قرءہ خالد بن سعید	470

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۷۰	سیّدہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور والد پر شدت	472
۲۷۱	پابندیٔ حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم	472
۲۷۲	آپ کی خیر خواہی	473
۲۷۳	مرویاتِ امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا	474
۲۷۴	چند ایک روایات	474
۲۷۵	وصال	475
۲۷۶	خویش واقارب	476
۲۷۷	حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ	476
۲۷۸	حضرت ہندہ والدہ امِ حبیبہ	477
۲۷۹	یزید بن ابوسفیان	478
۲۸۰	حضرت معاویہ بن ابوسفیان	478
۲۸۱	تنبیہ	481
۲۸۲	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت	484
	گیارھواں باب	
۲۸۳	تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا	485
۲۸۴	سلام بن مشکم کے نکاح میں	485
۲۸۵	سیّدہ کا خواب	485
۲۸۶	حسن وجمال کی پیکر	486

98191

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۸۷	اعزازِ صفیہ رضی اللہ عنہا	486
۲۸۸	سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا رشک	487
۲۸۹	سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں	487
۲۹۰	اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا ولیمہ	488
۲۹۱	سیّدہ کا حضور کی معیت میں حج	490
۲۹۲	سیّدہ صفیہ کی بردباری	490
۲۹۳	سیّدہ صفیہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی	491
۲۹۴	حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیّدہ سے محبت	492
۲۹۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ کی دلجوئی فرمانا	496
۲۹۶	سیّدہ کا علم وفضل	496
۲۹۷	مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا	497
۲۹۸	چند ایک روایتیں	497
۲۹۹	سیّدہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کھانا بھیجنا	498
۳۰۰	اُمّ المؤمنین سیّدہ رضی اللہ عنہا کا وصال	498
۳۰۱	امّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی وصیت	499
	بارہواں باب	
۳۰۲	تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	500
۳۰۳	سیّدہ میمونہ کی چار سگی بہنیں	501
۳۰۴	ا۔ام الفضل رضی اللہ عنہا	501

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۰۵	۲۔لبابتہ الصغرٰی	501
۳۰۶	۳۔عصما بنت حارث	501
۳۰۷	۴۔عزہ بنت حارث	501
۳۰۸	سیّدہ کی ماں شریک بہنیں	501
۳۰۹	۱۔اسماء بنت عمیس	501
۳۱۰	۲۔سلمٰی بنت عمیس	502
۳۱۱	۳۔سلامہ بنت عمیس	502
۳۱۲	۴۔زینب بنت خزیمہ	502
۳۱۳	سیّدہ کا پہلا نکاح	502
۳۱۴	سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا عقدِ نبوی میں	503
۳۱۵	سیّدہ کا اپنے آپ کو حضور پر نثار کرنا	505
۳۱۶	مومنہ بہنیں	507
۳۱۷	اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا قرضہ	507
۳۱۸	سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور ایک عورت کی منت	507
۳۱۹	سیّدہ اور تبلیغِ سنت	508
۳۲۰	مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا	509
۳۲۱	چند ایک مرویات	509
۳۲۲	امّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی اخبارِ غیب	510

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۲۳	اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا وصال	510
۳۲۴	خویش واقارب	511
۳۲۵	حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما	511
۳۲۶	عبداللہ بن شداد بن الھاد اللیثی	511
۳۲۷	یزید بن الاصم	512
۳۲۸	فضل بن العباس	512
۳۲۹	سیّدہ کے غلام	513
۳۳۰	ا۔ عطا بن یسار	513
۳۳۱	۲۔ سلیمان بن یسار	513
۳۳۲	۳۔ سلیمان ابن مولی میمونہ	513
۳۳۳	مزارات ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ	513
۳۳۴	تنبیہ	514
	تیرہواں باب	
۳۳۵	ا۔ تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا	515
۳۳۶	مضمونِ خط	515
۳۳۷	تحائف	516
۳۳۸	حضرت ماریہ کا قبولِ اسلام	516
۳۳۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ کو اپنے لیے مختص فرمانا	517
۳۴۰	دیگر روایات	517

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۴۱	سیّدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کی رہائش	518
۳۴۲	سیّدہ کا وصال	518
۳۴۳	مسجد مشربہ ام ابراہیم	519
۳۴۴	خویش اقارب	519
۳۴۵	حضرت ابراہیم بن رسول صلی اللہ علیہ وسلم	519
۳۴۶	صاحبزادۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا مزار شریف	523
۳۴۷	حضرت سیرین ہمشیرہ سیّدہ ماریہ	523
۳۴۸	عبدالرحمٰن بن حسّان	524
۳۴۹	۲۔ تذکرۂ حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون بن زید	525
۳۵۰	۳۔ حضرت نفیسہ رضی اللہ عنہا	525
۳۵۱	۴۔ جمیلہ	525
	چودھواں باب	
۳۵۲	وہ عورتیں جو حرمِ نبی سے مشرّف نہ ہو سکیں	526
۳۵۳	ا۔ کلابیہ	526
۳۵۴	۲۔ اسماء کندیہ	526
۳۵۵	۳۔ لیلیٰ بنت خطیم	527
۳۵۶	۴۔ سنا بنت اسماء	528
۳۵۷	۵۔ مرو بن عوف بن سعد قبیلہ کی عورت	529

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
529	۶۔ امامہ بنتِ حمزہ رضی اللہ عنہما	۳۵۸
530	۷۔ عزہ بنت ابوسفیان	۳۵۹
530	۱۔ امّ شریک بنت جابر الغفاریہ	۳۶۰
531	۲۔ قتیلہ بنت قیس	۳۶۱
531	۳۔ عالیہ بنت ظبیان	۳۶۲
532	۴۔ خولہ بنت ہذیل	۳۶۳
532	۵۔ شراف اخت دحیہ بن خلیفۃ	۳۶۴
532	حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا	۳۶۵
533	وہ عورتیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر پیش کیا	۳۶۶
533	۱۔ حضرت خولہ بنت حکیم	۳۶۷
536	۲۔ فاطمہ بنت شریح	۳۶۸
536	۳۔ امّ شریک	۳۶۹
	پندرہواں باب	
538	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اخروی ازواج	۳۷۰
538	حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا	۳۷۱
540	فرعون کا خواب	۳۷۲
541	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش	۳۷۳
542	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریائے نیل میں بہنا	۳۷۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۷۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے گھر پہنچنا	543
۳۷۶	آلِ فرعون کا بچہ کو اٹھا لینا	547
۳۷۷	حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا قبولِ ایمان	548
۳۷۸	لطیفہ	548
۳۷۹	حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ	549
۳۸۰	حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا وصال	551
۳۸۱	حضرت مریم رضی اللہ عنہا	553
۳۸۲	حضرت سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی ولادت	554
۳۸۳	حضرت سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کے فضائل	561
۳۸۴	سیّدہ کی پہلی صفت (اصطفاء)	562
۳۸۵	سیّدہ کی دوسری صفت (تطھیر)	562
۳۸۶	سیّدہ کی تیسری صفت (اصطفاء علی نساء العلمین)	563
۳۸۷	سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا اور حضرت جبرئیل امین علیہ السلام	563
۳۸۸	سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کا وصال	575
۳۸۹	مآخذ و مراجع	576

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجازت نامہ

از فاتح افریقہ قدوۃ العلماء حضور محدّث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ (گھوسی شریف انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ المجتبیٰ

وآلہ وصحبہ نجوم الھدی

اما بعد

فانی علی برکۃ اللہ جل ثم علی برکۃ رسولہ الاجل صلی اللہ علیہ وسلم اجزت الاخ

فی الدین المولوی محمد احمد فاضل العلوم الدینیۃ باسرھا لاسیما

علم الحدیث والتفسیر والفقہ تدریسا وتعلیما وافتاء و

ان یقرأ کتب الاوراد واحزاب المشائخ الکرام کما اجازنی

شیوخی الکرام رحمھم اللہ تعالی وادعو لہ البرکۃ فی الدارین

واوصیہ بالاستمساک باھل السنۃ والجماعۃ وتقوی اللہ

فی السر والعلن وان لا ینسانی فی الدعوۃ واللہ الموفق و

منہ الرشاد وھو حسبی والصلوۃ علی حبیبہ الکریم وآلہ وصحبہ

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

۱۲/۱۱/۱۴۲۵ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلماتِ خیر

شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء مفتی محمد اسماعیل رضوی ضیائی مدّ ظلہ العالی (شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی)

ابوالبرکات حضرت مولانا محمد افضل سلمہ نے ایک کتاب تالیف فرمائی ہے اور اس کا نام ''ضیائے ازواجِ مطہرات'' رکھا ہے اور اس کتاب میں ازواجِ مطہرات کا ذکر فرمایا اور اسی طرح کنیزاؤں کا ذکر بھی فرمایا ہے ان میں سے تقریباً ہر ایک کے حالاتِ مبارکہ خود ان کی زبانی میں نے سنے ہیں مولانا موصوف نے اس کی تالیف میں تقریباً ۶ ماہ لگائے ہیں موصوف کی مصروفیات میرے سامنے ہیں صبح دارالعلوم امجدیہ میں دورۂ حدیث کا کورس کر رہے ہیں اور بعد مغرب بادامی مسجد میں پڑھانے کے لئے جاتے ہیں یعنی خود پڑھتے بھی ہیں اور پڑھاتے بھی ہیں میں ان کے اس شوق کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ آج کا طالب علم صرف پڑھنے کے علاوہ کچھ کام نہ کرے تو بھی وہ پڑھنے میں محنت نہیں کرتا لیکن موصوف کو دیکھ رہا ہوں کہ پڑھنے میں بھی کوئی کوتاہی نہیں کرتے اور پڑھانے میں بھی لیکن اس کے باوجود وقت نکال کر 75/70 (یا کم وبیش) کتب کے حوالہ جات کے ساتھ اتنی بڑی کتاب جس کے کم وبیش 300[1] صفحات ہیں لکھ ڈالی یہ ان کے انتہائی شوق اور دینی لگاؤ کی علامت ہے کتاب میں ہر بات کا حوالہ موجود ہے مضمون نہایت شائستہ اور سلیس زبان میں بیان کیا گیا ہے قاری اس کو پڑھنے سے اکتاتا نہیں۔ میری دعا ہے کہ ان کی کتاب سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو استفادہ کرنے کی توفیق وشوق عطا کرے خاص کر (یہ کتاب) عورتوں کے لئے بہت مفید ہے جب مسلمانوں کی عورتیں اُمّہات المؤمنین اور صحابیات کے

---

[1] مسودّہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالات پڑھیں گی تو وہ پھر اپنی اور دوسرے مسلمات کو اپنی زندگی اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں گی۔ موصوف کی اس کتاب کو اللہ تعالیٰ مقبولِ عام وخاص بنائے اور ان کے لئے ثمرۂ نجات بنائے آمین۔

فقط محمد اسماعیل غفرلہ خادم الحدیث

دارالعلوم امجدیہ کراچی ۲۹ جولائی ۲۰۰۶ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظ جلیل

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت علاّمہ سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتهم القدسيه (امیر جماعت اہلسنت کراچی پاکستان)

اس فقیر نے فاضل جوان عزیز محترم محمد افضل قادری سلمہ کی تصنیف "ضیاء ازواج مطہرات" کو کہیں کہیں سے دیکھا میں اپنی مصروفیات کی بناء پر بالاستیعاب تو اسے نہیں پڑھ سکا لیکن جہاں جہاں سے بھی اسے دیکھا خوب پایا۔ مولانا نے بڑی محنت سے امہات المؤمنین رضی اللّٰہ عنہنّ کے حالات کو جمع فرمایا ہے ان کی محنت کا اندازہ ماخذ و مراجع کتب کی فہرست سے لگایا جاسکتا ہے جو تقریباً 70 ہیں، نیز امہات المؤمنین کی شان میں زبان دراز کرنے والوں کا تعاقب کر کے ان کے اعتراضات کے مسکت جوابات بھی دیئے ہیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات جو امّہات المؤمنین ہیں کی تعداد گیارہ ہے، وہ کیا حالات تھے کہ جن کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے متعدد نکاح فرمائے، اس کا ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے۔

واضح ہو کہ حضرات انبیاء کرام اور ایک عام آدمی و امّتی میں بے انتہا فرق ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور زمین پر اس کے نائب ہوتے ہیں، نبوّت و رسالت کی بھاری ذمّہ داری ان کے کاندھوں پر ہوتی ہے ان کی ذمّہ داریاں ایک امّتی کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہوتی ہیں اور ایک عام آدمی کی نسبت انہیں کئی اضافی کام کرنے پڑتے ہیں، مثال کے طور پر ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں جب کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر چھ نمازیں یعنی تہجد بھی آپ پر فرض تھی۔ ایک غریب و ضرورت مند شخص زکوٰۃ اور صدقہ لے سکتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ و سلم اور ان کی آل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولاد کے لئے صدقہ لینا حرام ہے۔اسی طرح ہمارے مرنے کے بعد ہماری میراث ہمارے ورثاء میں تقسیم ہوتی ہے، جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم اور انبیاء کرام کی میراث تقسیم نہیں ہوتی، ہم میں سے کسی شخص کا انتقال ہوجائے تو اس کی بیوہ عدت گذارنے کے بعد دوسرا نکاح کرسکتی ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہرات کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے وصال کے بعد کسی اور سے نکاح حرام تھا نیز شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت میں بعض اصحاب السیر کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو تیں سے چالیس مردوں کے برابر قوت ودیعت کی گئی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے پہلا نکاح ۲۵ برس کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ برس تھی اور وہ ایک بیوہ خاتون تھیں نکاح کے پچیس سال کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا۔ان کے انتقال کے بعد بچیوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ تھا، تب نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے واقعات کا اگر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنا یہ حضور کا ہی نہیں بلکہ کارِ نبوّت میں معاونت کے لئے یہ قدرت کا انتخاب تھا، چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھے خواب میں تم دو دفعہ دکھائی گئیں اور کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔

واضح ہو کہ دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا بھی منشاء الٰہی تھی چنانچہ سورۂ صف میں ارشاد ہوا "وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے" (سورۂ صف نمبر ۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس غلبہ کے حصول کے لئے حضور کو ان کفار و مشرکین سے نبرد آزما ہونا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ و سلم چونکہ ایک مصلح تھے اس لئے آپ نے عربوں کی معاشرت اور ان کی نفسیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی اور جہاں ناگزیر تھا وہاں ان سے جنگ بھی کی، جب کفار و مشرکین سے باقاعدہ برسرپیکار ہوئے تو بہت سے مسلمان صحابہ شہید ہوئے، بہت سی مسلمان خواتین بیوہ ہوئیں اور خاصی تعداد میں بچے یتیم ہوئے، ان یتیم بچوں اور بیواؤں کو سہارا دینے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشاد پر ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کئی صحابہ نے بیواؤں سے نکاح کئے اور ان کے بچوں کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ انہیں حالات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے بھی نکاح فرمائے اور کئی یتیم بچوں کو اپنے سایۂ شفقت و رحمت میں لے لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا ان کے شوہر جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ اس کے بعد حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا جن کے شوہر حضرت عبیدہ بن حارث جنگِ بدر میں شہید ہو گئے تھے اس کے بعد انہوں نے حضرتِ عبداللہ بن جحش سے نکاح کیا جو جنگ احد میں شہید ہوئے۔

جنگ احد کے شہداء میں حضرت ابو سلمہ بھی تھے جو زخمی ہونے کے بعد کچھ عرصے کے بعد وصال فرما گئے، ان کے چار بچے تھے ان کی بیوہ حضرت امّ سلمہ جو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور جنہوں نے ہجرت کے دوران کافی تکلیفیں اٹھائیں ان سے نکاح فرمایا۔

جب کسی معاشرے میں غلط رسم و رواج جڑ پکڑ جائیں اور وہ ان کی معاشرتی اقدار کا حصہ بن جائیں تو ایسے معاشرے کی اصلاح صرف زبانی احکامات سے ممکن نہیں رہتی جب تک کہ کوئی بڑی شخصیت اس کے خلاف عملی اقدام نہ کرے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان غلط

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسم ورواج کی بیخ کنی کے لئے عملی اقدام کئے۔ عرب میں منہ بولے بیٹے کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح کرنا سخت برا سمجھا جاتا تھا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے اس غلط رسم کو عملاً توڑتے ہوئے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید کی مطلّقہ حضرتِ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور قرآن نے بھی اسے بیان فرمایا چنانچہ سورہ احزاب میں ہے: "پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں کی بیبیوں میں" (سورۂ احزاب آیت 37 پارہ 22)

عرب کی مخصوص معاشرت میں ایک بات یہ تھی کہ وہ رشتوں کا بڑا احترام کرتے تھے۔ داماد کا رشتہ ان کے ہاں مختلف برادریوں اور قبائل کے مابین محبت کا ذریعہ اور مانع جنگ وجدل سمجھا جاتا تھا ان حالات میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان قبائل کو قریب لانے کے لئے مختلف قبائل میں نکاح فرمائے۔

۵ ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے جنگ کے بعد گرفتار کی گئیں قبیلۂ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی حضرتِ جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

۶ ھ میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جو اس وقت ایمان نہ لائے تھے اور مسلمانوں کے سخت مخالف تھے) کی بیٹی حضرت امِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

۷ ھ میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا جو ایک یہودی سردار کی بیٹی تھیں اور خیبر کے اسیرانِ جنگ میں شامل تھیں۔

ساتویں ہجری میں ہی حضور کی چچی حضرت امّ الفضل کی بہن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی سفارش پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے نکاح فرمایا۔

یہ وہ حالات تھے جن کی بناء پر حضور علیہ السلام نے متعدد نکاح فرمائے جن کی وجہ سے وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوررس نتائج برآمد ہوئے جن سے کتب سیر و تاریخ بھری ہوئی ہیں اور جن کی وجہ سے اسلام پھلا پھولا اور وہ ثمرات مرتب ہوئے جسے آج دنیا دیکھ رہی ہے۔

قرآن مجید نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہرات کو وازواجہ امھاتھم کہہ کر امہات المؤمنین فرمایا اور ان کی عظمت کو یوں بیان کیا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء یعنی "اے نبی کی بیبیوں تم اور عورتوں کی طرح نہیں"۔ یوں تو امہات المؤمنین رضی اللہ عنھنّ کے حالات زندگی سیرت کی کتب میں مل جاتے ہیں لیکن اس قدر تفصیل کے ساتھ کسی ایک کتاب میں موجود نہیں لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ مولانا موصوف نے ان کے حالات و واقعات کو ایک جگہ جمع کر کے ایک ضرورت کو پورا کیا ہے۔

مولانا موصوف نے ابھی اسی سال دار العلوم امجدیہ سے دورۂ حدیث کیا ہے نہایت ہی لائق اور فائق طلباء میں سے تھے اور تحصیل علم کے ساتھ ساتھ تدریس بھی کرتے تھے اور اس وقت بھی تدریس کر رہے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ مولانا موصوف نے تدریس کے ساتھ تحریر کے میدان میں بھی قدم رکھا ہے میری دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ مولانا موصوف کو ترقی عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو قبول فرما کر نافع ہر خاص و عام بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ و علی الہ افضل الصلوۃ و التسلیم

فقیر سیّد شاہ تراب الحق قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طیب التقریظ

جگر پارہ وجانشینِ محدّثِ کبیر مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی امجدی صاحب زید مجدہ الکریم (دارالعلوم امجدیہ کراچی)

الحمد للّٰہ الذی ھدانا طریق الصواب والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر من نطق بالصواب والفاصل من الخطاب وعلی آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار و ازواجہ الطّاھرات و تابعیہ الابرار.

احقر العباد غفر لہ المولی القدیر نے یہ رسالۂ مبارکہ الموسوم **بضیائے ازواج مطھّرات** تصنیفِ لطیف اخی فی اللّٰہ مولانا ابوالبرکات محمد افضل قادری ضیائی امجدی رزقہ اللّٰہ تعالیٰ فی الدارین الحسنٰی چیدہ چیدہ مقام سے مطالعہ کیا الحمد للّٰہ مولانا موصوف نے نہایت محنت وجانفشانی کے ساتھ کئی مستند ومتداول کتابوں سے امّھات المؤمنین وغیرہا کے موضوع پر نہایت مفصّل ومحقق رسالہ تصنیف کیا ہے اگر یہ کہا جائے کہ اس موضوع کا انسائیکلوپیڈیا ہے تو حق وصحیح ہوگا۔ فی زمانہ ایسی کتابوں کی بہت ضرورت ہے کہ عوام بھائیوں کو سلیس اردو میں اپنے اکابرین اور خصوصاً اہلِ بیت اطہار علیھم الرضوان کے متعلق خاصی معلومات ہونی چاہیے تاکہ معلوم ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور ان کا کیا مرتبہ ہے نیز یہ کہ سرکارِ دوعالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کا ارشادِ گرامی ہے و انا تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللّٰہ وھو حبل اللّٰہ من اتبعہ کان علی الھدیٰ و من ترکہ کان علی الضلالۃ و اھل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی میں تمہارے درمیان دو بھاری اور اہم چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان میں سے ایک قرآنِ مقدّس ہے جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ کی رسّی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہوگا اور جو چھوڑے گا گمراہ ہوگا اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں۔ اور خود اللہ ربّ العزت جلّ مجدہ نے انکی طہارت کی گواہی قرآن مجید میں بیان فرمائی۔

اس رسالے کے مصنف جواں سال مولانا محمد افضل قادری امجدی ضیائی ابھی عنفوانِ شباب کی منزل سے گزر رہے ہیں لیکن علمی قابلیت قابلِ قدر ہے تحقیق وجستجو اور تصنیف وتالیف اور تدریس کا شوق ولگن ایک تابناک مستقبل کا پتہ دیتی ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو اور خوب سے خوب تر بنائے اور مزید تحقیق وتالیف کی توفیقِ رفیق سے نوازے اور اس رسالہ کو قبولیتِ عامہ عطا فرمائے آمین بجاہ سیدالمرسلین۔

عطاء المصطفیٰ اعظمی

۲۵ ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ

۱۷ دسمبر ۲۰۰۶ء بروز اتوار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظ جمیل

خلیفۂ حضور مفتی اختر رضا خان ازہری زید مجدہ الکریم

حضرت العلام جمال مصطفیٰ صاحب اعظمی شہزادۂ محدّث کبیر

(جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا)

زیر نظر ''مقالہ'' ''ضیائے ازواجِ مطہّرات'' بہت جامع و مستند حوالہ جات سے مزیّن ہے یقیناً حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ و سلم کی نسبتِ مبارکہ کی وجہ سے ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ کا بہت ہی بلند مرتبہ ہے اُن کی شانِ اقدس میں قرآنِ مقدس کی بہت سی آیاتِ بینات نازل ہوئیں جن پر ان کی عظمتوں کا تذکرہ اوران کی رفعتِ شان کا بیان ہے

چنانچہ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ......

ینساء النبی لستن کاحد من النساءٓ ان اتقیتن٥ (احزاب)

اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو۔

دوسری آیت میں یہ ارشاد ہے

وازواجه امھتھم (احزاب)

اور اس (نبی) کی بیویاں ان (مؤمنین) کی مائیں ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مقدس ازواجِ مطہّرات رضوان اللّٰہ علیھنّ کی تعظیم وتوقیر ایسی ہی واجب ولازم ہے جیسے حقیقی ماں کی، چنانچہ حضرت علامہ زرقانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں ''یہ سب کی سب امت کی مائیں ہیں'' اور ہر امتی کے لئے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائقِ تعظیم وواجب الاحترام ہیں'' (زرقانی ج۳ ص۲۱۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عزیز موصوف مولانا محمد افضل امجدی (جو دار العلوم امجدیہ کراچی کے درجۂ فضیلت میں زیر تعلیم ہیں) نے بڑی محنت و جانفشانی سے اس رسالۂ مبارکہ کے لکھنے میں احادیث واقوالِ محدثین وعلماء وصلحاء کے وہ مستند ومبرہن دلائل ذکر کیے ہیں جس سے متعصب، تنگ نظر ومخالفین بھی مجالِ دم زدن ہیں۔ مولیٰ عزوجل عزیز اسعد مولانا محمد افضل امجدی کو جمیع علمائے دین وحضور مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت وحضور صدر الشریعہ علیہم الرحمۃ والرضوان کے علمی فیوض سے مالا مال فرمائے (آمین) اور مزید اشاعتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ

جمال مصطفیٰ قادری عفی عنہ

خادم جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

۷ مارچ ۲۰۰۶ بروز سہ شنبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظ مبارک

درویشِ ملّت حضرت علامہ محمد یونس امجدی صاحب

(تلمیذ علامہ ازہری صاحب علیہ الرحمہ شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ)

امام وخطیب جامع مسجد اہلسنت وجماعت بگری (بلّھے شاہ دی نگری)

فاضل نوجوان مولانا محمد افضل قادری زید مجدہ کی کتاب موسوم مومنوں کی (مقدس) مائیں چند مقامات سے پڑھی پتہ چلا مولانا نے بڑی محنت اور کوشش سے کام کیا ہے آیات کا ترجمہ اور تفسیر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اور جناب صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہما بیان کر کے انکے مسلک کو اجاگر کیا۔ تحریر میں مولانا نے بڑی دیانتداری سے کام لیا ہے جس کتاب سے مواد لیا اس کا فوراً حوالہ دے دیا جس سے مولانا کے وسیع مطالعہ کا ثبوت ملتا ہے عربی عبارات کا عام فہم اردو ترجمہ کر کے معاشرہ کے ہر طبقہ کے لئے مضامین کا سمجھنا آسان بنا دیا۔ مولانا نے تحریر کے میدان میں قدم رکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو مشکور فرمائے بحرمۃ سید المرسلین رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ صحبہ اجمعین.

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کے علم وعمل وخلوص میں برکت عطا فرمائے آمین ثم امین.

ناچیز محمد یونس امجدی

۱۰ شوال ۱۴۲۷ھ مطابق ۴ نومبر ۲۰۰۶ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظ لطیف

شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء مفتی

عبداللطیف جلالی زید مجدہ الکریم (جامعہ نعیمیہ داتا دی نگری لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نسبت اگرچہ امر معنوی ہے مگر عجب شئی ہے اس سے وہ کمال نصیب ہوتا ہے جو عبادت و ریاضت سے نہیں ہوسکتا وکلبھم باسط ذراعیه بالوصید الآیة جن خواتین نفوسِ مبارکہ کو زوجیت سرورِ کائنات فخرِ موجودات نورِ مجسّم رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ و آلہ و ازواجہ و سلم نصیب ہوئی ان کو وہ کمال حاصل ہوا کہ رب تعالیٰ جلّ جلالہ نے ان کے بارے میں ارشاد گرامی فرمایا ینساء النبی لستن کاحد من النساء الآیة. کتابِ مستطاب جس میں ازواجِ نبی محترم رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ و آلہ و ازواجہ و سلم کی سیرتِ مبارک کا بیانِ ذیشان ہے نہایت مبارک ہے فاضلِ جلیل محبی فی اللہ مد ظلہ نے اس دورِ پرفتن میں کتاب کو لکھ کر اہم فریضہ ادا فرمایا ہے فقیر نے متعدد مقامات سے کتاب کو دیکھا معنوی خوبیوں سے مزیّن پایا اللہ قدوس ازواجِ مطہّرات رضوان اللہ علیھنّ کا صدقہ اس تالیفِ مبارکہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے مؤلف کو سعادتِ دارین سے اور ہمیں بھی نوازے۔

ایں دعا از من جملہ جہاں آمین باد

خاک بوس راہ دردمنداں

احقر محمد عبداللطیف غفرلہ

خادم علوم دینیہ بدر العلوم جامعہ نعیمیہ عروس البلاد لاہور

۴ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظ لطیف

پیر طریقت رہبر شریعت صوفیٔ ملّت ابو تراب سیّد علی شاہ (محبت) القادری دامت برکاتھم العالیہ

(دربار قادریہ عقب فلٹر پلانٹ اسٹیل مل کراچی)

الحمد للّٰہ رب العلمین و الصلوۃ والسلام علی رحمة اللعلمین و علی اله و اصحابه و ازواجه و ذریتة اجمعین

اما بعد

بدانکه خالقِ کائنات (جلّ جلاله) برائے حبیبِ خود (صلی اللّٰه علیه و سلم) آں بانوانِ طهارت را انتخاب کرد که آنها بصدقه نسبتِ رسول (صلی اللّٰه علیه و سلم) مادرانِ همه امّت بودند۔

امام احمد رضا خان رحمة اللّٰه علیه هم گفته است :

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

خدمتِ آنها عبادت است، ذکرِ خیرِ آنها از گناهاں کناره است بهمیں سبب در ظاهری زندگی آنها، خدمتِ آنها صحابه کرام علیهم الرضوان کرده بودند و حالا صوفیاء و علماء کنند بایں طور که حالاتِ زندگیٔ آنها نوشتن، خواندن، شنیدن و ذکرِ خیر کردن ایں تمام عبادت است که

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا ذکرِ خیرِ آنہا در قرآن فرمودہ است۔

نیز دانستن باید کہ ازواجِ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم در وقتی نُہ بودند و در وقتی دیگر یازدہ و در وقتِ دیگر زیادہ بر آں و وقتی کمتر ازاں، بہمیں سبب علماء اختلاف دارند در عددِ ازواجِ پیغمبر صلی اللّٰہ علیہ و سلم و دو ترتیبِ ایشاں و عددِ آنہائیکہ وفات یافتند بیش از آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم و آنہائیکہ وفات یافتند بعد از وی صلی اللّٰہ علیہ و سلم و آنہا کہ دخول کردہ بآنہا و آنہا کہ دخول نہ کردہ و جماعتِ از زناں ہستند کہ آنہا را خواستگاری کردہ و در نکاح نہ آوردہ۔

(اشعۃ اللمعات)

حاصلِ کلام ایں است کہ در ایں موضوع تفصیل و اختلاف است و لیکن آں وقتی کہ تالیفِ مولانا افضل امجدی (دارالعلوم امجدیہ) مسمّٰی "بضیاءِ ازواجِ مطہرات" را دیدم و چیدہ چیدہ عبارت را یکے از مریداں شنیدم، بخیالِ خود می گویم کہ ایں اختلاف تقریباً حل شد چنانکہ فاضل مصنف در تالیفِ خود از ریزہ کاری و بالتفصیل حالاتِ ازواجِ مطہرات نوشتہ است۔

بہر حال ختمِ سخن بایں الفاظ کنم کہ،

"ضیائے ازواجِ مطہرات عمدہ و مدلّل است"

دعا می کنم کہ اللّٰہ تبارک و تعالی جلّ جلالہ بطفیلِ حبیبِ خود صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ علیہ و سلم خدمتِ ایں را پذیرد ر مقبولِ خاص و عام کند۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللہ علیہ و سلم و بجاہِ ولد النبی الکریم السید الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

فقط

ابوتراب السید علی شاہ (محبت) القادری

۱۷ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلماتِ دعا

حضرت علامہ مولانا محمد وسیم ضیائی صاحب

(مہتمم مرکز العلوم الاسلامیہ بادامی مسجد کراچی)

فقیر کے بہت ہی عزیز دارالعلوم امجدیہ کراچی کے (دورۂ حدیث کے) طالبِ علم محمد افضل امجدی صاحب نے ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے موضوع پر ایک نہایت ہی معطّر و معنبر کتاب تصنیف فرمائی ہے جس کے پڑھنے سے دل و دماغ کو تسکین اور روح کو تازگی ملتی ہے۔

دعا گو ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی محبوب اور پاکیزہ ازواج رضی اللّٰہ عنہنّ کے صدقہ وطفیل کتابِ مستطاب کو اپنی بارگاہِ صمدیت میں درجۂ مقبولیت عطا فرمائے اور موصوف کو دارین کی سعادتوں وخوش بختیوں سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم

محمد وسیم ضیائی

(بادامی مسجد کراچی)

۲۱ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۰ فروری ۲۰۰۷ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلماتِ برکت

فاتح افریقہ قدوۃ العلماء حضور محدّث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتھم القدسیہ (گھوسی شریف انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

حضور سیّدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی تمام ازواجِ مطہرات بحکم قرآنِ حکیم امہات المؤمنین ہیں ان کا یہی ایک وصف ان کی شان کے لئے کافی ہے۔ دین کی اشاعت اور احکام اسلام کی ترویج میں ازواجِ مطہرات کا بہت بڑا حصہ ہے اس سلسلہ میں قرآنِ کریم میں ربِّ قدیر کا یہ ارشاد روشن دلیل ہے و اذکرن ما یتلی فی بیوتکن من اٰیٰت اللہ و الحکمۃ. یہی وجہ تھی کہ صحابۂ کرام بعض مشکل مسائل میں ازواجِ مطہرات کی طرف مراجعت فرماتے تھے اور دفعِ اشکال کے مواد وہیں سے حاصل کرتے۔ کئی اجلّہ صحابۂ کرام اور فقہائے تابعین نے بھی ازواجِ مطہرات سے اکتسابِ علم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ازواجِ مطہرات کو جملہ اخلاقی و روحانی اسقام سے پاک رکھا تھا اسی لئے ارشاد فرمایا یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا (الاحزاب) یہیں سے اس مسئلہ کا ایک حل نکلا کہ کثرتِ ازواجِ مطہرات کا ایک سبب دعوتِ اسلام اور اشاعتِ احکام ہے اور یہ فضل بھی کم نہیں ہے خیر کم من تعلم و علم.

فاضل نوجوان مولانا محمد افضل امجدی صاحب نے فضائلِ ازواجِ مطہرات پر ایک کوشش کی عامۃ المؤمنین کے لئے اس میں خاصی مقدار میں معلومات کا خزانہ ملے گا اور عورتوں کے لئے یہ تالیف ذخیرۂ ہدایت ثابت ہوگی۔ ربِّ قدیر ان کی سعی کو مسعود و مقبول بنائے اور انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ (آمین)

قلت فرصت کی وجہ سے مجھے ان کی اس تالیف کے مطالعہ کا وقت نہ ملا اس لئے اس کتاب پر کوئی نقد و تبصرہ کرنے سے قاصر ہوں۔ واللہ ولی التوفیق و منہ الرشاد

وارد حال امجدیہ کراچی پاکستان

۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ ۲۰ فروری ۲۰۰۷ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش لفظ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چند ماہ قبل میرے عزیز محترم سیّد غلام دستگیر گیلانی (تلمیذ مفتی عطاء المصطفیٰ صاحب مدظلھما) نے فرمائش کی کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی مقدس ازواج رضی اللہ عنہنّ کے بارے میں کوئی کتاب لکھی جائے لہٰذا گرامی القدر سیّد صاحب کی فرمائش کو پورا کرنے کے لئے حامی تو بھرلی لیکن ارادہ یہ تھا کہ چند ایک صفحات پر عنوان کو سمیٹ لیا جائے گا۔ اللہ کی شان اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی نوازش کہ جب ان مبارک ازواج مطہرات کے ذکر سے فراغت ہوئی تو یوں محسوس ہوا کہ......

ع : ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

اللہ تبارک وتعالیٰ کی جناب میں اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ و سلم اور آپ علیہ السلام کی ازواجِ مطہرات کا وسیلہ پیش کر کے دعا گو ہوں کہ وہ فقیر کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور میرے اور میرے والدین کے لئے ذریعۂ بخشش بنائے اور میرے جملہ اساتذۂ کرام بالخصوص حضور سیّدی شیخ الحدیث علامہ محمد اسماعیل رضوی صاحب و مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی صاحب اور سیّدی علامہ محمد نثار اختر القادری صاحب کو صحت وتندرستی عطا فرمائے اور اس مبارک کتاب کو تشنگانِ علم کے لئے مفید بنائے اور ہم سب کو مذہب اہلسنّت پر استقامت اور اسی پر خاتمہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و سلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انماالاعمال بالنیات (الحدیث)

پہلا باب

ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ

کتب احادیث میں ازواجِ مطہرات کے ساتھ امّ المؤمنین کا لفظ بھی مستعمل ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ قرآنِ مقدّس نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج یعنی پاک بیبیوں کو اُمّ المؤمنین یعنی مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے علامہ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ قولہ اُمّ المؤمنین ھوماخوذ من قولہ تعالیٰ وازواجہ امھاتھم (فتح الباری) آپ کا قول اُمّ المؤمنین سووہ ماخوذ ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان وازواجہ امھّا تھم سے۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

النبّی اولی بالمؤمعین من انفسھم وازواجہ امھّاتھم.

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

(کنزالایمان)

آیت مذکورہ میں لفظ مؤمنین کے استعمال کا راز یہ ہے کہ معلوم ہو جائے کہ مومن وہ ہے جو نبی علیہ السلام کو اپنی جانِ شیریں سے زیادہ محبوب رکھتا ہے دوم مومن وہ ہے جو ازواجِ مطہرات کو اپنی ماں جانتا ہے وہ ماں نہیں جس سے جسمِ عنصری کا ظہور ہوا بلکہ وہ ماں جس کی فرزندی کا شرف اس کو ملتا ہے جس کو محبتِ نبی اور ایمان میں کمال حاصل ہوتا ہے (فیوض الباری) پھر یہ حرمت مومنوں پر ان سے نکاح کرنے کے بارے میں ہے نا کہ دیگر احکام میں چنانچہ جلالین میں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وازواجه امهاتهم فی حرمة نکاحهن علیهم. (جلالین)

کہ حضور کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں ان پر ان کے نکاح حرام ہونے کے بارے میں۔

فتح الباری میں ہے۔

ای فی الاحترام وتحریم نکاحهن.

یعنی ازواجِ مطہرات مؤمنوں کی مائیں ہیں ان کی تعظیم وتکریم اور انکے ساتھ تحریم نکاح میں مثل ماں ہیں۔خزائن العرفان میں ہے کہ تعظیم وحرمت میں اور نکاح ہمیشہ حرام ہونے میں اور اس کے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں اور خالہ نہ کہا جائے۔(خزائن)

نیز فیوض الباری میں ہے کہ البتہ یہ بات ظاہر ہے کہ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم جملہ احکام میں مسلمانوں کی مائیں نہیں ہیں ورنہ امتیوں سے پردہ کیوں ہوتا ماں چونکہ بے حد معظم ومکرّم ومحترم ہستی ہوتی ہے اور کسی طرح غلیظ خیالات وجذبات ان کے بارے میں انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتے اس لئے بطور تعظیم وتکریم ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم کو امّہات المؤمنین فرمایا گیا۔(فیوض الباری)

خازن میں ہے......

یعنی امهات المؤمنین فی تعظیم الحرمة وتحریم نکاحهن علی التابید لافی النظر الیهن والخلوة بهن فانه حرام فی حقهن کمافی حق الاجانب ولایقال لبناتهن هن اخوات المؤمنین ولا لاخوانهن واخواتهن هن اخوال المؤمنین وخالاتهم قال الشافعی تزوج الزبیر اسماء بنت ابی بکر وهی اخت عائشة امّ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المؤمنين ولم يقل هي خالة المؤمنين.

یعنی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں تعظیم حرمت اوران کے ساتھ ہمیشہ نکاح حرام ہونے میں نہ کہ ان کی طرف نظر کرنے اوران کے ساتھ خلوت کرنے میں کیونکہ یہ ان کے حق میں ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ اپنی ماں کے حق میں اوران کی بیٹیوں کومومنوں کی بہنیں اور نہ ہی ان کے بھائیوں کومومنوں کی بہنیں اور نہ ہی ان کے بھائیوں کومومنوں کے خالو اور نہ ہی ان کی بہنوں کومومنوں کی خالائیں کہا جائے گا امام شافعی نے فرمایا کہ حضرت اسماء کے ساتھ حضرت زبیر نے نکاح فرمایا باوجودیکہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں اور آپ کومومنوں کی خالہ نہ فرمایا (کہ نکاح ناجائز قرار دیا جاتا)۔(خازن)

اس سے ظاہر ہوا کہ یہ تحریم صرف نکاح تک محدود ہے اسی لئے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم مردوں کی مائیں ہیں نہ کہ عورتوں کی (روح البیان) عن مسروق ان امرأة قالت لعائشة یاامّه فقالت لست لک بام انّما انا ام رجالکم (خازن) حضرت مسروق سے روایت ہے کہ ایک عورت نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یاامّہ (اے امّاں جان) کہا تو آپ نے فرمایا کہ میں مردوں کی ماں ہوں نہ کہ تمہاری۔

اسی طرح روح المعانی میں ہے ای منزلات منزلة امهاتهم فی تحریم النکاح واستحقاق التعظیم واما فیما عدا ذٰلک من النظر الیهن و الخلوة بهن وارثهن ونحو ذٰلک فهن کالاجنبیات (روح المعانی) یعنی ازواجِ مطہرات تعظیم کے مستحق ہونے اور نکاح کے حرام ہونے میں مومنوں کی ماؤوں کے منزلہ میں ہیں رہا اس کے ماسوا احکام میں جیسے ان کی طرف نظر کرنا ان سے خلوت وتنہائی کرنا اوران کا وارث ہونا اسی طرح دیگر باتوں میں پس وہ اجنبیہ عورتوں کی طرح ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائل امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن

ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہن کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج رضی اللہ عنہن کی فضیلت دراصل خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت کا ہی ایک شعبہ ہے قرآن پاک میں ہے......

لستن کاحد من النساء ۔اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔النساء میں الف جنسی ہے لفظ احد بھی موجود جیسے لم یکن له کفوا احد میں ہے۔جس سے واضح ہوتا ہے کہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ و سلم کا درجہ و مقام ہر عورت سے بالاتر ہے۔

(فیوض الباری)

اذ احللنالک ازواجک ......اے محبوب ہم نے تمہاری ازواج کو تمہارے لئے حلال کر دیا۔اس آیت سے یہ فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بیویوں کا ازواج النبی ہونا بمنظوری رب العالمین ہے اور ظاہر ہے کہ یہ منظوری فی الواقعہ ان کے لئے فضیلت عظیمہ ہے۔

وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجه من بعده ابدا.

اے ایمان والو تمہیں یہ حق نہیں کہ تم رسول کو ایذا دو اور یہ بھی جائز نہیں کہ رسول کے بعد ان کی ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہن سے نکاح کرو۔اس آیت میں ان کی حرمت دوام کا اعلان ہے پھر یہ بھی دیکھئے کہ پہلے اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو ایذا دینے سے روکا گیا اس کے بعد حقوق ازواج بیان کئے گئے جس سے یہ ثابت ہوا کہ ایذائے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے جس قدر اقسام ہو سکتے ہیں ان میں سب سے زیادہ سخت صورت وہ ہوگی جس میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج رضی اللہ عنہن کی شان کے خلاف کوئی رویہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اختیار کیا گیا ہو (فیوض الباری شرح بخاری) خیال رہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو ایذا دے تو ایسے شخص پر اللہ کی دنیا و آخرت میں لعنت ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنهم اللہ فی الدنیا والاخرة۔

پتہ لگا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی متقی پرہیزگار بیویاں تمام جہان کی پرہیزگار بیویوں سے افضل ہیں کیونکہ وہ حضور کی بیویاں ہیں۔ (الکلام المقبول)

تفسیر صاوی میں تحت آیت یانساء النبی لستن کاحد ہے کہ تقدم ان حکمة التشدید علیهن شدة قربهنّ من رسول اللہ ﷺ وھو دلیل علی رفعة قدرھن وعظم رتبتهن فلا یلیق منهن التوغل فی الشهوات وتطلب زینة الدنیا لان رسول اللّٰہ ﷺ قال لست من الدنیا ولیست الدنیا منی والمقربون منه کذلک والمعنی لیست الواحدة منکن کالواحدة من احادالنساء.

(حاشیہ صاوی)

یعنی یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنھنّ پر شدت کرنے کی حکمت ان کا حضور سے شدت قرب ہے جو کہ ان کے عظیم مرتبے اور رفعتِ مقام پر دلیل ہے تو دنیا کی زینت اور شہوات میں پڑنا ان کی شایان شان نہیں ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ میں دنیا سے اور دنیا مجھ سے نہیں اور جو لوگ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ بے کس پناہ کے مقرب ہیں ان کا بھی یہی حال ہے اب معنی یہ ہوا کہ تم میں سے کوئی بھی شرافت میں عام دنیا کی عورتوں کی طرح نہیں ہے۔ (تمہاری شرافت اور بزرگی بہت زیادہ و اونچی ہے)

حضور سیّدی صدر الافاضل رضی اللہ عنہ خزائن میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں تمہارا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھ کر جہاں کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں۔(خزائن العرفان) اس سے معلوم ہوا کہ اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ہوں یا اولاد اطہار ہوں سب کو رب نے پاک فرمادیا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا قبیلہ ہیں اور یہ خصوصی طہارت دوسروں کو میسر نہیں۔

(فیوض الرحمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اسے پورا اور کامل ثواب ملے تو وہ مجھ پر او رمیرے اہل بیت پر اس طرح درود پڑھے۔

اللھم صلی علی محمد النبی الامی وازواجه امّھات المؤمنین و ذریّاته واھل بیته کماصلیت علی ابراھم انک حمید مجید .(فیوض الرحمن)

نیز اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرّجس اھل البیت ویطھّرکم تطھیرا (القرآن) اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرمائے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے (کنز الایمان) یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہرا اور علی مرتضیٰ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سب داخل ہیں آیات واحادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ان آیات میں اہل بیت رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پابند رہیں گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیزگاری کو پاکی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے (خزائن العرفان) معلوم ہوا کہ اہل بیت خواہ ازواج ہوں یا اولاد اطہار ہوں سب کو رب نے پاک فرمادیا کیوں اس لئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے قبیلے والے ہیں یہ خصوصی طہارت دوسروں کو میسر نہیں۔(الکلام المقبول)

حضور سیّدی شیخ محقق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس کی سیرت و معاشرت اپنے اہل وعیال کے ساتھ بہتر ہے اور تم سب سے بڑھ کر میں خود اپنے اہل وعیال کے ساتھ بہتر ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم جب سفر پر تیار ہوتے تھے تو ازواج میں قرعہ اندازی فرماتے تھے جن سیّدہ کا نام نکلتا تھا اسے اپنے ہمراہ لے جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کو مومنین کی مائیں کہا ہے یہ حرمت نکاح اور وجوب احترام میں ارشاد وارد ہوا ہے اور دیکھنے و تنہا رہنے میں نہیں پھر بھی ان کی بیٹیاں عام مسلمانوں کی بہنیں برادر ماموں اور خالاؤں کے شمار میں نہیں اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم مردوں اور عورتوں کے باپ شمار ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج پاک امت کی تمام عورتوں سے افضل ہیں ان کا ثواب وعقاب بھی ان کے مقابلے میں دوگنا ہے اور ساری ازواج پاک میں سے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں اور ان دونوں کے درمیان فضیلت کے بارے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے اس بارے میں آگے جا کر تحقیق پیش کی جائیگی۔(مدارج شریف مترجم)

ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ اہلِ بیت میں داخل ہیں

جیسا کہ گذشتہ اوراق میں فیوض الباری، خزائن العرفان، الکلام المقبول کے حوالہ سے گزرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی اہل بیت اطہار میں داخل ہیں لیکن شیعہ کے نزدیک اہل بیت سے مراد حضرت علی، فاطمہ وحسنین کریمین رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں جب کہ ہم جماعت اہلسنّت و جماہیر علماء وسلف وخلف کے نزدیک ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی اہل بیت میں سے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قالوا اتعجبين من امر الله رحمت الله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد

ترجمہ : فرشتے بولے کیا اللہ کا اچنبا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا (کنز الایمان) فرشتوں کے کلام کے یہ معنی ہیں کہ تمہارے لیے کیا جائے تعجب ہے تم اس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارق عادات اور اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنا ہوا ہے۔

مسئلہ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہل بیت میں داخل ہیں۔(خزائن العرفان)

اسی آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے کہ وفيه دليل على ان ازواج الرجل من اهل بيته یعنی اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی کی ازواج یعنی بیویاں اس کی اہل بیت میں سے ہیں (خازن) نیز تفسیر بغوی میں ہے کہ وفيه دليل على ان الازواج من اهل البيت یعنی اس میں بیویوں کے اہل بیت سے ہونے پر دلیل ہے۔

نیز تفسیر روح المعانی میں اسی آیت کے تحت ہے واستدلال بالاية على دخول الزوجة فى اهل البيت وهو الذى ذهب اليه السنّيون (روح المعانی)

یعنی اس آیت سے زوجہ کے اہل بیت میں داخل ہونے پر استدلال کیا گیا ہے اور یہ سنیوں کا مذہب ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیز قاضی ثناءاللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں رقمطراز ہیں وفی الایۃ ردّعلی الروافض حیث لایزعمون ازواج النبی ﷺ من اھل البیت مع ان اھل البیت من حیث اللغۃ ھی ازواج وغیر من اتباع لھن. (مظھری)

یعنی اس آیت میں روافض پر رد ہے اس حیثیت سے کہ وہ ازواجِ مطہرات نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو اہل بیت سے گمان نہیں کرتے باوجودیکہ اہل بیت من حیث اللغۃ ازواج ہی ہیں جب کہ ان کے ماسوا ازواج کے تابع ہیں۔ نیز واذغدوت من اھلک تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال واللہ سمیع علیم ترجمہ:۔ اور یاد کرو کہ اے محبوب جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے اور اللہ سنتا چاہتا ہے (کنزالایمان) اس آیت میں بھی اہل مستعمل ہے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اہل کے معنی ہیں گھر والے یہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں کہ حضور انور (صلی اللہ علیہ و سلم) جنگ احد کے لئے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے ہی روانہ ہوئے تھے قرآن شریف میں اہل یا اہل بیت صرف بیوی کو کہا جاتا ہے اور نبی کے اہل بیت صرف مومن بیویاں ہیں۔

فائدہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مومنہ متقیہ اور صالحہ ہیں اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ و سلم) کی اہل بیت۔ رب تعالیٰ نے انہیں یہاں من اھلک فرمایا کافر اولاد اور کافر بیوی نبی کے اہل بیت نہیں ہوتے رب تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام سے ان کے بیٹے کنعان کے متعلق فرمایا انہ لیس من اھلک اور لوط علیہ السلام سے ان کی کافرہ بیوی کے متعلق فرمایا الا امرائتک قرآن کریم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضور علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السلام کی اہل بیت فرما کر ان کے ایمان وتقویٰ سب کی گواہی دے دی خیال رہے کہ قرآن کریم میں صرف بیوی کو اہل بیت کہا جاتا ہے چنانچہ یہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم کا اہل بیت کہا گیا دوسری جگہ ارشاد ہوا اذقال لاھلہ امکثوا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی سے فرمایا یہاں ٹھہرو ایک جگہ فرماتا ہے کہ فرشتوں نے بیوی سارہ سے کہا رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت (تفسیر نعیمی)

تفسیر خازن میں ہے قال مجاھد والکلبی والواقدی غدارسول اللہ ﷺ من منزل عائشہ یعنی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے برآمد ہوئے تھے (خازن) نیز تفسیر بغوی میں ہے کہ قال مجاھد والکلبی والواقدی غدارسول صلی اللہ علیہ و سلم من منزل عائشۃ رضی اللہ عنہا (تفسیر بغوی) وایضا فی الخازن واذغدوت من اھلک ای واذکر اذغدوت من اھلک یعنی منزل عائشۃ قفیۃ منقبۃ عظیمۃ لعائشۃ رضی اللہ عنہا لقولہ من اھلک فنصّ اللہ تعالیٰ علی انھا من اھلہ (خازن)

یعنی اے محبوب یاد کرو جب آپ اپنے دولت خانہ یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے برآمد ہوئے تو اللہ کے فرمان من اھلک میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے بہت بڑی منقبت وتعریف ہے اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حضور کی اہل (بیت) میں ہونے پر نص فرمائی۔

نیز تفسیر قرطبی میں تحت آیت قالوا اتعجبین ہے کہ الثالثۃ ھذہ الایۃ تعطی ان زوجۃ الرجل من اھل البیت ھذا علی ان ازواج الانبیاء من اھل البیت فعائشۃ رضی اللہ عنہا وغیرھا من جملۃ اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ و سلم ممن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال فیھم ویطھر کم تطھیر ا.(قرطبی)

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ یہ آیت خبر دیتی ہے کہ آدمی کی بیوی اس کے اہل بیت میں سے ہے پس یہ اس بات پر دال ہے کہ انبیاء کی ازواج ان کے اہل بیت میں سے ہیں لہٰذا سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا ودیگر ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنھنّ حضور کے اہل بیت میں سے ہیں جن کی شان میں اللہ تعالیٰ نے ویطھر کم تطھیرا فرمایا نیز تفسیر جلالین شریف میں اللہ کے فرمان ھل اتک حدیث موسیٰ اذرای نارافقال لاھلہ امکثوا (اور کچھ تمہیں موسیٰ کی خبر آئی جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو۔ کنز الایمان) کے کلمہ لاھلہ کی تفسیر لامرأتہ سے فرما کر اسی کی وضاحت فرمائی کہ اہل بیت میں ازواج داخل ہیں مزید برآں اسی کے حاشیہ میں ہے والخطاب لامرأتہ وولدھا والخادم ویجوز ان یکون للمرأۃ وحدھا یعنی خطاب آپ کی بیوی اولاد اور خادم سے ہے جب کہ یہ بھی جائز ہے کہ تنہا آپ کی بیوی سے ہو پھر رہا یہ اعتراض کہ ضمیر جمع کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کبھی عظمت کو بتانے کے لئے واحد کے لئے جمع کا بھی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ نیز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا ترجمہ بھی اسی کی طرف مشیر ہے۔ حکیم الامت علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں کہ بیویوں کا اہل بیت ہونا قرآنی آیات سے ثابت ہے رب نے حضرت سارہ کو جناب ابراہیم کی اہل بیت فرمایا رحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت حضرت صفورا کو جناب موسیٰ علیہ السلام کا اہل بیت فرمایا۔

اذقال لاھلہ امکثوا انی انست نارا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا کو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا اہل بیت فرمایا واذغدوت من اھلک تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال اور اولاد کا اہل بیت ہونا حدیث سے ثابت ہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے جناب فاطمہ حسنین کریمین اور جناب علی کے متعلق فرمایا اللھم ھؤلاء اھل بیتی خدایا یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگ بھی میرے اہل بیت ہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج اور اولاد سب ہی اہل بیت ہیں رضی اللہ عنہم خلاصہ یہ ہے کہ بیت تین قسم کے ہیں بیت نسب، بیت سکن، بیت ولادت اس لئے اہل بیت بھی تین قسم کے ہیں۔ (مراۃ)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں کہ بدانکہ اطلاق اہل بیت بچند معنی آمدہ کسانیکہ حرام است برایشاں زکوٰۃ گرفتن وایشان بنوھاشم اندواین شامل است آل عباس وآل علی وآل جعفر وآل عقیل وآل حارث رضی اللہ عنہم اجمعین۔

جان لو کہ اہل بیت کا اطلاق چند معنی میں ہے وہ حضرات کہ جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے اور وہ بنو ہاشم ہیں اور یہ شامل ہے آل عباس، آل علی، آل عقیل، آل حارث کو رضی اللہ عنہم اجمعین۔

وگاہے بمعنی اہل وعیال آنحضرت آمدہ شامل مرازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ راو بیرون آوردن نساء آنحضرت از اھل بیت مکابرہ است ومخالف است مرسوق آیت کریمہ را انمایرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا زیراکہ خطاب باایشان است در اول آیت وآخر آن پس بیرون آوردن ایشاں ازانچہ درمابین واقع شدہ بیرون می آرد کلام راز انساق وانتظام اور کبھی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے اہل وعیال کے معنی میں جو کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کو شامل ہے اور حضور کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کو اہل بیت سے خارج کرنا مکابرہ سینہ زوری اور سوق آیت یعنی آیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس کی روش کا خلاف کرنا ہے اس لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ آیت کے اول وآخر میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ سے خطاب ہے پس آیت کے درمیانی حصہ سے انہیں خارج کرنا کلام کو نظم ونسق سے باہر لانا ہے یعنی اس سے کلام میں نسق ونظم برقرار نہیں رہے گا۔

امام فخرالدین محمدرازی گفتہ کہ ایں آیت شامل است مرنساء آنحضرت رازیرا کہ سیاق آیت ندامی کندبرآن پس بیرون آوردن ایشاں راازان ومخصوص کردن بغیر ایشاں صحیح نباشد امام فخرالدین محمدرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کو شامل ہے اس لیے کہ سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے پس ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کو اہل بیت سے خارج کرنا اوران کے ماسوا کے ساتھ خاص کرنا صحیح نہ ہوگا ونیز گفتہ کہ اولیٰ آنست کہ گفتہ شود اہل بیت اولاد آنحضرت وازواج اویند وحسن وحسین رضی اللہ عنہما ازایشا نند وعلی مرتضیٰ نیز اہل بیت اوست بجہت معاشرت اوبنسبتپیغمبر وملازمت اومروی را صلی اللہ علیہ و سلم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اولیٰ وبہتر یہ ہے کہ اہل بیت حضور کی اولاد وازواج ہیں جب کہ حسنین کریمین ان میں داخل ہیں اور حضرت علی المرتضیٰ بھی حضور کی اہل بیت میں داخل ہیں حضور کی شہزادی کے ساتھ معاشرت اور آپ کے احکام کی پابندی کرنے کی وجہ سے۔ وگاہے اطلاق اہل بیت چناں آمدہ کہ مضموم می گردد اختصاص آن بفاطمہ زہرا وعلی وحسن وحسین سلام اللہ علیہم اجمعین اور بعض اوقات اہل بیت کا اطلاق اس طرح آیا ہے کہ جس سے سمجھ میں آتا ہے کہ لفظ اہل بیت حضرت فاطمہ زہرا وحسنین وکریمین وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ مختص ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روایت می کند انس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم می گذشت بخانۂ فاطمہ چون برائے نمازبمسجد می آمد می گفت الصلوۃ یااھل البیت انمایرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا رواہ الترمذی وابن شیبہ وازام سلمہ آمدہ کہ بودم من نزدرسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کہ خادم آمد وخبر کرد کہ علی وفاطمہ برآستانہ ایستادہ اندپس گفت آنحضرت مرایکسوشوپس من اندرون خانہ رفتم پستر آمد حسن وحسین پس استادند آنحضرت حسن وحسین رادرکنار مبارک خود وگرفت علی رابیك دست خودو گرفت فاطمہ را بدست دیگر وبچسپانیدبخودوپیچید برایشاں گلیم سیاہ کہ پوشیدہ بودآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وگفت خداوندا اینہا اھل بیت من اندآمدہ اندبسوئے تونہ بسوئے آتش من واھل بیت من۔

حضرت انس روایت فرماتے ہیں کہ حضور جب نماز فجر کے لئے مسجد میں تشریف لاتے حضرت فاطمہ کے گھر کے پاس سے گزرتے تو فرماتے اے اھل بیت نماز (پڑھو) اور آیت پڑھتے انمایرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت

یعنی اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے (کنزالایمان) حضرت ام سلمہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر تھی کہ خادم نے آ کر اطلاع دی حضرت علی و فاطمہ دروازے پر جلوہ افروز ہیں (حاضر ہیں) حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا آپ ایک طرف ہو جائیں پس میں گھر کے اندر چلی گئی پھر حسنین کریمین حاضر ہوئے تو حضور نے انہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آغوش مبارک میں لے لیا اور حضرت علی کو ایک ہاتھ میں جب کہ حضرت فاطمہ کو دوسرے دست مبارک سے پکڑا اور انہیں اپنے ساتھ چمٹالیا اور وہ سیاہ کمبل کہ جو آپ نے اوڑھا ہوا تھا اس میں انہیں چھپالیا اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے دعا کی اے خداوند مالک یہ میرے اہل بیت ہیں تیری بارگاہ کی طرف آئے ہیں نہ کہ آگ کی طرف میں اور میرے اہل بیت ونیــــز ازام سلمه آمده که گفت آنحضرت این مسجد من حرام است بر ہر حائض از زنـان وہـرجـنـب ازمـرداں مـگـر بـر مـحـمـدواھل بیت وی علی وحسن وحسین روایت کرده این حدیث را بیہقی وتضعیف کرده یہ بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ یہ میری مسجد حرام ہے عورتوں میں سے ہر حائضہ اور مردوں میں سے ہر جنبی پر سوائے محمد صلی اللہ علیہ و سلم اور ان کی اہل بیت اور علی وفاطمہ و حسنین پر اس روایت کو امام بیہقی نے روایت فرما کر ضعیف قرار دیا ہے۔

بـالـجـمـلـه اطـلاق اہـل بیـت بـریـں چـہـارتـن پـاك شـائع ومشہور است حاصل کلام یہ کہ اہل بیت کا اطلاق ان چار پاکیزہ حضرات پر شائع و مشہور و معروف ہے۔

وعلماء درتطبیق ایں اقوال وتوجیه ایں اطلاقات گفته اند که بیت سه است بیت نسب وبیت سکن وبیت ولادت اور علماء حضرات نے ان اقوال کے مابین تطبیق اور ان کے استعمالات کی توجیہ میں فرمایا ہے کہ بیت تین ہیں بیت نسب، بیت سکن، بیت ولادت۔پس بنوہاشم او لاد عبدالمطلب اهل بیت پیغمبر اند صلی اللہ علیہ و سلم ازجہـت نسب واولاد جدقریب رابیت می خوانـد ومی گـویند خانه فـلانـی بزرگ ست پس حضور کے نسب کے اعتبار سے عبدالمطلب کی اولاد میں سے بنوہاشم اہل بیت ہیں کیونکہ قریبی دادا کی اولاد کو بیت کہہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ کا بیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔

وازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم اہل بیت سکنی اند واطلاق اھل بیت برزنان مرد را اخص واعرف ست بحسب عرف وعادت اورازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ حضور کی رہائش کے اعتبار سے اہلِ بیت ہیں اور کسی مرد کی بیویوں پر عرف وعادت کے اعتبار سے خاص طور پر معروف ہے۔

واولاد شریف آنحضرت اہل بیت ولادتند (اشعت اللمعات ج ۴ ص ۶۸۰ کتب خانہ مجیدیہ ملتان) اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی اولاد از روئے ولادت کے آپ کے اہل بیت ہیں۔

نیز حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قالت خرج النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم غداۃ وعلیہ مرط مُرحّل من شعر اسود ضجا الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاء ت فاطمۃ فادخلھاثم جاء علی فادخلھثم قال انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (رواہ مسلم مشکوۃ)

ایک صبح حضور صلی اللہ علیہ و سلم باہر تشریف لے گئے آپ پر کالی اون کی مخلوط چادر تھی حسن ابن علی آئے حضور نے انہیں داخل کرلیا پھر جناب حسین آئے وہ ان کے ساتھ داخل ہوگئے پھر جناب فاطمہ آئیں انہیں بھی داخل کرلیا پھر جناب علی آئے انہیں بھی داخل کرلیا پھر فرمایا اے نبی کے گھر والوں اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تم کو خوب پاک وصاف فرمادے۔ (مراۃ)

روایت مذکورہ کی شرح میں حضرت ملاعلی القاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ وفیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلیل علی ان نساء النبی ﷺ من اھل بیتہ ایضا لانہ مسبوق بقولہ یانساء النبی لستن کاحد من النساء وملحوق بقولہ واذکرن مایتلی فی بیوتکن فضمیر الجمع اما للتعظیم اوتغلیب ذکور اھل البیت علی مایستفاد من الحدیث (مرقاۃ) یعنی اس میں حضور کی بیویوں کے اہل بیت میں ہونے پر بھی دلیل ہے اس لئے کے آیت کا مسبوق اللہ کا فرمان یانساء النبی لستن کاحد من النساء ......اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو (کنز الایمان) اور اس کا ملحوق اللہ تعالیٰ کا فرمان واذکرن مایتلی فی بیوتکن (اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت۔) (کنز الایمان) ہے رہی ضمیر جمع سووہ تعظیم کے لئے یا اہل بیت کے مذکر افراد کی تغلیب کے لئے ہے نیز اسی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ عن ام سلمۃ ان النبی ﷺ جعل علی الحسن والحسین وعلی وفاطمۃ کساء وقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی وحافتی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا اخرجہ الترمذی وقال حسن صحیح وفی روایۃ الترمذی قالت ام سلمۃ وانامعھم یارسول اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر وعن ام سلمۃ قالت بینا رسول اللہ ﷺ فی بیتہ یوما اذقال الخادم ان علیا وفاطمہ بالسرای الباب قالت فقال لی قومی فتنحی لی عن اھل بیتی قالت فقمت فتنحیت فی البیت قریبا فدخل علی وفاطمہ ومعھما الحسن والحسین وھما صبیان صغیران فاخذ الصبیین فوضعھما فی حجرہ فقبلھما واعتنق علیا باحدی یدیہ وفاطمہ بالاخری وقبل فاطمۃ وقبل علیا واخذف ای ارسل علیھم خمیصۃ سوداء ثم قال اللھم الیک لاالی النار انا واھل بیتی قالت قلت وانا یارسول اللہ ﷺ علیک قال وانت (اخرجہ احمد مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی سیّدہ ام سلمہ سے روایت ہے فرماتی ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے حسنین کریمین اور حضرت علی و فاطمہ پر چادر مبارک ڈالی اور دعا کی اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور قریبی ہیں ان سے گندگی دور فرما اور ان کو خوب پاک وصاف فرما اس کی تخریج امام ترمذی نے کی جب کہ حسن نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ ہے کہ ام سلمہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول میں بھی ان کیساتھ ہوں آپ نے فرمایا انت علی مکانک وانت علی خیر یعنی آپ اپنی جگہ بھلائی پر ہیں یعنی آپ تو اہل بیت میں داخل ہیں تمہارے لئے دعا کرنے کی کیا ضرورت ہے اور حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ اسی اثنا کہ ہم اللہ کے رسول کے گھر میں تھے کہ خادم نے آکر کہا کہ علی و فاطمہ دروازے پر کھڑے ہیں فرماتی ہیں حضور نے مجھے حکم دیا کہ آپ میری اہل بیت سے ایک طرف ہو جائیں فرماتی ہیں کہ میں اٹھ کر گھر کے اندر چلی گئی تو حضرت علی و فاطمہ اور ان کے ہمراہ حسن و حسین درآنحالیکہ وہ بچے تھے داخل ہوئے تو حضور نے دونوں بچوں کو اپنی گود میں لے لیا اور ان کو بوسہ دیا اور حضرت علی کو ایک دست مبارک جب کہ فاطمہ کو دوسرے دست مبارک سے چمٹا لیا اور ان حضرات کا بوسہ لیا اور ان حضرات پر حضور نے اپنی سیاہ چادر مبارک ڈال کر دعا فرمائی اے اللہ یہ تیری طرف نا کہ آگ کی طرف میں اور میری اہل بیت بھی (آئے ہیں) فرماتی ہیں میں نے عرض کی میں بھی یارسول اللہ فرمایا تو اپنی جگہ خیر پر ہے۔ اس کے بعد مرقاۃ نے فرمایا والظاھر ان ھذا الفعل تکرر منه صلی اللہ علیه و سلم فی بیت امّ سلمة کہ یہ بات ظاہر ہے کہ حضور کا یہ فعل مبارک امّ سلمہ کے گھر تکرار کیساتھ ہوا اور رہا منع کرنا سو اس وجہ سے تھا کہ خاص طور پر وہ حضرات جو کہ اہل بیت میں داخل نہیں ہیں ان کو داخل کرنا ہے۔ کیونکہ سیّدہ امّ سلمہ تو پہلے ہی اہل بیت میں داخل ہیں ایسا نہیں کہ وہ اہل بیت میں داخل نہیں چنانچہ حضرت ملا علی القاری فرماتے ہیں لانھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیست من اهل البیت بل هی منهم ولذلک قالت فی الحدیث الاخر وانا ولم تقل معهم ای انا ایضا الی اللّٰه لاالی النار قال وانت الی اللّٰه لاالی النار وکذالماقالت وانا من اهل البیت فی روایة قال وانت من اهل البیت واثبتک ایضا علی انه قدوردانه صلی اللّٰه علیه و سلم اذن لها فی الدخول معهم فی الکساء .(مرقاۃ)

یعنی ایسا نہیں ہے کہ امّ سلمہ اہل بیت میں داخل نہیں بلکہ وہ داخل ہیں اسی وجہ کر کے دوسری حدیث میں انا بغیر معھم کے فرمایا یعنی میں بھی اللہ کی بارگاہ کی طرف (آئی) نہ کہ آگ کی طرف تو حضور نے فرمایا اور تو بھی اللہ کی بارگاہ کی طرف آئی ہے نہ آگ کی طرف اسی طرح ایک روایت میں جب آپ نے عرض کی کہ میں بھی اھل بیت میں ہوں تو حضور نے فرمایا تو بھی اہل بیت میں ہے اور میں تم کو ثابت رکھتا ہوں بر بنائے اس روایت کے کہ جو وارد ہوئی کہ حضور نے سیّدہ امّ سلمہ کو حضرت علی وفاطمہ وحسنین کے ساتھ چادر میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی اسی کی تصریح صاحب مراۃ نے بایں الفاظ فرمائی کہ یہ آیت کریمہ ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنھنّ کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اوپر سے انہیں کا ذکر ہے اور خود اس آیت کے اول میں انہیں سے خطاب ہے اور بعد میں بھی انہیں سے خطاب اگر اتنے ٹکڑے میں یہ حضرات مراد ہوں تو آیات بلکہ ایک آیت کے اجزاء میں سخت بے ربطی ہو جاوے گی مگر چونکہ انہیں ازواج پاک اہل بیت کے لفظ سے یاد فرمایا گیا لہٰذا یطھرکم ضمیر مذکر ارشاد ہوئی کہ لفظ اہل بیت مذکر ہے جیسے فرشتوں نے حضرت سارہ زوجہ ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا تھا اتعجبین من امر اللّٰہ ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ علیکم اهل البیت وہاں بھی علیکم جمع مذکر کی ضمیر ارشاد ہوئی ہے حضور انور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے چاہا کہ ان حضرات کو بھی اس میں داخل فرمالیں لہٰذ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ادعا فرمائی کہ الٰہی یہ بھی میرے گھر والے ہی ہیں انہیں بھی خوب پاک فرمادے اسی لئے روایات میں ہے کہ جناب ام سلمہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے بھی اس کمبل شریف میں داخل فرمالیں فرمایا انت علیٰ خیر تم تو اس آیت خیر میں ہو ہی تمہارے لئے دعا کر کے داخل کرنے کی کیا ضرورت ہے ہم تو ان کو داخل کرنے کی دعا کر رہے ہیں جو اس میں داخل نہیں۔ الی ان قال بعض روایات میں ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضور سے اس موقعہ پر عرض کیا حضور میں بھی آپ کی اہل بیت ہوں فرمایا تم بھی اہل بیت ہو بعض روایات میں ہے کہ حضور انور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ام سلمہ کو بھی کمبل میں لے لیا پھر یہ دعا فرمائی۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

خیال رہے کہ لفظ پنجتن پاک اس حدیث سے لیا گیا ہے اور یہ واقعہ بہت بار ہوا کہ امّ سلمہ کو کمبل شریف میں داخل نہیں کیا اور کبھی داخل فرمالیا (مراۃ) خیال رہے کہ سوائے انبیاء کرام اور فرشتوں کے کوئی معصوم نہیں ہاں حضرات صحابہ کرام اور بعض اولیاء اللہ محفوظ ہیں اس آیت سے ان حضرات کی معصومیت ثابت نہ ہوگی جیسا کہ روافض نے سمجھا اور معصوم وہ ہوتا ہے جو گناہ نہ کر سکے جب کہ محفوظ وہ ہے جو گناہ نہ کرے نیز یہ آیت انما یرید اللّٰہ الایۃ سے زمانہ جاہلیت کی گھنونی عادات کی گندگی سے دور رکھنا مراد اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ پہلے یہ حضرات پاک وصاف نہ تھے اب پاک ہوں گے۔ (مراۃ)

سیما پہلی ماں کہف امن وامان
حق گذار رفاقت پہ لاکھوں سلام
عرش سے جس پر تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منزل من قصب لانصب لاصخب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

فضائل اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے سنا کہ خیر نسائھا مریم بنت عمران وخیر نسائھا خدیجۃ بنت خویلد (متفق علیہ) اس کی بہترین بی بی مریم بنت عمران ہیں اوراس کی بہترین بی بی خدیجہ بنت خویلد ہیں (مشکوٰۃ ص ۵۷۳ و مراۃ)

وفی روایۃ ابو کریب واشاروکیع الی السّماء والارض اور ایک روایت میں ہے کہ ابوکریب نے فرمایا کہ وکیع نے اس آسمان وزمین کی طرف اشارہ کیا شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں واشارت کردوکیع کہ از حفاظ حدیث است درمرتبۂ مالک واقران اوست بسوئی آسمان وزمین برائے بیان معنی دنیا یعنی بہتراست از آنہائی کہ در زیرآسمان وبرزمین اند حضرت وکیع جو کہ حفاظ حدیث میں سے ہیں امام مالک کے مرتبہ وآپ کے پایہ کے ہیں انہوں نے دنیا کا معنی بیان کرنے کے لئے آسمان اورزمین کی طرف اشارہ فرمایا یعنی ان خواتین سے بہتر جوآسمان کے نیچے اورزمین کے اوپر ہیں وازیں حدیث ظاہر شدکہ مریم وخدیجہ ہر یک بہترین امت خود ست ولیکن معلوم نشدنسبت میاں ایں ہردو کہ کدام فاضل ترست نقل کردہ شدہ است از تفسیر نسفی کہ خدیجہ وعائشہ افضل اندازمریم برقول صحیح کہ پیغمبر نیست وایں خود مقررست کہ ایں امت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرحومہ بہتر ست از امتان دیگر باز درعائشه وخدیجه نیز اختلاف کرده اندوهمچنیں درفضل فاطمه برعائشه ومالك گفت رحمة الله علیه فاطمه جگر پاره پیغمبر ست ومن برجگرپاره پیغمبر ہیچکس رافضل نه نهم (اشعت اللمعات ج ۴ ص ۷۰۲ کتب خانه مجیدیه ملتان) یعنی اس سے ظاہر ہوا کہ مریم وخدیجہ ہر ایک اپنی امت کی بہترین خاتون ہیں لیکن یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان دونوں میں کون فاضل تر ہے تفسیر لعلفسی سے نقل کیا گیا ہے کہ خدیجہ وعائشہ قول صحیح پر مریم سے افضل ہیں کیونکہ مریم پیغمبر نہیں (اور نہ ہی کسی نبی کی زوجہ ہیں) اور یہ بات مقرر و ثابت شدہ ہے کہ یہ امت مرحومہ دوسری امتوں سے بہتر ہے پھر حضرت عائشہ وخدیجہ میں بھی اختلاف ہے کہ ان میں سے کون افضل ہیں اسی طرح حضرت فاطمہ کی حضرت عائشہ پر فضیلت میں بھی اختلاف ہے حضرت امام مالک نے فرمایا ہے کہ حضرت فاطمہ حضورؐ کی جگر پارہ ہیں اور میں نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی جگر پارہ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا ہوں مرقاۃ میں ہے رواه الحارث عن عروة مرسلا خديجة خير نساء عالمها ومريم خير نساء عالمها وفاطمة خير نساء عالمها (مرقاة شرح مشكوٰة) یعنی حارث عروہ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے افضل ہیں اور حضرت مریم اپنے زمانہ کی عورتوں سے بہتر ہیں اور حضرت فاطمہ اپنے زمانے کی بیبیوں سے افضل ہیں نیز قال القاضي انما وحد الضمير لانه اراد جملة طبقات السماء واقطار الارض اوان مريم خير من صعد بروحهن الى السماء وخديجة خير نساء على وجه الارض والحديث وردفي ايام حياتها (مرقاة شرح مشكوة) یعنی قاضی نے فرمایا یہاں ضمیر کو واحد لایا گیا اس لیے کہ یہاں آسمان کے تمام طبقات اور زمین کے تمام گوشے مراد ہیں یا اس لئے کہ مریم ان عورتوں سے جو اپنی روح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ساتھ آسمان کی طرف بلند ہوئیں بہتر ہیں اور خدیجہ ان عورتوں سے جو زمین پر ہیں ان سے افضل ہیں کیونکہ حدیث آپ کی حیات کے دنوں وارد ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے فقال یارسول اللّٰہ ھذہ خدیجۃ قداتت معھا اناء فیہ ادام وطعام فاذااتتک فاقرء علیھا السلام من ربھا ومنی وبشرھا ببیت فی الجنۃ من قصب لاصخب فیہ ولانصب (مشکوٰۃ ص ۵۷۳)

عرض کی اے اللہ کے رسول (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) یہ خدیجہ آرہی ہیں ان کے ساتھ برتن ہے جس مین سالن اور کھانا ہے تو جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا سلام اور میرا سلام فرمائیں اور انہیں جنت کے اس گھر کی بشارت دے دیں جو ایک موتی کا ہے نہ اس میں شور ہے نہ کوئی تکلیف (مراۃ)

اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ اسی حدیث کی ترجمانی یوں فرماتے ہیں کہ

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
منزل من قصب لانصب لاصخب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ گفتہ اند کہ درانیجا فضل ست مرخدیجہ رابر عائشہ کہ درحدیث عائشہ بسلام جبرئیل اکتفا کردہ اندچنانچہ بیائید۔

(اشعت اللمعات ج ۴ ص ۷۰۲ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

یعنی علماء کرام نے فرمایا ہے اس جگہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنھا پر سیّدہ خدیجہ کی فضیلت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں حضرت جبرئیل کے سلام پر اکتفاء کیا گیا ہے جیسا کہ آئے گا۔

نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ماغرت علی احدمن نساء النبی ﷺ ماغرت علی خدیجة ومارئیتھا ولکن کان یکثر ذکرھا وربما ذبح الشاة ثم یقطعھا اعضاءً یبعثھا فی صدائق خدیجة فربماقلت له کانه لم تکن فی الدنیا امرأة الا خدیجة فیقول انھا کانت وکانت وکان لی منھا وُلد (متفق علیه مشکوٰة ص ۵۷۳)

میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج پاک میں سے کسی پر اتنی غیرت نہ کی جتنی جناب خدیجہ پر غیرت کی حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہ تھا لیکن حضور ان کا بہت ذکر کرتے تھے بہت دفعہ بکری ذبح کرتے پھر اس کے اعضاء کاٹتے پھر وہ جناب خدیجہ کی سہیلیوں میں بھیج دیتے تھے تو میں کبھی حضور سے کہہ دیتی کہ گویا خدیجہ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی تو آپ فرماتے وہ ایسی تھیں وہ ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہوئی۔ خیال رہے یہاں غرت عین کے کسرہ کیساتھ غار یغار بروزن خاف یخاف یعنی غیرت وحمیت کے ہے (مرقاة) غرت بمعنی حسد نہیں بلکہ بمعنی رشک یا غبطہ ہے دینی امور میں رشک جائز ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت خدیجہ کی محبوبیت دیکھ کر رشک فرمایا کہ میں بھی ان کی طرح حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم کی محبوبہ ہوتی کہ مجھے حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم میری وفات کے بعد اسی طرح تعریفیں فرماتے جیسی ان کی فرماتے ہیں (مراة) شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ

ہمہ اولاد آنحضرت از خدیجہ است رضی اللہ عنہا الا ابراہیم از ماریہ قبطیہ وکدام اولاد فاضل ترو کامل تراز فاطمہ سیّدہ نساء العلمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مادرحسن وحسین سلام اللہ علیھم اجمعین بود ودرایخا تعریض ست بعائشہ کہ ازوے ہیچ ولدی نشدہ(اشعت اللمعات ج۴ ص ۷۰۳ کتب خانہ مجیدیہ ملتان) یعنی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ سے تھی سوائے حضرت ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے اور کون سی اولاد فاضل تر وکامل تر حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوگی جوکہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سرداراور حسن وحسین کی والدہ ہیں اور اس جگہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تعریض ہے کہ ان سے کوئی اولاد نہیں۔ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا حضور انور کو کنواری ملیں اور جناب خدیجہ کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کنوارے آپ مسلمانوں کی پہلی ماں ہیں۔(مراۃ)

سیما پہلی ماں کہف امن واماں
حق گذار رفاقت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

مرقاۃ میں فرمایا کانت صوامۃ وقوامۃ ومحسنۃ ومشفقۃ الی غیر ذلک یعنی آپ روزے دار بہت قیام کرنے والی احسان فرمانے والی شفقت کرنے والی تھیں۔

قال المولف خدیجۃ بنت خویلد بن اسدا لقرشیۃ کانت تحت ابن ھالہ بن زرارہ ثم تزوجھا عتیق ابن عائذ ثم تزوجھا النبی ﷺ ولھا یومئذمن العمرِاربعون سنۃ ولم ینکح صلی اللہ علیہ و سلم قبلھا امراۃ ولاینکح علیھا حتی ماتت وھی اول من اٰمن من کافۃ الناس ذکرھم وانثاھم وجمیع اولادہ منھا غیر ابراھیم فانہ من ماریۃ وماتت بمکۃ قبل الھجرۃ بخمس سنین وقبل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باربع سنین وقیل بثلاث وکان قدمضی من النبوۃ عشر سنین وکان لها من العمر خمس وستون سنة وکان مدة مقامها مع رسول اللہ ﷺ خمسه وعشرین سنة ودفنت بالحجون (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) یعنی حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد قریشہ ابن ھالہ بن زرارہ کی زوجیت میں تھیں پھر آپ سے عتیق بن عائذ نے نکاح کیا پھر چالیس سال کی عمر میں حضور نے نکاح فرمایا آپ سے پہلے حضور نے نکاح کیا اور نہ ہی آپ کے بعد آپ کے وصال تک کسی سے نکاح فرمایا اور سیّدہ تمام مرد وعورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں تھیں اور حضور کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم کے جو ماریہ قبطیہ سے تھے حضرت خدیجہ سے تھی آپ کا انتقال قبل ھجرۃ پانچ یا چار یا تین سال ہوا جب کہ اعلان نبوت کے دس سال گزر چکے تھے سیّدہ کی عمر پینسٹھ سال تھی جب کہ پچیس سال حضور کی شریک حیات رہیں مقام حجون میں مدفون ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ان النبی صلی اللہ علیه و سلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسیة امرأة فرعون رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص ۵۷۳) نبی صلی اللہ علیه و سلم نے فرمایا کہ تمہارے جہان والی عورتوں میں جناب مریم بنت عمران خدیجہ بنت خویلد فاطمہ بنت محمد اور آسیہ فرعون کی بیوی کافی ہے اس حدیث سے ان چار بیبیوں کی اپنے ماسوا پر فضیلت بیان کی گئی پھر اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تو حدیث مذکور میں تذکرہ نہیں ہے تو اس کا جواب شیخ محقق علیه الرحمة نے یہ دیا کہ وذکر عائشہ دریں حدیث نکرد ازجہت اکتفاء کردن بذکروے در احادیث دیگر کما قالوا (اشعت اللمعات) یعنی اس جگہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر اس وجہ سے نہیں فرمایا کہ ان کا ذکر دوسری احادیث میں کیا جاچکا ہے اسی پر اکتفاء کرلیا گیا نیز مرقاۃ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس مقام پر فرمایا کہ ولعل ھذالحدیث قبل حصول کمال عائشة ووصولھا الی وصال الحضرة ثم رایت فی الجامع روی احمد والشیخان والترمذی وابن ماجه عن ابی موسی مرفوعا کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الاآسیة امرأة فرعون ومریم بنت عمران وان فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) یعنی شاید کہ یہ حدیث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کمال کے حصول اور حضور کی بارگاہ میں وصول سے پہلے کی ہو پھر میں نے جامع میں دیکھا کہ امام احمد اور شیخین اور ترمذی وابن ماجہ نے ابوموسیٰ سے مرفوعاً روایت فرمایا ہے کہ مردوں میں بہت کامل ہوئے جب کہ عورتوں میں سوائے فرعون کی بیوی آسیہ اور مریم بنت عمران کے کوئی کامل نہیں ہوا رہی عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت سو وہ تو عورتوں پر ایسی ہیں جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔

خیال رہے کہ امام سیوطی علیہ الرحمة نقایہ میں فرماتے ہیں کہ نعتقد ان افضل النساء مریم وفاطمة وافضل امهات المؤمنین خدیجة وعائشة وفی التفضیل بینهما اقوال ثالثها التوقف اقول التوقف فی حق الکل اولی اذلیس فی المسئلة دلیل قطعی والظنیات متعارضة غیر مفیدة للعقائد المبنیة علی الیقینیات.

(مرقاة)

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تمام عورتوں سے افضل مریم اور فاطمہ ہیں جب کہ امہات المؤمنین میں افضل خدیجہ وعائشہ ہیں اوران کی آپس میں فضیلت کے بارے میں کئی اقوال ہیں جب کہ تیسرا مذہب توقف ہے اور میرے نزدیک سب کے حق میں توقف بہتر ہے کیونکہ مسئلہ ہذا میں کوئی دلیل قطعی نہیں ہے جب کہ ظنیات متعارض ہیں اور ظنی دلائل عقائد کیلئے جو کہ یقینیات پر مبنی ہیں فائدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں دیتے۔

خیال رہے احمد اور طبرانی کی حضرت انس سے روایت میں یہ الفاظ ہیں خیـــر نســـاء العـالـمین اربع مریم بنت عمران وخدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآ سیة امـرأة فرعون اور حاکم نے مُستدرک میں حضرت عائشہ رضی الـلّٰہ عنھا سے ان الفاظ سے روایت فرمائی سیّدنساء اھل الجنة اربع مریم وفاطمة وخدیجة وآسیة (مرقاة شـرح مشکـوٰة) یعنی اہل جنت کی بیبیوں کی سردار چار خواتین ہیں حضرت مریم حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ اور حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہنّ وفی الـجامع فاطمة سیّدة نساء اھل الجنة الامریم بنت عمران رواہ الحاکم فی مستدرکہ (مرقاة شرح مشکوٰة) یعنی فاطمہ رضی اللّٰہ عنھا جنتیوں کی بیبیوں کی سردار ہیں سوائے مریم بنت عمران کے۔

ایمان کوجلا بخشنے والی بحث

شیخ محقق سیّدی عبدالحق محدث دہلوی علیـــہ الـرحمة حدیث فاطمہ کے تحت فرماتے ہیں

بـدانکہ ایں حدیث دلالت دارد برفضل فاطمہ برتمامہ نساء مومنات حتی ازمریم وآسیہ وخدیجہ وعائشہ ہمچنیں گفتہ است سیوطی ودر بعضے احـادیـث مـریـم بـنـت عـمـران راازعموم نساء کـہ زہرا رضـی الـلّٰہ عنھا رابـرایشـاں تفضل دادہ استثناء کردہ است ودرحدیث دیگر آمدہ کہ مثل فاطمہ درایں امت مثل مریم ست درقوم خود یعنی فاضل تراز غیر خود وتـوا ندکہ اختلاف ایں اخبار بجہت تدرج اطلاع آنحضرت بود صلی اللّٰہ علیہ وسلم بـرفـضیـلت فاطمہ بوحی واعلام پروردگار تاعموم فضل وے برتمامہ نساء عالـم ثابت شد واللّٰہ اعلم (اشعت اللمعات ج۴ص ۶۸۴) یعنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جان لو کہ یہ حدیث حضرت فاطمہ کی تمام مومنہ عورتوں پر فضیلت فاطمہ پر دلالت کرتی ہے حتیٰ کہ حضرت مریم اور آسیہ اور خدیجہ و عائشہ پر بھی اسی طرح امام سیوطی نے فرمایا ہے اور ایک حدیث میں جن عورتوں پر فاطمہ کو فضیلت دی گئی ہے ان میں سے حضرت مریم بنت عمران کو استثناء کیا گیا ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ فاطمہ کی مثل اس امت میں وہ ہے جو مریم کی اپنی قوم میں ہے یعنی اپنے علاوہ سے زیادہ فضل رکھتی ہیں ہوسکتا ہے کہ یہ اختلاف اس بنا پر ہو کہ حضور کو حضرت فاطمہ کی فضیلت وحی الٰہی اور اللہ کی طرف سے تدریجا خبر دینے کے ذریعہ دی گئی ہو یہاں تک کہ آخر میں تمام عالم کی عورتوں پر آپ کی فضیلت ثابت ہوگئی ہو۔ واللہ اعلم

وبعضے علماء عائشه رافضل نهندبر فاطمه ازجهت آنكه عائشه باپيغمبر دربهشت باشد وفاطمه باعلى ولا بدمقام ومكان پيغمبر اعلىٰ واشرف از مقام على است وليكن دراحاديث واقع شده است كه آنحضرت بافاطمه خطاب كرد كه من وتووعلى وحسن وحسين دريك مكان ويك مقام خواهيم بود ونيزگويند عائشه مجتهده بود درزمان خلفائے اربعه فتوى ميدادواجتبها دميكرد وسيوطى درفتاوے ميگويددراينجا مذهب است اصح مذهب آنكه فاطمه رضى الله عنها افضل است از عائشه رضى الله عنها وبعضے بمساوات رفته اندو بعضے درتوقف مانده واسترد شنى از حنيفه وبعضے شافعيه بتوقف مائل ترندوچوں مالك را ازان پرسيد ند گفت فاطمه بضعه من النبى فاطمه گوشت پارئه پيغمبر است ولا افضل على بضعة من رسول الله ﷺ احدا فضيلت نمى نهم من برجگر پارۂ پيغمبر هيچ كس وامام سبكى فرموده

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

است کہ آنچہ مختار ماودین ماست آنست کہ فاطمہ افضل است بعد از وے مادرش خدیجہ بعدازاں عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین ودرخدیجہ وعائشہ نیز اختلاف دارند وحق آنست کہ حیثیات مختلف اند وبعضے افضلیت بمعنی کثرت ثواب وارند کہ علماء اختیار کردہ اندولیکن ہیچ کس بحسب شرف ذات وطہارت وطینت وپاکی جوہر بفاطمہ وحسن وحسین نرسند واللہ اعلم (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۸۴) یعنی بعض علماء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فاطمہ پر فضیلت دیتے ہیں اس وجہ سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں حضور کیساتھ ہوں گی اور فاطمہ علی کیساتھ اور یہ بات لابدی ہے کہ حضور کا مکان ومقام حضرت علی کے مقام سے اعلیٰ واشرف ہے لیکن احادیث میں آیا ہے کہ حضور نے فاطمہ سے خطاب فرمایا کہ میں اور آپ اور علی اور حسن وحسین جنت میں ایک جگہ ایک مقام میں ہوں گے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مجتہدہ تھیں اور خلفائے اربعہ کے زمانہ میں فتوی دیتی تھیں اور اجتہاد کرتی تھیں امام سیوطی فتاوی میں فرماتے ہیں کہ اس جگہ تین مذہب ہیں سب سے صحیح یہ ہے کہ سیّدہ فاطمہ سیّدہ صدّیقہ سے افضل ہیں جب کہ بعض علماء مساوات کے قائل ہیں اور بعض نے توقف فرمایا ہے استرد شنی احناف میں اور بعض شافعیہ توقف کی طرف مائل ہیں اور جب امام مالک سے اس بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ سیّدہ فاطمہ حضور کی لخت جگر اور پارہ پیغمبر ہیں اور کسی کو حضور کے پارہ جگر پر فضیلت نہیں ہے اور میں کسی کو بھی حضور کے پارہ جگر پر افضلیت نہیں دیتا ہوں جب کہ امام سبکی نے فرمایا ہے کہ وہ جو کہ ہمارا پسندیدہ و ہمارا دین ہے وہ یہ ہے کہ فاطمہ افضل ہیں آپ کے بعد آپ کی والدہ حضرت خدیجہ اور ان کے بعد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجہ وحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں بھی اختلاف ہے اور یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ حیثیات مختلف ہیں جب کہ بعض علماء افضیلت بمعنی کثرت ثواب کے قائل ہیں جس کا انہوں نے اعتبار کیا ہے لیکن کوئی شخص شرافت ذات اور طہارت اصل اور پاکیز گی جوہر میں سیّدہ فاطمہ اور حسنین کریمین کو نہیں پہنچتا۔

مدارج شریف میں ہے کہ شیخ ولی الدین العراقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امّہات المؤمنین میں سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا برصحیح اور قول مختار کے مطابق افضل ہیں اور بعض سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو افضل بتاتے ہیں لہجہ میں شیخ الاسلام زکریا نے فرمایا ہے کہ سیّدہ خدیجہ اور سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ میں سب سے افضل ہیں اور ان دونوں کے درمیان فضیلت کے بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے ابن عماد صراحت سے یوں بیان فرماتے ہیں کہ سیّدہ حدیجہ کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ خدیجہ سے بہتر درجہ آپ کو عطا فرمائی ہے اس سے مراد ان کی اپنی ذات تھی اور سیّدہ خدیجہ سے اپنے آپ کو افضل کہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا نہیں خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے سیّدہ خدیجہ سے بہتر زوجہ عطا نہ فرمائی کیونکہ خدیجہ اس وقت مجھ پر ایمان لائی تھیں جب کہ دیگر لوگ مجھے جھٹلاتے تھے اور اس وقت اپنے مال سے میری مدد کی تھی جب کہ لوگوں نے مجھے محروم رکھا تھا ابن داؤد سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ان ہر دو ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہما سے کون زیادہ فضیلت رکھتی ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وہ اس لئے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں معرفت جبرئیل علیہ السلام کہلوایا تھا جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جانب سے سلام معرفت جبرئیل علیہ السلام بزبان حبیب پاک صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ و سلم سیّدہ خدیجہ کو کہلوایا اس وجہ سے سیّدہ خدیجہ کو فضیلت حاصل ہے بہ نسبت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ازاں بعد ابن داؤد سے دریافت کیا گیا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا میں سے کون افضل ہے تو ابن داؤد نے جواب دیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ فاطمہ میرا لخت جگر ہیں اس زاویہ نگاہ سے دیکھیں تو کوئی اور آنحضرت کا پارہ گوشت نہیں ہے اور آنحضرت کا قول مبارک میری اس بات کا شاہد ہے جو کہ آپ نے سیّدہ فاطمہ زہرا سے فرمایا تھا کہ کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ تم سیّدۃ النساء اھل جنت ہو سوائے مریم رضی اللہ عنہا کے اور جو علماء سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے قائل ہیں ان کا استدلال اس سے ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عالم آخرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی معیت میں ہوں گی جب کہ فاطمہ حضرت علی کے ساتھ ہوں گی درجات میں تفاوت ہے اسی کا جواب ابن عماد اس طرح دیتے ہیں کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ماں ہونے کی حیثیت سے فضیلت دی گئی ہے کہ سیادت کے لحاظ سے علامہ سبکی کے نزدیک حضرت مریم افضل ہیں اس حدیث کی رو سے اور ان کی نبوت کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ابو امامہ ابن النقاش فرماتے ہیں کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو فضیلت کے اسباب میں ان کی اسلام لانے میں سبقت اور دور اسلام کے اول میں ان کی تاثیر اور اللہ تعالیٰ کے دین کے قیام اور مدد میں اور اس کی تقویت کے حصول کے لئے اپنا مال وزر خرچ کر دینا شامل ہے اس لحاظ سے ان کاموں میں کوئی دوسرا ان کے ساتھ شریک نہیں سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر امّہات المؤمنین میں سے کوئی بھی نہیں۔ سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی بھی ان خوبیوں میں کوئی دوسرا شامل نہ ہے مثلاً آخر اسلام میں ان کی تاثیر امت کے ساتھ حمل دین اور اسلام کی تبلیغ میں سیّدہ کی تلقین اور امتیوں کا سیّدہ سے اسلام کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسائل اور احکام دریافت کرنا یہ سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا امتیاز ہے جو کسی دوسرے کو میسر نہیں ہوا مختصر یہ کہ حیثیتوں کے اختلاف کے لحاظ سے صورت ہے واللّٰہ اعلم (مدارج مترجم)

حضرت مریم و فاطمہ و عائشہ و خدیجہ رضی اللّٰہ عنہنّ

اس میں اختلاف ہے کہ ان عورتوں میں افضل کون ہے بعض نے فرمایا کہ حضرت مریم سب سے افضل ہیں بلکہ بعض کے نزدیک وہ نبی ہیں کیونکہ اس آیت (واذا قالت الملائکۃ یمریم ان اللّٰہ اصطفک وطھرک واصطفک علی نساء العلمین اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ کنزالایمان)

میں ارشاد ہوا کہ مریم تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں اور عالم مطلق ہے فقط رائے سے اس کو خاص نہیں کر سکتے۔

۲۔ نیز ابن جریر نے فاطمہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے فاطمہ تم مریم کے سوا باقی تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو۔

۳۔ ابن عساکر نے فرمایا کہ جنتی عورتوں کی سردار مریم پھر فاطمہ پھر خدیجہ پھر آسیہ فرعون کی بیوی ہیں۔

۴۔ ابن ابی شیبہ نے ابن کہول سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے افضل قریش کی عورتیں ہیں جو اپنے بچوں پر مہربان اور شوہر کی خیر خواہ ہیں اور اگر تحقیق ہوتی کہ مریم بنت عمران اونٹ پر سوار ہوئی ہیں تو ہم ان پر کسی کو فضیلت و بزرگی نہ دیتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۔حضرت مریم عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ تھیں اوران عورتوں کو نبی کی والدہ ہونے کا شرف حاصل نہیں۔

۶۔حضرت مریم نے بچپن میں کلام فرمایاان عورتوں کو یہ شرف حاصل نہیں۔

۷۔حضرت مریم کی پرورش رب تعالیٰ نے فرمائی ان کی پرورش ان کے والدین نے کی۔

۸۔حضرت مریم کے پاس جنتی میوے آئے ان کے پاس نہ آئے۔

۹۔حضرت مریم حیض ونفاس سے پاک رہیں ان بیبیوں میں یہ خصوصیت نہیں ان وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم ان سب سے افضل ہیں اور بعض نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ زہرا عائشہ صدّیقہ اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہما حضرت مریم بلکہ اولین وآخرین تمام عورتوں سے افضل ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے ینساء النبی لستن کاحد من النساء اے نبی آخرالزمان کی عورتوں تم کسی عورت کی مثل نہیں سب سے افضل ہو نیز رب تعالیٰ فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اے محبوب صلی اللہ علیہ و سلم کے گھر والوں! رب تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی گندگی دور فرمائے اور تمہیں ظاہر و باطن ہر طرح خوب پاک فرمادے حضرت مریم عمران کی نورنظر مگر حضرت فاطمہ زہرا سیّدالانس والجان کی لخت جگر علی مرتضیٰ کی زوجہ مطہّرہ سیّدالشہداء کی والدہ محترمہ یہ اوصاف حضرت مریم میں نہیں رب تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ واصطفک علی نساء العلمین ایسا ہی ہے کہ جیسا نبی اسرائیل سے فرمایا گیا تھا وانی فضلتکم علی العلمین اور جیسے اس زمانہ میں بنی اسرائیل دوسری قوموں سے افضل تھے ایسے ہی اس وقت کی ساری عورتوں سے حضرت مریم بڑھ چڑھ کر تھیں اگر حضرت مریم کو جنتی پھل ملے تو حضور علیہ السلام کے غلاموں کو جنتی پانی پلایا گیا اور وہاں کی نعمتیں کھلائی گئیں احادیث سے ثابت ہے کہ ایک پیالہ پانی سے چودہ سو پیاسے سیراب ہوئے ایک گلاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دودھ سے ستر صحابہ کرام سیراب ہوئے حضرت جابر کے گھر چار سیر جو سے سارے لشکر والوں بلکہ تمام مدینہ والوں کا پیٹ بھر گیا یہ پانی، دودھ، گوشت، آٹا وغیرہ کہاں سے آرہا تھا حضور علیہ السلام نے ان کا رابطہ جنت سے فرما دیا تھا۔

وہاں کی یہ نعمتیں تھیں اگر حضرت مریم کو زکریا علیہ السلام نے پرورش فرمایا تو حضرت فاطمہ زہرا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی گود میں پلیں اور پروان چڑھیں اگر حضرت مریم عیسیٰ علیہ السلام کی ماں ہیں تو فاطمہ زہرا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بیٹی اور عزت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی اصل اصول یہ سارا باغ انہیں کا ہے اگر حضرت مریم سے ملائکہ نے کلام کیا تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جبرئیل نے سلام کیا غرضیکہ کلی عظمت ان عورتوں کو حاصل ہے ہاں مریم جزوی طور پر افضل ہیں مقاتل نے روایت کی کہ چار عورتیں جہاں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

۱۔مریم بنت عمران ۲۔آسیہ بنت مزاحم (فرعون کی بیوی)

۳۔خدیجہ بنت خویلد ۴۔فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم

نیز ابن جریر نے عمار ابن سعد سے روایت کی مجھ سے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جیسے مریم ساری عورتوں سے افضل تھیں ایسے ہی خدیجہ میری امت کی ساری عورتوں سے افضل ہیں نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی اولاد یہ دونوں جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آجاؤ۔

نبی کی لاڈلی بانو ولی کی ماں شہیدوں کی
یہاں جلوہ نبوت کا ولایت کا شہادت کا

حضرت مریم کو تہمت لگی تو حضرت عیسیٰ کو بچپن میں گویائی بخش کر ان کی عظمت کی گواہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلوادی حضرت یوسف علیہ السلام کو تہمت لگی تو بھی ایک شیر خوار بچے ہی کے ذریعے ان کی پاک دامنی بیان فرمائی گئی مگر جب محبوبہ محبوب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگی تو ہوسکتا تھا کہ وہاں بھی کسی شیر خوار بچے سے یا لکڑی یا پتھر یا درخت وغیرہ کو گویائی بخش کر گواہی دلوادی جاتی مگر ایسا نہ کیا بلکہ رب تعالیٰ نے خود آپ کی پاکدامنی، عصمت، جنتی ہونے کی گواہی اس طرح دی کہ سورۂ نور میں اٹھارہ آیتیں اتاریں جن میں آپ کی پاک دامنی کا ذکر فرمایا اور تہمت لگانے والوں بلکہ دل میں شبہ کرنے والوں بلکہ خاموش رہنے والوں یعنی تردید نہ کرنے والوں پر سخت عتاب فرمایا گیا یہ فرق کیوں ہے اس فرق مراتب کو ظاہر کرنے کے لئے اس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بی بی مریم سے افضیلت مطلقہ ثابت ہوئی کہ ان کا گواہ شیر خوار بچہ اور صدیقہ کا گواہ خود رب العلمین۔

حضرت عائشہ صدیقہ و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما

اس میں بھی اختلاف ہے کہ ان دونوں حضرات میں کون افضل ہے بعض کے نزدیک حضرت فاطمہ زہرا عائشہ صدیقہ سے افضل اس لئے کہ

☆ ۱۔ آپ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی لختِ جگر ہیں آپ کی شرافت اصلی ذاتی ہے اور سب کی عارضی۔

☆ ۲۔ چونکہ حضور علیہ السلام ہر موجود کے سردار اور فاطمہ زہرا حضور کا جزء لہٰذا جو کل کا حال وہی جزء کا۔

☆ ۳۔ حضرت فاطمہ زہرا جنتی عورتوں کی سردار ہیں جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی داخل ہیں۔

☆ ۴۔ حضرت فاطمہ زہرا ہم شکل محبوب صلی اللہ علیہ و سلم ہیں چنانچہ آپ کی رفتار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گفتار شکل وشباہت بالکل حضور علیہ السلام کی مثل تھی اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حیض ونفاس سے پاک تھیں۔ (مدارج)

☆۵۔ فاطمہ زہرا جنت کی کلی ہیں اسی لئے آپ کا لقب شریف زہرا ہے بمعنی آپ کو فاطمہ اور بتول بھی اسی لئے کہا جاتا ہے کہ آپ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے بے تعلق ہیں فاطمہ فطم سے بنا بمعنی چھوٹنا جس بچہ کا دودھ چھوٹ جائے اسے فطیم کہتے ہیں بتول بتل سے بنا بمعنی الگ ہوجانا وتبتل الیہ تبتیلا۔

☆۶۔ حضور (صلی اللہ علیہ و سلم) فاطمہ کو سونگھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

☆۷۔ فاطمہ زہرہ نسل مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و سلم) کی اصل ہیں عائشہ صدیقہ میں یہ وصف نہیں۔

مگر بعض کے نزدیک حضرت عائشہ صدیقہ فاطمہ زہرا سے افضل ہیں چند وجوہ سے

☆۱۔ رب تعالیٰ نے ینساء النبی لستن کاحدمن النساء اے نبی کی بیویو تم کسی عورت کی طرح نہیں اور کسی میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی داخل ہیں۔

☆۲۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ماں ہیں اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بیٹی اور یقیناً مائیں بیٹی سے افضل ہیں۔

☆۳۔ جنت میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں گی مگر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کے ساتھ اور یہ جگہ اس جگہ سے افضل ہے۔

☆۴۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شیطان کے اثر سے پاک کیونکہ نبی کی بیوی ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام مسلمانوں کی ماں ہیں کسی کے نکاح میں نہیں آسکتیں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا یہ حکم نہیں۔

☆۵۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بڑی عالمہ وفقیہہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ دوتہائی دین عائشہ سے لو آپ صحابہ کرام کے علمی اختلاف کا فیصلہ فرماتی تھیں اوراہل علم دوسروں سے افضل ہوتے ہیں۔

☆۶۔ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کو جبرئیل علیہ السلام سلام کرتے تھے۔

☆۷۔ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے بستر میں حضور علیہ السلام پر وحی آتی تھی۔

☆۸۔ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا لقب محبوبہ محبوب رب العلمین ہے۔

☆۹۔ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے سینہ پاک میں حضور کی وفات ہوئی اوران کی گود شریف حضور (صلی اللہ علیہ و سلم) کی آخری آرام گاہ بنی۔

☆۱۰۔ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ حضور (صلی اللہ علیہ و سلم) کی آخری قیام گاہ قرار پایا کہ یہیں آپ کی قبرانور ہے اور یہ قیامت تک کے لیئے جن وانس وملائکہ کی زیارت گاہ بن گیا۔

☆۱۱۔ جب لوگوں نے عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائی تو سورۂ نور کی اٹھارہ آیتوں نے آپ کی نورانیت وبریت کو بیان فرمایا جو مسلمان قرآن مجید پڑھے گا ان کی عصمت کی گواہی دے گا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا

وہ جو ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پر نور صورت پہ لاکھوں سلام

☆۱۲۔ آپ صدّیقہ باپ، صدّیق، شوہر نبیوں کے سردار میکہ بھی اعلیٰ سسرال بھی بالا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆۱۴۳۔خود اُمّ المؤمنین اور والدامیر المؤمنین شوہر خاتم النبین صلی اللّٰہ علیہ و سلم.

حاصل کلام یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ہر قسم کے دلائل ملتے ہیں لہٰذا یا خاموشی اختیار کرو یا یوں کہو کہ بعض لحاظ سے عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا افضل ہیں اور بعض لحاظ سے فاطمہ زہرہ ایک لختِ جگر نور نظر ہیں دوسری محبوبہ۔ (تفسیر نعیمی)

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے گھر قرآن وسنّت کے مرکز ہیں

واذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایت اللّٰہ والحکمۃ فان اللّٰہ کان لطیفا خبیــــرا اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللّٰہ کی آیتیں اور حکمت بیشک اللّٰہ ہر باریکی جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیۂ قرآنیہ میں اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کی ازواج کے گھروں کو وحیِ الٰہی اور سنّت کا گہوارہ قرار دیا ہے اور اس نعمت عظمیٰ پر ان کو خدا کا شکرادا کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ تفسیر طبری میں ہے کہ یقول تعالیٰ ذکرہ لازواج نبیہ محمد ﷺ واذکرن نعمۃ اللّٰہ علیکن بان جعلکن فی بیوت تتلی فیھا آیات اللّٰہ والحکمۃ فاشکرن اللّٰہ علی ذلک واحمدنہ علیہ وعنی بقولہ واذکرن مایتلی فی بیوتکن من آیات اللّٰہ واذکرن مایقرفی بیوتکن من آیات اللّٰہ کتاب اللّٰہ والحکمۃ ویعنی بالحکمۃ مااوحی الی رسول اللّٰہ ﷺ من احکام دین اللّٰہ ولم ینزل بہ قرآن وذلک السنۃ (تفسیر طبری) یعنی اللّٰہ تبارک وتعالیٰ ذکرہ اپنے محبوب صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج سے فرما رہا ہے کہ یاد کرو اللّٰہ کی ان نعمتوں کو جو اس نے تم پر بایں طور پر نازل فرمائیں کہ تمہیں ایسے گھروں میں آباد فرمایا جن میں اللّٰہ کی آیتیں اور حکمت پڑھی جاتی ہیں تو اس انعام پر اللّٰہ کا شکر اور اس کی حمد بجالاؤ اور اللّٰہ کے فرمان واذکرن مایتلی سے مراد مایقرفی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیوتکن من آیات اللہ ہے اور حکمت سے مراد اللہ کے دین کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن نازل کئے بغیر اپنے محبوب کی طرف وحی فرماتا ہے اور وہ سنت ہے۔

ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کو حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ نے چنا

چنانچہ آیہ مذکورہ کے تحت اسی تفسیر طبری میں ہے کہ یقول تعالیٰ ذکرہ ان اللہ کان ذا لطف بکن اذ جعلکن فی البیوت التی تتلی فیھا آیاتہ والحکمۃ خبیرا بکن اذا ختارکن لرسولہ ازواجا (تفسیر طبری) یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے لطف سے تمہیں نوازا کیونکہ تمہیں ایسے گھروں میں بسایا جن میں اس کی آیات اور حکمت پڑھی جاتی ہے وہ بڑا باخبر ہے کہ اس نے تمہیں اپنے محبوب کی زوجیّت کے لئے چنا۔

ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کی تعداد

حضور سیّدی شیخ محقق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بدانکہ ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروقتی نہ بودند ودروقت دیگریازدہ ودروقت دیگر زیادہ برآن ووقتی کمتراز آں در جامع الاصول آوردہ است کہ علماء اختلاف دارند درعدد ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ودرترتیب ایشاں وعدد آنہائیکہ مردہ اندپیش از آنحضرت وآنہائیکہ مردہ اندبعد ازوی صلی اللہ علیہ وسلم وآنہا کہ دخول کردہ بآنہا وآنہا کہ دخول نکردہ وجماعت اززنان ہستندکہ آنہاراخو استگارے کردہ ودرنکاح نہ در آوردہ وآن زنان کہ عرض کردند خودرابرآنحضرت وگفتہ کہ ماذکرمیکنیم مشہورترست ازاقوال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پس ازاں ذکر کرد صاحب جامع الاصول اسماء ایشا نرا واقوال ایشانرا. (اشعت اللمعات، ج ۴، ص ۷۰۰)

یعنی جان لوکہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰه علیه و سلم کی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰه عنہنّ ایک وقت میں نو تھیں اور ایک وقت میں گیارہ اور ایک وقت میں اس سے زیادہ اور بسا اوقات اس سے کم جامع الاصول میں ذکر کیا گیا ہے کہ علماء کا ازواج رسول صلی اللّٰه علیه و سلم کی تعداد میں اختلاف ہے اور ان کی ترتیب میں اور ان ازواج کے بارے میں کہ جو حضور صلی اللّٰه علیه و سلم سے پہلے وفات پاگئیں یا بعد میں اور ان کے بارے کہ جن سے دخول فرمایا یا نہیں اور ایک گروہ عورتوں کا ایسا ہے جن کو پیغام نکاح دیا لیکن نکاح نہ فرمایا اور ان عورتوں کے بارے کہ جنھوں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللّٰه علیه و سلم کی خدمت میں پیش کیا اور جامع الاصول نے ذکر فرمایا کہ ہم اقوال میں سے مشہور تر قول ذکر کریں گے اس کے بعد صاحب جامع الاصول نے ان کے نام اور احوال ذکر فرمائے

شیخ محقق محدث دہلوی علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں کہ......

اول ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰه عنہنّ اُمّ المؤمنین خدیجه بنت خویلد ست تزوّج کرد اورا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وخدیجه چہل ساله وآنحضرت بیست و پنج ساله بودو فات یافت پیش از هجرت سه سال برقول صحیح. پہلی زوجہ مبارکہ اُمّ المؤمنین خدیجہ بنت خویلد ہیں حضور صلی اللّٰه علیه و سلم نے جب ان سے نکاح فرمایا تو ان کی عمر چالیس سال تھی اور آپ صلی اللّٰه علیه و سلم کی پچیس سال قول صحیح پر ان کی وفات ہجرت سے تین سال قبل ہوئی۔

بعدازوے سوده بنت زمعه تزوّج درمکّه کرد وفات درسال پنجاه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وچہــــار۔ان کے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ سے مکّہ میں نکاح فرمایا اور ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عائشہ صدّیقہ بنت ابی بکر صدّیق تزوج کرد او رابمکہ ووی شش سالہ بود وبنا کردباودرُنہ سالگی ووفات یافت درسال پنجاہ وپنج یاپنجاہ وھشت حضرت عائشہ صدّیقہ بنت ابوبکر صدّیق سے مکّہ میں ان سے نکاح فرمایا اس وقت ان کی عمر شریف چھ سال تھی جب کہ نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی ۵۵/۵۸ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

حفصہ بنت عمر بن خطاب تزوّج کرد درسال دوم یا سوم از ھجرت ومرددرسال چہل وپنج یاچہل ویک۔
حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب کے ساتھ ہجرت کر کے دوسرے یا تیسرے سال نکاح فرمایا جب کہ ۴۱/۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

زینب بنت خزیمہ تزوج کرددرسال سوم ومرددرسال چہارم زینب بنت خزیمہ سے ہجرت کے تیسرے سال نکاح کیا جب کہ چوتھے سال ان کا وصال ہوا۔ امّ سلمہ بنت امیہ مخزومی تزوّج کرد درسال چہارم یاسوم ومرددرسال پنجاہ ونہ بعضے گفتہ اندرسال شصت ودو واول صحیح ترست۔ امّ سلمہ بنت امیہ مخزومی ہجرت کے تیسرے یا چوتھے سال ان سے نکاح کیا ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی بعض علماء نے فرمایا کہ ۶۲ ہجری میں جب کہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

وزینب بنت جحش تزوج کرددرسال پنجم ومرددرسال ہفتم یابست ویکم ووی اول کسی ست کہ رفت از عالم ازازواج بعد ازاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت صلی اللہ علیہ و سلم

حضرت زینب بنت جحش سے ہجرت کے پانچویں سال نکاح فرمایا ۲۰/۲۱ھ انتقال ہوا یہ پہلی زوجہ ہیں جن کا وصال حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد ہوا۔

ام حبیبہ بنت ابی سفیان خواہر معاویہ واصح واشہر آنست کہ تزوّج کرد اورانجاشی برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم بچہار صددرھم درسال ششم درحبشہ کہ ہمراہ شوہرخود عبیداللہ بن جحش رشتہ بود وعبیداللہ نصرانی شدوبمرد

امّ حبیبہ بنت ابوسفیان حضرت امیر معاویہ کی ہمشیرہ زیادہ صحیح اور مشہور تر یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ ان کا نکاح نجاشی نے حبشہ میں چھٹے سال چار سو درھم میں کیا ام حبیبہ اپنے شوہر عبیداللہ بن جحش کیساتھ حبشہ گئی تھیں اور وہ نصرانی ہو کر مر گیا۔

جویریہ بضم جیم وفتح واوبنت حارث بند کرد آنحضرت ﷺ او را در غزوۂ مریسیع در سال ششم پس آزاد کرد تزوّج نمود ومرد درسال پنجاہ وشش ۔

جویریہ بنت حارث جیم کے ضمہ اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ کو غزوۂ مریسیع میں چھٹے سال قیدی بنایا پھر آزاد کر کے ان سے نکاح فرمالیا ۵۶ھ میں وصال ہوا۔

میمونہ بنت الحارث تزوّج درسال ہفتم مرد درسال شصت ویك یاپنجاہ ویك ووی خالۂ ابن عباس ست ۔

میمونہ بنت حارث ساتویں سال ان سے نکاح فرمایا وہ ابن عباس کی خالہ تھیں ۵۱/۶۱ھ میں ان کا انتقال ہوا ۔صفیہ بنت حییّ بن اخطب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درسال ہفتم درغزوۂ خیبر اسیر ساخت وآزاد کردہ تزوّج نمود ووی درآن زمان ہفدہ سالہ بودووفات یافت درسنہ خمسین وقیل اثنین وخمسین وقیل غیر ذلک .

صفیہ بنت حیی ابن اخطب ساتویں سال غزوہ خیبر میں ان کو قیدی بنایا اور آزاد فرما کر ان سے نکاح فرمایا اس وقت ان کی عمر سترہ سال تھی ۵۰ھ میں انتقال فرمایا اور یہ بھی کہا گیا کہ ۵۲ھ ہجری میں اس کے علاوہ بھی اقوال ہیں۔

ریحانہ بنت زید یہودیہ بود بندکردواعتاق کردہ تزوّج نمود درسال ششم ومرددروقت رجوع ازحجۃ الوداع حضرت ریحانہ بنت زید پہلے یہودیہ تھیں قید ہوئیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آزاد فرما کر ان سے نکاح فرمایا چھٹے سال اور حجۃ الوداع سے واپسی پر ان کا وصال ہوا۔

این یازدہ زن راتزوّج کردہ ودخول نمودہ است وجماعۃ اززنان مقداربست یا بیشتر بودہ اند کہ ایشاں زا تزوّج فرمودہ وپیش ازدخول مفارقت نمودہ وبعضے راخواستگاری نمودہ وتزوّج نفرمودہ وبعضے نزدنزول کریمہ یا ایہا النبی قل لا زواجك الایۃ دنیا اختیار کردہ بدررفتند وتفاصیل آن مذکورست درجامع الاصول یہ گیارہ بی بیاں ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے نکاح فرما کر شرف زوجیت بخشا بیس یا اس سے زیادہ خواتین ایسی تھیں جن کے ساتھ نکاح کیا لیکن تعلق زوجیت سے پہلے ان سے مفارقت اختیار فرمائی بعض کو نکاح کا پیغام دیا لیکن نکاح نہ فرمایا بعض وہ ہیں کہ جنہوں نے آیت یاایہاالنبی قل لازواجک الایۃ نازل ہونے پر دنیا کو اختیار کیا اور علیحدہ ہوگئیں اور ان کی تفاصیل جامع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاصول میں مذکور ہیں۔

خیال رہے قول بعض کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی کنیزیں چار تھیں جن میں سے مشہور ماریہ قبطیہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے صاحبزادے ابراہیم کی والدہ ہیں ان کا وصال ۱۶ھ میں ہوا دوسری حضرت ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید ہیں بعض علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان سے دخول نہیں ہوا تیسری زینب بنت جحش کی ہبہ کردہ کنیز تھی چوتھی وہ تھیں جو قیدی بن کر آئیں تھیں چنانچہ شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

واماسراری بعضے گفته اند چهار بوده مشهور ترین آنها ماریه قبطیه امّ ابراهیم بن رسول الله صلى الله عليه و سلم درسال شانزده مرده وریحانه بنت شمعون یابنت زید که مذکور شد بعضے گفته اند آزاد نکرد ووطی بملك يمين نمود وديگر جاريه بود كه زينب بنت جحش اورابخشیده بود ودیگرے بود از جائے بندکرده شده والله اعلم(اشعت اللمعات ج۴ ص ۱۰۷)

خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے سامنے فوت ہونے والی ازواج صرف دو ہیں اول حضرت اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ دوم اُمّ المؤمنین حضرت زینب اُمّ المساکین رضی اللہ عنہما اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے وصال ظاہری کے وقت نو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ موجود تھیں۔(مدارج)

چنانچہ بعض علماء نے ان ازواج کے نام اپنے ان اشعار میں جمع فرمائے

توفی رسول الله عن تسع نسوة ليهن تعزى المكرمات و تنسب

فعائشة ميمونة و صفية وحفصة تتلوهن هند و زينب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جویریة مع رملة ثم سودة ثلث وست نظمهن مهذب

(حاشیه صاوی ج۵ ص ۱۶۳۵ مکتبه رحمانیه)

قریشیہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ

یہ چھ ہیں سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ، سیّدہ عائشہ صدّیقہ بنت ابی بکر، سیّدہ حفصہ بنت عمر فاروق، سیّدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان، سیّدہ ام سلمہ بنت ابی امیہ، سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہنّ.

عربیہ غیر قریشیہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ

سیّدہ زینب بنت جحش، سیّدہ میمونہ بنت الحارث ھلالیہ، سیّدہ زینب بن خزیمہ ام المساکین، سیّدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہنّ

غیر عربیّہ زوجہ مطہّرہ رضی اللہ عنہا

یہ حضرت سیّدہ صفیہ بنت حیّی بن اخطب جو کہ بنونضیر سے ہیں رضی اللہ عنہا. (مدارج)

ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کا مہر

عن ابی سلمة بن عبدالرحمن انه قال سالت عائشة زوج النبی صلی اللّٰه علیه و سلم کم کان صداق رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم قالت کان صداقة لازواجه ثنتی عشرة اوقیة ونشا قالت اتدری ماالنش قال قلت لاقالت نصف اوقیة فتلک خمس مائة درهم فهذا صداق رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم وازواجه. (رواه مسلم)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج کا حق پر مہر کتنا تھا آپ نے فرمایا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج کا حق مہر بارہ اوقیہ اور نش تھا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنھا نے پوچھا کہ آپ جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا کہ نصف اوقیہ۔

یعنی ساڑھے بارہ اوقیہ جو کہ ۵سو درہم کے برابر تھا تو یہ تھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا اپنی ازواج کے لئے حق مہر۔

خیال رہے ام حبیبہ رضی اللہ عنھا کا حق مہر چار ہزار درہم یا چار سو دینار تھا (نووی) جب کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کا حق مہر چار سو درہم تھا (فیوض الباری) خیال رہے اوقیہ ھمزہ کے ساتھ اور یا مشدّدہ کیساتھ جبکہ نش نون مفتوحہ اور ش مشدّدہ کیساتھ ہے اور اوقیہ سے مراد اوقیہ حجاز ہے اور وہ چالیس درھم کا ایک ہوتا ہے (نووی) اس حساب سے پانچ سو درہم بنتے ہیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنھا کا مہر بارہ اوقیہ سونا تھا یعنی اکتیس تولے سونا (فیوض الباری) حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کا مہر چار سو مثقال یعنی ایک سو پچاس تولہ چاندی تھا۔(ایضاً)

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ کو اختیار دینا اور واقعہ تحریم

عن عبداللّٰہ ابن عباس قاللم ازل حریصاعلی ان اسئل عمرعن المرأتین من ازواج النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم اللتین قال اللّٰہ لھما ان تتوبا الی اللّٰہ فقد صغت قلوبکما فحجّجت معہ فعدل وعدلت معہ بالاداوۃ فتبرز حتی جاء فسکبت علی یدیہ من الاداوۃ فتوضأ فقلت یاامیر المؤمنین من المراتان من ازواج النبی ﷺ اللتان قال اللّٰہ عزوجل لھماان تتوبا الی اللّٰہ فقدصغت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قلوبکما فقال اعجبی لک یاابن عباس عائشة وحفصة ثمّ استقبل عمر الحدیث یسوقه فقال انی کنت وجارا لی من الانصار فی بنی امیة بن زیدو ھی من عوالی المدینة وکنانتناوب النزول علی النبی ﷺ فینزل یوماً وانزل یوما فاذانزلت جئته من خبر ذالک الیوم من الامر وغیره واذا انزل فعل مثله وکنا معشرقریش نغلب النساء فلما قدمنا علی الانصار اذاھم قوم تغلبھم نساء ھم بعد فطفق نساء نایاخذن من آداب نساء الانصار فصحت علی امراتی فراجعتنی فانکرت ان تراجعنی فقالت ولم تنکران اراجعک فو اللّٰه ان ازواج النبی ﷺ یراجعنه وان احداھن لتھجره الیوم حتی اللیل فافزعنی فقلت خابت من فعل منھن بعظیم ثم رجعت علی ثوبی فدخلت علی حفصة فقلت ای حفصة اتغاضب احداکن رسول اللّٰه ﷺ الیوم حتی اللیل فقالت نعم فقلت خابت وخسرت افتأمن ان یغضب اللّٰه بغضب رسوله فتھلکین لاتستکثری علی رسول اللّٰه ﷺ ولاتراجعیه فی شئی ولا تھجریه وسلینی مابدالک ولایغرنک ان کانت جارتک ھی اوضاء منک واحب الی رسول اللّٰه ﷺ یریدعائشة وکناتحدثنا ان غسان تنعل النعال لغزونا فنزل صاحبی یوم نوبتیه فرجع عشاء فضرب بابی ضربا شدید اوقال انائم ھوففزعت فخرجت الیه وقال حدث امرعظیم قلت ماھو اجاء ت غسان قال لابل اعظم منه واطول طلق رسول اللّٰه ﷺ نساءه قال قدخابت حفصة وخسرت کنت اظن ان ھذا یوشک ان یکون فجمعت علی ثیابی فصلیت صلوة الفجر معی النبی ﷺ فدخل مشربة له فاعتزل فیھا فدخلت علی حفصة فاذا ھی تبکی قلت ما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یبکیک اولم اکن حذرتک اطلقکن رسول اللہ ﷺ قالت لاادری ھو ذافی المشربة فخرجت جئت المنبر فاذا حوله رهط یبکی بعضهم فجلست معهم قلیلا ثم غلبنی ما اجدفجئت المشربة التی هو فیها فقلت بغلام له اسود استاذن لعمر فدخل فکلم النبی ﷺ ثم خرج فقال ذکرتک له فَصَمَتَ فانصرفت حتی جلست مع الرهط الذین عندالمنبر ثم غلبنی ماجد فذکر مثله فجلست مع الرهط الذین عند المنبرثم غلبنی ماجد فجئت الغلام فقلت استاذن لعمر فذکر مثله فلما ولیت منصرفافاذاالغلام یدعونی قال اذن لک رسول اللہ ﷺ فدخلت علیه فاذاهو مضجع علی رمال حصیر لیس له بینه وبینه فراش قد اثرالرمال بجنبه متکی علی وسادة من ادم حشوها لیف فسلمت علیه ثم قلت وانا قائم طلقت نساءک فرفع بصره الی فقال لاثم قلت وانا قائم استأنس یارسول اللہ ﷺ لو رأیتنی وکنا معشرقریش نغلب النساء فلما قدمناعلی قوم تغلبهم نساءهم فذکره فتبسم النبی ﷺ ثم قلت لورأیتنی ودخلت علی حفصة فقلت لایغرنک ان کان جارتک هی اوضاء منک واحب الی النبی ﷺ یرید عائشه فتبسم اخری فجلست حین رایته یتبسم ثم رفعت بصری فی بیته فواللہ مارایت فیه شیئا یردالبصر غیر اهبة ثلاثة فقلت ادع اللہ فلیوسع علی امتک فان فارس والروم وسع علیهم واعطوا الدنیا وهم لایعبدون اللہ وکان متکاء فقال اوفی شک انت یاابن الخطاب اولئک قوم عجلت لهم طیباتهم فی الحیوة الدنیا فقلت یارسول اللہ ﷺ استغفرلی فاعتزل النبی ﷺ من اجل ذالک الحدیث حین افشته حفصة الی عائشه وکان قد قال ماانا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بداخل علیهن شهرا من شدة موجدته علیهن حین عاتبه اللّٰه فلما مضت تسع وعشرون دخل علی عائشه فبدأبها فقالت له عائشه انک اقسمت ان لاتدخل علینا شهرا وانا اصبحنا تسع وعشرین لیلة اعدها عدافقال النبی ﷺ الشهر تسع وعشرون وکان ذالک الشهر تسع وعشرون قالت عائشة فانزلت ایه التخییر فبدأبی اول امرأة فقال انی ذاکرلک امرأة ولاعلیک ان لاتعجلی حتی تستامری ابویک قالت قد علم ان ابوی لم یکونا یامرانی بفراقه ثم قال ان اللّٰه قال یاایها النبی قل لازواجک الی قوله علیما قلت افی هذا استامرابوی فانی ارید اللّٰه ورسول والدار الاخرة ثم خیر نساءه فقلن مثل ماقالت عائشة.

(رواه البخاری ج ۱ ص ۳۳۴)

حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے کہا میری یہ خواہش رہی ہے کہ حضرت عمر سے یہ معلوم کروں کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی بیویوں میں سے وہ دوعورتیں کون سی تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے (سورۃ تحریم) میں فرمایا نبی کی دونوں بیبیوا گر اللہ کی طرف رجوع کروضرورتمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں پھر میں نے ان کیساتھ حج کیا اور وہ راستے سے مڑے میں بھی چھاگل (چھوٹی سی مشک یا مٹی کا وہ برتن جسمیں مسافر پانی بھر لیتے ہیں فیروز اللغات) لے کر ان کے ساتھ مڑا انہوں نے حاجت پوری کی جب وہ واپس آئے تو میں نے چھاگل سے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین! نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی بیویوں میں وہ دوعورتیں کون سی تھیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم دونوں اللہ کی جناب میں توبہ کروتو بہتر ہے حضرت عمر نے فرمایا اے ابن عباس آپ پر تعجب ہے اس سے عائشہ اور حفصہ مراد ہیں پھر حضرت عمر نے پوراواقعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان کیا کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی مدینہ کے بلند دیہات میں بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں رہتے تھے اور ہم باری باری نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے ایک دن وہ جاتا اور ایک دن میں جس دن میں جاتا تو اسے اس دن کے تمام حالات سے مطلع کرتا اور جس دن وہ جاتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا اور ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ جب ہم مدینہ میں انصار کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں یہ رنگ دیکھ کر ہماری عورتوں نے بھی انصاری عورتوں کا وطیرہ اختیار کیا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ میں اپنی بیوی پر (ناراض ہوا) اس نے مجھ کو جواب دیا میں نے اس پر برا مانا وہ کہنے لگی تم نے میرا جواب دینا کیوں برا سمجھا ہے خدا کی قسم نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی بیویاں آپ کو جواب دیتی ہیں او ران میں سے کوئی بیوی تو ایسا کرتی ہے کہ دن بھر شام تک آپ سے خفا رہتی ہے یہ سن کر میں گھبرایا میں نے کہا ان میں سے جو ایسا کرتی ہے وہ بڑا نقصان اٹھائے گی۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا میں نے اس سے کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی سارا دن رات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو غصہ میں رکھتی ہے حفصہ نے کہا ہاں میں نے کہا جو ایسا کرتی ہے وہ تباہ و برباد ہوئی کیا تم اللہ کے غضب سے نہیں ڈرتیں کہ اس کے رسول کو غصہ دلاتی ہو ۔یاد رکھو تباہ ہو جاؤ گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے نہ تو بہت فرمائشیں کیا کرا ور نہ جواب دیا کرا ور نہ آپ سے ناراض ہوا کرا ور اگر تجھے کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کر تو اس دھوکے میں مت آ۔ تیری ہمجولی تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تجھ سے زیادہ اسے چاہتے ہیں۔ حضرت عمر کا اشارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ حضرت عمر نے کہا کہ ان دنوں یہ باتیں بھی ہو رہی تھیں کہ غسان کے لوگ ہم سے لڑنے کے لئے گھوڑوں کے نعل باندھ رہے ہیں خیر میرا انصاری ساتھی اپنی باری کے دن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدینہ گیا وہاں سے شام کو لوٹ کر آیا تو اس نے میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہنے لگا کہ کیا عمر سو رہے ہیں میں گھبرا کر اٹھا اور باہر آیا اس نے کہا بڑا حادثہ رونما ہوا ہے میں نے کہا کیا غسان کے لوگ آ پہنچے کہا نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا واقعہ ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے یہ سن کر عمر نے کہا حفصہ تو تباہ و برباد ہو گئی میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے الغرض میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نبی (صلی اللہ علیہ و سلم) کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھی آپ نماز سے فارغ ہو کر اپنے بالا خانے میں اکیلے جا کر لیٹ گئے میں حفصہ کے گھر گیا دیکھا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا رو کیوں رہی ہو کیا میں نے تم کو پہلے ہی نہیں سمجھا دیا تھا کیا تم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے طلاق دے دی ہے؟ وہ کہنے لگیں مجھے نہیں معلوم آپ سامنے بالا خانے میں موجود ہیں وہاں جا کر پوچھ لیجئے میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا تو دیکھا کہ منبر کے گرد کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض لوگ رو رہے ہیں میں ان کے پاس تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر مجھ پر رنج کا غلبہ ہوا تو جس بالا خانے میں آپ تشریف رکھتے تھے اس کے پاس آیا میں نے کالے غلام سے (جو کہ دربان تھا) کہا عمر کے لئے اجازت مانگ وہ اندر گیا اور نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے کچھ بات چیت کی پھر باہر آیا اور کہنے لگا کہ میں نے آپ سے تمہارا ذکر کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں واپس آ کر ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے مجھ پر پھر رنج کا غلبہ ہوا اور میں بالا خانے پر پہنچ گیا پھر وہی واقعہ پیش آیا اور ان لوگوں کے پاس آ کر بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے۔ مجھ پر پھر رنج کا غلبہ ہوا اور میں غلام کے پاس آیا اور کہا عمر کیلئے اجازت مانگ مگر اس مرتبہ بھی وہی ہوا آخر کار گھر جانے کے لئے مڑنے لگا تو غلام نے مجھے اجازت دے کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے تم کو اجازت عطا فرما دی ہے میں حاضر دربار ہوا تو دیکھا کہ آپ ایک بوریئے پر لیٹے ہوئے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس پر کوئی بچھونا وغیرہ نہیں ہے اور آپ کے پہلوئے مبارک پر بوریئے کے نشان پڑ گئے ہیں اور آپ چمڑے کے تکیے کیساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہیں جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی میں نے آپ کو سلام کہا اور کھڑے ہی کھڑے دریافت کیا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا نہیں پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آپ کا دل بہلانے کی غرض سے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ و سلم) ذرا میری طرف دیکھئے ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب تھے ایسے لوگوں کے پاس آئے جن پر ان کی عورتیں غالب ہیں پھر پورا واقعہ بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ و سلم سن کر مسکرائے پھر میں نے عرض کیا کاش آپ ملاحظہ فرماتے میں حفصہ کے پاس گیا تھا اور کہا تھا تو اپنی ہمجولی برابر والی سے دھوکہ مت کھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت اور نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی چہیتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مراد لیا آپ دوبارہ مسکرائے جب میں نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو بیٹھ گیا اس کے بعد میں نے آنکھ اٹھا کر گھر کا سامان دیکھا تو خدا کی قسم کوئی چیز نہیں دیکھی بجز تین کھالوں کے اور وہ بھی کچی تھیں میں نے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت پر فراخی کر دے فارس اور روم کے لوگوں پر بڑی ہی فراخی ہے باوجودیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے اس وقت تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے کیا ابھی تجھ کو شک ہے ان لوگوں کے مزے تو دنیا کی زندگی میں جلدی دیدیئے گئے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم میرے لئے بخشش کی دعا فرمایئے تو ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت حفصہ نے آپ کا راز بیان کر دیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے اس وجہ سے ایک مہینہ تک کے لئے اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی تھی جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا جب انتیس دن گزر گئے آپ سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گھر تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی آپ نے ایک مہینے تک کے لئے ہمارے گھروں میں نہ آنے کی قسم کھائی تھی اور ابھی انتیس راتیں گزری ہیں میں ان کو برابر گن رہی ہوں نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ انتیس دن کا ہی ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے تخییر کی آیتیں نازل فرمائیں سب بیویوں سے پہلے آپ نے مجھ ہی سے پوچھا اور فرمایا میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں اور اس کے جواب میں جلدی کی ضرورت نہیں اپنے ماں باپ سے صلاح و مشورہ کر لے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میرے ماں باپ آپ سے جدا ہونے کا ہرگز مشورہ نہ دیں گے پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اے نبی اپنی بیویوں سے فرما دیجئے عظیما تک میں نے جواباً عرض کیا کیا اس کے بارے میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں میں تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کی خواہاں ہوں پھر آپ نے دوسری بیویوں کو بھی اختیار دیا سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح جواب دیا۔

(فیوض الباری)

حدیث سے متعلقہ بعض مسائل

حضور سیّدی صدرالافاضل بدرالمماثل خزائن العرفان میں فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم حضرتِ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو سرفراز خدمت کیا یہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر گراں گزرا حضور نے ان کی دلجوئی کے لئے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امورامت کے مالک ابوبکر و عمر ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گے۔ وہ اس سے خوش ہوگئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انہیں اپنے لئے کیوں حرام کر کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ وعائشہ رضی اللہ عنہما کی رضا جوئی کے لئے اور ایک قول اس آیت کے شانِ نزول میں یہ بھی ہے کہ اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہما کو ناگوار گزری اور انہیں رشک ہوا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی۔

چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا منشاء معلوم تھا فرمایا مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں شہد میں نے پیا ہے اس کو میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ تھا کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو ہم شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ

یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم.

اے غیب بتانے والے نبی تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کنزالایمان)

نازل فرمائی قدفرض اللہ لکم تحلة ایمانکم واللہ مولکم وھو العلیم الحکیم بے شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے (کنزالایمان) یعنی کفارہ تو ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمایئے یا شہد نوش فرمایئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا قسم کے اوتار سے مراد یہ ہے کہ قسم کے بعد ان شاء اللہ کہا جائے تا کہ اس کے خلاف کرنے سے حنث (قسم شکنی) نہ ہو مقاتل سے مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت ماریہ قبطیہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں کفارہ کا حکم تعلیم امّت کے لئے ہے (خزائن العرفان)

بخاری شریف میں ہے کہ عن عائشه رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه و سلم يشرب عسلا عندزينب بنت جحش ويمكث عندها فواطئت انا وحفصة عن ايّتنا دخل عليها فلتقل له اكلت مغافير انی اجد منک ريح مغامير قال لاولكنی كنت اشرب عسلا عندزينب بنت جحش فلن اعودله وقد حلفت لا تخبری بذلک احدا. (بخاری)

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے اور کافی دیر ٹھہرے رہتے۔ اس پر میں نے اور اُمّ المؤمنین حفصہ نے آپس میں ٹھہرائی کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور تشریف لائیں تو وہ ضرور آپ سے کہے کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے کیونکہ مجھے آپ سے مغافیر کی بو آرہی ہے (چنانچہ میں نے یہی کہا) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے بہرحال میں اب یہ بھی نہیں پیوں گا اور میں نے قسم کھالی ہے تم اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

خیال رہے اس بات میں اختلاف ہے کہ حضور نے کن کے گھر میں شہد پیا تھا امام بخاری کے نزدیک زینب کے گھر پیا تھا اور مشورہ کرنے والی حضرت عائشہ و حفصہ تھیں جیسا کہ روایت میں منصوص ہے جب کہ ایک روایت میں حضرت حفصہ کے گھر شہد نوش فرمایا اور قائلہ حضرت عائشہ اور سودہ و صفیہ تھیں ایک قول کے مطابق حضرت سودہ کے گھر کیونکہ حضرت سودہ کے یمن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے اقارب آپ کے ہاں شہد بطور ھدیہ بھیجا کرتے تھے اور حضور کو مغافیر کا قول کرنے والی حضرت عائشہ وحفصہ تھیں لیکن وہ امام بخاری کا مذہب ہے کیونکہ ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنھنّ کے دو گروہ تھے ایک میں حضرت عائشہ، سودہ وحفصہ اور صفیہ تھیں جب کہ دوسرے میں زینب ام سلمہ اور باقی ازواج تھیں کماقال العینی واختلف فی التی شرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتها العسل فعندالبخاری زینب کماذکرت وان القائلة اکلت مغافیر عائشة وحفصة وفی روایة حفصة وان القائلة اکلت مغافیر عائشة وسودة وصفیة رضی اللّٰہ عنھن وفی تفسیر عبدبن حمیدانها سودة وکان لها اقارب اهدوالها عسلا من الیمن والقائلة له عائشه وحفصه والذی یظهر انهازینب علی ماعند البخاری لان ازواجه صلی اللّٰہ علیه وسلم کن حزبین علی ماذکرت عائشة قالت انا وسودة وحفصة وصفیة فی حزب وزینب وامّ سلمة والباقیات فی حزب (عمدة القاری ص ۳۸۳ ج ۱۹ بیروت لبنان) خیال رہے سیدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنھا ان دنوں بچپن میں تھیں نیز آپ سے اور سیدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنھا سے مذکورہ حادثہ بغیر قصد واقع ہوا نیز یہ بات عورتوں کی جبلت ہی میں ہے کہ وہ اپنی صواحب (سوکنوں) پر غیرت کرتی ہیں لہٰذا یہ اعتراض لازم نہ ہوگا کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ نے معاذ اللّٰہ حضور کو ایذاء دی جیسا کہ عینی میں ہے کہ فان قلت کیف جاز لعائشة وحفصة الکذب والمواطاة التی فیها ایذاء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم قلت کانت عائشة صغیرة مع انها وقعت منهما من غیر قصدالایذاء بل علی ماهومن جبلة النساء فی الغیرة علی الضرائر ونحوها. (عمدة القاری ص ۳۸۳ ج ۱۹ لبنان بیروت) واقعہ تحریم کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت حفصہ کو ایک راز کی بات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بتائی کہ میرے بعد حضرت صدّیق اور حضرت عمر خلیفہ ہوں گے اور فرمایا کہ اس کا افشاء مت کرنا لیکن حضرت حفصہ یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ سے پوشیدہ نہ رکھ پائیں جس پر اس آیت کریمہ کا نزول ہوا کہ واذا سر النبی الی بعض ازواجه حدیثا فلما نبّات به واظهره اللّٰه علیه عرف بعضه واعرض من بعض فلما نبأ ها به قالت من انبأک هذاقال نبأنی العلیم الخبیر ۔اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی یعنی حفصہ سے ایک راز کی بات فرمائی (ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لینے کی اور اس کے ساتھ یہ فرمایا کہ اس کا کسی پر اظہار نہ کرنا) پھر جب وہ یعنی حضرت حفصہ حضرت عائشہ رضی اللّٰه عنها سے اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ چشم پوشی فرمائی یعنی تحریم ماریہ اور خلافت شیخین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کر دی اور دوسری بات کا ذکر نہ فرمایا یہ شان کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی (حضرت حفصہ رضی اللّٰه عنها) حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔(کنز الایمان وخزائن العرفان۔سورہ تحریم پ ۲۸)

تفسیر جلالین میں ہے واذکر اذاسرالنبی الی بعض ازواجه هی حفصة حدیثا هو تحریم ماریة وقال لها لاتفشیه فلما نبأت به عائشة ظنا منها ان لاحرج فی ذلک واظهره اللّٰه اطلعه علیه علی المنبأبه عرّف بعضه لحفصة واعرض عن بعض تکر مامنه ۔(جلالین شریف پ ۲۸ سورہ تحریم ص ۴۶۰ قدیمی کتب خانه)

یعنی یاد کرو جب نبی نے اپنی بعض ازواج جو کہ حفصہ ہیں سے راز کی بات کہی اور وہ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماریہ کو حرام کرنا ہے اور ان سے فرمایا کہ اس کا افشاء نہ کرنا تو جب حفصہ گمان کرتے ہوئے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کا ذکر کر بیٹھیں اور اللہ نے اسے اپنے نبی پر ظاہر فرمادیا تو نبی نے حفصہ کے لئے اس کا کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی اپنی شان کریمی کی وجہ سے۔ حاشیہ جلالین میں ہے کہ

عن ابن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم لاتخبری احداان ام ابراھیم علی حرام فلم یقربھا حتی اخبرت عائشۃ فنزلت الایۃ.

یعنی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے حفصہ سے فرمایا کہ کسی کو مت خبر دینا کہ ام ابراہیم مجھ پر حرام ہے تو آپ نے ان سے قرب نہ فرمایا حتی کہ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتادیا تو آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

ولابن المنذر عن ابن عباس نحوہ وقیل فی تفسیر الحدیث ان الخلافۃ بعدہ لابی بکر وعمر.

یعنی ابن منذر ابن عباس سے اسی طرح روایت فرماتے ہیں اور حدیث کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ حضور کے بعد خلافت ابوبکر و عمر ہے

واخرج الطبرانی عن ابن عباس فی الایۃ دخلت حفصۃ علی النبی ﷺ فقال لاتخبری عائشۃ حتی ابشرک ببشارۃ فان اباک یلی الامر بعدا بی بکر اذ انا مت فذھبت حفصۃ فاخبرت عائشۃ فقالت عائشۃ من انباک ھذا قال نبانی العلیم الجبیر.

یعنی طبرانی نے آیت کے بارے ابن عباس سے تخریج فرمائی کہ حفصہ حضور کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ عائشہ کو مت بتانا حتیٰ کہ میں آپ کو اس بات کی بشارت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیتا ہوں کہ میرے ظاہری وصال کے بعد ابوبکر کی خلافت کے بعد آپ کے ابو عمر والی امور ہوں گے تو سیّدہ حفصہ نے جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا پس سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور سے پوچھا کہ حضور کو کس نے بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ (حاشیہ جلالین پ ۲۸ سورہ تحریم ص ۴۶۵ حاشیہ ۶)

نیز تفسیر خازن میں ہے۔

واذااسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا یعنی ماامر الی حفصة من تحریم مارية على نفسه واستكمها ذلک وهو قوله لاتخبری بذلک احدا وقال ابن عباس اسر امر الخلافة بعده فحدثت به حفصة قال الكلبی اسر اليها ان اباک وابا عائشة يكونان خليفتين على امتی من بعدی وقيل لماراى الغيرة فی وجه حفصة اراد ان يراضيه فسرها بشيئين بتحريم مارية على نفسه وان الخلافة بعده فی ابی بکر وابيها عمر. (خازن)

اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی یعنی حفصہ سے راز کی بات کہی یعنی ماریہ قبطیہ کا اپنے او پر حرام فرمانا اور اس کے چھپانے کا حکم دیا اور وہ حضور کا فرمان لاتخبری بذالک احدا یعنی کسی کو مت بتانا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ خلافت کے بارے حضور نے اپنے بعد خلافت کے بارے میں راز کی بات فرمائی تو سیّدہ حفصہ نے اس کو بیان فرما دیا۔ کلبی کہتے ہیں کہ حضور نے آپ سے راز کی بات یہ فرمائی کہ آپ کے ابا جان اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ابا جان میرے بعد میری امت پر خلیفہ ہوں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضور نے حضرت حفصہ کے چہرے پر غیرت کے آثار دیکھے تو حضور نے ان کو راضی کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحریم ماریہ اور اپنے بعد حضرت ابوبکر و عمر کی خلافت کا راز آپ سے بیان فرمایا۔

خیال رہے اُمّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو یہ بات پسند آئی کہ حضور نے حضرت ماریہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے حالانکہ حضور پر یہ گراں تھا نیز حضرت حفصہ نے حضور کے راز کو افشاء کردیا تھا نص قرآنیہ

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما وان تظھرا علیہ فان اللّٰہ ھو مولہ وجبرئیل وصالح المؤمنین والملائکۃ بعد ذلک ظھیرا ۔

نبی کی بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبرئیل اور نیک ایمان والے اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں (کنزالایمان) میں اسی امر کی طرف اشارہ ہے (کہ تمہیں وہ بات پسند آئی جو سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ۔ خزائن العرفان) اور یہ ہدایت دی گئی ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ کو ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو حضور کو نا گوار نہ ہو ان پر واجب ولازم ہے کہ ہر مرحلہ پر حضور کی رضا جوئی کو مقدم جانیں اور آپ کے شرف خدمت کو ہر نعمت سے زیادہ سمجھیں چنانچہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ نے اسی کردار کا مظاہرہ کیا اس حدیث (حدیث عمر) میں جس واقعہ کا ذکر ہے اس وقت حضور سیّد عالم نور مجسّم صلی اللہ علیہ و سلم کی نو بیبیاں تھیں پانچ قریشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ،حضرت حفصہ بنتِ فاروق ، حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان ، حضرت اُمّ سلمہ بنت ابی امیّہ ، حضرت سودہ بنت زمعہ اور چار غیر قریشیہ حضرت زینب بنت جحش اسدیہ ، حضرت میمونہ بنت حارث ھلالیہ ، حضرت صفیہ بنت حییّ ابن اخطب خیبریہ ، حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ عنھنّ (فیوض الباری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ......

وکان تحته یومئذ تسع نسوة خمس من قریش

کہ اس وقت حضور کی شرف زوجیت میں نو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ تھیں جن میں پانچ قریش سے تھیں (عمدة القاری ص ۷۸ ا ج ۹ ا بیروت) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ بڑے بڑے گھرانوں کی خواتین تھیں والدین نے انہیں بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا تھا ان کی پہلی زندگی بھی امیرانہ بلکہ شاھانہ ماحول میں بسر ہوئی تھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رئیس قریش کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا قبیلہ بنی مصطلق کے رئیس کی بیٹی تھیں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جن کا باپ خیبر کا رئیس اعظم تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے جب کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم اقلیم فقر و غنا کے تاجدار تھے آپ کا فقر اختیاری تھا خانگی زندگی میں اس فقر کی پوری جھلک نظر آتی تھی۔ (فیوض الباری)

چنانچہ حضور سیّدی شرف الدین بوصیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

وشدمن سغب اخشائه وطوی
تحت الحجارة کشحا مترف الادم
وراودته الجبال الشم من ذهب
عن نفسه فاراها ایما شمم
واکدت زهده فیها ضرورته
ان الضرورة لا تعدوا علی العصم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وکیف تدعوا الی الدنیا ضرورۃ من
لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم
محمد سیّد الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم

یعنی بلند پہاڑوں نے سونے کا بن کر حضور کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرانا چاہا تو حضور نے اپنے بلند حوصلہ واستغنا سے انہیں ذلیل دیکھا۔

حضور کے زہد کو ضرورتوں نے اور مضبوط کر دیا اس لئے کہ ضرورتیں پرہیزگاری اور عصمت مابی پر غالب نہیں آسکتیں اور کیونکہ دنیا کی طرف ضرورتیں ایسے نفس زکی کو کیسے بلا سکتی ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دنیا میں جلوہ افروز نہ فرماتے تو دنیا عدم سے منصۂ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد صلی اللہ علیہ و سلم سردار اور ملجاء ہیں کائناتِ دنیا و آخرت کے اور جن وانس کے اور دونوں جماعتوں کے عرب کے عجم کے۔ (ترجمہ طیب الوردہ)

حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک موقعہ پر فرمایا

یاعائشۃ والذی نفسی بیدہ لو سئلت ربی ان یجری معی جبال تہامۃ ذھبا لاجراھا حیث شئت من الارض ولکن اخترت الجوع فی الدنیا علی شبعھا وفقر الدنیا علی غنائھا وخزی الدنیا علی فرصھا یاعائشہ ان الدنیا لاتنبغی لمحمد ولا لآل محمد.

یعنی اے عائشہ! قسم ہے اس ذات مقدس کی جس کے دستِ قدرت میں جان ہے اگر میں اپنے رب سے مکہ کے پہاڑوں کو سونا کی شکل میں طلب کروں اور انہیں چلتا ہوا بناؤں کہ جہاں جاؤں وہ میرے ساتھ ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں چلتا ہوا میرے ساتھ کر دے لیکن میں نے دنیا میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھوک اختیار کی شکم سیری سے اور فقر دنیا قبول فرمایا غنا پر اور غم قبول کیا اس کی فرحت پر اے عائشہ دنیا زیبا نہیں محمد صلی اللہ علیہ و سلم و آپ کی آل پر۔

نیز حضرت جبرئیل حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اتحب ان اجعل هذالجبال ذهبا وتكون معك اينما كنت فتوقف ساعة فقال ياجبرئيل ان الدنيا دار من لادار له ومال من لا مال له قد يجمعها من لا عقل له فقال له جبرئيل ثبتك الله يامحمد بالقول الثابت.

اے محبوب! اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ ان پہاڑوں کو ہم سونا بنا دیں اور وہ آپ کیساتھ رہیں جہاں آپ تشریف لے جائیں تو ابھی ہو سکتا ہے تو حضور نے تھوڑا سکوت فرما کر جواب دیا جبرئیل دنیا ایک ایسا گھر ہے کہ کسی کا گھر نہیں اور ایسا مال ہے کہ کسی کی ملکیت نہیں اسے وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہ ہو تو جبرئیل علیہ السلام نے یہ سن کر عرض کی حضور کو اللہ نے ثابت قدم فرمایا قول ثابت کے ساتھ ایک اور حدیثِ قدسی میں ہے کہ

الدنيا حرام على اهل الاخرة والاخرة حرام على اهل الدنيا و كلاهما حرامان على اهل الله تعالىٰ.

یعنی دنیا اہل آخرت پر حرام اور اہل دنیا پر آخرت حرام اور دنیا و آخرت دونوں اہل اللہ پر حرام ہیں نیز ایک جگہ حضور نے فرمایا

من احب دنيا اضربا خرته ومن احب آخرته اضر بدنياه فاثروا مايبقى على مايفنى.

یعنی دنیا کی محبت سخت مضر ہے آخرت کے لئے اور آخرت کی محبت مضر تر ہے دنیا کے لئے تم ترجیح دو اس نعمت کو جو باقی رہنے والی ہے اس پر جو فنا ہونے والی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

فلہٰذا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی اکثر جو کی روٹی ہوتی یا گندم کے ان چھنے آٹے کی ہوتی اور کھجور زینت دستر خوان ہوتی لباس کا معاملہ بھی خوراک سے کچھ مختلف نہ تھا معمولی کپڑا جیسا خود پہنا ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ کو بھی دے دیا ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ بڑے صبر و شکر کیساتھ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ فقر و درویشی کی زندگی گذار رہی تھیں اور صرف حضور کی ازواج ہونے کے شرف کے خاطر وہ ان ساری کلفتوں کو اپنے لیے دارین کی سعادتوں کا باعث سمجھتی تھیں لیکن جب فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا اور عام مسلمانوں کی معاشی حالت بدلنے لگی اور ان کی بود و باش اور لباس و خوراک میں خوش آئند تبدیلیاں پیدا ہو گئیں تو یہ دیکھ کر سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمال زہد تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لئے ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ کا نان و نفقہ میں زیادتی کی طلب حضور کی خاطر اقدس پر گراں گزری اور حضور نے ایک ماہ تک ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ کو شرف ملاقات نہ بخشا ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ کو اختیار دے دیا گیا زیر عنوان حدیث میں اسی سلسلہ کے واقعہ کا ذکر ہے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

یاایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا و زینتھا فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحاً جمیلا ۔

اے غیب بتانے والے نبی! اپنی بیبیوں سے فرما دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں ۔ (کنز الایمان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس آیت کے نزول کے بعد سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انہوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ اور اس کے رسول کو اور آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا۔

(فیوض الباری)

چنانچہ بخاری شریف باب قولہ تعالیٰ وان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا الخ میں ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان فرماتے ہیں کہ......

ان عائشة زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالت لما امر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالت بتخییر ازواجہ بدأبی فقال انی ذاکر لک امرا فلاعلیک ان لا تعجلی حتی تستامری ابویک قالت و قدعلم ان ابویّ لم یکونا یامرانی بفراقہ قالت ثم قال ان اللّٰہ قال جل ثناء ہ یاایھاالنبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا الی قولہ اجراعظیما قالت فقلت ففی ای ھذا استامر ابوی فانی ارید اللّٰہ ورسولہ والدار الآخرۃ قالت ثم فعل ازواج النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم مثل مافعلت (بخاری شریف ج ۲ ص ۷۹۱)

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو حکم دیا گیا کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کو پاس رہنے نہ رہنے کا اختیار دے دیجئے تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں لیکن اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا وہ فرماتی ہیں کہ آپ یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدا ہونے کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہرگز حکم نہیں دیں گے حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرمادو اگر تم دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گذار ہوئی اس بارے میں اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جب کہ میں خود اللہ کی رضا اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری چاہتی ہوں وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ سے بھی اسی طرح فرمایا جس طرح مجھ سے دریافت فرمایا۔

جب کہ حضرت عمر والی روایت میں یہ بھی ہے کہ......

ثم خیر نساء ہ فقلن مثل ماقالت عائشہ یعنی پھر آپ نے دوسری بیویوں کو بھی اختیار دیا سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی طرح جواب دیا کمامرً۔

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ کا نفقہ میں زیادتی کی درخواست کرنا شرعاً واخلاقاً کوئی ناروا بات نہ تھی

چنانچہ حضور سیّدی علامہ سیّد محمود احمد رضوی صاحب علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں کہ واضح ہو کہ ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنھنّ کا نبی علیہ السلام سے نان ونفقہ میں زیادتی کی درخواست کرنا شرعاً واخلاقاً کوئی ناروا بات نہ تھی نہ اس میں کوئی بے ادبی کا پہلو نکلتا ہے ایک بیوی اپنے شوہر سے اچھا پہننے اچھا کھانے کی فرمائش کرسکتی ہے اگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ یہ فرمائش نہ کرتیں تو عائلی زندگی کے لئے بہت سے مسائل امت پر واضح نہ ہوتے اور خود نبی علیہ السلام نے بھی ان کی اس درخواست کو نہ تو بے ادبی قرار دیا اور نہ ہی شرعاً واخلاقاً ناجائز۔ اگر ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنھنّ کی یہ فرمائش شرعاً غلط ہوتی تو حضور علیہ السلام اس کی ضرور نشاندہی فرمادیتے۔ البتہ ان کی یہ فرمائش حضور کی طبع اقدس پر گراں اس لیے گزری کہ نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام نے فقر وغنا کو خود اختیار فرمایا تھا اور حضور علیہ السلام کا قلبی رجحان یہی تھا کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ بھی فقر وغنا کی دولت سے مالا مال رہیں یہی وجہ ہے کہ جب آیۂ تخییر نازل ہوئی تو آپ نے کسی غصہ کا اظہار نہ فرمایا بلکہ محبت آمیز الفاظ کے ساتھ سب سے پہلے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے تخییر کے متعلق رائے لی۔ (فیوض الباری)

چنانچہ ترمذی شریف میں حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ

عن عائشه قالت لما امر رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بتخيير از واجه بدأ بى فقال يا عائشة انى ذاكر لك امرافلا عليك ان لاتستعجلى حتى تستامرى ابويك قالت وقد علم ان ابوى لم يكونا ليامرانى بفراقه قالت ثم قال ان اللّٰه يقول ياايهاالنبى قل لازواجك ان كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها فتعالين حتى بلغ للمحسنات منكن اجراعظيما قلت فى اى هذا استامرابوىّ فانى اريد اللّٰه ورسوله والدّار الاخرة وفعل ازواج النبى صلى اللّٰه عليه وسلم مثل مافعلت هذاحديث حسن صحيح.

جب اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو اپنی ازواج کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مجھ سے ابتدا فرمائی اور فرمایا اے عائشہ! میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں تحقیق حضور صلی اللہ علیہ و سلم یہ بات جانتے تھے کہ میرے والدین مجھ کو حضور سے جدائی کا حکم نہ دیں گے فرماتی ہیں پھر اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھا النبی یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے من کن اجراً عظیماً تک پڑھا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضور میں کس بات میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں خود اللہ کی رضا اور اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری چاہتی ہوں فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ سے بھی اس طرح فرمایا جس طرح مجھ سے دریافت کیا ۔امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے (ترمذی صفحہ ۱۵۲ جلد ثانی) نیز صحیح مسلم شریف کی حدیث کا سارا مضمون اسی امر کا آئینہ دار ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ......

ثمّ نزلت علیه هذه الا یة یاایهاالنبی قل لازواجک حتی بلغ للمحسنات منکن اجراً عظیماًقال فبدء بعائشة فقال یا عائشة انی ارید ان اعرض علیک امراًاحبّ الاتعجلی فیه حتی تستشیری ابویک قالت وماهو یارسول اللّٰه ؟فتلا علیها الایة قالت أفیک یارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اسشییر ابویّ؟بل اختاراللّٰه ورسوله والدار الاخرة وأسألک الاتخبر امرأة من نسائک بالذی قلت قال لا تسألنی امرأة منهن الا اخبرتها ان اللّٰه لم یبعثنی مغتّا ولا مُتَعَنِتًا ولکن بعثنی معلما میّسرًا (مسلم شریف کتاب الطلاق باب بیان ان تخییر امراته لایکون طلاقا الا بالنیة)

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لینا جواب نہ دینا (اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدائی کے لئے مشورہ نہ دیں گے) اُمّ المؤمنین نے عرض کی یارسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ و سلم وہ کیابات ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اس آیت کی تلاوت کی اُمّ المؤمنین نے عرض کی یارسول اللہ حضور کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے بلکہ میں اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور خبر نہ دیں ارشاد فرمایا جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ نے کیا جواب دیا ہے میں اسے خبر کردوں گا اللہ نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے اس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور تمام ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ نے بھی بصد مسرت اپنے مطالبات ترک کردیئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم اور دارِ آخرت کو اختیار فرمایا اور اجرِ عظیم کی مستحق ہوگئیں جس کا ذکر سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۲۹ میں اجراً عظیماً کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔(فیوض الباری)

خیال رہے جب ازواجِ مطہّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ نے اللہ اور رسول اور آخرت کو اختیار فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یوں انعام سے نوازا کہ اپنے محبوب کے لئے انہیں ازواج پر اختصار فرمایا چنانچہ ارشاد ہوا۔

لایحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بھن من ازواج ولو اعجبک حسنھن الا ماملکت یمینک و کان اللہ علی شئی رقیبا۔

ترجمہ: ان کے بعد اور عورتیں تمہیں حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان کے عوض اور بیبیاں بدلو اگرچہ تمہیں ان کا حسن بھائے مگر کنیز تمہارے ہاتھ کا مال اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔(کنزالایمان)

حضور سیّدی صدرالافاضل بدرالاماثل سیّد نعیم الدّین مرادآبادی رضی اللہ عنہ لایحل لک کے تحت فرماتے ہیں کہ......

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی ان نو بیویوں کے بعد جو آپ کے نکاح میں ہیں جنہیں آپ نے اختیار کیا تو انہوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا نیز فرماتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے ازواج کا نصاب نو ہے جیسے کہ امت کے لئے چار نیز فرمایا یعنی انہیں طلاق دے کر ان کی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لو ایسا بھی نہ کرو یہ احترام ان ازواج کا اس لیے ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے انہیں اختیار دیا تھا تو انہوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور آسائش دنیا کو ٹھکرا دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے انہی پر اکتفا فرمایا اور آخر تک یہی بیویاں حضور کی خدمت میں رہیں۔(خزائن العرفان)

خیال رہے کہ جمہور کے نزدیک یہ آیت محکمہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے جائز نہ تھا کہ آپ ان ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کے سوا کسی اور سے نکاح کریں۔

(روح البیان)

جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ آخر میں حضور کے لیے حلال کر دیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر آیت منسوخ ہے اور اس کی ناسخ آیت انا احللنا لک ازواجک ہے۔(خزائن العرفان)

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ ہر شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں

وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا ان ذلکم کان عند اللہ عظیما.

اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بی بیوں سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایمان والوں کو دو باتوں کا حکم دیا ہے ایک یہ کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایمان والوکو ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کوکسی بھی طرح ایذادیں کیونکہ جوشخص رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کوایذادے گاوہ دنیاوآخرت میں ملعونِ بارگاہ ہوگا چنانچہ نص قرآنیہ میں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشادفرماتا ہے

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ .

بے شک وہ لوگ جواللہ اوراس کے رسول کوایذادیتے ہیں ان پر دنیاوآخرت میں اللہ کی لعنت ہے لہٰذا جوشخص ایذائے رسول کا مرتکب ہواوہ دنیاوآخرت میں بہت بڑے خسارہ ونقصان میں پڑااور یزیدوابوجہل کاوارث بناخیال رہے حضور کی بارگاہ میں ادنیٰ توہین کاارتکاب کرنے والا اپنے ایمان واعمال سے ہاتھ دھوبیٹھتا ہے چنانچہ ارشادہوا۔

لاترفعوااصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھرواله بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون .

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرواس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اوران کے حضور بات چلاکر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اورتمہیں خبرنہ ہو۔(کنزالایمان)

اس آیۂ کریمہ میں حضور کی بارگاہ میں بےادبی کرنے کی وجہ سے اعمال کے برباد ہونے کی خبر دی گئی ہےاوراعمال ایمان کے برباد ہونے سے برباد ہوتے ہیں لہٰذا حضور کی بےادبی ایمان کے ضائع وبرباد ہونے کا سبب بنی والعیاذ باللہ

دوسرایہ کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کی عظمت ورفعت کوظاہر فرمانے کے لئے مومنوں کوحکم دیاگیا کہ حضور کی ازواج سے آپ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد نکاح مت کرو کیونکہ جس عورت سے حضور نے عقدِ نکاح فرمالیاوہ آپ کے سواہرشخص پرحرام ہوگئی نیز چونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ مومنوں کی مائیں ہیں لہٰذا ان سے نکاح نہیں ہوسکتا اور اس کو معمولی بات مت سمجھو بلکہ یہ تو اللہ کی بارگاہ میں جرم عظیم ہے

مزید برآں یہ کہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم اپنے روضہ اقدس میں حقیقی جسمانی حیات میں ہیں اس لئے بھی آپ کی ازواج دوسرا نکاح نہیں کرسکتیں۔ جس پر ہم اہلسنّت کے بے شمار دلائل ہیں چنانچہ حضرت ابودرداء سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ......

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکثروا علیّ الصلوٰۃ یوم الجمعۃ فانہ مشھود یشھدہ الملائکۃ وان احدالم یصل علی الاعرضت علی صلوتہ حتی یفرغ منھا قال قلت وبعد الموت قال ان اللّٰہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اللّٰہ فنبیّ اللّٰہ حیّ یرزق (رواہ ابن ماجہ مشکوٰۃ)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود زیادہ پڑھو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر کوئی درود نہیں پڑھتا مگر اس کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے حتی کہ اس سے فارغ ہوجائے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا موت کے بعد بھی فرمایا کہ اللہ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کردیا ہے لہٰذا اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ انبیاء بعد وفات زندہ رہتے ہیں مرقاۃ نے فرمایا کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں نیز امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام بعدِ وفات مختلف وقتوں میں مختلف جگہ تشریف لے جاتے ہیں نیز نصِ قرآنیہ میں ارشاد ہوا کہ ولا تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا حضور کی بیویوں سے ان کی وفات کے بعد کبھی نکاح نہ کرو اس آیت نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد ان کی بیویاں بدستور ان کے نکاح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں رہتی ہیں بیوہ نہیں ہوتیں ورنہ ازواج نہ فرمایا جاتا نیز ان سے نکاح کی حرمت ماں ہونے کی وجہ سے نہیں وہ بیویاں احترام میں مائیں ہیں نہ کہ احکام میں ورنہ ان کی میراث امّت کو ملتی ان کی اولاد سے نکاح حرام ہوتا یہ آیت حیات النّبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی کھلی دلیل ہے شب معراج میں حضور نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا جب حضور بیت المقدّس پہنچے تو انہیں اور سارے پیغمبروں کو وہاں نماز کا منتظر پایا پھر جب آسمانوں پر تشریف لے گئے تو چوتھے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام کو اور مختلف آسمانوں پر دیگر انبیاء کو اپنا منتظر دیکھا۔

(مراۃ شرح مشکوٰۃ)

چنانچہ بخاری کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ......

عن انس ابن مالک قال کان ابو ذر یحدث ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فرج عن سقف بیتی وانا بمکة فنزل جبرئیل علیه السلام ففرج صدری ثم غسله بماء زمزم ثم جاء بطشت من ذهب ممتلئ حکمة وایمانا فافرغه فی صدری ثم اطبقه ثم اخذ بیدی فعرج بی الی السماء فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبرئیل علیه السلام لخازن السماء افتح قال من هذا قال هذا جبرئیل قال هل معک احد قال نعم معی محمد فقال اارسل الیه قال نعم فلما افتح علونا السماء فاذا رجل قاعد علی یمینه اسودة وعلی یساره اسودة اذا نظر قبل یمینه ضحک واذا نظر قبل شماله بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت لجبرئیل من هذا قال هذا آدم وهذه الاسودة عن یمینه وشماله نسم بنیه فاهل الیمین منهم اهل الجنة والاسودة التی عن شماله اهل النار فاذا نظر عن یمینه ضحک واذا نظر قبل شماله بکی حتی عرج بی الی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السماء الثانيه فقال لخازنها افتح فقال له خازنها مثل ماقال الاول ففتح قال انس فذكر انه وجد فى السموات ادم وادريس وموسىٰ وعيسىٰ وابراهيم ولم يثبت كيف منازلهم غيرانه ذكر انه وجدادم فى السماء الدنياوابراهيم فى السماء السادسة قال انس فلما مرجبرئيل عليه السلام بالنبى صلى الله عليه وسلم بادريس قال مرحبا بالنبى الصالح والاخ الصالح فقلت من هذ اقال هذاادريس ثم مررت بموسى فقال مرحبا بالنبى الصالح والاخ الصالح قلت من هذ قال هذاموسىٰ ثم مررت بعيسىٰ فقال مرحبا بالنبى الصالح والاخ الصالح قلت من هذاقال هذا عيسىٰ ثم مررت بابراهيم فقال مرحبا بالنبى الصالح والابن الصالح قلت من هذا قال هذا ابراهيم.

(رواه البخارى فى كتاب الصلوٰة)

یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے میرا سینہ کھولا گیا پھر اسے آب زمزم سے دھویا گیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت وایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینہ میں انڈیل دیا گیا پھر اسے بند کر دیا میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی طرف لے چڑھے جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے کھولنے کے لئے کہا اس نے کہا کون ہو؟ کہا میں جبرئیل ہوں اس نے کہا کیا تمہارے ساتھ کوئی اور ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم ہیں کہا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں جب کھولا تو ہم آسمان دنیا کے اوپر گئے وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے دائیں اور بائیں بہت سے لوگ تھے جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں جانب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھتا تو روتا اس نے کہا صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور دائیں اور بائیں جو یہ صورتیں ہیں یہ ان کی اولاد ہیں دائیں والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں جب یہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اس کے خازن سے کھولنے کے لئے کہا اور اس کے خازن سے وہی گفتگو ہوئی جو پہلے سے ہوئی تھی اس نے کھول دیا حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم حضرت ادریس حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم سے۔ ملاقات کی اور ان کے مقامات یاد نہیں رہے ہاں حضرت آدم آسمان دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر حضرت انس نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو لے کر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ادریس کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ادریس ہیں پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا صالح نبی صالح بھائی خوش آمدید میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا کہ صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید میں نے کہا کہ یہ کون ہیں ؟ کہا کہ یہ حضرت ابراہیم ہیں (شاھجہانپوری) نیز حضرت اوس بن اوس سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی نے ارشاد فرمایا تمہارے دنوں میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا دن یوم جمعہ ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدم کی تخلیق ہوئی اور اسی دن آپ نے وصال فرمایا اور اسی دن نفخۂ ثانیہ واولٰی پھونکا جاوے گا فاکثروا علی الصلوٰۃ فان صلوتکم معروضۃ علی پس تم مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ پر کیسے پیش ہوگا فرمایا ان اللّٰہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء علیھم السلام بے شک اللہ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیاء علیھم السلام کے جسموں کو کھائے۔(نسائی ج ۱ ص ۱۰۰)

نیز امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون یعنی انبیاء علیھم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ مرقاۃ میں فرماتے ہیں لافرق لھم فی الحالین یعنی انبیاء کی دنیوی وبعد وفات زندگی میں فرق نہیں نیز فرماتے ہیں الانبیاء فی قبورھم احیاء یعنی انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حیّ یرزق ویستمد منہ المدد المطلق یعنی حضور زندہ ہیں ان کو روزی دی جاتی ہے اور آپ سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے۔

شیخ محقق علیہ الرحمۃ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں کہ پیغمبر خدا زندہ است بحقیقت حیات دنیاوی یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی دنیاوی حقیقی زندگی کیساتھ زندہ ہیں۔

نیز فرماتے ہیں حیات انبیاء متفق علیہ است ھیچ کس رادروے خلافے نیست یعنی حیات انبیاء متفق علیہ ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں مذکورہ بالا حوالہ جات سے پتہ چلا کہ انبیائے کرام بعد وفات زندہ ہوتے ہیں بلکہ ان پر زندوں کے بعض احکام جاری ہوتے ہیں کہ ان کی بیویاں دوسرا نکاح نہیں کرسکتیں ان کی میراث تقسیم نہیں ہوتی خیال رہے انک میت وانھم میتون ہمارے عقیدہ کے خلاف نہیں کیونکہ وہاں موت سے مراد حسی موت ہے جس پر بعض احکام موت جاری ہوتے ہیں اور یہاں زندگی سے مراد حقیقی ہے لہٰذا آیات آپس میں متعارض ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور نہ ہی آیات واحادیث واقوال علماء نیز آیت مذکورہ میں حضور کے لئے میت الگ بولا گیا اور دوسروں کیلئے میتون علیحدہ سے اگر حضور کی وفات بھی دوسروں کی طرح ہوتی تو یوں فرمایا جاتا انک وانهم میتون

مزید برآں یہ کہ حضرت سلیمان کے متعلق فرمایا مادلھم علی موته الادابة الارض تاکل منسأته سورۃ سبا) یعنی حضرت سلیمان بعد وفات عصا پر ٹیک لگائے کھڑے رہے بہت عرصہ کے بعد دیمک نے لاٹھی کھائی تب آپ کا جسم زمین پر آیا اس عرصہ میں نہ جسم بگڑا نہ دیمک نے کھایا وہ شہداء جو حضور کے غلامان ہیں جب ان پر فدا ہو کر زندہ جاوید ہو گئے تو خود حضور کی زندگی کیسی اہم ہے نیز بعد وفات حضور پر اپنی ازواج کا نان نفقہ واجب ہے جیسے زندگی شریف میں تھا چنانچہ بخاری وغیرہ کتب احادیث میں ہے حضور نے فرمایا کہ نہ ہم کسی کے وارث نہ کوئی ہمارا وارث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے حجرے میں حضور اور ابوبکر دفن رہے میں بے حجاب وہاں جاتی تھی مگر جب سے جناب عمر دفن ہوئے میں بے حجاب جاتے عمر سے شرماتی ہوں اگر وہ زندہ نہیں تو یہ شرم کس سے ہے (مراۃ بتصرف مختصرا)

حضور سیّدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہیں

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح
اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روح تو سب کی ہے زندہ ان کا
جسم پرنور بھی روحانی ہے

ازواج مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ کے ثواب میں زیادتی

اللہ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ کے لئے عام عورتوں کے مقابل دوگنا ثواب رکھا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ومن یقنت منکن للّٰہ ورسولہ وتعمل صالحا نؤتھا اجرھا مرتین واعتدنا لھا رزقا کریما.(پ ۲۲)

اور (اے نبی علیہ السلام کی بیویو)! جوتم میں فرمانبردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں سے دونا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔(کنزالایمان)

حضرت صدرالا فاضل بدرالاماثل خلیفہ اعلیٰ حضرت سیّد محمد نعیم الدین مرآد بادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ......

اگراوروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب دینگے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں پر تمہیں شرف وفضیلت ہے اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے اطاعت دوسرے رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی رضا جوئی اور قناعت اور حسن معاشرت کے ساتھ حضور کو خوش کرنا۔(خزائن العرفان)

نیز تفسیر بغوی میں ہے کہ قال مقاتل مکان کل حسنۃ عشرین حسنۃ یعنی مقاتل نے فرمایا کہ ہر نیکی کی جگہ بیس نیکیاں مراد ہیں۔(تفسیر بغوی المعروف بمعالم التنزیل)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ازواج مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کے مابین عدل ومساوات

زمانہ جاہلیت: لوگ اپنے زیر پرورش یتیم لڑکیوں سے نکاح کرتے جب کہ کچھ لوگ اپنے نکاح میں دس دس عورتیں رکھتے پھران کے ساتھ صحبت وحسن سلوک نہ کرتے جبکہ شریعت مطہّرہ نے مسلمانوں کوایک وقت میں چار چار بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے مگران کے حقوق ادا کرنا لازم قرار دیا اوراگران کے حق میں ناانصافی کا خوف ہوتو اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی جتنی کے حقوق ادا کرسکتے ہوں چنانچہ نص قرآنیہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وان خفتم الاتقسطوا فی الیتمیٰ فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ اوماملکت ایمانکم ذلک ادنی ان لاتعولوا.(پ ۴)

اوراگرتمہیں اندیشہ ہوکہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کروگے (اوران کے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکوگے) تو نکاح میں لاؤ جوعورتیں تمہیں خوش آئیں دودواورتین تین اورچار چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکوگے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو (کنزالایمان) خیال رہے آیت کے معنی میں چند قول ہیں حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیرولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کرلیتے باوجودیکہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھراس کے ساتھ صحبت ومعاشرت میں اچھا سلوک نہ کرتے اوراسکے مال کے وارث بننے کے لئے اس کی موت کے منتظر رہتے اس آیت میں انہیں اس سے روکا گیا ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے توبے انصافی ہوجانے کے اندیشہ سے گھبراتے تھے۔اورزنا کی پرواہ نہ کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ اگرتم ناانصافی کے اندیشہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہوتو زنا سے بھی خوف کرواوراس سے بچنے کے لئے جوعورتیں تمہارے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرواور حرام کے قریب مت جاؤ۔

ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت وسرپرستی میں تو ناانصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک (ڈر) نہیں رکھتے تھے انہیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو ان کے حق میں ناانصافی سے بھی ڈرو اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرو جتنی کے حقوق ادا کرسکو عکرمہ نے حضرت عباس سے روایت کہ قریش دس دس بلکہ اس سے بھی زیادہ عورتیں کرتے تھے اور جب ان کا بار نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کرڈالتے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو تا کہ تمہیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت نہ آئے۔

مسئلہ

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ ہوں یا امہ یعنی باندی۔

مسئلہ

تمام امت کا اجماع ہے ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے کہ یہ آپ کے خصائص میں سے ہے ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیویاں تھیں حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا ان میں چار رکھنا ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غیلان بن مسلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بیبیاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوگئیں حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حکم فرمایا کہ ان میں سے چار رکھو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسئلہ

اس سے معلوم ہوا کہ بیبیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی و پرانی باکرہ وثیبہ سب اس استحقاق میں برابر ہیں یہ عدل لباس میں کھانے پینے میں سکنیٰ یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کیساتھ یکساں سلوک کرے۔(خزائن العرفان)

خیال رہے عورت کو اپنی استطاعت کے مطابق کھلانا، پہنانا ور ہائش میں اپنے ساتھ رکھنا عورت کے حقوق ہیں جو خاوند پر عائد ہوتے ہیں چنانچہ ابوداؤد شریف میں حکیم بن معاویہ قشیری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ قلت یا رسول اللّٰہ ماحق زوجة احدنا علیه قال ان تطعمها اذاطعمت وتکسوها اذا اکتسیت ولاتضرب الوجه ولا تقبح ولاتهجرالا فی البیت (ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة علی زوجها) یعنی میں نے حضور کی بارگاہ میں عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیه و سلم ہم میں سے کسی پر اس کی بیوی کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تو کھائے تو اس کو کھلا جب پہنو تو اسے پہناؤ اور اس کے منہ پر مت مارو اور اسے برامت کہو اور اسے جدا نہ کرو مگر گھر میں۔ نیز اگر کسی کی دو بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک کی طرف زیادہ جھکاؤ ہو تو ایسے شخص پر سخت وعید آئی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنه روایت کرتے ہیں کہ ان النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم قال من کانت له امرأتان فمال الی احدهما جاء یوم القیمة وشقه مائل (ابوداؤد کتاب النکاح باب القسم بین النساء) نبی کریم صلی اللّٰہ علیه و سلم نے فرمایا جس کی دو بیویاں ہوں وہ ان میں سے ایک کی جانب جھک گیا تو قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کا جسم ایک جانب سے جھکا ہوا ہوگا۔

بایں ہمہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کو ازواج کے مابین عدل ومساوات کے حکم سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مستثنیٰ فرمایا چنانچہ ارشاد فرمایا

ترجی مَن تشاء منھن وتؤی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلاجناح علیک ذلک ادنی ان تقر اعینھن ولایحزن ویرضین بما اتیتھن کلھن واللہ یعلم مافی قلوبکم وکان اللہ علیما حکیما۔

ترجمہ : اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں یہ امر اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں اور اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔(کنز الایمان)

اس کے باوجود رسول کائنات صلی اللہ علیہ و سلم اپنی ازواج کیساتھ عدل ومساوات فرماتے تھے چنانچہ صدالافاضل بدرالمماثل خلیفہ اعلیٰ حضرت حضور سیّدی نعیم الدین مرآدبادی علیہ الرحمۃ اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آپ کو اختیار دیا گیا کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ کیساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے بجز حضرت سودہ رضی اللہ عنھا کے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنھا کو دے دیا تھا اور بارگاہ رسالت میں عرض لیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کی ازواج میں ہو۔(خزائن العرفان)

نیز حضرت عروہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں

قالت عائشہ یاابن اختی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایفضل بعضنا علی بعض فی القسم من مکثہ عندنا وکان قل یوم الا وھو یطوف علینا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جمیعا فیدنو من کل امرأۃ من غیر مسیس حتی یبلغ الی التی ھو یومھا فیبیت عندھا ولقد قالت سودۃ بنت زمعۃ حین اسنت وفرقت ان یفار قھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یارسول اللّٰہ یومی لعائشۃ فقبل ذلک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم منھا (ابو داؤد کتاب النکاح باب القسم بین النساء)

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا اے بھانجے رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہم میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح نہیں دیتے تھے ہمارے پاس رہنے کی باریوں میں شاید ہی کوئی ایسا دن ہو ورنہ آپ ہم سب کے پاس پہنچ جاتے پس آپ ہر زوجہ مطہرہ کے نزدیک ہوتے لیکن اسے ہاتھ نہ لگاتے یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ جاتے جس کی باری ہوتی اور رات اسی کے پاس گزارتے حضرت سودہ بنت زمعہ جب عمر رسیّدہ ہو گئیں تو ڈریں مبادا رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم انہیں چھوڑ دیں لہٰذا عرض گزار ہوئیں۔ یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم میری باری عائشہ کے لئے ہے پس رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اس بات کو قبول فرمالیا۔

رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے عدل کا یہ عالم تھا کہ جب سفر میں تشریف لے جاتے تو ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے مابین قرعہ اندازی ہوتی جن کا نام نکلتا ان کو اپنی معیّت کا شرف بخشتے چنانچہ عروہ ابن زبیر روایت فرماتے ہیں کہ

ان عائشۃ زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فایتھن خرج سھمھا خرج بھا معہ (ابو داؤد کتاب النکاح باب القسم بین النساء)

سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنہن کے درمیان قرعہ ڈالتے جس کا نام نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے (شاهجهانپوری) جیسا کہ مذکور ہوا کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہن میں باری کا بھی لحاظ فرماتے تھے اور ان کے مابین نان ونفقہ وسکنٰی اور جملہ حقوق ومعاملات میں مساوات فرماتے تھے رہی محبت قلبی کی بات سو اس میں آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جناب میں دعا فرماتے کہ اے اللہ جن چیزوں میں مجھے قدرت نہیں ان میں مجھے ملامت نہ فرمانا چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقسم فیعدل ویقول اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی القلب (ابو داؤد شریف کتاب النکاح باب القسم بین النساء) رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم انصاف سے باریاں تقسیم فرماتے تھے اور دعا کرتے کہ اے اللہ یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے اور مجھے اس پر ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے اور میں اس پر اختیار نہیں رکھتا یعنی دل پر۔ (شاهجهانپوری)

کثرت ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہن کی حکمتیں

☆ ا۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں عورتوں کیساتھ کئی نکاح کرنے میں اور ان سے محبت کرنے میں نوع انسانی کے کمال اور کامل ترین افراد انسانی ہونے کی دلیل پائی جاتی ہے جملہ انبیاء کرام متعدد ازواج رکھتے تھے اور اولاد والے تھے سوائے حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے حضرت ابراہیم علیہ السلام شوق محبت سے ہر روز براق پر سوار ہو کر حضرت ہاجرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ کے پاس مکہ شریف کے مقام پر آیا کرتے تھے یہ اس وجہ سے تھا کہ آپ کو ان کے ساتھ کمال درجہ شغف تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام ننانوے ازواج رکھتے تھے ان کے ہوتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے بھی ان کی خواہش تھی کہ مزید ایک عورت سے نکاح کرلیں تا کہ ایک سو کی تعداد پوری ہوجائے اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی منکوحہ بیویاں تین سو تھیں جب کہ ان کے ساتھ وہ ایک ہزار باندیاں بھی رکھتے تھے اور ایک رات کے اندر اندر ایک سو پر آپ دورہ فرمایا کرتے تھے (مدارج مترجم) تفسیر صاوی میں ہے کہ فیھا ثلاث مائة منکوحة یعنی حرة وسبع مائة سریة (تفسیر صاوی ج ۴ ص ۲۵۴ بیروت) اس میں سات سو باندیاں ذکر کی گئیں واللہ ورسولہ اعلم۔

خیال رہے حضرت سلیمان کی ازواج کے بارے اور بھی روایات ہیں چنانچہ نووی میں ہے کہ قوله صلی اللہ علیه و سلم کان لسلیمان ستون امرأة وفی روایة سبعون وفی روایة تسعون وفی غیر صحیح مسلم تسع وتسعون وفی روایة مائة (نووی شریف) یعنی حضور کا فرمان کہ حضرت سلیمان کی ازواج ساٹھ تھیں اور ایک روایت میں ستر تھیں اور ایک روایت میں نوے تھیں یہ صحیح مسلم کی روایات کے مطابق ہے جب کہ اس کے علاوہ دیگر روایتوں میں ننانوے اور سو بھی ہیں۔ پھر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ روایات کے مابین تعارض ہے تو اس کا جواب امام نووی نے یہ دیا ھذا کله لیس بمتعارض لانه لیس فی ذکر القلیل نفی الکثیر (نووی) یعنی ان روایات میں تعارض نہیں ہے کیونکہ قلیل والی روایت میں کثیر والی روایت کی نفی نہیں ہے۔

وقد سبق بیان ھذا مرات وھو من مفھوم العدد ولا یعمل به عند جماھیر الاصولیین وفی ھذا بیان ما خص به الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ وسلامه علیھم من القوة علی الخاصة ھذا فی لیلة واحدة (نووی شریف)

یعنی مفہوم عدد کا بیان کئی مرتبہ گزر چکا کہ اس پر جمہور عمل نہیں کرتے بلکہ اس میں یہ بیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقصود ہوتا ہے کہ یہ بات انبیاء کرام کے ساتھ مخصوص ہے کہ وہ اپنی طاقت کی وجہ سے ایک ہی رات میں تمام ازواج پر دور فرما سکتے ہیں و کان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم یطوف علی احدی عشرۃ امرأۃ لہ فی الساعۃ الواحدۃ کماثبت فی الصحیح وھذا کلہ من زیادۃ القوۃ(نووی شریف)

جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں ذکر ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و سلم ایک ہی گھڑی میں اپنی گیارہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کو شرف بخشتے تھے اور یہ سب قوت وطاقت کی زیادہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدور علی نسائہ فی الساعۃ الواحدۃ من اللیل والنھار وھن احدی عشرۃ قال قلت لانس اوکان یطیقہ قال کنا نتحدث ان اعطی قوۃ ثلاثین وقال سعید عن قتادۃ اناانتحدث ان انسا حدثھم تسع نسوۃ (رواہ البخاری فی کتاب الغسل)

رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم رات اور دن میں اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کو مشرف فرمادیتے تھے اور آپ کی گیارہ بیویاں تھیں قتادہ نے کہا کیا آپ کی اتنی طاقت تھی حضرت انس نے جواب دیا ہم لوگ آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت ملی ہے سعید ابن عروبہ نے حضرت قتادہ سے جو روایت کی کہ حضرت انس نے گیارہ کے بجائے نو بیبیوں کا ذکر کیا ہے۔

خیال رہے کہ اس مقام پر یہ اعتراض بے جا ہوگا کہ اتنی مدت میں ایک آدمی نو عورتوں سے ملاپ نہیں کرسکتا اس لئے کہ یہ عام آدمی کے لئے غیر ممکن ہوگا تو ہو اس سے ہمیں قطعاً مقال نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم تو انبیاء کرام کی بات کر رہے ہیں کہ یہ بات حقیقت واقعیہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں بالخصوص انبیاء کو وہ قدرت وطاقت عطا فرمائی ہے جو انہیں کا حصہ ہے اور بالخصوص رسول کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کو جو قوت وتوانائی وتصرف حاصل ہے اس تک ہماری عقلوں کا پرندہ پرواز نہیں کر سکتا۔

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

ہاں اگر کوئی بے بصیرت وشقی القلب حیرت واستعجاب کا اظہار کرے تو اسے اپنی شقاوتِ قلبی کا علاج کروانا چاہیے کیونکہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم میں جو قدرت کے کرشمہ آشکارا ہیں اہل بصیرت کو اس میں اعتراض کی گنجائش نہیں خیال رہے علاّمہ عینی نے فرمایا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو چالیس جنتی مردوں کی طاقت دی گئی چنانچہ فرمایا قوۃ اربعین رجلا کل رجل من رجال الجنۃ یعنی حضور کو چالیس جنتی مردوں کی طاقت دی گئی جبکہ ترمذی کی روایت میں ہے کہ ان قوۃ رجل من اھل الجنۃ کمائۃ رجل یعنی ایک جنتی مرد کی طاقت دنیا کے ایک سو مردوں کے برابر ہوتی ہے (حاشیہ بخاری شریف) اب چالیس کو سو میں ضرب دیں تو حاصل چار ہزار ہوتے ہیں اس طاقت وقوت کے پیش نظر اگر آپ نے گیارہ یا نو ازواج کو مشرّف فرمایا تو اس میں کون سی حیرت کی بات ہے۔(فیوض الباری)

فائدہ

بخاری شریف باب اذا جامع ثم عاد ومن دار علی نسائه فی غسل واحد کی حدیث میں لفظ یدور علی نسائه اور باب الجنب یخرج ویمشی فی السوق وغیرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی حدیث میں لفظ کان یطوف ہے جس سے یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا ہررات میں اپنی ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کے پاس تشریف لے جانا معمول تھا لیکن حقیقت میں یہ بات نہیں ہے بلکہ آپ صرف حجۃ الوداع کے موقع پر ایک رات میں اپنی جملہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں نوازا تھا دوسری بات یہ بھی مدنظر رکھنی چاہئے کہ حدیث (پہلی روایت) میں گیارہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے جانے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن صحیح قول نو ہے کیونکہ تاریخی لحاظ سے ایک وقت میں نو سے زیادہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کا آپ کے نکاح میں رہنا ثابت نہیں ہے۔ (شاھجھانپوری)

☆۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ایسے معاشرے میں پرورش پائی جہاں خواہشات نفسانی کی آزادانہ تسکین کوئی عیب نہ سمجھی جاتی تھی اس کے باوجود آپ پچیس سال کی عمر مبارک تک کسی عورت کی طرف مائل نہ ہوئے آپ اپنے پاکیزہ کردار اور اعلیٰ اخلاق کی بناء پر صادق وامین کے لقب سے پکارے جاتے تھے آپ کو پچیس سال کی عمر میں آپ سے پندرہ سال بڑی عمر کی خاتون نے شادی کا پیغام دیا جو صاحب اولاد بیوہ تھیں اور جن کے دو شوہر فوت ہو چکے تھے آپ نے عمر کے اس واضح فرق کے باوجود ان دوبارہ بیوہ ہونے والی خاتون سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرما لیا قابل توجہ بات یہ ہے کہ پچاس سال کی عمر مبارک ہونے تک وہ تنہا آپ کی زوجہ رہیں یعنی آپ نے عین شباب کا عرصہ پچیس سال اس معمر بیوہ خاتون کیساتھ گزارے اور وہ بھی اس طرح کہ ایک ایک ماہ گھر چھوڑ کر غارِ حرا میں عبادت میں مشغول رہتے تھے جس مقدس ہستی نے اپنی جوانی کے پچیس سال ایک معمر بیوہ خاتون کیساتھ اس طرح گزارے ہوں کہ کسی دشمن کو بھی اس کے کردار پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملا ہو اور اپنی اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زوجہ سے ایسی محبت کی ہو کہ اس کے وصال کے بعد بھی اسے فراموش نہ کیا ہو کیا اس مقدس ہستی کے متعلق کوئی یہ گمان کر سکتا ہے کہ ان کی شادی کی وجہ خواہش نفس ہو سکتی ہے؟ کوئی منصف مزاج ایسا سوچ بھی نہیں سکتا اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد سیّدہ سودہ جو کہ ایک بیوہ خاتون تھیں آپ نے ان سے نکاح کر کے انہیں تحفظ اور سہارا دیا سن ۲ ہجری میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی عمل میں آئی جب کہ اس وقت آپ کی عمر چون سال ہو چکی تھی اس عمر میں پہلی بار آپ کی دو ازواج جمع ہوئیں اس کے ایک سال کے بعد سیّدہ حفصہ پھر کچھ ماہ بعد سیّدہ زینب بنت خزیمہ آپ کی زوجیت میں آئیں سیّدہ زینب صرف تین یا آٹھ ماہ آپ کی زوجیت میں رہ کر فوت ہو گئیں۔

سن ۴ ہجری میں سیّدہ اُمّ سلمہ اور سن ۵ ہجری میں سیّدہ زینب بنت جحش آپ کی زوجیت میں آئیں جب کہ آپ کی عمر مبارک ۵۷ سال ہو چکی تھی۔ سیّدہ اُمّ سلمہ سے نکاح کے بعد اتنی بڑی عمر میں آکر آپ کی ۶ بیویاں جمع ہوئیں جب کہ آپ اس سے قبل بھی ۶ نکاح کر سکتے تھے جس وقت امت کو ۴ ازواج کی اجازت ملی تھی لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا حالانکہ آپ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ جتنے چاہیں نکاح فرمائیں ۶ ہجری میں سیّدہ جویریہ اور ۷ ہجری میں سیّدہ ام حبیبہ سیّدہ صفیہ اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنھنّ آپ کی زوجیت میں آئیں یہ بات ذہن نشین رہے کہ آپ کی ازواجِ مطہّرات میں سوائے سیّدہ عائشہ کے سب بیوہ تھیں نیز آپ کے اکثر نکاح پچپن (۵۵) سال سے انسٹھ (۵۹) سال کی عمر میں ہوئے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ کے نبی جو کرتے ہیں وہ حق تعالیٰ ہی کی مرضی سے کرتے ہیں یہ پانچ سالہ عرصہ آپ کے پیغمبرانہ مشن کا اہم ترین دور تھا ایک طرف آپ غزوات میں اسلامی فوج کی قیادت فرما رہے تھے تو دوسری طرف اسلامی قوانین کی تشکیل وتعلیم اور مسلمانوں کی تربیت میں مصروف عمل تھے اسی تعلیم وتبلیغ کی دینی ضرورت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے پیش نظر آقا و مولیٰ کے لئے تعدادِ ازواج ایک ضروری امر تھا چونکہ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی راہنمائی کی ضرورت نہ ہو خصوصاً بیویوں سے تعلقات اوران میں عدل اپنی اولاد اور سوتیلی اولاد کی تربیت و پرورش طہارت کے مسائل وغیرہ اس طرح کے بے شمار معاملات میں امّت کو ازواجِ مطہّرات ہی کے ذریعے راہنمائی ملی ہے۔(فضائل صحابه و اهل بيت)

چنانچہ علامہ سید محمود آلوسی حنفی صاحب روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ......

لتكثره النساء حكمة دينية جليلة ايضا وهي نشرالاحكام الشرعية لا تكاد تعلم الابوا سطتهن

یعنی ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ کی کثرت میں ایک عظیم دینی حکمت بھی ہے اور وہ ان احکام شرعیہ کی اشاعت ہے کہ جن کو عورتوں کے واسطہ کے بغیر اشاعت نہیں کیا جا سکتا۔

جس سے یہ بات واضح ہوئی کہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی کثرت ازواج کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ عورتوں کو مسائل شرعیہ خاص کر وہ مسائل جو کہ عورتوں کیساتھ مختص ہوتے ہیں جیسے حیض ونفاس وغیرہ پہچانے کے لئے متعدد معلمات تیار ہوں کیونکہ اکثر و بیشتر ایسا ہوتا کہ جب کوئی عورت ان مسائل کو پوچھنے کا ارادہ کرتی تو شرم وحیا میں مغلوب ہو کر رہ جاتی پھر رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی شرم وحیا تو سبحان اللہ روایتوں میں یہ بات موجود ہے کہ آپ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم وحیا والے تھے چنانچہ مسلم شریف میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم اشدحیاء من العذرا فی خدرها (مسلم ج ۲ ص ۲۵۵)

یہی وجہ ہے کہ آپ عورتوں کے سوالات کے جوابات بعض اوقات کنایات کے ذریعہ دیا کرتے تھے اور جب سائلہ نہ سمجھ پاتی تو ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ میں سے کوئی مرادِ رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ و سلم کو واضح فرمایا کرتیں چنانچہ صحیح البخاری شریف میں ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ

ان امراۃ من الانصار قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف اغتسل من المحیض قال خذی فرصۃ ممسکۃ وتوضئی ثلاثا ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استحیاء فاعرض بوجھہ اوقال توضئی بھا فاخذتھا فجذبتھا فاخبرتھا بما یرید النبی صلی اللہ علیہ وسلم. (بخاری شریف کتاب الحیض باب غسل المحیض ج ۱ ص ۴۵)

انصار کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے کہا کہ میں غسل حیض کیسے کروں فرمایا کہ مشک آلودہ پھایا لے کر اس کے ساتھ تین دفعہ دھوڑالو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے شرماتے ہوئے اپنا چہرہ مبارک ایک طرف کر لیا فرمایا کہ اس کے ساتھ دھوڑالو میں نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور وہ بات بتائی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم بتانا چاہتے تھے۔

جب کہ دوسری روایت کے یہ الفاظ ہیں :

ان امرأۃ سألت النبی صلی اللہ علیہ و سلم عن غسلھا من الحیض فامرھا کیف تغتسل قال خذی فرصۃ من مسک فتطھری بھاقالت کیف اتطھربھا قال تطھری بھا قالت کیف قال سبحان اللہ تطھری فاجتذبتھا الی فقلت تتبعی بھااثرالدم. (کتاب الحیض باب دلک المرأۃ نفسھا اذا تطھرت من المحیض وکیف تغتسل وتاخذ فرصۃ ممسکۃ تتبع بھا اثرالدم ج ۱ ص ۴۵ ، مشکوۃ ص ۴۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ایک عورت نے حضور سے غسل حیض کے متعلق پوچھا تو آپ نے اسے غسل کا طریقہ بتایا فرمایا کہ بیشک آلودہ پھایا لے کر اس کے ساتھ جسم کو پاک کرو عرض گزار ہوئی اس کے ساتھ کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا کہ اس سے پاک کرو عرض گزار ہوئی کس طرح فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کرو میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کرو۔

(شاھجھانپوری)

☆۳۔زمانہ جاہلیت میں عورت کو دوسرے مملوکہ مال کی طرح ایک مال ہی سمجھا جاتا تھا خاوند مرجاتا تو عورت کے ولی اس کے وارث بن جاتے اگر دوسرا نکاح کرنا چاہتی تو اس سے اولیا مہر واپس لے لیتے نیز اگر ولی چاہتا تو کسی کے ساتھ اس کا نکاح کروادیتا یا خود ہی کر لیتا اور چاہتا تو تازیست اسے نکاح نہ کرنے دیتا مزید برآں یہ کہ اگر عورت کو حیض آتا تو اس کے ساتھ کھانا پینا ترک کردیتے حتیٰ کہ گھر سے باہر نکال دیتے چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان الیھود کانت اذاحاضت منھم امراۃ اخرجوھا من البیت ولم یواکلوھا ولم یشار بوھا ولم یجا معوھا فی البیت (ابوداؤد کتاب النکاح ج ا ص ۱۰۳) یہود کی جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے ساتھ کھلاتے پلاتے اور نہ گھر میں اپنے ساتھ رہنے دیتے الغرض عورتوں سے جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے ان تمام رسم ورواج کو اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ کے ذریعہ مٹایا چنانچہ خلاس الھجری فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو فرماتے سنا کہ کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا حائض میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم ایک ہی کپڑے میں رات گزار لیا کرتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی (ابوداؤد کتاب النکاح باب فی ایتان الحائض ومباشرتھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ج ۱ ص ۱۰۳) نیز سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں قالت کنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی فیشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم انا وله النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی (مشکوۃ ص ۵۶ قدیمی کتب خانہ رواہ مسلم)

فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں پیتی پھر وہی برتن حضور کو پیش کرتی آپ اپنا منہ میرے منہ والی جگہ رکھ کر پیتے اور میں حالت حیض میں ہڈی چوستی پھر حضور کو پیش کرتی تو حضور اپنا منہ مبارک میرے منہ کی جگہ رکھتے۔ نیز فرماتی ہیں کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن (متفق علیہ، مشکوۃ) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم میری گود میں تکیہ لگاتے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم قرآن پاک کی تلاوت فرماتے۔ سبحان اللہ حضور نے اپنی رفیق حیات کو کتنا بڑا اشرف بخشا کہ سیّدہ کے لعاب کو حالت حیض میں اپنے لعاب دہن سے جمع فرمایا اور سیّدہ کی گود مبارک کو اپنا تکیہ ورحل بنایا قرآن پاک کی تلاوت فرمائی اس سے بڑھ کر ایک عورت کے لئے شرف کی کیا بات ہو سکتی ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے اتنا زیادہ قرب عطا فرمایا کہ ان کی گود محبوب رب العلمین کی جائے تلاوت ہو اور حجرہ آخری آرامگاہ بنا ہو۔

جس سے واضح ہوا کہ حائضہ کے ساتھ رہنا سہنا اس کے ہاتھ کا کھانا کھانا نیز اٹھنا بیٹھنا بلکہ معانقہ تک جائز وحلال البتہ صحبت حرام ہے ایام حیض میں اس عورت سے جانوروں والا سلوک کرنا یہ جہلاء کا طریقہ ہے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ذریعہ ان تمام رسوم شنیعہ کو توڑا کیونکہ حیض کا آنا یا نہ آنا عورت کے ہاتھ میں نہیں ہے چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناولینی الخمرة من المسجد فقلت انی حائض فقال ان حیضتک لیست فی یدک (مشکوٰۃ ص ۵٦ قدیمی کتب خانہ)

یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھے حکم دیا کہ مسجد سے ہم کو چٹائی دے دو میں نے عرض کی کہ میں حالت حیض میں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ حیض تمہارے ہاتھ نہیں یہی تو وجہ تھی کہ جب لوگوں نے حضور سے حیض کے بارے میں پوچھا تو آیہ کریمہ یسئلونک عن المحیض نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ اصنعوا کل شئی الاالنکاح کہ صحبت کے سوا سب کچھ کر سکتے ہو اور جب یہ خبر یہودیوں کے پاس پہنچی تو کہنے لگے مایرید ھذاالرجل ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیه کہ یہ صاحب ہمارے دینی کاموں میں سے کوئی چیز بغیر مخالفت کئے نہیں چھوڑتے۔(مشکوٰۃ ص ۵٦ قدیمی کتب خانہ)

خیال رہے یہود کی یہ بکواس اسلام اور پیغمبرِ اسلام پر بہتان تھی اسلام نے کسی کی ضد میں اچھی چیز کو برا اور بری چیز کو اچھا نہ کہا۔(مراۃ المناجیح)

☆☆☆..............................☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرا باب

تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

سیّدہ کا نام ولقب

آپ کا نام خدیجہ لقب طاہرہ جب کہ کنیت ام ہند ہے۔

سلسلۂ نسب

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آپ کا نسب نامہ یہ ہے خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسعد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قصی پر پہنچ کر سیّدہ کا نسب آنحضور صلی اللہ علیہ و سلم کے نسب پاک سے مل جاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے قصی کی نسل میں سوائے سیّدہ خدیجہ وامّ حبیبہ رضی اللہ عنہما کے دیگر کسی بھی عورت کی خواستگاری نہ فرمائی تھی آپ کی والدہ فاطمہ بنت زاہدہ بن الاصم تھیں یہ بنی عامر بن لوی سے تھیں۔ (مدارج مترجم)

خیال رہے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ولادت واقعہ فیل سے پندرہ سال قبل مکۃ المکرمہ میں ہوئی شیخ صاحب فرماتے ہیں سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور کے ساتھ چوبیس یا پچیس سال شریک حیات رہیں اور ہجرت سے پانچ یا تین سال قبل وصال فرما گئیں اس وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی جب کہ بعثت کو دس سال ہو چکے تھے مقام حجون میں تدفین ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے بذات خود قبر شریف میں اتر کر دعا فرمائی اس وقت نماز جنازہ مشروع نہ تھی جس سال سیّدہ کا انتقال ہوا اس کو عام الحزن کہتے ہیں کیونکہ آپ کی رحلت کے بعد حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم غمزدہ رہتے تھے (مدارج بتغیر) اور جتنا عرصہ آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور کی رفاقت میں رہیں رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دوسرا نکاح نہ فرمایا چنانچہ امام مسلم سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرماتے ہیں کہ قالت لم یتزوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی خدیجة حتی ماتت (رواہ مسلم فی باب من فضائل خدیجة ج۲ ص ۲۸۴)

یعنی رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے خدیجہ کے وصال تک دوسرا نکاح نہ فرمایا۔

سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا نے زمانہ جاہلیت ہی میں بت پرستی سے بیزاری فرمائی تھی چنانچہ مسند امام احمد بن حنبل میں ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا

واللّٰہ لا اعبد اللات والعزی واللّٰہ لا اعبد ابدا قال فتقول خدیجة خل اللات خل العزی قال کانت صنمهم التی کانوا یعبدون ثم یضطجعون (مسند امام احمد بن حنبل جلد رابع ص ۲۲۲)

یعنی قسم بخدا میں کبھی بھی لات وعزیٰ کی پوجا نہ کروں گا راوی فرماتے ہیں کہ سیّدہ خدیجہ فرماتی ہیں کہ لات وعزیٰ کو چھوڑ دیں راوی کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ان کے بت تھے پھر اس سے پہلوتہی کرتے تھے۔

نیز حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ

خط رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الارض اربعة خطوط قال تدرون ماهذا فقالوا اللّٰہ ورسوله اعلم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم افضل نساء اهل الجنة خدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسیة بنت مزاحم امراة فرعون و مریم ابنة عمران رضی اللّٰہ عنهنّ (مسند امام احمد بن حنبل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جلد اول ص ۲۹۳ بیروت)

رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک مرتبہ زمین پر چار خطوط کھینچے اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں تو رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جنتی عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت والی یہ عورتیں ہیں خدیجہ بنت خویلد فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ و سلم آسیہ بنت مزاحم (فرعون کی بیوی) اور مریم بنت عمران۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد یعنی خویلد تاجر تھے اور اپنے قبیلہ میں باعظمت شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ تمام قریش میں بھی بڑے محترم و معزز مانے جاتے تھے مکہ میں قیام کے دوران فاطمہ بنت زائدہ سے آپ کا رشتہ ازدواجی قائم ہوا اور فاطمہ بنت زائدہ ہی کے شکم مبارک سے اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تولد فرمایا آپ کے والد نے یمن کے بادشاہ تبع سے جب کہ اس نے کعبہ معظّمہ سے حجر اسود لے جانے کا ارادہ کیا تو خویلد نے ان کا مقابلہ کیا تھا۔(طبقات ابن سعد)

ایمان لانے میں سب سے اول

الاصابہ میں ہے کہ کانت خدیجۃ اول من آمن باللّٰہ ورسولہ وصدق بماجاء بہ۔ یعنی سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا او ررسولِ کائنات جو احکام لے کر آئے ان کی تصدیق فرمائی(الاصابہ ج۸ ص ۱۰۰)

نیز اسد الغابہ میں ہے کہ اول خلق اللّٰہ اسلم باجماع المسلمین لم یتقدمھا رجل ولا امرأۃ یعنی مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ سیّدہ خدیجہ مخلوق خدا میں سب سے پہلے مشرّف باسلام ہوئیں آپ سے پہلے خواہ مرد ہو یا عورت کسی نے بھی اسلام قبول نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا تھا(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج ۷ ص ۸۹) نیز سیّدہ نماز کی فرضیت سے قبل ایمان لائیں چنانچہ مستدرک میں ہے کہ کانت خدیجۃ رضی اللہ عنہا اول من آمن باللّٰہ ورسولہ وصدق رسولہ قبل ان تفرض الصلوٰۃ. (مستدرک)

آپ صاحبِ مال وشرافت تھیں

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا عرب کی معزز ترین وشریف ترین خاتون تھیں اور آپ کا تعلق نہایت ہی اونچے گھرانے سے تھا شریف النفس نیک طبع ہونے کیساتھ صاحب فہم وفراست تھیں مال کی فراوانی تھی تجارت فرماتی تھیں جس کیلئے اجرت پر مزدور رکھے ہوئے تھے۔ چنانچہ الاصابہ میں ہے کانت خدیجۃ امراۃ شریفۃ جلدۃ کثیرۃ المال یعنی آپ شریف صاحب فہم وفراست اور کثیر المال تھیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۱۰۱)

اسد الغابہ میں ہے کانت خدیجۃ امراۃ تاجرۃ ذات شرف ومال تستأجر الرجال فی مالھا یعنی آپ تاجرہ ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب شرف ومال تھیں اور مزدوری پر لوگوں کو تجارت کرنے کے لئے حاصل کرتی تھیں۔(اسد الغابہ ج۷ ص ۹۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے قبل شادی

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آنے سے پہلے دو نکاح کر چکیں تھیں پہلے شوہر کا نام ابوھالہ بن زرارہ بن نباس بن عدی بن حبیب بن صرد ابن سلامۃ بن جروہ اسید بن عمر بن تمیم التمیمی تھا۔

جب کہ دوسری روایت میں سلسلہ نسب یہ ہے ابوھالہ ہند بن نباش بن زرارہ بن وفدان بن حبیب بن سلامہ بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

دوسرے شوہر کا نام وسلسلہ نسب یہ ہے عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم المخزومی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیال رہے اس میں اختلاف ہے کہ پہلے کس سے نکاح ہوا۔(اسدالغابہ ج ۷ ص ۸۹) سیّدہ کے ہاں عتیق کی زوجیت میں ایک بیٹی تولد ہوئی جس کا نام ہند بنت عتیق تھا جب کہ ابوھالہ کے پاس ایک بیٹے اور ایک بیٹی کی ولادت ہوئی بیٹی کا نام ہند بنت ابوھالہ اور بیٹے کا نام ھالہ ابن ابی ھالہ تھا (ایضاً)

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد نکاح

علامہ ابن اثیر فرماتے ہیں کہ

وكان سبب تزوجها برسول الله صلى الله عليه وسلم ما اخبرنا ابو جعفر باسناده عن يونس عن ابن اسحاق قال كانت خديجة امراة تاجرة ذات شرف ومال تستاجر الرجال فى مالها تضار بهم اياه بشئى تجعله لهم منه فلما بلغها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بلغها من صدق حديثه وعظم امانته وكرم اخلاقه بعثت اليه وعرضت عليه ان يخرج فى مالها الى الشام تاجرا وتعطيه افضل ما كانت تعطى غيره من التجار مع غلام لها يقال له ميسرة فقبله منها وخرج فى مالها ومعه غلامها ميسرة فى قدم الشام فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ظل شجرة قريبا من صومعة راهب فاطلع الراهب الى ميسرة فقال من هذا الرجل الذى نزل تحت هذه الشجرة قال هذا رجل من قريش من اهل الحرم فقال له الراهب ما نزل تحت هذه الشجرة قط الا نبى ثم باع رسول الله صلى الله عليه وسلم سلعته التى خرج بها واشترى ما اراد ثم اقبل قافلا الى مكة فلما قدم على خديجة بمالها باعت ما جاء به فاضعف اوقريبا وحدثها ميسرة عن قول الراهب وكانت خديجة امراة حازمة لبيبة شريفة مع ما اراد الله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بها من كرامتها فلما اخبرها ميسرة بعث الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت له انى قدرغبت فيك لقرابتك منى وشرفك فى قومك وامانتك عندهم وحسن خلقك وصدق حديثك ثم عرضت عليه نفسها وكانت اوسط نساء قريش نسبا واعظمهم شرفاواكثرهم مالا فلما قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ماقالت ذكر ذلك لاعمامه فخرج معه حمزة بن عبدالمطلب حتى دخل على خويلد بن اسد فخطبها اليه فتزوجها رسول الله صلى الله عليه و سلم فولدت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولده كلهم قبل ان ينزل عليه الوحى زينب وام كلثوم وفاطمة ورقية والقاسم والطاهر رالطيب فاماالقاسم والطيب والطاهر فهلكواقبل الاسلام وبالقاسم كان يكنى رسول الله صلى الله عليه وسلم امابناته فادركن الاسلام فها جرن معه واتبعنه وآمنّ به وقيل ان الطاهر والطيب ولدافى الاسلام. (اسدالغابه فى معرفت الصحابه ج۷ ص ۹۰)

یعنی حضرت خدیجہ کے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے کا سبب یہ تھا کہ ہمیں خبردی ابوجعفر نے اپنی اسناد کیساتھ یونس سے وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے کہ انہوں نے کہا کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت شریف مالدار تاجر خاتون تھیں لوگوں کو بطور عقد مضاربت کے مزدوری پر حاصل کرتی تھیں۔ منافع میں سے کچھ ان کو دیتی تھیں جب سیّدہ خدیجہ کو رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی راست گوئی اور امانت داری وکریم اخلاقی ونیک کرداری کی خبر پہنچی تو آپ کو قاصد بھیجا اور درخواست پیش کی کہ حضور میرا مال تجارت لے کر شام جائیں اور یہ کہ آپ کو اس سے زائد دوں گی جو کچھ دیگر تاجروں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو دیتی تھی بایں ہمہ اپنا غلام میسرہ بھی دوں گی آپ نے اس تجویز کو قبول فرمایا اور سیدہ کا مال اور آپ کا غلام لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ شام پہنچے اور ایک راہب کی خانقاہ کے قریب کسی درخت کے سایہ میں پڑاؤ ڈالا اس راہب نے میسرہ کو دیکھا اور پوچھا یہ شخص جو کہ درخت کے نیچے فروکش ہوا ہے کون ہے؟ میسرہ نے جواب دیا کہ اہل حرم سے ایک قریشی ہے تو راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے سوائے اللہ کے کسی نبی کے اور کوئی شخص آج تک فروکش نہیں ہوا ہے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے جو مال لایا تھا بیچ دیا اور جو خریدنا تھا خریدا پھر آپ مکہ پلٹے جب آپ خدیجہ کے پاس ان کا مال لے آئے تو اس سے دوچند منافع حاصل ہوا اور میسرہ نے راہب کا قول حضرت خدیجہ کو بیان کیا سیدہ خدیجہ باعزم صاحب عقل وفراست شریف خاتون تھیں بایں ہمہ جو اللہ نے آپ کیساتھ کرامت و بزرگی کا ارادہ فرمایا (آپ میں وہ سارے اوصاف موجود تھے) تو جب میسرہ نے سیدہ کو خبر دی تو آپ نے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف پیغام بھیجا اور عرض گذار ہوئیں میں آپ پر گرویدہ ہوں آپ سے اپنی قرابت اور آپ کی اپنی قوم میں شرف و بزرگی اور حسن اخلاق وراست بازی کی وجہ سے اپنے آپ کو حضور کی زوجیت کے لئے پیش کیا سیدہ خواتین قریش میں اوسط درجہ کی نجیب و شریف خاتون تھیں جب کہ قوم میں سب سے زیادہ بزرگی و مال والی تھیں تو جب آپ نے حضور کی خدمت میں عریضہ پیش فرمایا تو رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے چچاؤں سے اس کا ذکر فرمایا تو حضرت حمزہ آپ کے ہمراہ سیدہ کے والد خویلد ابن اسد کے پاس تشریف لے گئے اور سیدہ کو شادی کا پیغام دیا اور رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم سے شادی کردی (ابراہیم کے علاوہ) نزول وحی سے قبل آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی تمام اولاد زینب، ام کلثوم، فاطمہ، رقیہ، قاسم، طاہر، طیب سیدہ رضی اللہ عنہا کے شکمِ مبارک سے ہوئی قاسم طیب وطاہر قبل زمانہ اسلام ہی انتقال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرما گئے۔اور آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی کنیت ابوالقاسم تھی اور آپ کی پیاری بیٹیوں نے زمانہ اسلام پایا اور حضور کے ساتھ ہجرت فرمائی اور آپ پر ایمان لائیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ طاہر اور طیب کی ولادت زمانہ اسلام میں ہوئی۔

خیال رہے بحیرا نامی راہب نصرانیوں کا بہت بڑا عالم تھا اور اپنی خانقاہ ہی میں رہتا تھا جب قافلہ قریش اس سال اس کے ہاں فروکش ہوا تو راہب نے بہت سا کھانا پکوایا جس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنے صومعہ میں حضور کو دیکھا کہ آپ پر ایک بدلی سایہ فگن تھی جب یہ قافلہ راہب کے قریب درخت کے سایہ میں اترا تو اس نے دیکھا کہ بدلی نے درخت کی شاخوں کو حضور پر سایہ کرنے کے لئے جھکا دیا ہے یہ منظر دیکھ کر بحیرا راہب اپنی خانقاہ سے نیچے تشریف لائے اور جونہی نبی رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم پر نظر پڑی تو بغور دیکھنے لگے جب کھانے سے فارغ ہوئے تو راہب نے حضور کی حالت بیداری وخواب استراحت کی کیفیت معلوم کی تو اس نے ان تمام علامات کے عین مطابق پایا جن کو وہ جانتا تھا پھر حضور کی پشت مبارک پر مہر نبوت کی زیارت کی اور ابوطالب سے کہنے لگے کہ یہ بچہ آپ کا کیا لگتا ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرا بیٹا ہے بحیرا راہب نے کہا کہ ہرگز نہیں ان کا باپ تو زندہ نہ ہونا چاہیے پھر ابوطالب نے کہا کہ یہ بچہ میرا بھتیجا ہے راہب نے پوچھا کہ اس کے باپ کا کیا ہوا ابوطالب نے جواباً کہا کہ ابھی یہ شکم مادر ہی میں تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا بحیرا نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے اور یہ کہا کہ ان کی یہودیوں سے حفاظت کرنا مبادا کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچائیں اور آپ انہیں فوراً گھر لے جائیے یہ سن کر ابوطالب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو لے کر فوراً مکہ روانہ ہو گئے۔

بحیرا راہب کی پیشن گوئی

ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ جب ابوطالب شام روانہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلم بھی قریش وشیوخ کے ساتھ ہولیئے جب ان کو وہ راہب نظر آیا یہ اترے اور اپنے کجاوے کھولے اس مرتبہ راہب ان کے پاس آیا حالانکہ اس سے قبل جب وہ اس کے پاس سے گزرتے تو راہب کبھی بھی ان کی طرف التفات نہ کرتا تھا راہب ان میں آکر مل گیا اور لوگوں کو دیکھنے لگا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو تھام کر کہنے لگا کہ یہ تمام عالم کا سردار ہے یہ رب العالمین کا رسول ہے اللہ اسے رحمۃ اللعالمین بنا کر مبعوث فرمانے والا ہے شیوخ قریش نے پوچھا کہ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا اس نے کہا کہ جب تم گھاٹی سے برآمد ہوئے تو کوئی درخت یا پتھر ایسا نہ تھا جو سجدہ ریز نہ ہوا ہو اور جمادات و نباتات صرف نبی کے حضور سجدہ کرتے ہیں (طبری وخصائص وغیرہ) خیال رہے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ تمام واقعات جو سفر شام میں پیش آئے تھے مثلاً خرید وفروخت میں برکت ومنافع میں کثرت اور حضور پر بادل کا سایہ کرنا اور درخت کا آپ کی طرف جھک جانا نیز اہل عرب کی طرح خرید وفروخت میں لات وعزیٰ کی قسم نہ کھانا اور دواقع راہب وغیرہ کو میسرہ نے حضرت خدیجہ کی خدمت میں عرض کیا جس سے آپ بے حد مسرور ہوئیں اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم پر گرویدہ ہوگئیں اور آپ کو جتنی رقم دینے کا وعدہ کیا تھا اس سے زائد رقم آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کی اور تمام حالات کا تذکرہ ورقہ بن نوفل کو کیا انہوں نے کہا کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم ہیں اور یہ بات میں خوب جانتا ہوں کہ آخری نبی تشریف لانے والے ہیں اور ان کی آمد بہت قریب ہے چونکہ ورقہ بن نوفل توریت شریف کے عالم تھے اس وجہ سے ورقہ کے بیان سے خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو اور بھی اشتیاق ہوا نیز شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایک خواب دیکھا تھا کہ آفتاب ان کے گھر میں اترا ہے اور وہاں سے اس کا نور پھیل رہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے حتیٰ کہ مکہ شریف کا ہر گھر اس نور کے باعث چمک اٹھتا ہے خواب سے بیدار ہونے پر انہوں نے اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کو اپنے خواب سے آگاہ کیا تو انہوں نے خواب کی تعبیر یوں بتائی کہ تمہارا نکاح آخرالزمان پیغمبر سے ہوگا (مدارج شریف مترجم) چنانچہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے شام کے سفر سے واپسی کے چند دن بعد سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور سیّد صلی اللہ علیہ و سلم کو نکاح کا پیغام بھیجا جس کو حضور نے اپنے چچاؤں کے مشورہ سے قبول فرمالیا۔

سیّدہ کا حق مہر

شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیّدہ کا حق مہر انتیس جوان اونٹ بندھا تھا جب کہ دوسری روایت میں بارہ اوقیہ تھا۔ (مدارج شریف)

سیّدہ کا خطبۂ نکاح

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے نکاح کے موقع پر ابو طالب نے فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

خطبۂ ابوطالب

حمد و شکر گزاری ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں فرزندان ابراہیم اور اولاد اسماعیل سے پیدا فرمایا اور ہمیں معد اور مضر کی صلبوں سے پیدا کیا اور اپنے گھر بیت اللہ کا نگہبان اور اپنے حرم کا پیشوا بنایا اور وہ گھر ہمیں عطا فرمایا کہ اطراف و جوانب سے لوگ اس کی زیارت کو آتے ہیں اور ہمیں ایسا حرم عطا کیا کہ ہر شخص وہاں آتا ہے اور اسے امان ملتی ہے اور ہمیں لوگوں پر حاکم بنایا اما بعد! حق یہ ہے کہ میرے بھائی عبداللہ بن عبدالمطلب کا یہ بیٹا وہ ہے جس کی مثال قریش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اور کوئی نہیں اگر چہ اس کے پاس مال کی قلت ہے اور مال و دولت ایک پر چھائیں ہے جو زائل ہو جاتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ و سلم وہ شخص ہے جس کی قرابت اور خویشی کو تم سب خوب پہچانتے ہو جو ہمارے ساتھ ہے اور تحقیق کہ وہ خدیجہ بنت خویلد کی خواستگاری کرتا ہے اور اس کا مہر میرے مال میں سے بیس اونٹ مقرر کرتا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ اس کے بعد شان عظیم ہوگی اور اس کے حق میں بہت بڑا امر ظاہر ہوگا۔

اس کے بعد ورقہ بن نوفل جو کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا کا بیٹا تھا اس نے بھی خطبہ پڑھا جس کا مضمون یہ ہے۔

خطبہ ورقہ بن نوفل

اس خدا کی حمد ہے اور سپاس گزاری ہے جس نے ہمیں بنایا جیسا کہ تو نے ذکر کیا اے ابو طالب اور ہمیں فضیلت عطا کی جیسے کہ تو نے بتایا ہے پس ہم تمام عرب کے بزرگ و پیشوا ہیں اور آپ تمام فضیلتوں کے حامل ہیں جن کا انکار کوئی نہیں کر سکتا اور کوئی شخص بھی تمہارے فخر و شرف کو رد نہیں کر سکتا پس ہم نے تمہارے ساتھ پیوند اور رشتہ داری کے لئے رغبت کی ہے اے قریش گواہ رہنا کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کو محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجگی میں دے دیا ہے چار سو مثقال مہر پر۔

ابو طالب نے کہا اے ورقہ میں چاہتا ہوں کہ اس میں خدیجہ کا چچا عمرو بن اسد بھی شریک ہو پس عمرو بن اسد نے کہا اے گروہ قریش گواہ رہیں کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کو محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ و سلم) کے نکاح میں دے دیا۔

پھر طرفین سے ایجاب و قبول ہوا۔(مدراج شریف مترجم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ کے نکاح کے متعلق ایک غلط روایت

سیّدہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے متعلق لوگ ایک غلط واقعہ یہ بیان کرتے ہیں کہ خود خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو شادی کا پیام دیا تھا یہ ایک نہایت شریف بی بی تھیں قریش کا ہر شخص ان سے شادی کرنے کا خواہشمند تھا اوراس کے لئے انہوں نے بہت سارو پیہ بھی صرف کیا تھا پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ کو بلا کراتنی شراب پلائی کہ وہ بالکل مدہوش ہو گیا انہوں نے ایک گائے بھی ذبح کی خوشبو لگائی اور کام کیا ہوا حلہ زیب تن کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو ان کے چچاؤں کیساتھ بلا بھیجا وہ خدیجہ کے ہاں آئے ان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے ان کی شادی کر دی مگر جب ہوش آیا تو کہنے لگا یہ گائے کیوں ذبح ہوئی یہ خوشبو کیوں لگائی گئی اور یہ اعلیٰ لباس کیوں پہنایا گیا ہے حضرت خدیجہ نے اس سے کہا تم نے مجھے محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ و سلم) سے بیاہ دیا ہے اس نے کہا ہرگز نہیں قریش کے اکابر نے تمہارا پیام دیا مگر میں نے منظور نہیں کیا واقدی کہتے ہیں کہ یہ روایت ہمارے نزدیک بالکل غلط ہے ان کے والد واقعہ فجار سے پہلے ہی انتقال کر گئے تھے۔ (تاریخ طبری)

ایمان ورقہ بن نوفل

یہ حضرت خدیجہ کے چچازاد بھائی تھے جو زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور کتب سماویہ کے عالم تھے اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے اظہارِ نبوت سے قبل ہی وفات پا گئے مگر نزولِ وحی کا واقعہ سن کر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی نبوت کی تصدیق کی چنانچہ مستدرک کی حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ ورقہ بن نوفل نے نزول وحی کا واقعہ سن کر عرض کی۔

والذی نفسی بیدہ انک نبی مجھے اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے آپ نبی ہیں (فیوض الباری) نیز رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ لاتسبوا ورقة فان کان لہ جنة او جنتان (عمدة القاری) یعنی ورقہ کو برا بھلا مت کہو بیشک اس کیلئے ایک یا دو جنتیں ہیں ھذاحدیث صحیح علی شرط الشیخین.

(عمدة القاری)

مزید برآں یہ کہ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ عن عائشة قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقہ فقالت لہ خدیجة انہ کان صدقک ولکنہ مات قبل ان تظہر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایتہ فی المنام وعلیہ ثوب بیض ولو کان من اھل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سے ورقہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو سیّدہ خدیجہ نے فرمایا کہ بے شک ورقہ نے حضور کی تصدیق کر لی تھی لیکن اظہارِ نبوت سے قبل انتقال کر گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ ہم نے ورقہ کو خواب میں سفید لباس میں دیکھا اگر وہ دوزخی ہوتے تو ان کا لباس سفید نہ ہوتا۔ (عمدة القاری)

نیز حضور فرماتے ہیں کہ رأیت الفتی یعنی ورقہ وعلیہ ثیاب حریر لانہ اول من آمن بی وصدقنی (عمدة القاری) یعنی ہم نے ورقہ کو خواب میں دیکھا ان پر ریشمی کپڑا تھا اس لئے کہ وہ ہم پر ایمان لائے اور ہماری تصدیق کی۔

علامہ عینی مزید لکھتے ہیں قال المرزبانی کان ورقة من علماء قریش وشعرائھم وکان یدعی القس وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایتہ وعلیہ حلة خضراء یعنی مرزبانی نے کہا کہ ورقہ علماء قریش وشعراء قریش میں سے تھے ان کو قس سے پکارا جاتا تھا یعنی قس سے مشہور تھے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم نے ورقہ بن نوفل کو خواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں دیکھا ان پر سبز رنگ کا حلہ تھا (عمدۃ القاری) ان احادیث کی روشنی میں شراح حدیث نے آپ کو مسلمان قرار دیا ہے بہر حال اتنا تو ظاہر ہے کہ ورقہ عیسائی تھے کتب سماویہ کے عالم تھے نیک تھے اور حضور کی نبوت کی انہوں نے تصدیق کی تھی حضور کی کیفیت سن کر عرض کی تھی کہ یہ تو وہی ناموس اکبر ہے جو موسیٰ کے پاس آیا تھا۔ (فیوض الباری ج ۱ ص ۸۲)

پہلی وحی اور سیّدہ کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو تسلی دینا

امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوحی میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث روایت فرماتے ہیں

انہا قالت اول مابدئ به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرویا الصالحۃ فی النوم فکان لایری رؤیا الاجاء ت مثل فلق الصبح ثم حبب الیه الخلاء وکان یخلو بغار حِراء فیتحنث فیه وهو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اهله ویتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلها حتی جاء ه الحق وهو فی غار حراءَ فجاء ه الملک فقال اقراء فقال قلت ما انا بقارئ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقراء فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقراء فقلت ما انا بقارئ قال فاخذنی فغطنی الثالثۃ ثم ارسلنی فقال اقراء باسم ربک الذی خلق ٥ خلق الانسان من علق ٥ اقراء وربک الاکرم ٥ فرجع بها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یرجف فؤاده فدخل علی خدیجۃ بنت خویلد فقال زملونی زملونی فزملوه حتی ذهب عنه الروع فقال لخدیجۃ واخبرها الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ مایخزیک اللہ ابدا انک لتصل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق فانطلقت به خدیجة حتی اتت به ورقة بن نوفل ابن اسد ابن عبدالعزی ابن عم خدیجة وکان امراء تنصر فی الجاهلیة وکان یکتب الکتاب العبرانی فیکتب من الانجیل بالعبرانیة ماشاء اللّٰه ان یکتب وکان شیخا کبیرا قدعمی فقالت له خدیجة یاابن عم اسمع من ابن اخیک فقال له ورقة یاابن اخی ماذاتری فاخبره رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خبرمارأی فقال له ورقة هذاالناموس الذی نزل اللّٰه علی موسیٰ یالیتنی فیها جزعایالیتنی اکون حیّا اذایخرجک قومک فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اومخرجی هم قال نعم لم یأت رجل قط بمثل ماجئت به الاعودی وان یدرکنی یومک انصرک نصرامؤزّرا ثم لم ینشب ورقةاه توفی وفترالوحی. (بخاری شریف کتاب الوحی ج ۱ ص ۳)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم پر وحی کی ابتداء اچھے خوابوں سے ہوئی آپ جوخواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہوجاتا پھر آپ خلوت پسند ہوگئے اور غارِ حرا میں جانے لگے وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کرعبادت کرتے کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کردیا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آ گیا جب کہ آپ غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر کہا پڑھیے حضرت صدّیقہ فرماتی ہیں میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا پھر چھوڑتے ہوئے کہا پڑھیے میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑے زور سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھیئے میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑا اور سہ بارہ دبایا پھر مجھے چھوڑ کر کہا پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اس کے ساتھ واپس لوٹے آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا مجھے کمبل اوڑھا دو مجھے کمبل اوڑھا دو انہوں نے کمبل اوڑھا دیا یہاں تک کہ خوف دور ہو گیا حضرت خدیجہ کو سارا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے حضرت خدیجہ نے کہا کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے محتاجوں کے لئے کماتے مہمان کی ضیافت کرتے اور راہ حق میں مصائب برداشت کرتے ہیں پس حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ کے چچا زاد تھے وہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے پس جو اللہ چاہتا انجیل سے عبرانی میں لکھا کرتے تھے وہ بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے حضرت خدیجہ نے ان سے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے کی بات سنئے ورقہ نے آپ سے کہا اے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے جو دیکھا تھا اسے بتا دیا پس ورقہ نے آپ سے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا اے کاش میں جوان ہوتا اے کاش میں زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو نکالے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکالیں گے کہا ہاں جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں تو اس کے ساتھ عداوت کی گئی اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ورقہ بن نوفل نے وفات پائی اور وحی کا سلسلہ بھی رک گیا۔ (شاھجہانپوری)

الغرض جب رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کو کلام الٰہی کے نزول و شدت و ثقالت وحی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجہ سے رعب واضطراب حاصل ہوا تو اس کو حضور نے اپنے الفاظ لقد خشیت علی نفسی سے تعبیر فرمایا چونکہ جب حضور پر وحی نازل ہوئی اور انوار و برکات صمدیت متوجہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے زیادہ ثقیل وشدید چیز کا باردوشِ نبوی پر رکھا تو اس کی سرگذشت سنانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وحی کی ثقالت اور کلام الٰہی کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ ایسا معلوم ہونے لگا کہ اب جان چلی چنانچہ وحی کو خود قرآن نے قول ثقیل فرمایا ہے اور تصریح فرمائی اگر وحی کسی پہاڑ پر اتاردی جاتی تو وہ جلال الٰہی سے پاش پاش ہو جاتا مگر یہ تو ذاتِ نبوی ہی تھی جس نے بتوفیق الٰہی پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دینے والی چیز کی شدت کو برداشت فرمالیا اور اس کے اثرات جو آپ پر طاری ہوئے تھے چادر اوڑھا دینے تک رہے اس کے بعد حضور نے سیّدہ کو غارِ حرا والا واقعہ سنایا تو سیّدہ کو چونکہ حضور سے والہانہ محبت تھی لہٰذا حضور کو تسلیاں دینے لگیں اور آپ کی خوبیاں بیان فرمانے لگیں کہ آپ تو ایسی عظیم خوبیوں کے مالک ہیں آپ کی جان کو خطرہ کیسے ہوسکتا ہے پھر آپ کو ورقہ ابن نوفل کے پاس لے گئیں۔

(فیوض الباری بتصرف)

علامہ عینی فرماتے ہیں

وفی سیّد سلیمان بن طرحان التیمی انها رکبت الی بحیرا بالشام فسألته عن جبرئیل علیه السلام فقال لها قدوس یا سیّدة قریش انی لک بهذا الا سم فقالت بعلی وابن عمی اخبرنی انه یأتیه فقال ماعلم به الا نبی فانه السفیر بین الله وبین انبیائه وان الشیطان لایجتری ان یتمثل به ولاان یتسمی باسمه۔

(عمدة القاری)

یعنی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بحیرا شام کی طرف گئیں اور ان سے جبرئیل کے بارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں سوال کیا راہب نے کہا اے سیدۂ قریش وہ مقدس فرشتہ ہے آپ کو اس نام کے بارے میں کیسے علم ہوا سیّدہ نے فرمایا کہ میرے خاوند جو کہ میرے چچازاد ہیں کہتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیل آئے ہیں۔

راہب کہتے ہیں سوائے نبی کے جبرئیل کو کوئی نہیں جانتا کیونکہ وہ اللہ اور اس کے نبیوں کے درمیان سفیر ہیں اور شیطان ان کی شکل وصورت نہیں بنا سکتا اور نہ ہی ان کے نام سے اپنا نام رکھ سکتا ہے نیز علامہ عینی ہی فرماتے ہیں کہ ان خدیجة رضی اللّٰه عنها خرجت الی الراهب ورقة وعدس فقال ورقة اخشی ان یکون احد شبه بجبرئیل علیه السلام فرجعت وقدنزل ن والعلم ومایسطرون فلما قرأ علیه السلام هذاعلی ورقة قال اشهد ان هٰذا کلام اللّٰه تعالیٰ یعنی حضرت خدیجہ راہب ورقہ وعدس کی طرف تشریف لے جاتی ہیں ورقہ کہتے ہیں کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کسی نے جبرئیل کی شبیہ بنائی ہو آپ واپس آئیں تو ن والقلم ومایسطرون وحی الٰہی نازل ہو چکی تھی تو حضور نے اس کو ورقہ پر تلاوت فرمایا تو ورقہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا کلام ہے حاصل کلام یہ کہ ابتدائے وحی کے موقع پر سیّدہ ہی نے حضور کو تسلی دی اور آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور خود بھی اس وجہ سے ورقہ وعدس وراہب بحیرا کے پاس تشریف لے گئیں مزید برآں یہ کہ اظہارِ نبوت کے انہی ابتدائی دنوں سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰه تعالیٰ عنہا حضور سیّد عالم صلی اللّٰه علیه و سلم سے عرض گزار ہوئیں......

یاابن عم هل تستطیع ان تخبرنی بصاحبک الذی یاتیک اذاجاءک قال نعم فبینا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عندها اذاجاءه جبرئیل فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم هذاجبرئیل قد جاءنی فقالت اتراه الآن قال نعم قالت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اجلس علی شقی الایسر فجلس فقالت هل تراه الآن قال نعم قالت فاجلس علی شقی الایمن فجلس فقالت هل تراه الان قال نعم قالت فتحول فاجلس فی حجری فتحول رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فجلس فقالت هل تراه قال نعم قال فتحسرت والقت خمارها فقالت هل تراه قال لاقالت ماهذاشیطان ان هذالملک یاابن عم اثبت وابشرثم آمنت به وشهدت ان الذی جاء به الحق.

(اسدالغابه فی معرفة الصحابه الجزء السابع ص ۹۲،۹۳)

یعنی اے میرے چچازاد کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ جب حضرت جبرئیل آپ کے پاس آئیں تو آپ مجھے خبر دیں؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جی ہاں، اسی اثنا میں کہ آپ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف فرما تھے کہ جبرئیل حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا یہ جبرئیل آئے ہیں سیّدہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا اس وقت آپ انہیں دیکھ رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جی ہاں سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضور میرے بائیں پہلو پر تشریف فرما ہو جائیں حضور تشریف فرما ہوئے سیّدہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا حضور اب ان کو دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا جی ہاں عرض کی حضور میرے دائیں پہلو کو شرف بخشئے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کو یہ سعادت بھی بخشی سیّدہ نے پوچھا حضور کیا آپ جبرئیل کو اب بھی دیکھ رہے ہیں فرمایا جی ہاں گزارش کی حضور میری آغوش میں رونق افروز ہو جائیں آپ نے سیّدہ کی کوشک کو بھی زینت بخشی سیّدہ نے عرض کی حضور کیا اب بھی آپ جبرئیل کو دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا جی ہاں اس پر سیّدہ رضی اللہ عنہا نے مکشوف الراس ہو کر فرمایا کیا اب آپ جبرئیل کو دیکھ رہے ہیں فرمایا جی نہیں سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یہ شیطان نہیں ہے اے میرے چچا زادے یہ تو فرشتہ ہے آپ ثابت قدم رہیں اور آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو بشارت وخوشخبری ہو پھر سیّدہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا آپ پر ایمان لائیں اور گواہی دی کہ بے شک حضور جو کچھ لے کر آئے وہ حق ہے۔

خیال رہے سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا تورات شریف کی عالمہ تھیں۔

(مراۃ المناجیح)

نیز ایک دفعہ سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے سیّدہ خدیجہ پر رشک کرنے پر حضور سیّدعالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا واللّٰہ مابدلنی اللّٰہ خیرامنہا آمنت اذاکفر الناس وصدّقتنی وکذبنی الناس وواستنی فی مالہا اذاحرمنی الناس ورزقنی اللّٰہ منہا اولادا اذحرمنی اولاد النساء قالت عائشۃ فقلت فی نفسی لااذکرھا بسیئۃ ابدا۔(اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج۷ ص ۹۵)

یعنی قسم بخدا مجھے خدیجہ سے اچھی زوج نہ ملی وہ ایمان لائیں جب لوگ کافر تھے انہوں نے میری تصدیق کی جب لوگوں نے میری تکذیب کی اور جب لوگوں نے مجھے مال سے محروم رکھا انہوں نے مجھ پر اپنا مال نچھاور کیا اور اللہ نے مجھے ان کے شکم سے اولاد عطا فرمائی جب اور عورتوں کی اولاد نے مجھے محروم کیا سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں کبھی بھی سیّدہ خدیجہ کو نازیبائی سے یاد نہ کروں گی۔

فائدہ

بعض علماء فرماتے ہیں حضرت جبرئیل کا اصلی نام عبدالجلیل جب کہ کنیت ابوالفتح ہے اور میکائیل کا نام عبدالرزاق کنیت ابوالغنائم اسرافیل کا نام عبدالخالق کنیت ابوالمنافع جب کہ حضرت عزرائیل کا نام عبدالجبار کنیت ابویحیٰی ہے۔(عینی)

☆......حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں بارہ مرتبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆......حضرت ادریس علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں چار مرتبہ

☆......حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں پچاس مرتبہ

☆......حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں بیالیس مرتبہ

☆......حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جناب میں چار سو مرتبہ

☆......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں دس مرتبہ

☆......جب کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت اقدس میں چوبیس ہزار مرتبہ حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا (قسطلانی وفیوض الباری)

شعر......

بے لقائے یار ان کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبرئیل سدرہ چھوڑ کر

(حضرت حسن رضا خان علیہ الرحمۃ)

حاصل یہ کہ کفارِ قریش آنحضور صلی اللہ علیہ و سلم کو جھٹلاتے تھے تو اس سے حضور کو بڑا غم اور تکلیف ہوتی تھی لیکن جب آپ سیّدہ کو دیکھ لیتے تھے تو آپ کو وہ تمام رنج و آلام بھول جایا کرتے تھے اور آپ کو خوشی محسوس ہوتی تھی اور سیّدہ خدیجہ کے پاس آپ تشریف فرما ہوتے تو وہ آپ کی نہایت خاطرداری کیا کرتی تھیں اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو اپنی جملہ مشکلات آسان محسوس ہونے لگتی تھیں۔(مدارج شریف مترجم)

اُمّ المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دارفانی سے رحلت

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت کیساتھ چوبیس یا پچیس سال کا عرصہ شریک حیات رہیں اور ہجرت سے پانچ یا تین سال قبل ان کا وصال ہوگیا تھا جب کہ آپ پینسٹھ سال کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی بعثت مبارک سے دس سال بعد رمضان میں ان کی رحلت ہوئی اور مقبرہ حجون (جنت المعلیٰ) میں ان کی تدفین ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے بذات خود قبر شریف میں اتر کر دعائے خیر فرمائی اور اس وقت جنازہ مشروع نہ ہوا تھا سیّدہ کی رحلت کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم غمزدہ رہتے تھے اور جس سال سیّدہ نے وصال فرمایا وہ سال عام الحزن کہلاتا ہے۔ (مدارج شریف)

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ

امام اہلسنت محدّثِ بریلوی رضی اللہ عنہ اپنے فتاویٰ میں رقمطراز ہیں کہ فی الواقع کتبِ سیر میں علماء نے یہی لکھا کہ امّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے جنازۂ مبارکہ کی نماز نہ ہوئی کہ اس وقت یہ نماز (مشروع) ہوئی ہی نہ تھی اس کے بعد اس کا حکم ہوا ہے۔ زرقانی علی المواہب میں فی رمضان بعد البعث بعشر سنین ماتت الصديقة الطاهرة خديجة رضى اللّٰه عنها و دفنت بالحجون و نزل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم حضرتها و لم تكن يومئذ الصلوة على الجنازة یعنی صدّیقہ طاہرہ حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا نے بعثت کے دس سال بعد ماہِ رمضان میں وفات پائی اور مقامِ حجون میں دفن کی گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ان کی قبر میں اترے اس وقت نمازِ جنازہ نہ تھی و اللّٰہ تعالی اعلم۔ (فتاوی رضویہ شریف ج۹ ص ۳۶۹ برکات رضا انڈیا)

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد

جیسا کہ سابق میں گذرا کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے سے قبل سیّدہ دو نکاح کر چکی تھیں آپ کا پہلا نکاح عتیق ابن عائذ سے جب کہ دوسرا ابوھالہ ہند بن نباس سے ہوا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عتیق ابن عائذ سے ایک بیٹی ہوئی جن کا نام ہند تھا ابوھالہ سے دو بچے ہوئے جن میں سے ایک کا نام ھالہ جب کہ دوسرے کا نام ہند تھا خیال رہے ہند نام مذکر و مونث دونوں کے لئے مستعمل تھا۔

اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی کنیت اسی کے نام پر تھی۔

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی اولادِ پاک

سیّدہ کے حضور کی زوجیت میں آنے کے بعد اولاد میں کثیر اختلاف ہے شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس اولاد پاک پر تمام علماء کا اتفاق ہے وہ رسول زادے چھ افراد ہیں ان میں دو صاحبزادے حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم اور چار صاحبزادیاں سیّدہ زینب سیّدہ رقیہ سیّدہ ام کلثوم و سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنھم ہیں ان کے سوا پر علماء کا اختلاف ہے۔(مدارج شریف) کیونکہ بعض علماء نے طیب اور طاہر کو بھی شمار فرمایا اس طرح صاحبزادے چار ہوتے ہیں بعض نے فرمایا ابراہیم و قاسم کے علاوہ ایک فرزند عبداللہ بھی تھے انہوں نے مکّہ ہی میں صغرسنی میں رحلت فرمائی ان ہی کا لقب طیب و طاہر تھا اس قول پر صاحبزادوں کی تعداد تین ہوتی ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ طیب اور طاہر عبداللہ کے علاوہ ہیں اس طرح تعداد پانچ بنتی ہے یہ بھی منقول ہے کہ ایک حمل سے طیب و مطیب اور دوسرے سے طیب و طاہر کی ولادت ہوئی اس طرح سات صاحبزادوں کیساتھ کل تعداد گیارہ بنتی ہے یہ بھی منقول ہے کہ قبل از بعثت کے ایک فرزند عبدمناف بھی ہوئے تھے اس شمار سے کل تعداد بارہ ہوتی ہے ان جملہ اقوال کا ماحصل آنحضرت کے آٹھ صاحبزادے جن میں دو متفق علیہ ہیں باقی مختلف فیہ اول الذکر حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم جب کہ ثانی الذکر عبدمناف ،عبداللہ ،طیب ،مطیب طاہر مطہر ہیں اور اصح یہ ہے کہ صاحبزادے تین ہی ہیں قاسم ،ابراہیم اور عبداللہ اور صاحبزادیاں چار ہیں اور حضور سیّدِ عالم صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ علیہ و سلم کی یہ تمام اولاد پاک سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے سیّدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہے۔(مدارج مختصرا)

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے

۱۔حضرت قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم

یہ سیّدہ کے حضور کی زوجیت میں آنے کے بعد اولین فرزند ہیں اظہار نبوۃ سے قبل ان کی پیدائش ہوئی حضور کی انہی کے ساتھ کنیت ابوالقاسم ہے یہ اپنے پاؤں پر چلنے کی عمر تک بقید حیات رہے بعض نے یہ بھی فرمایا کہ سواری پر سوار ہونے تک جب کہ بعض کے ہاں سترہ ماہ اور دو سال تک باحیات رہے یہ صاحبزادے اظہار نبوت سے قبل ہی وصال فرما گئے ایک روایت یہ بھی ہے کہ عہد اسلام کے دوران رحلت فرمائی۔(ایضاً)

جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ابتر یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا رد فرمایا چنانچہ ارشاد فرمایا............

انا اعطینک الکوثر o فصل لربک وانحر o ان شانئک ھو الابتر o

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں (اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی نسب عالی بھی نبوت بھی کتاب بھی حکمت بھی علم بھی شفاعت بھی حوض کوثر بھی مقام محمود بھی کثرت امّت بھی اعدائے دین پر غلبہ بھی کثرت فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں جس کی نہایت نہیں) تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو (جس نے تمہیں عزت و شرافت دی) اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے متبعین سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام ونشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔ (کنز الایمان و خزائن العرفان)

۲۔ حضرت عبداللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم

آپ مکہ میں ظہور اسلام کے بعد تولد ہوئے اور یہیں رحلت فرمائی۔ (مدارج شریف)

خیال رہے شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ جب آپ کی رحلت کی خبر عاص بن وائل نے سنی جب کہ اس سے قبل وہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر سن چکا تھا تو کہنے لگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کے صاحبزادے فوت ہو گئے ہیں اور وہ ابتر یعنی بے نسل ہو گئے ہیں لغت میں ابتر کے معنی دم کٹا بے فرزند و بے خبر ہونا ہے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ان شانئک ھو الابتر اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا دشمن اور عیب جو جو کہ آپ کی شان میں بدگو ہے۔ وہی ابتر ہے۔ (مدارج شریف)

ممکن ہے کہ دونوں موقعوں پر آیت کا نزول ہوا ہو لہٰذا دونوں اقوال میں تعارضہ ہوگا ان اصبت فمن اللہ و الا فمنی و اللہ اعلم بالصواب

فائدہ

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (جو کہ سیدہ ماریہ قبطیہ کے شکم مبارک سے ہیں) ان کا ذکر حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ کے تذکرہ کے بعد کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُمّ المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادیاں

ا۔سیّدہ زینب رضیٔ اللہ عنہا بنتِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم

حضرت اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے بعثت سے دس سال قبل آپ کی ولادت ہوئی آپ حضور کی تمام صاحبزادیوں میں بڑی تھیں ان کا نکاح حضرت ابوالعاص سے سیّدہ نے خود کروایا تھا اور ابوالعاص اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہند بنت خویلد کے بیٹے تھے ابوالعاص اپنی کنیت کیساتھ مشہور ہیں جب کہ ان کا نام لفیظ یا مقسم یا قاسم یا پھر یاسر ہے خیال رہے ابوالعاص اسیران بدر میں شامل تھے اہل مکّہ نے اپنے عزیزوں کا فدیہ مدینہ شریف بھیجا تو حضرت زینب نے بھی اپنے گلے کا ہار اتار کر بطور فدیہ بھیجا رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے جب وہ ہار دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے کیونکہ یہ وہی ہار تھا جو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو جہیز میں دیا تھا یہ دیکھ کر صحابہ کرام پر بھی رقت طاری ہوگئی پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اگر یہ دیکھو کہ اسیر زینب کو رہا کر دیا جائے اور اس کا فدیہ کا مال بھی واپس کر دیا جائے تو چاہو تو ایسا کرو صحابہ نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم جس طرح آپ کی رضا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ابوالعاص سے وعدہ لیا کہ وہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ کو آنحضرت کے پاس بھیج دیں گے ابوالعاص نے یہ تسلیم کرلیا اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے زید ابن حارثہ اور ایک اور شخص کو مکّہ بھیجا تا کہ وہ سیّدہ کو مدینہ لے آئیں اور ہدایت فرمائی کہ آپ لوگ مکّہ میں داخل مت ہونا چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لما بعث اهل مكة فى فداء اسرائهم بعثت زينب فى فداء ابى العاص بمال وبعثت فيه بقلادة لها كانت عندخديجة ادخلتها بها على ابى العاص فلما رأها رسول الله صلى الله عليه وسلم رق لها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رقة شديدة وقال ان رأيتهم ان تُطْلِقُوْا لها اسيرها وتَرُدُّوْا عليها الذى لها فقالوا نعم وكان النبى صلى الله عليه وسلم اخذ عليه ان يَخْلِىَ سبيل زينب اليه وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن حارثه ورجلا من الانصار فقال كونا ببطن ياجج حتى تمر بكما زينب فتصحبا ها حتى تأتيا بها.

(رواه احمدو ابوداؤد، مشكوٰة ص ٣٤٦)

یعنی جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیے بھیجے تو حضرت زینب نے بھی ابوالعاص کے لئے فدیہ میں کچھ مال بھیجا اسمیں اپنا وہ ہار بھیجا جو حضرت خدیجہ کے پاس تھا جسے دے کر زینب کو ابوالعاص کے ہاں رخصت فرمایا تھا تو جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے وہ ہار دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو اس پر بہت رقت طاری ہوئی اور فرمایا اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو زینب کا قیدی چھوڑ دو اور ان کی چیزیں انہیں واپس کردو سب نے کہا ہاں ضرور اور حضور نے ابوالعاص سے عہد لیا کہ وہ جناب زینب کا راستہ خالی کردیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے زید ابن حارثہ کو اور ایک اور انصاری کو بھیجا ان سے فرمایا کہ تم دونوں بطن یاجج میں رہنا تاآنکہ تم پر زینب گزریں تو انہیں اپنے ساتھ لے لینا۔

خیال رہے یہ واقعہ غزوۂ بدر کا ہے جس میں ستر بڑے بڑے کفار قتل ہوئے اور اتنے ہی قیدی بنے ان قیدیوں کے بارے میں حضرت عمر نے قتل کا مشورہ دیا تھا جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فدیہ لے کر چھوڑنے کا اس امید پر کہ ہوسکتا ہے یہ لوگ مشرّف باسلام ہوں۔

نیز اسوقت مومنہ کا کافر سے نکاح جائز تھا اس لیے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ابوالعاص کے نکاح میں رہیں حالانکہ آپ مومنہ تھیں جب کہ ابوالعاص نے بعد میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایمان قبول کیا بعد میں یہ حکم منسوخ ہوالہٰذا اب مومنہ عورت نہ تو کافر سے نکاح کر سکتی ہے اور نہ ہی اس کے نکاح میں رہ سکتی ہے۔

چنانچہ مرقاۃ نے فرمایا ان ابا العاص هو ابن الربيع ابن عبدالعزى بن عبدشمس بن عبدمناف امه هاله بنت خويلد و كانت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت ابى العاص بن الربيع فهاجرت وابو العاص على دينه یعنی ابوالعاص کی زوجیت میں سیّدہ زینب تھیں سیّدہ نے ہجرت فرمائی اور ابوالعاص اپنے دین پر تھے (بدستور شرک میں ملوث تھا) خیال رہے ابوالعاص نے اپنا وعدہ ایفاء کیا کہ مکّہ جاتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کو مقام یاجج پہنچادیا اس واقعہ کو ڈھائی سال کا عرصہ گذرا کہ ابوالعاص مکّہ سے تجارت کے لئے نکلا جب یہ قافلہ شام کے تجارتی سفر سے واپس ہوا تو مسلمانوں نے چاہا کہ ان کا مال چھین کر انہیں گرفتار کر لیں لیکن حضرت زینب رضی اللّٰہ عنہا نے ابوالعاص کو امان دے دی یہ سن کر صحابہ ابوالعاص سے ملے اور انہیں تبلیغِ اسلام کی انہوں نے جواب دیا کہ ابھی میرے پاس کفارِ مکّہ کی کچھ امانتیں ہیں میں وہ واپسی کرنے کے بعد مسلمان ہوں گا چنانچہ مکّہ میں جا کر تمام امانتیں واپس کیں اور مسلمان ہو گئے اب اس میں اختلاف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کو سابقہ نکاح ہی میں واپس فرمایا یا کہ نکاحِ جدید کیساتھ بہرحال حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو حضرت ابوالعاص بہت محبوب تھے آپ خلافتِ صدّیقی میں غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے حضرت ابوالعاص رضی اللّٰہ عنہ سے سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کے ہاں ایک بیٹا جن کا نام علی اور ایک بیٹی جن کا نام امامہ تھا علی بن ابوالعاص قریب البلوغ ہی تھے کہ رحلت فرما گئے حضرت امامہ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم بہت محبت رکھتے تھے حتیٰ کہ ایک دفعہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حضرت امامہ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے دست مبارک پر لیئے ہوئے نماز ادا فرماتے تھے بوقت رکوع ان کو زمین پر اتار دیتے اور جب قیام فرمانے لگتے تو پھر دوشِ اقدس پر بٹھا لیتے اور یہ بھی کہا گیا کہ امامہ خود آ کر بیٹھتی اور خود ہی نیچے اتر جاتی تھیں لہٰذا عملِ کثیر والا اعتراض وارد نہ ہوگا جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے وصال فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی وصیت کے مطابق امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم سے ان کے بطن سے ایک صاحبزادے تولد ہوئے جن کا نام محمد اوسط تھا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال آٹھ ہجری میں ہوا۔ آپ کو غسل دینے میں حضرت سودہ بنت زمعہ، اُمّ سلمہ، اُمّ ایمن و اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہنّ شامل تھیں۔

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اکثر من ذالک ان رایتن ذالک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا فاذا فرغتن فاذنّنی قالت فلما فرغنا القی الینا حقوہ فقال اشعر نها ایاہ ولم یزد علی ذلک ولا ادری ای بناته .

کہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں فرمایا کہ اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور ملانا جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ ہو مجھے معلوم نہیں کہ آپ کی کون سی صاحبزادی تھی۔ صحیح مسلم میں ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو ابوالعاص بن ربیع کی زوجہ اور امامہ کی والدہ تھیں یا پھر یہ سیّدہ امِ کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں جو کہ حضرتِ عثمان ذوالنورین کی زوجہ تھیں جس طرح کہ یہ ابن ماجہ میں روایت کیا گیا ہے۔ ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہم نے ان کے بالوں کی تین لٹیں بنالیں اور پشت پر ڈال دیں آنحضرت نے بذات خود ان کو قبر میں اتارا۔ واللہ اعلم بالصواب. (بخاری ج ۱ ص ۱۶۸، مشکوٰۃ، مرقاۃ، مدارج النبوۃ، مرأۃ، فیوض الباری وغیرہ)

فائدہ

علامہ عینی ونووی ودیگر شارحین نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ یہ حدیث آثارِ صالحین سے برکت لینے کی اصل ہے چنانچہ علامہ عینی نے فرمایا کہ وھو اصل بالتبرک باثار الصالحین لمعات میں ہے ھذالحدیث اصل فی التبرک باثار الصالحین ولباسھم کمایفعلہ بعض مریدی المشائخ من لبس اقمصھم فی القبر ابونعیم نے معرفۃ الصحابہ میں اور دیلمی نے مسندالفردوس میں بسند حسن عبداللہ ابن عباس سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد کو اپنی قمیص میں کفن دیا اور کچھ دیر ان کی قبر میں خود لیٹے لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا انی السبتھا لتلبس من ثیاب الجنۃ واضطجعت معھا فی قبرھا لاخفف عنھا عن ضغطۃ القبر یعنی میں نے قمیص اس لئے پہنائی کہ ان کو جنت کا لباس ملے اور ان کی قبر میں اس لیے لیٹا تا کہ ان سے قبر کی تنگی دور ہو۔

(فیوض الباری عینی وغیرہ)

۲۔ سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم

آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دوسری صاحبزادی ہیں جو کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہیں سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے تین سال بعد آپ کی ولادت ہوئی ابتداء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کا اور حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے ہوا تھا جب آیۂ کریمہ تبت یدا ابی لھب وتب نازل ہوئی تو ابولھب نے اپنے دونوں بیٹوں کو کہا رأسی من رؤوسکما حرام ان لم تطلقا ابنتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ) کہ اگر تم دونوں نے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی دونوں بیٹیوں کو طلاق نہ دی تو میرا سر تمہارے سے حرام یعنی میں تم دونوں سے بیزار ہوں اب ان دونوں نے دونوں صاحبزادیوں کو طلاق دے دی عتیبہ بعد میں مسلمان ہو کر صحابہ میں شمار ہوئے جب کہ عتبہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ کی توہین کی چنانچہ جس وقت عتبہ نے سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے جدائی اختیار کر لی تو وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں آ کر یوں کہنے لگا میں آپ کے دین سے کافر ہوں مجھے آپ کا دین پسند نہیں ہے اور نہ ہی مجھے آپ پسند ہیں علاوہ ازیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ گستاخی کا مرتکب ہوا اور آنجناب کی قمیص پاک کو پھاڑ دیا نیز اپنے پلید منہ کا لعاب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف پھینکا اور کہا میں نے رقیہ کو طلاق دے دی ہے (مدارج شریف) جلالین شریف کے حاشیہ پر ہے وکان ولدہ عتیبہ شدید الاذی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم (ص ۵۰۸ حاشیہ نمبر ۱۰) یعنی ابولھب کا لڑکا عتیبہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو شدت سے اذیت دیتا تھا۔

تنبیہ : اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عتیبہ گستاخ تھا واللہ اعلم بالصواب

اس پر آنجناب صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک اے اللہ اس گستاخ پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما دے اس وقت ابوطالب بھی مجلس میں تھا اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی دعا کے تیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے کوئی بچا سکے گا (مدارج) اور ابولھب بھی یہ بات خوب اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ دعا اس کو پہنچے گی فسافر الی الشام فاوصی به الرفاق لینجوه من هذه الدعوة فكانوا يحدقون به اذا نام ليكون وسطهم (حاشیہ جلالین) جب اس نے شام کی طرف سفر کیا تو ابولھب نے اپنے خادموں کو وصیت کی اس کے بیٹے کو حضور کی دعا پہنچنے سے بچائیں وہ خدام جب عتبہ (یا پھر عتیبہ واللہ اعلم بالصواب) سوتا تو اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے تا کہ وہ بیچ میں ہو جائے مدارج میں ہے کہ ابولھب اہل قافلہ سے کہنے لگا کہ آج کی رات تمام لوگ ہمارا تعاون کریں کیونکہ میں خدشہ محسوس کرتا ہوں کہ آج کی رات محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی دعا میرے بیٹے پر اثر نہ کر جائے پس تمام لوگوں نے اپنا تمام اسباب وسامان جمع کر کے نیچے اوپر کر کے ایک جگہ پر رکھ دیا اور اس ڈھیر کے اوپر عتبہ کے لئے سونے کی جگہ تیار کی گئی دیگر تمام لوگ اس جگہ کو گھیرے میں لئے ہوئے بیٹھ گئے (مدارج) فلم ينفعه ذلك بل جاء الاسد فتشم الناس حتى وصل اليه (حاشیہ جلالین) اس تمام نے عتبہ کو کچھ نفع نہ دیا بلکہ ایک شیر آیا باری باری ان کو سونگھتا جاتا لیکن کسی کو ضرر نہ پہنچایا پھر چھلانگ لگا کر عتبہ پر کودا اور پنجہ کی ضرب لگائیں اور سینہ چاک کر دیا ایک روایت میں ہے کہ عتبہ کی گردن دبوچ لی۔ (مدارج شریف)

معلوم ہوا کہ اس بارگاہ میں بے ادبی کرنے والوں کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ جس کو جانور معلوم کر لیتے ہیں کہ گستاخ کا منہ یہ ہے۔ (سلطنت مصطفی)

عتبہ سے طلاق کے بعد سیّدہ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مکّہ میں ہوا آپ کے ساتھ سیّدہ نے ہجرت بھی فرمائی پہلے جانب حبشہ پھر سوئے مدینۃ المنورہ جب سیّدہ کا انتقال ہوا تو سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کے سرہانے بیٹھی روتی تھیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم آپ کے آنسو پونچھ رہے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(مدارج شریف) خیال رہے یہ رونا رحمت ورقت کے سبب تھا۔

۳۔سیّدہ امِّ کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم

رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی تیسری لختِ جگر ہیں آپ کی والدہ بھی حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہیں سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بڑی ہیں یا پھر رقیہ اس میں اختلاف ہے چنانچہ اسد الغابہ میں ہے قال الزبیر ام کلثوم اسن من رقیة ومن فاطمة وخالفه غیره والصحیح انها اصغر من رقیه لان رسول الله صلی الله علیه وسلم زوج رقیة من عثمان فلما توفیت زوجه ام کلثوم وما کان لیزوج الصغری ویترک الکبری والله اعلم (اسدالغابه)

یعنی زبیر نے کہا ہے کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا وفاطمہ سے بڑی تھیں دوسروں نے ان کے خلاف قول کیا ہے اور صحیح یہی ہے کہ آپ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے چھوٹی تھیں اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے اور یہ بات مناسب نہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم بڑی لختِ جگر کو چھوڑ کر چھوٹی جگر پارہ کو بیاتے واللہ اعلم۔

خیال رہے ہجرت کے تیسرے سال سیّدہ کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمائی اس وقت حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل اس وقت میرے قریب کھڑے ہیں اور خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا ہے کہ میں ان کو تمہاری زوجیت میں دے دوں سیّدہ کا ہجرت کے نویں سال وصال ہوا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر کے پاس حضور صلی اللہ علیہ و سلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریف فرما تھے تو حضور کی چشمانِ مبارک سے آنسو بہنے لگے حضرت طلحہ کو قبر میں اترنے کا حکم فرمایا سیّدہ کے وصال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت عثمان ذوالنورین سے فرمایا کہ اگر کوئی تیسری بیٹی بھی میری ہوتی تو میں وہ بھی تمہاری زوجیت میں دے دیتا جب کہ ایک روایت میں ہے کہ اگر میرے پاس دس صاحبزادیاں بھی ہوتیں تو ان کو باری باری تمہارے نکاح میں دیتا جاتا اور ان کی رحلت ہوتی جاتی۔(مدارج شریف)

۴۔سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ و سلم

رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی سب سے زیادہ چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ ہیں آپ کے سن ولادت کے بارے میں علامہ ابن حجر دو قول ذکر فرماتے ہیں پہلا یہ کہ ولدت فاطمة والكعبة تبنى والنبى صلى الله عليه وسلم ابن خمس وثلاثين سنة یعنی سیّدہ کی ولادت اور تعمیر کعبہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی عمر شریف پینتیس سال تھی دوسرا یہ کہ انها ولدت سنة احدى واربعين من مولد النبى صلى الله عليه و سلم کہ سیّدہ کی ولادت اکتالیسویں نبوی میں ہوئی آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کم وبیش پانچ سال بڑی ہیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۲۶۳ کتاب النساء)

آپ بھی سیّدہ خدیجہ کے شکم مبارک سے ہیں چنانچہ اسد الغابہ میں ہے امها خديجة بنت خويلد وكانت هى وام كلثوم اصغر بنات رسول الله صلى الله عليه وسلم (اسد الغابہ ج۷ ص ۲۳۸) یعنی آپ کی والدہ سیّدہ خدیجہ بنت خویلد ہیں سیّدہ فاطمۃ الزہرا اور سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضور کی صاحبزادیوں میں سے سب سے چھوٹی تھیں خیال رہے ان دونوں صاحبزادیوں میں کون چھوٹی ہے اس میں بھی اختلاف ہے وقد اختلف فى ايتهن اصغر (ایضاً) البتہ الاصابہ میں ہے والذى يسكن اليقين ان اكبرهن زينب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللّٰہ عنہا ثم رقیۃ رضی اللّٰہ عنہا ثم ام کلثوم ثم فاطمۃ یعنی وہ قول جس میں یقین بالسکون حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ سب میں بڑی سیّدہ زینب ہیں پھر رقیہ پھر ام کلثوم پھر خاتون جنت رضی اللہ عنہنّ ۔

شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آپ کے نام فاطمہ کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ کو اور آپ سے محبت رکھنے والے تمام مسلمانوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھا ہے اور آپ کا نام بتول اس لیے ہے کہ آپ اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے بہ لحاظ فضیلت دین اور حسن و جمال میں منفرد تھیں اور آپ ماسوائے اللہ سے بالکل ہی بے نیاز تھیں آپ کا نام زہرا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ زہریت و بہجت اور حسن و جمال میں کمال رکھتی تھیں آپ کے القاب زکیہ اور راضیہ بھی ہیں ۔(مدارج شریف)

روت عن ابیھا روی عنھا ابناھا وابوھما وعائشۃ وامّ سلمہ وسلمی ام رافع وانس (الاصابہ) آپ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے احادیث روایت فرمائیں اور آپ سے آپ کے دونوں صاحبزادوں اور ان کے والد گرامی اور حضرت عائشہ، حضرت اُمّ سلمہ اُمّ رافع وحضرت انس نے روایت حدیث فرمائی۔ حضور کی اولاد آپ ہی سے چلی چنانچہ اسد الغابہ میں ہے وانقطع نسل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا منھا فان الذکور من اولادہ ماتوا صغارا واما البنات فان رقیۃ رضی اللّٰہ عنھا ولدت عبداللّٰہ بن عثمان فتوفی صغیرا واما ام کلثوم فلم تلد واما زینب رضی اللّٰہ عنھا فولدت علیا ومات صبیّا وولدت امامہ بنت ابی العاص فتزوجھا علی ثم بعدہ المغیرہ بن نوفل وقال الزبیرا نقرض عقب زینب رضی اللّٰہ عنھا ۔

یعنی سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اولاد سیّدہ فاطمہ سے منقطع نہ ہوئی یعنی آپ ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے چلی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی اولاد نرینہ بچپن میں وصال فرما گئی رہی صاجبزادیاں تو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں عبداللہ بن عثمان کی ولادت ہوئی اور وہ صغر سنی میں وفات فرما گئے اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ہاں اولاد نہ ہوئی جب کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک سے علی نے تولد فرما کر بچپن میں ہی رحلت فرمالی اور حضرت امامہ کی پیدائش ہوئی ان سے حضرت علی نے نکاح فرمایا آپ کے بعد مغیرہ بن نوفل نے زبیر نے کہا کہ حضرت زینب کی اولاد ختم ہوگئی

سیّدہ خاتونِ جنت کا حضرت علی سے عقدِ نکاح

آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم غزوۂ بدر سے لوٹے تو آپ نے سیّدہ کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمادیا تھا یہ رمضان کا مقدس مہینہ اور سن دوہجری تھا بعض علماء نے کہا ہے کہ غزوۂ احد کے بعد ہوا تھا دیگر ایک قول کے مطابق نکاح رجب میں ہوا جب کہ ماہِ صفر کی بھی روایت ہے آپ کا نکاح اللہ تعالیٰ کے حکم اور وحی کے مطابق کیا گیا اس وقت آپ کی عمر شریف پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ یا سولہ سال یا پھر اٹھارہ برس تھی جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر شریف اکیس سال تھی (مدارج شریف) خیال رہے حضرت خاتون جنت کے نکاح کے لئے پہلے حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بھی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو پیغام دیا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے منع فرمادیا چنانچہ اسد الغابہ میں ہے عن علی قال خطب ابوبکر وعمر یعنی فاطمة الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیهما یعنی حضرت علی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ شیخین کریمین نے حضرت فاطمہ کے نکاح کا پیغام حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں بھیجا لیکن آپ نے دونوں کو انکار فرمادیا۔(اسد الغابہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے بعد حضرت عمر یا امّ ایمن یا پھر اہل وخواص نے حضرت علی سے فرمایا (ممکن ہے کہ سب نے کہا ہو) کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں جاؤ اور فاطمہ کے لئے نکاح کا پیغام دو حضرت علی شیرِ خدا نے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے نیز انہوں نے ابوبکر وعمر کو انکار فرمادیا تو مجھے کیونکر ہاں کریں گے ان سے کہا گیا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے نزدیک ترین ہو ان کے چچا کے بیٹے ہو پس آپ حضور کی بارگاہ میں آئے سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے جواب دے کر پوچھا کس غرض سے آئے ہو عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم فاطمہ کے لئے درخواست پیش کرنے آیا ہوں پس حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے مرحبا فرمایا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر وحی الٰہی آئی اور آپ نے حضرت انس کو فرمایا اے انس پروردگارِ عرش کی طرف سے جبرئیل آئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ فاطمہ کا نکاح علی کیساتھ کردو اے انس جاؤ اور ابوبکر، عمر، عثمان وطلحہ اور زبیر وانصار کی جماعت کو بلا لاؤ پس جب یہ لوگ آئے تو حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا اور سیّدہ کا حضرت علی سے نکاح فرمادیا چار سو مثقال چاندی حق مہر مقرر ہوا۔ (مدارج شریف)

جب سیّدہ خاتون جنت کو خبر پہنچی تو آپ رونے لگیں تو حضور نے فرمایا مالک تبکین یافاطمة فواللہ لقد انکحتک اکثرھم علما و افضلھم صلحا واولھم مسلما اے صاحبزادی! آپ کو کیا ہوا کہ روتی ہو قسم بخدا میں نے سب سے زیادہ جاننے والے اور حلم والے اور سب سے پہلے اسلام قبول فرمانے والے سے آپ کا نکاح کیا ہے (اسد الغابہ) حضرت علی کیساتھ سیّدہ کا نکاح کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم گھر میں تشریف فرما ہوئے اور سیّدہ سے فرمایا کہ میرے لئے پانی لاؤ آپ لکڑی کا پیالہ بھر کر پانی لائیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور سیّدہ کو فرمایا کہ آگے آؤ پھر آپ نے وہ پانی سیّدہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سینہ مبارکہ اور سر مبارک پر چھڑک دیا اور دعا کی اے اللہ میں اسے تیری پناہ میں دیتا ہوں اور اس کی اولاد کو بھی مردود شیطان سے اسی طرح حضرت علی کے سر مبارک اور دہن مبارک پر بھی پانی ڈالا اور دعا کی اللھم انی اعیذہ بک و ذریتہ من الشیطان۔(مدارج شریف)

فضائلِ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا

☆۱......نصاری نجران کا ایک وفد سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں فرمایا ہاں اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے کلمے جو کہ کنواری بتول عذرا کی طرف القاء کئے گئے نصاریٰ یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ) اس پر یہ آیت (ان مثل عیسیٰ عنداللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون کہ عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے) نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کئے گئے تو جب انہیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے اور فرمایا گیا کہ الحق من ربک فلاتکونن من الممترین اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے نجران کے نصاری کو یہ آیت پڑھ کر سنائی تو وہ لاجواب ہو گئے اور جھگڑنے لگے تو اتمام حجت کے لئے آیات مباہلہ پیش کی گئی چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا فمن حاجک فیہ من بعد ماجاء ک من العلم فقل تعالوا ندع ابناء نا وابناء کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم ثم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین یعنی پھراے محبوب جوتم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آ چکا ان سے فرما دو آ ؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے نصاریٰ نجران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کر لیں کل آپ کو جواب دیں گے جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبدالمسیح آپ کی کیا رائے ہے اس نے کہا کہ اے جماعت نصاریٰ تم جان چکے ہو کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑ و اور گھر لوٹ چلو۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کو بلایا اور اللہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اللھم ھؤلاء اھل بیتی اے اللہ میرے گھر والے یہ ہیں۔

نصاریٰ آپس میں مشورہ کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ و علی حضور کے پیچھے ہیں رضی اللہ عنھم اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم پادری نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگے اے جماعت نصاریٰ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا یہ سن کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نصاری نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے آخرکار انہوں نے جزیہ منظور کیا مگر مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوئے سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جاتے اور جنگل سے آگ بھڑک اٹھتی اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصاری ہلاک ہو جاتے۔

خیال رہے اس مقام پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کہ اگر حضور کی چار بیٹیاں تھیں تو دیگر صاحبزادیاں مباہلے میں کیوں نہ شریک ہوئیں کیونکہ جب مباہلہ ہوا اس وقت سیدہ زینب و رقیہ اور ام کلثوم کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے کہ واقعہ مباہلہ دس ہجری میں ہوا جب کہ صاحبزادیوں کا انتقال بالترتیب دو اور آٹھ و نو ہجری کو ہو چکا تھا نیز ایسے موقع پر اپنے بچوں کی قسم کھائی جاتی ہے نا کہ بیویوں و دوستوں کی مزید برآں یہ کہ حضرت علی اہل بیت سکونت اہل بیت نسب ہیں اور فاطمہ زہرا و حسنین کریمین اہل بیت ولادت میں داخل ہیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ و سلم ان کو اپنے ہمراہ لے گئے اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ و اصحاب کو ساتھ نہ لے کر گئے اور فرقہ شیعہ پر اتمام حجت یہ ہے کہ ان کی معتبر کتاب اصول کافی سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیوں کا ہونا ثابت ہے۔ (کنز الایمان و خزائن العرفان، تفسیر نعیمی، تفسیر حسنات، مسلم، مشکوٰۃ، اشعت اللمعات، مراۃ وغیرہ)

☆۲...... حضرت مسعود بن مخرمہ روایت فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی وفی روایة یریبنی ماارابها ویوذینی ماآذابها (بخاری ج ۱ ص ۵۳۲، مسلم ج ۲ ص ۲۹۰،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشکوۃ ص ۵۶۸) کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے کہ جو چیز انہیں پریشان کرے مجھے کرتی ہے اور جو چیز انہیں تکلیف دے وہ مجھے ستاتی ہے (مشکوٰۃ ، مراۃ) اس حدیث سے امام سبکی نے استدلال فرمایا ہے جو شخص سیدہ فاطمہ کو گالی دے وہ کافر ہے۔(اشعۃ اللمعات)

☆۳......حضرت فاطمۃ الزہرا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی رازدان ہم شکل تھیں حتیٰ کہ چال ڈھال وضع وقطع میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے مشابہ تھیں جب سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں آتیں تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ کے استقبال میں خوشی سے کھڑے ہوجاتے پیشانی مبارک پر بوسہ دیتے اور اپنی مسند شریف پر بیٹھا لیتے چنانچہ حضرت اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کنا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہ فاقبلت فاطمة ماتخفی مشیتها من مشیة رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما راهاقال مرحبا بابنتی ثم اجلسها ثم سارها فبکیت بکاء شدیدا فلمارای حزنها سارها الثانیة فاذاهی تضحک فلما قام رسول الله صلی الله علیه وسلم سألتهاعماسارک قالت ماکنت لافشی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم سره فلماتوفی قلت عزمت علیک بمالی علیک من الحق لما اخبرتنی قالت اماالآن فنعم اماحین سارنی فی الامر الاول فانه اخبرنی ان جبرئیل کان یعارضنی القرآن کل سنة مرّة وانه عارضنی به العام مرتین ولا اری الاجل الا قد اقترب فاتقی الله واصبری فانی نعم السلف انالک فبکیت فلما رأی جزعی سارنی الثانیة قال یا فاطمة الاترضین ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة اونساء المؤمنین وفی روایة فسارنی فاخبرنی انه یقبض فی وجعه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فبکیت ثم سارّنی فاخبرنی انی اول اھل بیتہ اتبعہ فضحکت (متفق علیہ، مشکوۃ ص۵۶۸)

کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم کی بیویاں آپ کے پاس تھیں جناب فاطمہ آئیں آپ کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی چال سے بالکل مختلف نہ تھی تو جب انہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے دیکھا تو فرمایا خوش آمدید اے میری بچی پھر انہیں بٹھالیا پھر ان سے سرگوشی کی آپ بہت سخت روئیں تو جب ان کا رنج ملاحظہ فرمایا تو ان سے دوبارہ سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں پھر جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم تشریف لے گئے تو میں نے ان سے سرگوشی کے متعلق پوچھا آپ بولیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا راز فاش نہیں کرسکتی پھر جب حضور کی وفات ہوگئی تو میں نے کہا کہ میں تم کو اس کی وجہ سے جو میرا تم پر حق ہے قسم دیتی ہوں کہ تم مجھے بتادو آپ بولیں لیکن اب تو ہاں ضرور جس وقت حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے پہلی بار مجھ سے سرگوشی کی تو آپ نے مجھے بتایا کہ حضرت جبرئیل ہر سال مجھ پر قرآن مجید ایک بار پیش کرتے تھے اور انہوں نے اس سال مجھ پر دوبار پیش کیا میں نہیں خیال کرتا مگر یہ کہ میری وفات قریب ہے تم اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا میں تمہارا بہترین پیش رو ہوں تو میں رونے لگی تو جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے میری گھبراہٹ دیکھی تو مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی فرمایا اے فاطمہ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم جنتی لوگوں کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہو اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سرگوشی فرمائی کہ اس بیماری میں وفات ہوگی تو میں روئی پھر مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی مجھے خبر دی کہ میں ان کے گھر والوں میں پہلی ہوں گی جو ان کے پیچھے پہنچوں گی تو میں ہنس پڑیں۔

خیال رہے فضیلت فاطمہ زہرا کے متعلق چند قول ہیں ایک یہ کہ حضرت فاطمہ زہرا دنیا بھر کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام عورتوں سے افضل ہیں حتیٰ کہ بی بی مریم جناب عائشہ اور جناب خدیجۃ الکبریٰ سے بھی دوسرے یہ کہ حضرت خدیجہ وعائشہ جناب فاطمۃ زہرا سے افضل ہیں تیسرے یہ کہ تینوں حضرات یعنی خدیجۃ الکبریٰ عائشہ صدّیقہ وفاطمۃ الزہرا ہم رتبہ ہیں ترجیح دوسرے قول کو ہے کہ جناب عائشہ وخدیجہ حضرت فاطمہ زہرا سے افضل ہیں (مراۃ) والتفضیل مرّفارجع الیہ۔

☆۴......حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرم اللّٰہ ذریتھا علی النار کہ بے شک فاطمہ نے اپنی عزت کی حفاظت فرمائی پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیّدہ خاتون جنت کی ذریت کو آگ پر حرام فرمادیا (الصواعق المحرقہ ص ۲۳۴)

☆۵......اسی الصواعق المحرقہ میں ہے کہ وجاء بسند رواتہ ثقات انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ان اللّٰہ غیر معذبک ولا ولادک یعنی ایسی سند کیساتھ جس کے رواۃ ثقہ ہیں اللہ کے رسول نے فاطمہ الزہرا سے فرمایا کہ (اے فاطمہ) اللہ آپ کو اور آپ کی اولاد کو عذاب نہ دے گا۔

☆۶......حضرت جمیع بن عمیر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کیساتھ حضرت اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا ای الناس کان احب الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجھا کہ لوگوں میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا سیّدہ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللّٰہ عنہا اور پوچھا گیا کہ مردوں میں کون محبوب تھا فرمایا ان کے خاوند (حضرت علی) رضی اللّٰہ عنہم اجمعین. (ترمذی باب فضل فاطمۃ الجلد الثانی ص ۲۲۷ ، اسد الغابہ الجزء السابع الرقم ۲۴۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆٧......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم سے پوچھا اینــا احب الیک انا او فاطمة قال فاطمة احب الی منک وانت اعز علی منها (الجزء السابع من اسد الغابه) اے اللہ کے رسول آپ کو مجھ اور جناب فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے میں یا خاتون جنت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا فاطمہ آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہیں اور آپ ان سے زیادہ عزیز ہو۔

☆٨......حضور صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ انما سمیت فاطمة لان اللہ تعالیٰ فطمها و ذریتها عن النار یوم القیمة رواه ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ فاطمہ زہرا کا نام فاطمہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرمادیا۔ (اراة الادب لفاضل النسب لمحدث بریلوی امام احمد رضا رضی اللہ عنہ)

☆٩......حضرت ابو حنیفہ حضرت علی سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا میں نے رسولِ کائنات کو فرماتے سنا اذا کان یوم القیمة نادی مناد من وراء الحجاب یا اهل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمة بنت محمد حتی تمر (الجزء السابع من اسد الغابه) اور جب قیامت کا دن ہوگا تو حجاب کے پیچھے سے ایک منادی ندا کرے گا اے اہلِ محشر اپنی نگاہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے جھکا لو حتی کہ سیّدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا گزریں۔

سیّدہ زاہدہ طیّبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ کا وصال

سیّدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا وصال حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات کے چھ ماہ بعد ہوا هذا اصح ماقيل (اسدالغابه) وماروية ضاحكة بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى لحقت بالله عزوجل (ایضا) حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد سیّدہ فاطمہ کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا گیا یہاں تک کہ آپ مولیٰ حقیقی سے جاملیں۔

سیّدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء بنت عمیس کو قبل از وصال فرمایا يااسماء انى قداستقبحت مايصنع بالنساء يطرح على المرأة الثوب فيصفها اے اسماء میں یہ بات برا جانتی ہوں جو کہ عورتوں کیساتھ کیا جاتا ہے کہ عورت پر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے اور اس کے جسم کی ہیئت ظاہر ہوتی ہے قالت اسماء يا ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم الااريك شيئا رايته بارض الحبشة فدعت بجرائد رطبة فحسنتها ثم طرحت عليها ثوبا حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ اے صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم میں آپ کو نہ دکھاؤں جو میں نے حبشہ میں دیکھا ہے پھر آپ نے تر شاخیں منگوائیں اور ان کو سیدھا کیا اور اوپر سے کپڑا ڈال دیا فقالت فاطمة مااحسن هذا واجمله فاذامت فاغسليني انت وعلى ولاتدخلني على احدا اور سیّدہ نے فرمایا کہ یہ کتنا اچھا طریقہ ہے پس جب میرا وصال ہو تو مجھ کو آپ اور علی غسل دیں اور مجھ پر کسی اور کو داخل نہ ہونے دیں چونکہ آپ نے یہ وصیت فرمائی تھی اس لیے جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو حضرت اسماء نے انہیں منع کر دیا اُمّ المؤمنین نے حضرت صدیق اکبر کو شکایت کی اور فرمایا کہ یہ خاتون ہمارے اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی صاحبزادی کے مابین حائل ہوگئی پھر حضرت صدیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکبر دروازے پر جا کر فرماتے ہیں کہ اے اسماء آپ کو کس بات نے برانگیختہ کیا کہ آپ نے ازواجِ رسول کو بنتِ رسول پر داخل ہونے سے منع کر دیا حضرتِ اسماء جواباً عرض کرتی ہیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کا مجھے حکم دیا تھا کہ ان پر کوئی بھی نہ آئے تو سیدنا صدیق اکبر نے فرمایا فاصنعی ماامرتک کہ جیسا سیّدہ نے آپ کو حکم دیا ویسے ہی کرو لہٰذا آپ کو حضرت علی و حضرت اسماء بنت عمیس نے غسل دیا آپ کی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عباس نے پڑھائی چونکہ سیّدہ نے یہ بھی وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی تدفین رات میں کی جائے لہٰذا حکم کے مطابق کیا گیا اور آپ کی قبر میں حضرت علی اور حضرت عباس و فضل بن عباس اترے (اسدالغابہ) آپ نے تیس یا پھر پینتیس سال عمر پائی (ایضاً) آپ کے چھ بچے ہوئے حسن، حسین، محسن، زینب، ام کلثوم، رقیہ۔ مراۃ میں ہے کہ آپ نے اٹھائیس سال عمر پائی نیز فرمایا صحیح یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا (مراۃ جلد۸) نیز قیامت میں سیّدہ ستر ہزار حوران بہشتی کے ہمراہ بجلی کی طرح گزریں گی۔ (ایضاً، صواعق ومرقاۃ)

شعر:

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزہت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ)

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں

جیسا کہ مذکورہ بالا صفحات میں گذرا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحبزادیاں چار تھیں اور یہی حق وصواب ہے جب کہ شیعہ حضرات بر بنائے بغض وعناد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ماسوا تمام صاحبزادیوں کا انکار کرتے ہیں اور چند ایک اعتراضات اہلسنّت پر کرتے ہیں لہٰذا یکے بعد دیگرے اعتراضات مع جوابات پیش کئے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱

اگر حضور کی فاطمہ کے علاوہ بھی صاحبزادیاں تھیں تو مباہلہ میں شریک ہوتیں جب کہ وہ شریک نہ ہوئیں جس سے واضح ہوا کہ جناب زینب ورقیہ وام کلثوم حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی حقیقی بیٹیاں نہ تھیں۔

جواب : واقعہ مباہلہ کے وقت حضرت فاطمہ کے علاوہ تمام صاحبزادیوں کا انتقال ہو چکا تھا جیسا کہ شیعہ کی مستند کتاب حیات القلوب میں ہے کہ زینب در مدینہ در سال ہفتم ہجرت برحمت ایزدی واصل شد کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا مدینہ شریف میں سات ہجری کو وصال ہوا۔

رقیہ رضی اللہ عنہا درمدینہ برحمت ایزدی واصل شد درھنگامی کہ جنگ بدر روداد یعنی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۲ھ کو غزوۂ بدر کے موقع مدینہ شریف میں ہوا۔

سوم ام کلثوم واورانیز عثمان بعد از رقیہ رضی اللہ عنہا تزویجنمود وگویند کہ درسال ہفتم ہجرت برحمت ایزدی واصل شد یعنی تیسری حضرت ام کلثوم جن کے ساتھ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضرت عثمان نے نکاح فرمایا ان کا انتقال سات ہجری میں ہوا جب کہ واقعہ مباہلہ دس ہجری میں ہوا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتراض نمبر۲

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی صاحبزادیوں کا نکاح حضرت عثمان سے کیونکر جائز ہوگا جب کہ حضرت عثمان تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے امتی ہیں۔

جواب : اگر امتی ہونا نکاح کے عدم جواز کی تمہارے ہاں دلیل ہے تو پھر حضرت علی کیساتھ کیونکر نکاح جائز ہوا کیونکہ وہ بھی تو حضور ہی کے امتی ہیں اور اگر ان کو امتی نہ مانو تو پھر دو صورتیں ہوں گی یا تو وہ خود نبی ہوں گے ورنہ دین اسلام کے علاوہ کسی دین پر ہوں گے اور یہ دونوں ہی صورتیں باطل ہیں اول اس وجہ سے کہ ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اور یہ کفر ہے ثانی اس وجہ سے کہ اس سے حضرت علی کا مشرّف باسلام نہ ہونا لازم آوے گا اور یہ بھی کفر ہے۔(نعوذ باللہ من ذلک)

حاصل یہ کہ جس طرح امتی ہونے کے باوجود حضرت علی کا جناب فاطمہ سے نکاح درست رہا اسی طرح حضرت عثمان کا بھی دو صاحبزادیوں سے نکاح کرنا درست وروا رہے گا۔

اعتراض نمبر۳

اگر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیاں تھیں تو خطبات جمعہ میں ان کا بھی سیّدہ فاطمہ کے نام کیساتھ نام کیوں نہیں ذکر کرتے ہو معلوم ہوا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی ایک ہی صاحبزادی تھی۔

جواب : کسی صاحبزادی کے نام کا خطبہ میں ذکر نہ کرنے سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ نفس الامر میں وہ آپ کی صاحبزادی ہی نہ تھی نیز سیّدہ فاطمہ کا ذکر خطبۂ جمعہ میں اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ وہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی زیادہ محبوب تھیں کیونکہ وہ سب سے چھوٹی تھیں نیز حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی نسل بھی آپ سے چلی اور آپ ہی جنتی عورتوں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سردار ہیں لہٰذا اس سے یہ بات قطعاً لازم نہیں آتی کہ آنجناب کی اور صاحبزادیاں نہ تھیں۔

اعتراض نمبر ۴

اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیاں تھیں تو ان کا نکاح کن کن کیساتھ ہوا۔

جواب : حیات القلوب میں ہے کہ......

فاطمه رابه امیرالمؤمنین تزویج نمودند حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علی سے کیا

وبابوالعاص بن ربیعه زینب را اور ابوالعاص کیساتھ زینب کا

وبعثمان بن عفان ام کلثوم راحضرت رقیه رضی اللّٰہ عنہا رابا وتزویج نمود اور حضرت عثمان بن عفان کیساتھ ام کلثوم رضی اللّٰہ عنہا کا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔

مذکورہ بالا عبارات سے وضاحت ہوئی کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیاں تھیں اور اس بات کی بھی تصریح کردی گئی کہ کس صاحبزادی کا نکاح کن کیساتھ ہوا تھا پھر بھی اگر شیعہ اس مسلمہ حقیقت سے انکار کریں تو یہ ہٹ دھرمی اور بغض وعناد نہیں ہے تو پھر کیا ہے حاصل کلام یہ کہ شیعہ حضرات حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی دوسری صاحبزادیوں کا انکار محض عداوت عثمان بن عفان کی وجہ سے کرتے ہیں تاکہ ان کے لئے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا صہری رشتہ ثابت نہ ہوا اللہ کی شان کہ جن سے زیادہ بغض ان حضرات نے کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو دو دو نور عطا فرمائے اور ان کی قدر و شرافت کو اور بڑھایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیٰ حضرت محدثِ بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی صاحبزادیاں چار ہونے پر باقر مجلسی اور نہج البلاغۃ کا اعتراف

اوّل..... مشہور آنست کہ دختران آنحضرت چہار بودند از حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یعنی مشہور وہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیاں تھیں اور سب حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے تھیں۔ (حیات القلوب)

ثانی..... از حضرت صادق روایت کردہ است کہ ازبرائے رسول خدا از خدیجہ متولد شدند طاہر وقاسم وفاطمہ وام کلثوم ورقیہ وزینب یعنی حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی جو اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تولد ہوئی وہ حضرت طاہر، قاسم، فاطمہ، ام کلثوم، رقیہ اور زینب تھیں۔ (ایضاً)

ثالث..... عیاشی روایت کردہ است کہ از حضرت صادق پرسیدند کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم دختر خود رابعثمان داد حضرت فرمود بلے۔ (ایضاً)

یعنی عیاشی نے روایت کی ہے حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا حضور نے اپنی صاحبزادی حضرت عثمان کے نکاح میں دی تھی؟ تو حضرت نے جواب دیا جی ہاں۔

رابع...... چہار دختر از برائے حضرت رسول آوردزینب ورقیه وام کلثوم وفاطمه (ایضاً)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی سیّدہ خدیجہ سے چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ۔

خامس...... حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے فرمایا انت اقرب الی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وشیجة رحم منهما وقدنلت من صهره مالم ینالا یعنی آپ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے سلسلۂ قرابت میں ان دونوں سے قریب تر ہو اور تحقیق آپ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے رشتہ صہری سے وہ پایا جو کہ ان دونوں (شیخین) نے نہ پایا۔ (نہج البلاغۃ)

(نہج البلاغۃ، ترجمہ: ذیشان حیدر جوادی، حصہ اول، ص ۳۰۸، محفوظ بک ایجنسی، مارٹن روڈ کراچی۔

شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ، لاہور، کراچی، حیدر آباد، ص ۵۲۳۔

امامیہ پبلی کیشنز، پاکستان، ترجمہ: جعفر حسین، ص ۴۴۲۔)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شعر:

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں

لعنة اللّٰہ علیکم دشمنانِ اہلِ بیت

(حضرت حسن رضا خان رضی اللّٰہ عنہ)

نوٹ

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیاں تھیں جیسا کہ ماقبل بیان کیا گیا جس میں شیعہ کی معتبر کتاب حیات القلوب کا بھی حوالہ دیا گیا اس کا مصنف باقر مجلسی ہے اب اس کا ترجمہ بھی مارکیٹ میں ملتا ہے جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے جس پر کہیں کہیں اردو میں حاشیہ بھی موجود ہے مترجم کا نام بشارت حسین ہے مترجم صاحب بھی ظاہر ہے ان کے کوئی پنڈت ہی ہونگے کیونکہ وہ حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کے ذکر کے تحت لکھتے ہیں کہ "معلوم ہوا یہ (رقیّہ، امّ کلثوم، زینب اور فاطمہ رضی اللّٰہ عنھنّ) چار بیٹیاں جنابِ خدیجہ کے شکم سے تھیں لیکن رقیّہ و زینب و امّ کلثوم کے متعلق حضرت کے یہاں سے یہ تصدیق نہیں ہوئی کہ وہ بھی آپ کی بیٹیاں تھیں جناب فاطمہ کا آپ کی صلبی دختر ہونا تو اظھر من الشمس ہے" (سیرت رسول ترجمہ حیات القلوب مصنف باقر مجلسی مترجم بشارت حسین)

نیز آگے چل کر آنحضرت کی اولاد امجاد کا تذکرہ جو کہ صفحہ نمبر از ۸۶۹ تا ۸۷۹ پر مشتمل ہے کے تحت وہ بات جو کہ گرو جی نے لکھی ہے اس کو رد کر دیتے ہیں نیز حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللّٰہ تبارک و تعالی عنہ کی بارگاہ میں حد درجہ کی گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں جس کو لکھتے ہوئے کلیجہ لرزتا ہے اور قلم کانپتا ہے نقل کفر کفر نباشد معاذ اللّٰہ آپ رضی اللّٰہ عنہ کی طرف کفر و ارتداد تک کو منسوب کیا گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس بیان سے یہ بات روشن ہوگئی کہ اب وہ فرقہ جو اپنے آپ کو شیعہ نام سے موسوم کرتا ہے وہ شیعہ ابلیس (شیعانِ شیطان) ہے کیونکہ شیطان نے ان کی عقلوں پر قابو پا کر انہیں کھلی گمراہی میں ڈال دیا ہے۔(الصواعق المحرقہ ص ۱۶۱ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

احبابِ اہلسنت سے گذارش ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے دور رکھیں اور خصوصیت کے ساتھ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت محدّثِ بریلوی مجددِ اعظم رضی اللہ عنہ کی کتب و رسائل کا مطالعہ کریں۔

شیعہ حضرات

چونکہ شیعہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ اور آپ کے اصحاب کی بارگاہ میں سبّ و شتم کا ارتکاب کرتے ہیں نیز حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی صاحبزادیوں پر طرح طرح کے اعتراضات گھڑتے ہیں اس لیے مناسب سمجھا گیا کہ شیعہ فرقہ کی کہانی عبدالحکیم شاہجہانپوری کی زبانی بیان کردی جائے چنانچہ موصوف فرماتے ہیں کہ شیعہ فرقے کا ظہور ایک یہودی سازش ہے عبداللہ بن سبا یہودی نے ۲۵ ہجری میں اسلام کی عداوت سے سرشار ہوکر از راہ منافقت مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاں سے دھتکارے جانے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وافر عقیدت کا دم بھرنے لگا اس لحاظ سے شیعان علی نے سر آنکھوں پر جگہ دی اور اپنے مخصوص حلقے میں پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضیلت کا شوشہ چھوڑا اور اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سبّ و شتم کا دروازہ کھولا جب ان دونوں قسم کے خیالات بعض حضرات نے قبول کرلئے اور اس کا حلقہ قائم ہوگیا تو اصحاب ثلاثہ اور ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ پر زبان طعن دراز کرنی شروع کردی اور یہ دعویٰ کردیا کہ خلافت بلافصل درحقیقت حضرت علی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ عنہ کا حق تھا جن لوگوں نے انہیں اس حق سے محروم کیا وہ غاصب اہلِ بیت کے دشمن اور مسلمانوں کے بدخواہ ہیں۔

اس بدبخت عبداللہ بن سبا کے اس پروپیگنڈے سے بعض لوگ ایسے متاثر ہوئے کہ ان ظالموں نے خلیفۂ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خونِ ناحق اپنے سر لے کر دارین کی روسیاہی خریدی اس حادثہ فاجعہ سے خلافت کی آب و تاب جاتی رہی اور ملت اسلامیہ کا شیرازہ کچھ اس طرح منتشر ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے زیرک ترین اور قابلِ فخر وعدیم المثال مدبّر کے سنبھالنے پر بھی نہ سنبھل سکا حتی کہ ایسے ہی حالات میں ایک بدبخت سبائی ابن ملجم کے قاتلانہ حملے سے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جنّت الفردوس میں تشریف فرما ہوئے۔

شیعہ حضرات کی منافقت نے شیرِ خدا کو ایک دن بھی آرام سے کارِ خلافت انجام دینے کی مہلت نہ دی اور ان جھوٹے عقیدت مندوں کی دھوکے بازی سے اسلام کا وہ بطل جلیل اور خدا کا عدیم النظیر شیر خلیفۂ وقت ہونے کے باوجود اپنے ہی ایک صوبے پر تازیست قابو نہ پا سکا لیکن ان کی وفات سے لے کر آج تک انہیں بلافصل خلافت دلانے اور وصی رسول بنانے کی مہم چلائے ہوئے ہیں جب حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی حمایت کرنے جانبازی دکھانے کا وقت تھا تو روپوشی کامل ہو گئے شیرِ خدا کا وصال ہوا تو یہی حضرات انگلی کٹا کر حمایتی شہیدوں میں آ شامل ہوئے بعدہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو حمایت کا یقین دلا کر خلافت پر آمادہ کر لیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کرنے ایک لشکر جرار نکل کھڑا ہوا اس کے بعد سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر کے لئے ان لوگوں کی حمایت کے بلند بانگ دعوے کو ذرا سی اہمیت دے دی امام مسلم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اپنی بیعت کرنے والوں کو اپنا حمایتی سمجھ لیا تو ان حمایتی حضرات کے ہاتھوں گلستانِ مرتضٰی کے ہر گل بوٹے اور چمنستانِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زہرا کی بے کھلی کلیوں پر بھی میدان کربلا میں جو قیامت گزر گئی وہ شیعانِ علی کے ماتھے پر ایسا انمٹ داغ ہے جو قیامت تک ان کے ماتم کرنے اور حمایتِ اہل بیت کے فرضی ڈھول پیٹنے سے مٹ نہیں سکتا دستِ مسلم پر بیعت کرنے والوں کے گھروں امامِ مسلم اور ان کے بیٹوں کو پناہ تک نہ مل سکی ان بے گناہوں کے لاشے ان حمایتوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے لیکن حمایتی اس درجہ سنگدل بلکہ سیاہ دل بلکہ دوستی کے پردے میں دشمنی سے بھرپور تھے کہ کسی پھوٹی آنکھ میں آنسو نہ آیا حالانکہ اب ماتم کرتے پھرتے ہیں کسی بدبخت کی زبان سے ہمدردی کا ایک کلمہ نہ نکلا حالانکہ وقت گزرنے کے بعد حمایت میں گلے پھاڑ پھاڑ کر چلاتے آرہے ہیں انہیں لوگوں کے بارے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا تھا کہ لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوا الجاهلية یعنی جو رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(بخاری کتاب الجنائز)

ان لوگوں نے کتنے ہی ایسے نظریات کو اسلامی عقائد منوانے کی مہم چلائی جو قرآن وحدیث کے سراسر خلاف ہیں مثلاً

۱......بارہ اماموں کو انبیائے کرام کی طرح معصوم مانتے قرار دیتے ہیں

۲......ائمہ کا مرتبہ انبیائے کرام کے برابر بلکہ ان سے بھی زیادہ بتاتے ہیں

۳......ائمہ کو خدائی میں دخیل اور بالکل مالک ومختار ٹھہراتے ہیں یہاں تک کہ وہ مرتے بھی اپنے اختیار سے ہیں۔

۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ جملہ انبیائے کرام سے بھی بلند ٹھہراتے ہیں۔

۵......روافض بعض فرقے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو الوہیت کا حامل بتاتے ہیں۔

۶......حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو غارِ سر من رائے میں چھپا ہوا بتاتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۷......دعویٰ کرتے ہیں کہ پورا اور اصلی قرآن امام مہدی کے پاس ہے جو بوقت ظہور لے کر آئیں گے۔

۸......حدیثیں گھڑتے ہیں انتہائی جری ہیں اور اپنے مذہب کی بنیاد اسی گھڑنت پر رکھی ہوئی ہے۔

۹......باغ فدک کو چھیننے اور یار غار رسول کو ناحق بدنام کرنا اپنا مشن بنائے ہوئے ہیں۔

۱۰......حدیثِ قرطاس کو ناحق بہانہ بنا کر فاروقِ اعظم جیسی جلیل القدر ہستی کو خواہ مخواہ مطعون کرتے رہتے ہیں۔

۱۱......خمِ غدیر کے واقع کو بغیر کسی ادنیٰ قرینے کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل دلیل بناتے ہیں۔

۱۲......اسلامی کلمہ پر محض سینہ زوری سے اضافہ کر کے اپنا مسلمانوں سے علیحدہ کلمہ گھڑا ہوا ہے۔

انکارِ قرآن

شیعہ حضرات کے متقدمین ومتاخرین قرآن کریم کی صحت کے منکر اور اسے تحریف شدہ نسخہ بتاتے ہیں نیز بیاضِ عثمانی ٹھہراتے ہیں چنانچہ ان حضرات کی مشہور ومعروف کتاب اصولِ کافی کی روایت میں ہے۔

عن جابر قال سمعت اباجعفر یقول ماادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کماانزل الاکذاب وماحفظه کمانزله الله الاعلی ابن طالب والائمة من بعده.

جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر سے سنا کہ لوگوں میں سے کذّاب کے سوا کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ دعویٰ نہیں کرے گا کہ جتنا قرآن نازل ہوا تھا وہ سب جمع کر لیا گیا ہے قرآن کو علی بن ابی طالب اور ان کے بعد والے ائمہ کے سوا کسی نے اس طرح جمع اور محفوظ نہیں کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے نازل کیا۔

ان کے نزدیک جو قرآن مکمل اور معتبر ہے اس کی آیات کی تعداد کے بارے میں یہ روایت ملاحظہ ہو۔

عن هشام بن سالم عن ابی عبداللّٰه علیه السلام قال ان القران الذی جاء به جبرئیل علیه السلام الی محمد صلی اللّٰه علیه وسلم سبعة عشر الف اية ۔ہشام بن سالم امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جس قرآن کو جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد صلی اللّٰه علیه و سلم کے پاس لے کر آئے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

صحابہ کرام سے دشمنی

اس بارے میں فروع کافی میں ایک روایت یوں لکھی گئی ہے

عن ابی جعفر قال کان الناس اهل ردة بعد النبی الاثلاثة فقلت ومن الثلاثة فقال المقداد ابن الاسود وابو ذر غفاری وسلمان الفارسی یعنی امام محمد باقر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی مکرم صلی اللّٰه علیه و سلم کی وفات کے بعد تین کے علاوہ باقی سب مرتد ہو گئے تھے میں نے پوچھا وہ تین کون ہیں فرمایا مقداد بن الاسود ابوذر غفاری اور سلمان فارسی۔

ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ یہاں سرورِ کون ومکان صلی اللّٰه علیه و سلم کے وصال کے بعد جن تین حضرات کا اسلام پر قائم رہنا بیان ہوا ہے اس کی رو سے سارے اہلِ بیت بلکہ سیّدنا علی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی اسلام سے پھر جانے والوں میں شامل کر دیا۔

مسلمانوں سے بغض وعداوت

ان حضرات کے نزدیک مسلمانان اہلسنّت و جماعت ہر حالت میں غیر مسلم اور قابلِ لعنت ہیں چنانچہ لکھا کہ کسی سنّی کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے اور اگر کسی غیر شیعہ کی نمازِ جنازہ پڑھنی پڑ جائے تو چوتھی تکبیر سے پہلے یوں بد دعا کرے

اللّٰھم اخذ عبدک فی عبادک اللھم اصلہ حر نارک اللھم اذقہ اشد عذابک۔

یعنی اے اللہ! اس بندے کو اپنے بندوں میں ذلیل کر۔ اے اللہ! اسے نارِ جہنم میں ڈال اے اللہ! اسے سخت عذاب چکھا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون○

خیال رہے مذکورہ بالا سطور عبدالحکیم شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ کی تصنیف برطانوی مظالم سے ماخوذ ہیں۔

مزید تفصیل کے لئے علماء اہلسنّت کی کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔

مسئلہ باغ فدک

مسلمانوں کو کفار سے جو اموال حاصل ہوتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں یا تو بطریق قھر وغلبہ حاصل ہوں گے یا پھر بغیر لڑائی کے پہلی قسم کو مال غنیمت اور دوسری کو مال فئی کہتے ہیں۔

مال غنیمت

مال غنیمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واعلموا انما غنمتم من شئی فان للّٰہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خمسه وللرسول ولذی القربی والیتمیٰ والمسکین وابن السبیل. (الانفال)

اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول وقرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے حضور سیدی صدر الافاضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لئے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں مسافروں کے لئے۔

مسئلہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا (ترجمہ کنزالایمان وحاشیہ خزائن العرفان) جب کے چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے۔

مال فئی

مال فئی کی تقسیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ......

وماافآء اللّٰه علی رسوله منهم فمااوجفتم علیه من خیل ولارکاب ولکن اللّٰه یسلط رسله علی من یشاء .

اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے۔ (کنزالایمان)

نیز فرمایا......

ماافاء اللّٰه علی رسوله من اهل القری فلله وللرسول ولذی القربی والیتمی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والمسکین وابن السبیل .

جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے اور اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ دار وں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ۔(کنزالایمان)

اور اس کے بعد فرمایا......

للفقرآء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله اولئک هم الصدقون .

ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ ورسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں ۔(کنزالایمان)

جس سے پتہ چلا کہ مال فئی اللہ ورسول اور دیگر مابعد اصناف کے لئے ہے نا کہ کسی مخصوص شخص کے لئے۔

فدک

مدینہ شریف سے چند منزل پر ایک علاقہ تھا جس میں کھجور کے باغ چشمے وغیرہ تھے باغِ فدک اور خیبر وغیرہ مال فئی میں سے تھا جس کی آمدنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ودیگر مسلمانوں کے لئے وقف تھی۔

چنانچہ ابوداؤد شریف میں ہے عن المغيرة قال ان عمر بن عبدالعزيز جمع بنى مروان حين استخلف فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت له فدک فكان ينفق منها و يعود منها على صغير بنى هاشم و يزوج منها ايمهم و ان فاطمة سألته ان يجعلها لها فابا فكانت كذلک فى حيات رسول الله صلى الله عليه و سلم حتى مضى لسبيله یعنی حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبدالعزیز کی خلافت کا زمانہ آیا تو آپ نے بنی مروان کو اکٹھا فرمایا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس باغ فدک تھا جس کی آمدنی سے وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ فرماتے تھے اور بنی ہاشم کے بچوں کو پہنچاتے تھے اور اس سے بے شوہر عورت و مجرد مرد کا نکاح فرماتے تھے اور سیّدہ فاطمہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے سوال کیا کہ فدک ان کے لئے مقرر فرما دیا جاوے تو آپ نے انکار فرما دیا تو آپ کی حیات ظاہری میں ایسے ہی رہا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات ہوگئی نیز مرقاۃ المفاتیح میں ہے حکما ان یکون ولکافۃ المسلمین یعنی مال فئی کا حکم یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے جس سے وضاحت ہوئی کہ مال فئی وقف ہوتا ہے اور کسی کی ملکیت میں نہیں ہوتا یہی تو وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم آمدنی فدک کو اپنے اہل وعیال ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اور بنو ہاشم اور مسکینوں وغیرہ پر خرچ فرماتے تھے تو جب فئی مال وقف ہے تو اس میں میراث جاری نہ ہوگی پھر یہ بات بھی مسلم ہے کہ انبیاء کرام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے ہیں۔

انبیاء کرام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے

مشکوٰۃ شریف کتاب العلم میں حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے فرماتے ہیں

ان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما وانما ورثوا العلم فمن اخذھا اخذ بحظ وافر رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۴)

یعنی انبیاء کے وارث علماء ہیں اور انبیاء نے کسی کو دینار اور درھم کا وارث نہیں بنایا ہے بے شک انبیاء نے تو علم کا وارث بنایا ہے تو جس نے علم حاصل کیا اس نے وافر حصہ پایا۔

جس سے وضاحت ہوئی کہ انبیاء کی وراثت علم ہے نا کہ مال نیز انبیاء کرام کا بچا ہوا مال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدقہ ہوتا ہے اس میں وراثت کے احکام جاری نہیں ہوتے چنانچہ حضور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا لانورث ماترکناہ صدقة یعنی ہم گروہ انبیاء کسی کو وارث نہیں بناتے جو کچھ ہم چھوڑیں وہ تو صدقہ ہے (مشکوٰہ باب وفاة النبی صلی اللہ علیہ و سلم ص ۵۵۰) مسلم شریف باب حکم الفئی میں اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ سے روایت ہے فرماتی ہیں ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اردن ان یبعثن عثمان بن عفان الی ابی بکر فیسألنه میراثهن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے وصالِ ظاہری کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج رضی اللہ عنهنّ نے چاہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بھیجیں تاکہ ان کے ذریعہ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے مال سے اپنی میراث کا سوال کریں تو سیّدہ نے ان سے فرمایا الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانورث ماترکنا فهو صدقة. (جلد ثانی ص ۹۱)

کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم گروہِ انبیاء کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا لایقتسم ورثتی دینارا ماترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فهو صدقة متفق علیه (مشکوٰۃ ص ۵۵۰ باب وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم) میرے وارث دینار تقسیم نہیں کریں گے میں جو کچھ چھوڑوں میری ازواج کے نفقہ اور عاملوں کے خرچ کے بعد وہ صدقہ ہے اسی طرح حضرت عمرو ابن الحارث سے جو کہ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جویریہ اُمّ المؤمنین کے بھائی ہیں روایت ہے فرماتے ہیں ماترک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عندموتہ دینار ا ولادرھما ولاعبداولاامۃ ولاشیأ الابغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلھا صدقۃ رواہ البخاری(مشکوٰۃ ایضاً) کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بوقتِ وصال دینارودرہم غلام اور باندی اور کوئی شے نہ چھوڑی الا یہ کہ ایک سفید رنگ کا خچر اور اپنا ہتھیار اور زمین جس کو آپ نے صدقہ کر دیا تھا نیز مسلم و بخاری شریف میں حضرت مالک بن اوس سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس میں حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کے مجمع میں حضرت عثمان وعلی، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ عنہم موجود تھے اور حضرت فاروق اعظم نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا انشدکم باللّٰہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض ھل تعلمون ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لانورث ماترکنا صدقۃ یرید رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نفسہ قال الرھط قد قال ذالک فاقبل عُمر علی علی وعباس فقال انشدکما باللّٰہ اتعلمان ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قدقال ذلک قالا قد قال ذلک۔

کہ میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا ہمارا (انبیائے کرام) کا کوئی وارث نہیں بلکہ جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے یہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنے متعلق فرمایا ہے حضرت عثمان کے گروہ نے کہا واقعی یہی فرمایا ہے حضرت عمر اب اس کے بعد حضرت علی وعباس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے یہ بات فرمائی ہے دونوں حضرات نے جواب دیا جی ہاں ان مذکورہ تصریحات سے ثابت ہوا کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں بنتا لہٰذا یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتراض بے جا ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی حیات ظاہرہ میں فاطمہ کو باغِ فدک نہیں دیا تو وفات کے بعد بطور ترکہ ملنا چاہیے تھا کیونکہ اول تو فدک مال فئی تھا جس پر میراث کے احکام جاری نہیں ہوتے اور اگر مال غنیمت بھی ہو تب بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا اور آپ کے اہلِ قرابت کا حصّہ تیموں اور مسافروں کو ملے گا جیسا کہ خزائن کے حوالہ سے گزرا۔

پھر اگر فرض کرلیا جائے کہ باغِ فدک میں احکام میراث جاری ہوں گے تو پھر حق وراثت فقط سیّدہ فاطمہ کے لئے نہ ہوگا بلکہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ وحضرت عباس ودیگر ورثا کو بھی ہوگا ورنہ نصوصِ قرآنیہ کا خلاف لازم آئے گا۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ و سلم تو اس قدر فیّاض تھے کہ جو کچھ آتا فقراء ومساکین میں بانٹ دیا کرتے تھے چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عقبہ بن حارث سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے نماز عصر پڑھائی اور پھر جلدی سے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے تھوڑی دیر میں تشریف لائے تو میں نے عرض کی تو فرمایا کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقة فکرھت ان ابیته فقسمته (کتاب الزکوٰۃ باب من احب تعجیل الصدقة من یومھا) میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا مجھے یہ بات نہ پسند ہوئی کہ اس کے ساتھ رات گزاروں پس اس کو تقسیم کردیا نیز سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضه ستة دنانیرا وسبعة کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی مرض الوفات میں میرے پاس چھ یا سات دینار تھے فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افرقھا تو حضور نے مجھے ان کو بانٹنے کا حکم دیا مگر مجھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی تکلیف نے تقسیم کرنے سے مشغول رکھا پھر آپ نے مجھ سے اس کے بارے پوچھا مافعلت کہ آپ نے دینار کو کیا کیا میں نے عذر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خواہش پیش کی پھر حضور نے منگوا کر اپنی کفِ مبارک میں رکھا اور فرمایا ماظن نبی اللہ لو نفی اللّٰہ عزوجل وھذہ عندہ کہ اللہ کا نبی اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ دینار اس کے پاس ہوں اس بارے میں کیا گمان ہے؟ (مشکوٰۃ ص ۱۶۷)

نیز سیّدہ اُمّ المؤمنین صدّیقہ فرماتی ہیں توفی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ومافی بیتی من شئی یاکلہ ذُو کبد الاشطر شعیر فی رفٍّ لی فاکلت منہ حتی طال علی فکلتہٗ ففنی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا وصال ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا مگر تھوڑے سے جو جنھیں میں نے کٹھلیا میں ڈال رکھا تھا ایک مدت تک اس میں سے کھاتی رہی تھی لیکن ایک روز انہیں ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔ (بخاری کتاب الجھاد والسیر)

خیال رہے لانورث والی حدیث کو روایت فرمانے والے خلفائے اربعہ کے علاوہ حضرت عبّاس و عائشہ، حضرت طلحہ و زبیر و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف و حضرت سعد بن ابی وقاص و ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم بھی ہیں لہٰذا حضرت صدّیق اکبر سے جب سیّدہ نے باغ فدک کا مطالبہ فرمایا تو آپ نے عین قرآن و حدیث کے حکم کے مطابق باغ فدک دینے سے انکار فرمایا تھا نہ کہ بطور تعصب کے نیز آپ نے سیّدہ کو حدیثِ رسول بھی سنائی چنانچہ اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ان فاطمۃ علیھا السلام ابنۃ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سألت ابابکر الصدیق بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقسم لھا میراثھا مماترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا ابوبکر ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لانورث ماترکنا صدقۃ کہ حضرت خاتون جنّت نے صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میراث سے اپنے حصّہ کا سوال کیا اور جو حضور نے اس مال سے چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور فئی مرحمت فرمایا تھا حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ نے جواب دیا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا یہ فرمان ہے کہ ہم (انبیائے کرام) میراث نہیں چھوڑتے بلکہ جو مال چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ (بخاری شریف کتاب الجهاد)

پھر اگر فرض کر لیا جائے کہ حضور سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ نے بطور تعصّب سیّدہ کو باغ فدک نہ دیا تو پھر یہی الزام دیگر صحابۂ کرام حتیٰ کہ حضرت علی پر بھی لازم آئے گا جیسا کہ مالک ابن اوس کی روایت میں ہے جب حضرات عباس و علی کے درمیان مال فئی کے بارے میں حضرت عمر سے فیصلہ چاہا گیا تو آپ نے یہی حدیث سنا کر مجمعِ صحابہ و حضرت عباس و علی سے تصدیق کراوئی پھر فرمایا انی احدثکم عن هذاالامر کہ میں آپ کیسا تھ اس جھگڑے میں گفتگو کرتا ہوں اور فرمایا ان اللّٰہ قد خصَّ رسوله صلی اللّٰہ علیه وسلم فی هذاالفیٔ بشئی لم یعطه احداغیره ثم قرأ ممّاافآء اللّٰہ علی رسوله منهم الی قوله قدیر یعنی بے شک اللہ نے مال فئی کو خاص اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا اور کسی دوسرے کو اس میں سے ایک چیز بھی نہیں دی پھر آپ نے سورۃ الحشر کی تلاوت قدیر تک فرمائی اور فرمایا پس یہ مال فئی خاص حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کے لئے ہے قسم بخدا انہوں نے تمہیں محروم بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح دے کر کسی ایک کو عطا بھی نہیں فرمایا وہ تمہارے درمیان بانٹتے رہتے تھے یہاں تک کہ اس میں سے یہی مال (خیبر و فدک و کچھ اراضی) باقی رہ گیا ہے تو حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم اس سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ رکھ لیتے پھر باقی کو لے کر صدقہ کے مال کی طرح راہِ خدا میں صرف فرما دیتے اور حضور تا زیست یہی معمول رہا فرماتے ہیں کہ انشدکم باللّٰہ هل تعلمون ذلک قالوا نعم میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا یہ آپ کے علم میں ہے لوگوں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہا جی ہاں پھر آپ نے حضرت علی و حضرت عباس سے فرمایا انشدکما باللہ ھل تعلمان ذلک کہ میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ دونوں حضرات کے علم میں یہ بات ہے حضرت عمر فرماتے ہیں پھر حضور کا وصال ہو گیا۔

تو حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا جانشین ہوں تو یہ انہوں نے اپنی تحویل میں رکھا اور آپ نے اسے اسی طرح خرچ کیا جس طرح حضور صلی اللہ علیہ و سلم خرچ کرتے تھے اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں سچے تھے اور نیکوکار راہِ ہدایت پر چلنے والے حق وانصاف پر کاربند تھے پھر آپ کا وصال ہو گیا تو میں ان کا جانشین ہوں دو سال سے اسے میں نے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے اور اسے اسی طرح خرچ کرتا ہوں جس طرح حضور صلی اللہ علیہ و سلم خرچ فرماتے تھے اور پھر جس طرح صدیق اکبر نے خرچ فرمایا اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس معاملے میں سچا نیکوکار ہدایت پر اور حق کا تابع ہوں پھر آپ میرے پاس آئے ہیں اور اس سلسلے میں مجھ سے گفتگو کر رہے ہیں حالانکہ آپ دونوں حضرات کا مقصد ایک اور بات بھی ایک ہے یعنی اے عباس! آپ اپنے بھتیجے کے مال میں سے اپنا حق مانگتے ہیں اور حضرت علی اپنے سسرِ مبارک کے مال میں سے اپنا حق چاہتے ہیں تو میں آپ کے سامنے بیان کر چکا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا لانورث ماترکنا صدقة ہمارا کوئی وارث نہیں جو مال ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔(بخاری شریف)

پھر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اللہ کا فرمان یوصیکم اللہ فی اولادکم لذکر مثل حظ الانثیین (کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے) میں عموم ہے جو کہ نبی و غیر نبی دونوں کو شامل ہے فلہٰذا نبی کی میراث بھی تقسیم ہونی چاہئے اس کا جواب یہ ہے کہ بہت سی آیاتِ قرآنیہ بظاہر عام ہوتی ہیں لیکن من وجہ ان میں تخصیص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتی ہے جیسے اللہ کا فرمان فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع عام ہے جس میں چار بیویاں جائز قرار دی گئی ہیں جب کہ حضور اس سے مخصوص و مستثنیٰ ہیں چنانچہ آپ نے بیک وقت چار سے زائد ازواج اپنے نکاح میں رکھیں جس کی تفصیل گذری اسی طرح آیت ہذا سے بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم مخصوص و مستثنیٰ ہیں اور لانورث والی حدیث مخصص یا ناسخ ہے اعتراض پھر اگر یہ کہا جائے کہ آپ کی پیش کردہ حدیث خبرِ واحد ہے جو صدیق اکبر نے سنی اور خبر واحد سے نہ تو قرآن کو منسوخ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس میں تخصیص لہٰذا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سیّدہ کو میراث نہ دینا صریح ظلم ہے سیّدہ نے اسی آیت کے پیشِ نظر مطالبہ فرمایا تھا کہ جب تمہاری اولاد تمہارا ورثہ لے گی تو میں تو رسول کی بیٹی ہوں میں اپنے والدِ گرامی کی میراث سے کیسے محروم ہوں گی اس کا یہی معنیٰ تو ہے کہ خبرِ واحد قرآن کے مقابلہ میں قابل اعتبار نہ ہوگی۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث خبرِ واحد نہیں کیونکہ یہ حدیث جس طرح سیّدنا صدیق اکبر سے مروی ہے اسی طرح دیگر صحابہ یعنی حضرت حذیفہ ابن یمان، زبیر ابن عوام ابوالدرداء، ابوہریرہ، عباس، علی، عثمان عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنھم سے بھی مروی ہے جیسا کہ ماسبق میں گزرا کہ جب حضرت عباس وعلی کا مقدمہ عدالتِ فاروق میں پیش ہوا تو وہاں یہ تمام مذکور صحابہ موجود تھے اور آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے سب نے بیک زبان ہو کر عرض کی تھی کہ ہاں ہم جانتے ہیں اور حضرت علی وعباس سے بھی پوچھنے پر یہی جواب ملا تھا جس سے وضاحت ہوتی ہے کہ یہ حدیث خبر مشہور ہے اور خبر مشہور کے ذریعہ قرآن میں تخصیص جائز۔ حکیم الامّت فرماتے ہیں کہ نیز خبرِ واحد ومشہور کا فرق ہمارے لئے ہے جنہوں نے خود حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے وہ حدیث قرآن کی طرح قطعی ویقینی ہے نیز خود سیّدہ حضرت صدیق سے روایت سن کر ایسی خاموش ہوئیں کہ آپ نے وفات تک یہ مطالبہ کبھی نہ کیا۔

نیز بعد والے خلفاء حضرت عمر وعثمان وعلی وامام حسن نے اس حدیث پر عمل کیا کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم نہ فرمائی (شیعہ کو چاہئے کہ سب کو غاصب وظالم کہا کریں ہائے افسوس ہے تمہاری عقلوں پر)

پھر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ حدیث نصوص قرآنیہ کے خلاف ہے کیونکہ ورث سلیمان و داؤد اور رب ھب لی من لدنک ولیّا یرثنی ویرث من ال یعقوب سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء نے ترکہ چھوڑا اور وہ وارث ہوئے

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان آیتوں میں وراثتِ علم مراد ہے نا کہ مالی کیونکہ اگر دنیوی وراثت مراد ہوتی تو حضرت داؤد علیہ السلام کے انیس بیٹے تھے وہ سب کے سب وارث ہونے چاہئے تھے صرف حضرت سلیمان ہی کو کیوں خاص کیا گیا تو چونکہ میراث علم ونبوت صرف سلیمان ہی کو عطا ہوئی اس وجہ کر فرمایا گیا کہ ورث سلیمان داؤد جس سے پتہ چلا کہ انبیاء کی میراث علم ونبوت ہوتی ہے نہ کہ مال یہی وجہ ہے کہ علماء کو انبیاء کا وارث ٹھہرایا گیا چنانچہ ارشاد فرمایا ا لعلماء ورثة الانبیاء کہ انبیاء کے حقیقی ورثا وہی ہیں جو کہ منصبِ حکمت ونبوت کو سنبھالتے ہیں

نیز دوسری آیات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے کہ فرمایا ولقد اتینا داؤد وسلیمان علما کہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا فرمایا نیز اگر حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت زکریا وآل یعقوب کے مالی وارث تھے تو کیا حضرت زکریا علیہ السلام کے زمانہ تک حضرت یعقوب علیہ السلام کا سارا موروثی مال بغیر تقسیم پڑا رہا ان کی اولاد در اولاد سارے بنی اسرائیل محروم رہے پھر حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام سے کم وبیش دو ہزار سال بعد ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیسے ہوسکتا تھا کہ اتنے سال ان کا مال بغیر تقسیمِ میراث پڑا رہتا۔

تو ماننا پڑے گا کہ یہاں آپ کی دعا برائے وراثتِ علم ہے کہ الٰہی ایک ایسا فرزندِ صالح عطا فرما جو ورثۂ نبوت کو سنبھالے حاصلِ کلام یہ کہ یہاں وراثت سے مراد وراثتِ علم ہے نہ کہ مال۔ خیال رہے حضرت صدیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ نے حضرت علی کو حضور کی تلوار اور خچر نیز حضرت زبیر بن عوام کو چادر اور محمد بن مسلمہ کو دیگر چیزیں بطور تبرک دی تھیں نیز حضرت عمر نے حضرت عباس و علی کو باغِ فدک بطور تولیت دیا تھا نہ کہ بطور وراثت کے لہٰذا یہ اعتراض نہیں ہوگا کہ حضرت علی و عباس کو تو باغ فدک دیا گیا اسی طرح حضرت علی کو تلوار، دلدل، خچر اور حضرت زبیر کو چادر شریف محمد بن مسلمہ کو دوسری اشیاء دی گئیں اور سیدہ فاطمہ کو محروم رکھا گیا نیز صحابہ کرام حضور کے تبرکات محفوظ رکھتے تھے اور ان کی زیارت فرمایا کرتے تھے نیز حدیث شریف میں جو غضبت کے الفاظ ہیں اس سے مراد فطری افسوس تھا کہ مجھے اس حدیث کے بارے میں علم نہ تھا یہ جائے افسوس ہے اور یہ شان اہل بیت کے خلاف نہیں ہے کہ فوق کل ذی علم علیم۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کے نواسے

نواسۂ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم سیّدنا امام حسن رضی اللّٰہ عنہ

آپ حضرت علی کے صاحبزادے اور نواسۂ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہیں کنیت ابو محمد تھی رمضان المبارک کی ۱۵ تاریخ ۳ھ میں پیدا ہوئے اور بعمر ۴۷ سال ۵۸/ ۵۰ ہجری میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے اور شکل و شباہت، چال ڈھال، رنگ و روپ میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے مشابہ تھے بڑے عابد و زاہد تھے ۲۵ حج پیدل ادا کئے بہت ہی سخی، حلیم، ذی وقار و صاحب حشمت تھے زندگی بھر فحش کلمہ زبان سے نہیں نکالا اپنے والد کی شہادت کے بعد چھ یا پھر سات ماہ مسند خلافت پر متمکن رہے جب اہلِ کوفہ نے آپ کے ہاتھ پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت کرلی تو جناب امیر معاویہ سے لڑائی کی شکل پیدا ہوگئی آپ نے مسلمانوں کی باہم لڑائی وخونریزی کو پسند نہ کیا اور چند شرائط کے ساتھ خلافت جناب امیر معاویہ کے سپرد کردی اور صلح ہوگئی اور حضور کی وہ پیشن گوئی پوری ہوئی جس میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرا بیٹا حسن مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

حضرت علی کی شہادت کے بعد آپ کے ہاتھ اہلِ کوفہ نے بیعت کی تھی جن کی تعدا چالیس ہزا رتھی آپ سے تیرہ (۱۳) احادیث مروی ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ ان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنة کہ حسن و حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت حسن کو کندھوں پر بٹھایا تو کسی نے کہا سواری بڑی شاندار ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے جواب دیا سوار بھی تو بہت اچھا ہے بوقتِ سجدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی پیٹھ مبارک پر بیٹھ جاتے تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم اس وقت تک سرِ اقدس نہیں اٹھاتے جب تک کہ جنابِ حسن اتر نہ جاتے آپ کو زہر دیا گیا اور اسی کے اثر سے آپ شہید ہوئے۔ (فیوض الباری ج ۳ ص ۸۴ کتاب الزکوٰۃ)

وہ حسن مجتبیٰ سیّد الاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ و سلم سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

سیّد الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ۵ شعبان ۴ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کا نام حسین اور شبیر رکھا اور آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب سبطِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم اور ریحانِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(سوانح کربلا) سیّدہ خاتونِ جنت حضرت حسن کی ولادت سے پچاس رات بعد حضرت حسین کی حاملہ ہوئیں۔

آپ کا نسب یہ ہے حسین بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف القرشی الہاشمی۔

والدہ کی طرف سے حسین بن فاطمہ بنت رسول وخدیجہ رضی اللّٰہ عنهم وشبهه من الصدر الی اسفل منه (اسدالغابه الجزء الثانی صفحه ۲۵)

آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے سینۂ اقدس سے لے کر قدمین شریفین تک مشابہ تھے۔

امه فاطمة بنت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم سیّدة نساء العالمین الامریم (ایضاً) آپ کی والدہ حضرت فاطمہ بنتِ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہیں جو کہ مریم کے علاوہ تمام جہاں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

جب کہ آپ اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔(ایضاً)

اسدالغابہ ہی میں ہے کہ الحسن والحسین من اسماء اهل الجنة لم یکونا فی الجاهلیة کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے ہیں جو کہ زمانۂ جاہلیت میں نہ تھے

حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم فرماتے ہیں حسین منی وانا من حسین احب اللّٰه من احب حسینا. (ایضاً)

کہ حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں جو حسین سے محبت کرے اللہ اسے محبوب رکھتا ہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو آپ کیساتھ کمال درجہ محبت تھی حدیث شریف میں ارشاد ہوا عن ابن عباس من احبهما فقد احبنی ومن ابغضهما فقدابغضنی یعنی جس نے ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دونوں (حسنین کریمین) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی۔(سوانح کربلا)

ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت حسن سینۂ مبارک سے سرِ اقدس تک جب کہ حضرت حسین سینۂ مبارک سے پاؤں مبارک تک حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

معدوم نہ تھا سایۂ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسین
تمثیل نے اس سائے کے دو حصے کئے
آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسین

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ و سلم ان دونوں نونہالوں کو پھول کی طرح سونگھتے اور سینہ سے لپٹاتے۔(رواہ الترمذی)

حضرت ام الفضل فرماتی ہیں میں نے ایک روز حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر امام حسین کو آپ کی گود میں دیا کیا دیکھتی ہوں کہ چشمِ مبارک سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں میں نے عرض کی یا نبیؐ اللہ میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر قربان یہ کیا حال ہے؟ فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ خبر دی کہ میری امّت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی میں نے کہا کیا اس کو؟ فرمایا ہاں اور میرے پاس اس کے سرخ مقتل کی مٹی بھی لائے۔(رواہ البیہقی ، سوانح کربلا)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم ہمیں خطبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارشاد فرمارہے تھے اذجاء الحسن والحسین علیھما قمیصان احمران تمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملھما ووضعھما بین یدیہ کہ حسنین کریمین جن پر دو قمیص سرخ رنگ کی تھیں گرتے پڑتے چلے آرہے تھے تو حضور منبر سے نیچے تشریف لائے اوران دونوں کو اپنے سامنے بٹھالیا اور فرمایا صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنہ کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (ترمذی ص ۲۱۸) حضرت انس سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے پوچھا گیا کہ اپنے اہلِ بیت سے آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے تو حضور نے فرمایا الحسن والحسین کہ حسن اور حسین اور آپ حضرت فاطمہ سے فرمایا کرتے ادعی لی ابنی فیشمھما ویضمھما الیہ کہ اے فاطمہ میرے بچوں کو میرے پاس لاؤ پھر آپ دونوں کو سونگھتے اور اپنے ساتھ لپٹاتے۔ (ترمذی ص ۲۱۸)

واقعۂ کربلا کے بعد حضرت حسین کا سرِ مبارک ایک طشت میں رکھ کر ابن زیاد کے سامنے لایا گیا وہ مردود ایک چھڑی لے کر آپ کے دندانِ مبارک وناک مبارک میں ٹھونکنے لگا اور بطورِ تمسخر کے آپ کے حسن کے بارے میں کچھ کہا حضرت انس نے جو کہ اس وقت وہاں موجود تھے فرمایا واللہ انہ کان اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ قسم بخدا یہ سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ہمشکل تھے لہٰذا تمہیں اس کا مقابلہ کرنے میں شرم کرنی چاہئے تھی۔

ہائے افسوس...... تو نے کس چاند کو خاک میں ملا دیا طبرانی کی روایت میں ہے کہ ابن زیاد نے حضرت حسین کی آنکھوں اور ناک شریف میں چھڑی لگائی میں نے کہا کہ یہاں سے اپنی چھڑی ہٹالے کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا کہ ان مقامات کو بوسہ دیتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے جہاں تو چھڑی لگا رہا ہے تب وہ باز آیا اللہ کی شان ایک موقعہ ایسا آیا کہ جب ابنِ زیاد اور اس کے ساتھیوں کے کٹے ہوئے سر لائے گئے یہ سب سر ایک طشت میں تھے کہ شور مچا آیا وہ آیا دیکھا تو ایک سانپ آیا جو ابن زیادہ کے منہ ناک اور آنکھوں میں پھرا اور چلا گیا پھر شور مچا وہ آیا وہ آیا پھر وہی سانپ آیا اور اسی طرح ابن زیاد کے منہ و ناک میں گھرا اور چلا گیا رب نے اس کی گستاخی کی سزا دنیا میں یہ دی اخروی سزا باقی ہے (مشکوٰۃ ، مراۃ وغیرہ) حضرت حسین کی شہادت دسویں محرم ۶۱ھ جمعہ کے دن بعدِ زوال کربلا میں ہوئی کربلا عراق میں کوفہ اور حلہ کے درمیان ایک بستی کا نام ہے حضرت کو سنان بن انس غی یا شمر ذی الجوشن نے شہید کیا جب کہ خولی ابن یزید انجی نے آپ کا سرِ مبارک تنِ مبارک سے جدا کیا پھر ابن زیاد کے پاس لے کر پہنچا اور کچھ اشعار پڑھے اور انعام کا خواستگار ہوا چنانچہ کہا

وفر رکابی فضۃ وذہبا
انی قتلت الملک المحجبا
قتلت خیر الناس اما وابا
وخیرھم اذینسبون نسبا

ترجمہ:

......میری رکاب کو سونے اور چاندی سے بھر دے
......بیشک میں نے قتل کیا بڑے شہزادے کو
......میں نے قتل کیا جو کہ ماں و باپ کے اعتبار سے سب سے بہتر ہے
......اور لوگوں میں جس کا نسب سب سے اچھا اور اشرف ہے۔

قیل انہ قتل مع الحسین من ولدہ واخوتہ واھل بیتہ ثلثۃ وعشرون رجلا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ قول کیا گیا ہے کہ آپ کی معیت میں آپ کے خاندانی بھائی اولاد بھتیجوں میں سے ۲۳ مرد شہید کئے گئے اس وقت آپ کی عمر مبارک اٹھاون سال تھی روی عنه ابو هريرة رضي الله عنه وابنه علي زين العابدين وفاطمة وسكينة ابنتاه یعنی آپ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ امام زین العابدین اور آپ کی صاحبزادیاں سکینہ وفاطمہ نے احادیث روایت فرمائیں خیال رہے سڑسٹھ میں عاشورہ ہی کے دن ابن زیاد کا قتل ہوا اور اس کو ابراہیم بن مالک الاشتر النخعی نے قتل کیا وبعث به المختار الى ابن الزبير وبعث به ابن الزبير الى علي بن الحسين یعنی اس کا سر مختار کے پاس بھیجا اور مختار نے عبداللہ ابن زبیر کے پاس اور انہوں نے حضرت امام زین العابدین کے پاس بھیجا۔(اکمال)

حضرت امام زین العابدین

آپ کی کنیت ابوالحسن نام علی بن حسین بن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ہے جب کہ کثرتِ عبادت کی وجہ سے حضرت کا لقب زین العابدین ہے علمِ حدیث میں اپنے والد ودیگر صحابہ کرام رضي الله عنهم کے وارث ہیں آپ کے تلامذہ میں سے آپ کے صاحبزادے امام محمد باقر اور امام زہری خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے کسی قریشی کو امام زین العابدین سے افضل واعلیٰ نہیں دیکھا یزید کے دور میں آپ کو کربلا سے دمشق تک زنجیروں میں جکڑ کر لایا گیا پھر عبدالملک بن مروان نے آپ کو اپنی حکومت میں گلے میں بھاری طوق ڈال کر مدینہ سے شام تک چلنے پر مجبور کیا آپ نے ان تمام مشقتوں کو بردباری سے برداشت فرمایا اور زبان سے اف تک جاری نہ فرمایا جب آپ کے شاگرد امام زہری کو خبر ہوئی تو دمشق میں عبدالملک بن مروان کے دربار میں پہنچے اور آپ کو رہا کروایا كان مع ابيه يوم قتل وهو مريض فسلم آپ حضرت امام حسین رضي الله عنه کی شہادت کے دن آپ کی معیت میں تھے لیکن مریض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونے کی وجہ سے بچ رہے۔

ابن عینیہ زہری سے راوی فرماتے ہیں کہ مارأیت احداکان افقه منه کہ میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو فقیہ نہ دیکھا۔

حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ مارأیت اورع منه کہ میں نے آپ سے بڑھ کر کوئی صاحبِ تقویٰ نہ دیکھا۔

ایک دفعہ آپ نے احرام حج باندھا تو آپ کا رنگ پیلا ہو گیا اور تلبیه نہ پڑھ سکے فقیل له مالک لاتلبّی جب آپ سے کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم تلبیہ کیوں نہیں پڑھتے ہو فرمایا اخشی ان اقول لبیک فیقال لالبیک کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ میں لبیک کہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے لالبیک کی صدا نہ آجائے اور جب آپ سے کہا گیا کہ تلبیہ کہنا تو ضروری ہے تو آپ نے تلبیہ پڑھا اور آپ پر غشی طاری ہو گئی اور اپنی سواری سے نیچے آلیئے اور یہی حالت آپ پر پھر طاری رہی کہ جب لبیک کہتے تو خشیتِ الٰہی سے آپ بے ہوش ہو جاتے اور اسی حالت میں حج کی ادائیگی فرمائی کان یصلی فی کل یوم ولیلة الف رکعة الی ان مات پوری زندگی روزانہ ایک ہزار رکعت ادا فرماتے وکان یسمی زین العابدین لعبادته کثرتِ عبادت کی وجہ سے آپ کا نام زین العابدین رکھا گیا۔

(تہذیب التہذیب و اکمال وغیرہ)

ایک سال ہشام بن عبدالملک مروان حج کے لئے آیا اور طواف میں مشغول ہوا حجرِ اسود کو بوسہ دینا چاہتا تھا لیکن بھیڑ کی وجہ سے نہ دے سکا اسی اثنا میں حضرت امام زین العابدین مسجد حرام میں اس شان و شوکت سے داخل ہوئے کہ آپ کا چہرہ تاباں رخسار منوّر لباس معطّر تھا طواف شروع فرمایا جب حجرِ اسود کو بوسہ دینے نزدیک گئے تو لوگ احترام و تعظیم کی خاطر وہاں سے ہٹ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے تا کہ آپ بوسہ دے سکیں۔

شامیوں نے جب آپ کی یہ شان دیکھی تو ہشام سے کہنے لگے اے امیرالمؤمنین آپ کو لوگوں نے بوسہ دینے کے لئے راہ نہ دی اور یہ خوبرو نوجوان جیسے ہی آیا لوگ ہٹ گئے اور جگہ خالی کر دی ہشام کہنے لگا کہ میں اسے نہیں جانتا اس انکار کا مقصد یہ تھا کہ شامی لوگ انہیں نہ پہچانیں اوران کی پیروی میں کہیں ان کی امارت کا شوق پیدا ہو جائے فرزدق شاعر نے کہا میں انہیں خوب جانتا ہوں لوگوں نے کہا ہمیں بتاؤ کہ یہ کون ہیں پھر فرزدق شاعر نے فی البدیہ یہ قصیدہ موزوں کر کے پڑھا۔

قصیدہ مدحیہ درشانِ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

هذالذی تعرف البطحا وطأته ... والبيت يعرفه والحل والحرم

یہ وہ شخص ہے جس کے نشان قدم بطحا والے جانتے ہیں ... اور خانۂ کعبہ، حل وحرم اس کو جانتے ہیں

هذا ابن خير عباد الله كلهم ... هذا التقى النقى الطاهر العلم

یہ شخص اللہ کے سارے بندوں میں سب سے بہتر بندے کا فرزند ہے ... یہ پرہیزگار، پاکیزہ، نیکی میں مشہور ہے

هذاابن ابن فاطمة الزهراء ان كنت جاهله ... بجدّه انبياء الله قد ختم

یہ فاطمہ زہرا کے فرزند کا فرزند ہے اگر ناواقف ہو ... ان کے نانا پر اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ نبوت ختم فرما دیا

يبين نورالدجى عن نورطلعته ... كالشمس ينجاب عن اشراقها الظلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کی منور پیشانی سے نور ہدایت اس طرح جلوہ فگن ہے
جس طرح آفتاب کی روشنی سے تاریکیاں جاتی رہتی ہیں

یغضی حیاء ویغضی مهابة
فما یکلم الا حین یتبسم

یہ اپنی آنکھیں تو حیا سے نیچی رکھتا ہے اور لوگوں کی آنکھیں دبدبہ سے نیچی ہیں
اسی لئے رعب ودبدبہ ہٹانے کے لئے ہنس کر کلام کرتا ہے

اذا رأته قریش قال قائلها
الی مکارم هذا ینتهی الکرم

جب کوئی قریشی انہیں دیکھتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ
ان کی بزرگیوں پر تمام بزرگیاں ختم ہیں

ینمی الی ذروة العز التی قصرت
عن نیلها عرب الاسلام والعجم

عزت ومنزلت کی ایسی بلندی پر فائز ہے جہاں
عرب وعجم کے مسلمان ان سے فخرِ نسبت پاتے ہیں

من جده وان فضل الانبیاء له
وفضل امته وانت له الامم

ان کے نانا کی فضیلت سب نبیوں کی فضیلتوں سے زیادہ ہے
ان کی فضیلت سب امتوں سے زیادہ ہے

یکاد بمسکه عرفان راحته
رکن الحطیم اذا ما جاء یستلم

جب حجر اسود کے بوسہ کے لئے قریب ہوں تو
ان کی امنگوں کی راحت کی معرفت سے رکن حطیم بند ہو جائے

فی کفه خیزران ریحه عبق
من کف اروع من عرنینه شمم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کے ہاتھ میں شاہانہ چھڑی ہے جس کی خوشبو دل نواز ہے
ان کی ہتھیلی کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہے

سھل الخلیقۃ لایخفی بوادرہ
یزینہ اثنان حسن الخلق والشیم

نرم اخلاق والے ہیں اچانک غصہ کا ان سے ڈر نہیں
یہ اپنی دو خوبیوں حسن اخلاق اور عادت سے مزین ہیں

مشتقۃ عن رسول اللّٰہ بنعمتہ
طابت عناصرہ و الجیم والشیم

رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے اوصاف سے ان کی فضیلت نکلی ہے
ان کے عناصر اور خو بو پاکیزہ ہے

فلیس قولک من ھذا بضائرۃ
العرب تعرف من انکرت والعجم

اے ہشام تیرا انکار انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا
انہیں تو عرب و عجم سب پہچانتا ہے

کلتا یدیہ غیاث عم نفعھما
تستوکفان ولایعروھما العدم

ان کے دونوں ہاتھ فریادرس ہیں ان کا نفع عام ہے
یہ ہاتھ خوب بخشش کرنے کے باوجود خالی نہیں ہوتے

عم البریۃ بالاحسان فانقشعت
عنھا الغیابۃ والاملاق و الظلم

مخلوق خدا پر ان کا احسان عام ہے جس سے
گمراہی تنگدستی اور ظلم پراگندہ ہو کر رہ گئے

لایستطیع جواد بعد غایتھم
ولایدانیھم قوم و ان کرم

کوئی بخشش کرنے والا ان کی بخشش کی حد سے نہیں بڑھ سکتا
اور کوئی قوم ان کی ہمسر نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ کتنی ہی بزرگ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ھم الغیوث اذاما ازمۃ ازمت
قحط سالی کے وقت یہ بارش ہیں

والاُسُدُ اسدُالشری والناس محتدم
یہ شیر شیر ببر ہیں اور لوگ ملنے والے

من معشر حبھم دین وبغضھم
یہ اس زمرہ میں سے ہیں جن سے محبت دین ہے اوران سے عداوت

کفرو قربھم منجا و معتصم
کفر ہے اوران کا قرب باعث نجات اور جائے پناہ ہے

ان عداھل التقی کانوا ائمتھم
اگر پرہیزگاروں کا شمار کیا جائے تو یہ سب کے امام ہیں

وقیل من خیراھل الارض قیلھم
اگر اہل زمین سے اچھے لوگ شمار کیے جائیں تو یہی کہا جائے گا کہ یہی ہیں

سیان ذلک ان اثروا وان عدموا
ان کے نزدیک تونگری اور مفلسی دونوں برابر ہیں

لاینقص العسر بسطامن اکفھم
ان کے ہاتھوں کی فراخی کو تنگدستی کم نہیں کرتی

اللّٰہ فضلہ کرماوشرفہ
اللہ نے انہیں شرافت ومنزلت سے فضیلت دی

جری بذلک لہ فی اللوح والقلم
یہی حکم فضیلت لوح وقلم میں جاری ہوا

مقدم بعد ذکراللّٰہ ذکرھم
ذکر الٰہی کے بعد ان کا ذکر مقدم ہے

فی کل بدو ومختومٌ بہ الکلم
ہر میدان میں انہی کا کلمہ بول رہا ہے

ای القبائل لیست فی رقابھم
وہ کون سا قبیلہ ہے جن کی گردنوں پر

لاوّلیتہ ھذا واولہ نعم
ان کے اوران کے اجداد کے احسان نہیں ہیں

(کشف المحجوب للسیّدی داتا گنج بخش علی ھجویری رضی اللّٰہ عنہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ اہلِ مدینہ کے گھروں میں پوشیدگی سے کچھ مال بھیجا کرتے تھے

فلما مات علی بن الحسین فقدوا ما کانوا یوتون به جب آپ کا وصال ہوا تو لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ کس کی سخاوت تھی۔

کسی نے آپ سے پوچھا کہ شیخین کا مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں کیسا تھا؟ فاشار بیدہ الی القبر وقال منزلتهما منه الساعة آپ نے قبرانور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان دونوں حضرات کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں مرتبہ ومقام وہی تھا جو اس وقت ہے۔(تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۹۲)

حضرت اصمعی فرماتے ہیں کہ میں چاندنی رات کعبہ معظمہ کا اعتکاف کررہا تھا کہ میں نے ایک نہایت غمگین وحزین آواز سنی تو طواف چھوڑ کر اس آواز کی طرف چلا دیکھا تو ایک حسین نوجوان کعبہ معظمہ کے پردوں سے لٹکا ہوا کہہ رہا تھا اے اللہ! اس وقت لوگ سو گئے اور ستارے اپنی تابانی سے رہ گئے تو ہی مالک حی قیوم ہے دنیا کے بادشاہوں نے دروازے بند کردیئے اور ان دروازوں پر نگران پہرے دار کھڑے ہیں اورانہوں نے گداگروں سے ڈرتے ہوئے پردے لٹکادیئے ہیں لیکن تیرادروازہ ہرسائل کے لئے ہروقت کھلا ہے اس لیے میں تیرے دروازے کا سائل ہوں اگرچہ گنہگار ہوں فقیر اور مسکین وقیدی ہوں تاہم تیری رحمت کا امیدوار ہوں اس لیے کہ تو ارحم الراحمین ہے۔

پھر یہ اشعار پڑھے

یامن یجیب دعاء المضطر فی الظلم	یاکاشف الضروالبلوی مع القسم
اے وہ ذات جواندھیروں میں سب کی سنتی ہے	اے دکھ درد ٹالنے والے رب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قدنام وفدی حول البیت وانتبھوا — وانت یاحی یاقیوم لم تنم

میرے تمام ساتھی تیرے گھر کے گرد سو کر بیدار ہو گئے — اور تو حی قیوم نہیں سویا

ادعوک ربی ومولای ومستندی — فارحم بکائی بحق البیت والحرم

اے رب میں تجھے پکار رہا ہوں تو میرا مولا وسہارا ہے — بیت الحرام کے واسطے میرے رونے پر رحم فرما

انت الغفور فجدلی منک مغفرة — اواعف عن یاذالجود والنعم

تو غفور ہے مجھے اپنی بارگاہ سے مغفرت عطا فرمادے — اور مجھے معاف فرمادے اے جود اور نعمتوں والے

ان کان عفوک لایرجوہ ذوجرم — فمن یجود علی العاصین بالکرم

اگر مجرم تیری معافی کی امید نہ رکھے — تو گنہگاروں پر کون کرم کرے گا

اس کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھا کر عرض کی الٰہی وسیّدی ومولائی اگر میں اطاعت کرتا ہوں تو تیری منت واحسان ہے اگر میں نافرمانی کروں تو وہ میری جہالت ہے اور تیرے لئے مجھ پر حجت اور تیری حجت میرے ہاں موجود میرے حال پر رحم فرما اور میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے دادا میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور اپنے حبیب اور اپنے صفی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی زیارت سے محروم نہ فرما۔(روح البیان)

شعر:

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے بوجھے لجائے کو لجانا کیا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں
(اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ)

اس کے بعد مندرجہ ذیل اشعار پڑھے

الا ایھا المأمول فی کل شدۃ
الیک شکوت الضر فارحم شکایتی

اے وہ ذات جو ہر سختی میں کام آتی ہے
میں نے اپنے دکھ کا تجھ سے شکوہ کیا تو میری شکایت پر رحم فرما

الا یا رجائی انت کاشف کربتی
فھب لی ذنوبی کلھا واقض حاجتی

اے میری امید گاہ تو ہی میرے غم کھولتا ہے
میرے تمام گناہ بخش دے اور میری ضرورت پوری فرما

فزادی قلیل ما اراہ مبلغی
علی الزاد ابکی ام لبعد مسافتی

ہائے افسوس! میرا زادِ سفر کم ہے میں منزلِ مقصود پر نہیں پہنچ سکوں گا
اب میں زادِراہ کو روؤں یا سفر کی بعد مسافت کو

اتیت باعمال قباح ردیئۃ
ومافی الوری خلق جنی کجنایتی

تیری بارگاہ میں گندے ردی گناہ لے کر حاضر ہوں
اور دنیا میں مجھ جیسے اور کسی کے گناہ نہ ہوں گے

فرماتے ہیں کہ یہ اشعار پڑھتے پڑھتے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ امامِ زین العابدین تھے میں نے فوراً اٹھا کر انہیں گود میں لے لیا اور ان کے رونے پر خوب رویا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں تک کہ میری آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوان کے چہرۂ اقدس پر پڑے تو انہوں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا تو کون ہے؟ تو نے مجھے اپنے محبوب مشغلے سے روکا

میں عرض گذار ہوا حضور میں آپ کا غلام اصمعی ہوں اور عرض کی حضور اتنی جزع و فزع کیوں جب کہ آپ خاندانِ نبوّت اور معدنِ رسالت سے ہیں آپ حضرات کے بارے میں ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا آیہ کریمہ نازل ہوئی یہ سن کر سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا اے اصمعی یہ کیا کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت اپنے مطیعین کے لئے پیدا فرمائی اگر چہ وہ حبشی غلام ہوں اور دوزخ اپنے نافرمانوں کے لئے پیدا فرمائی ہے اگر چہ وہ بادشاہ اور قریشی ہوں کیا تو نے نہیں سنا فاذا نفخ فلاانساب بینھم یومئذ و لایتساء لون ۔

خیال رہے اس مقام پر حضرت امامِ زین العابدین کا مذکورہ آیت پڑھنا بطورِ عجز و کمالِ انکساری کے ہے کیوں کہ اس نسب سے مراد وہی ہیں جو دنیا میں لوگ ایک دوسرے پر فخر کرتے تھے اور آپس کے نسبی تعلقات پر بحث کرتے تھے اس دن یہ سب منقطع ہو جائے گا قریش کو اوس پر اور اوس کو خزرج پر کوئی فخر نہ ہوگا اس دن تو ان اکرمکم عنداللہ اتقکم کا ظہور ہوگا کہ جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے وہی عزّت والا ہوگا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اذا کان یوم القیمة جمع اللہ الاولین و الاخرین جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اوّلین وآخرین کو جمع فرمائے گا اور ایک روایت میں ہے یوخذ بیدا العبد او الامة یوم القیمة علی رؤس الاولین والاخرین ثم ینادی منادٍ الا ان ھذا فلان بن فلان فمن کان له حق قبله فلیات الی حقه کہ اس دن بندہ یا بندی کا ہاتھ پکڑ کر اولین وآخرین کے سامنے اعلان ہوگا کہ یہ فلان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن فلاں ہے تو جس کسی کا کوئی حق اس کے ذمہ ہو وہ اپنا حق پیش کرے اور ایک روایت میں ہے من لہ مظلمة فلیجیء لیأخذ حقه فیفرح واللّٰہ المرء ان یکون له حق علی والده اوولده اوزوجته وان کان صغیرا کہ اعلان ہوگا کہ جس پر کوئی ظلم ہوا ہے وہ آئے تا کہ اپنا حق لے لے اس وقت آدمی خوش ہوگا اس سے کہ اس کا حق باپ یا اولاد یا بیوی پر ہوا گرچہ وہ کم عمر ہی کیوں نہ ہو۔(تفسیر حسنات)

اور رہا حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کا نسب تو فرماتے ہیں کل سبب ونسب منقطع یوم القیمة الاسببی ونسبی کہ ہر علاقہ ورشتہ روز قیامت قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ (نہ ٹوٹے گا) نیز فرماتے ہیں

کل نسب وصهر ینقطع یوم القیمة الانسبی وصهری کہ نسبی وسسرالی سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے پھر فرمایا

مابال اقوام یزعمون ان قرابتی لاتنفع کل سبب ونسب ینقطع الانسبی وسببی فانها موصولة فی الدنیا والاخرة کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا وآخرت میں بڑا ہوا ہے دوسری حدیث میں یوں فرمایا

مابال یقولون ان رحم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لاتنفع قومه یوم القیمة واللّٰہ ان رحمی موصولة فی الدنیا والاخره کیا خیال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللّٰہ علیه و سلم کی قرابت روزِ قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی خدا کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قسم میری قرابت دنیا و آخرت میں پیوستہ ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں

مابال اقوام یزعمون ان رحمی لاتنفع بل حتی حاء وحکم کیا حال ہے ان لوگوں کا گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی ہاں نفع دے گی یہاں تک کہ قبائل حاء و حکم دو قبیلۂ یمن کو نیز حضور فرماتے ہیں ۔

رأیت کانی دخلت الجنة لجعفر درجه فوق درجة زید فقلت ماکنت اظن ان زیدا دون جعفر فقال جبرئیل زید لیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفر لقرابة منک.

کہ میں نے جنت کو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید بن حارث کے درجہ سے اوپر ہے میں نے کہا مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہے جبرئیل نے عرض کی زید جعفر سے تو کم نہیں مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لیے زیادہ کیا ہے کہ آپ کو حضور سے قرابت ہے۔(رسالۂ مبارکہ ارأة الادب لفاضل النسب لامام احمدرضا محدث بریلوی)

خیال رہے مذکورہ بالا احادیث نصِ قرآنیہ کے معارض نہیں ہیں کیونکہ نسبتوں کا ختم ہو جانا ایک مخصوص وقت میں ہوگا کیونکہ قیامت میں مختلف مواقف ومجالس ہوں گی ہر مجلس دوسری سے الگ نوعیت کی ہوگی کہ کہیں گھبراہٹ وشدّت زیادہ ہوگی تو ایک دوسرے سے بے خبر ہوں گے اور کہیں افاقہ ہوگا تو ایک دوسرے سے سوال کریں گے مزید برآں یہ کہ اللہ کا فرمان فاقبل بعضھم علی بعض یتساء لون سوال کرنے کی تصریح فرما رہا ہے لہٰذا پہلی آیت کا ظہور صعقۂ اولیٰ کے وقت ہوگا جب کہ دوسری کا افاقہ کے بعد اور فاذا نفخ فی الصور بھی اسی پر دلالت کر رہا ہے۔

اسی طرح حدیث لااغنی عنکم شیا میں اغنائے ذاتی مراد ہے نہ کہ اغنائے عطائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ اگر اغنائے عطائی مراد لیا جائے تو یہ احادیثِ متواترہ شفاعت واجماعِ اہلسنت کے خلاف ہے۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال

۹۴ھ میں ہوا اس وقت آپ کی عمر مبارک اٹھاون ۵۸ سال تھی

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام
ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ)

مزارِ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن وحسین کا سرِ مبارک اور امام زین العابدین اور امام باقر اور امامِ جعفر صادق اور حضرت فاطمہ کے مزارات جنت البقیع قبہ سیدنا عباس میں ہیں۔(انوار البشارۃ)

تعظیمِ سادات

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اور ان کی توہین حرام ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہنچائے وہ تین علتوں سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرام یا حیضی بچہ نیز محبتِ آلِ اطہار میں متواتر حدیثیں بلکہ قرآن عظیم کی آیت کریمہ ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القربی۔

خلاصہ کلام یہ کہ سادات کرام کی محبت مسلمان کا دین ہے اور اس سے محروم ناصبی خارجی جہنمی ہے والعیاذ باللہ

حضور سیّدی شیر بیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خان صاحب علیہ الرحمۃ کے پاس ایک سیّدزادے پڑھتے ذہن کند تھا سبق یاد نہ ہو پاتا تھا آپ نے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ سے عرض کی حضور سیّد لڑکا اگر سبق یاد نہ کرتا ہو تو کیا سزا دی جا سکتی ہے؟

حضور سیّدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا محدّث بریلوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مولانا کیا فرماتے ہیں سیّدزادہ اور سزا ہرگز نہیں اس پر عرض گزار ہوئے تو پھر پڑھے گا نہیں جاہل رہے گا

فرمایا جب مجبور ہو جائے تو یہ نیت کر لی جائے کہ شہزادے کے پاؤں میں مٹی لگی ہے اسے صاف کر رہا ہوں۔

نیز ایک مقام پر فرماتے ہیں

''ذلیل خدمت اس سے لینا جائز نہیں اور نہ ہی ایسی خدمت پر اسے ملازم رکھنا جائز اور جس خدمت میں ذلت نہیں اس پر ملازم رکھ سکتے ہیں بحالِ شاگردی جہاں تک عرف اور معروف شرعاً جائز ہے لے سکتا ہے اور مارنے سے مطلقاً احتراز کرے۔

ضروری ہدایات

☆ ا۔ زکوٰۃ سادات کرام وسائرِ بنی ہاشم پر حرامِ قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلاثہ بلکہ ائمہ اربعہ مذاہب کا اجماع قائم ہے۔ (تجلی المشکوۃ تصنیف لطیف سیّدنا اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ۔)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆۲۔بنو ہاشم یہ ہیں۔ (۱) آلِ علی (۲) آلِ عباس (۳) آل جعفر (۴) آل عقیل (۵) آل حارث بن عبدالمطلب۔(تجلی المشکوٰۃ)

☆۳۔زکوٰۃ کے حرام ہونے کی علت ان حضرات کی عزت وکرامت ہے کہ زکوٰۃ مال کا میل اور گناہوں کا دھوون جو اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں۔(اعلیٰ حضرت ایضاً)

☆۴۔ہاشمی کے آزاد شدہ کو بھی زکوٰۃ جائز نہیں۔(ایضاً)

☆۵۔فاطمہ عورت کا بیٹا جب کہ ہاشمی نہ ہو اس کو زکوٰۃ جائز ہے۔ (تجلی مشکوٰۃ شائع کردہ مرکزی مجلس رضا لاہور)

☆۶۔شرع میں نسب باپ سے ہے بعض مشہورین کہ ماں کے سیّدانی ہونے سے سیّد بن بیٹھے ہیں اور باوجود تفہیم اس پر اصرار کرتے ہیں بحکم حدیثِ صحیح مستحقِ لعنتِ الٰہی ہوتے ہیں والعیاذ باللہ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۱۰۹ جدید)

☆۷۔سیّد اگر اسلام سے خارج ہو جائے مثلاً ہندو، سکھ، مرزائی، رافضی وغیرہ بن جائے تو نہ وہ سیّد ہے نہ ہی اس کے یہ فضائل کیونکہ کفر کی وجہ سے اس کا نسب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹوٹ گیا۔

الغرض جو اپنے آپ کو سیّد کہے لیکن عقائد کفریہ رکھے وہ مسلمان ہی نہیں سیّد ہونا تو بڑی بات ہے۔(الکلام المقبول)

☆۸۔حضرت علی کی وہ اولاد جو حضرت خاتون جنت سے ہے اسے سیّد کہتے ہیں نیز سیّد وہ ہوگا جس کا باپ سیّد ہو اگر ماں سیّدانی اور باپ غیر سیّد ہے تو وہ سیّد نہیں نہ ہی اس پر سادات والے احکام جاری ہوں گے۔اور اگر باپ سیّد ماں غیر سیّد ہو تو وہ سیّد ہوگا اور اگر ماں باپ دونوں سیّد ہیں تو وہ نجیب الطرفین سیّد ہے جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ. (الکلام المقبول)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆۹۔ساری قومیں گمراہ ہوسکتی ہیں مگر سارے سیّد کبھی گمراہ نہیں ہوسکتے۔(رسالہ مبارکہ امیرِ معاویہ)

☆۱۰۔امامِ مہدی سیّد ہی ہوں گے جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھردیں گے۔(ایضاً)

☆۱۱۔خلافتِ ظاہری اگرچہ اہلِ بیت سے منتقل ہوگئی مگر خلافت باطنی تاقیامت سادات میں رہے گی چنانچہ ہر زمانہ میں قطب الاقطاب سیّد ہی ہوگا۔

(الصواعق ، ورسالہ مبارکہ امیر معاویہ)

☆۱۲۔سیّد سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو ہم اس گناہ کو برا سمجھیں سیّد کو برا نہ سمجھیں۔

(رسالہ مبارکہ امیرمعاویہ)

☆۱۳۔سنّی سیّد کی بے توقیری سخت حرام ہے صحیح حدیث میں ہے ستة لعنتهم لعنهم اللّٰه و كل نبى مجاب الزائد فى كتاب اللّٰه و المكذب بقدر اللّٰه و المستحل من عترتى ما حرّم اللّٰه. (ترمذی شریف کتاب القدر)

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی ان پر اللہ لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہے از انجملہ ایک وہ جو کتاب اللہ میں اپنی طرف سے کچھ بڑھائے اور وہ جو خیر وشر سب کچھ اللہ کی تقدیر سے ہونے کا انکار کرے اور وہ جو میری اولاد سے اس چیز کو حلال رکھے جو اللہ نے حرام کیا۔

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۴ جدید ص ۴۲۱)

☆۱۴۔اس میں شک نہیں جو سیّد کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ مطلقاً کافر ہے اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے ورنہ مکروہ۔(ایضاً ص ۴۲۲)

☆۱۵۔اور جو سیّد مشہور ہو اگرچہ واقعۃً نہ معلوم ہو اسے بلا دلیلِ شرعی کہہ دینا کہ یہ صحیح النسب نہیں اگر شرائطِ قذف کا جامع ہے تو صاف کبیرہ ہے اور ایسا کہنے والا اسّی کوڑوں کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سزاوار اور اس کے بعد اس کی گواہی ہمیشہ کے لئے مردود اور اگر بشرطِ قذف نہ ہو تو کم از کم بلاوجہ شرعی ایذائے مسلم ہے اور بلاوجہ شرعی ایذائے مسلم حرام۔(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۴ جدید ص ۳۴۲)

☆۱۶۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں لاتقولوا للمنافق سید فانه ان یکن سید فقد استخطتم ربکم عزوجل منافق کو سیّد نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سیّد ہو تو بے شک تم پر تمہارے رب کا غضب ہوا اذ قال الرجل للمنافق یا سیّد فقد اغضب ربه عزوجل جو کسی منافق کو اے سیّد کہے اس نے اپنے رب عزوجل کا غضب اپنے اوپر لیا والعیاذ باللہ۔

☆۱۷۔جو کافر ہو وہ قطعاً سیّد نہیں نہ اسے سیّد کہنا جائز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انه لیس من اهلک۔

☆۱۸۔سیّد صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا۔

☆۱۹۔کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی، وہابی، متصوف، نیچری ہرگز سیّد صحیح النسب نہیں۔

(ختم النبوّت تصنیفِ لطیف محدثِ بریلوی)

☆۲۰۔متوسط حال والے اگر مصارف مستحبہ کی وسعت نہیں دیکھتے تو بحمد اللہ وہ تدبیر ممکن ہے کہ زکوٰۃ کی زکوٰۃ ادا ہو اور خدمتِ سادات بھی بجا ہو یعنی کسی مسلمان مصرفِ زکوٰۃ معتمد علیہ کو کہ اس کی بات سے نہ پھرے مالِ زکوٰۃ سے کچھ روپے بہ نیتِ زکوٰۃ دے کر مالک کر دے پھر اس سے کہے تم اپنی طرف سے فلاں سیّد کی نذر کر دو اس میں دونوں مقصود حاصل ہو جائیں گے کہ زکوٰۃ تو اس فقیر کو گئی اور یہ جو سیّد نے پایا نذرانہ تھا اس کا فرض ادا ہو گیا اور خدمتِ سیّد کا کامل ثواب اسے اور فقیر دونوں کو ملا۔(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۱۰۶ جدید)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆۲۱۔ بڑے مال والے اگر اپنے خالص مالوں سے بطورِ ہدیہ ان حضراتِ علیہ (سادات کرام) کی خدمت نہ کریں تو ان مال والوں کی بے سعادتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۱۰۵ جدید)

اشعار:

باغِ جنت کے ہیں بہر مداح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلِ بیت
کس زبان سے ہو بیان عز و شانِ اہلِ بیت
مدح خوانِ مصطفیٰ ہے مدح خوانِ اہلِ بیت
بے ادب گستاخ فرقے کو سنا اے حسن
یوں کہا کرتے ہیں سُنّی داستانِ اہلِ بیت

(مولانا حسن رضا خان رضی اللہ عنہ)

لطیفہ

کسی نے حضور سیّدی امیرِ ملت قطب الوقت سیّد جماعت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ (بانیٔ پاکستان) سے پوچھا کہ حضور سیّد دوزخ میں جاسکتے ہیں یا نہیں؟ فرمایا رب تو نہیں چاہتا کہ سیّد دوزخ میں جائیں اگر ان میں سے کوئی خود ہی دوزخ میں چھلانگ لگائے تو اس کی مرضی۔

(تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۱۷۸)

الحمدللہ راقم الحروف کو حضور سیّدی پیر سیّد جماعت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے مزارِ پر انوار کی حاضری کا شرف سال رواں کے ماہ ربیع الاوّل میں اپنے شفیق استاد حضرت مفتی عطاء المصطفیٰ وقبلہ گرامیٔ القدر سیّد واجد علی شاہ صاحب (چشم و چراغِ آستانہ کوٹلی میانی) و دیگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احباب کے ہمراہ حاصل ہوا فللّٰہ الحمد صاحب مزار کو پندرہ ہزار احادیث بسند حفظ تھیں
ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء.

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسرا باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے کا شرف حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حاصل ہوا اب اس میں اختلاف ہے کہ آیا پہلے آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آئیں یا پھر اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ دونوں کا نکاح چند دنوں کے فرق سے ہوا۔

نام ونسب

آپ کا نام ونسب الاصابہ میں یوں بیان فرمایا گیا

سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس آپ قریش قبیلہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

اور آپ کا والدہ کی طرف سے سلسلہ نسب یہ ہے سودہ بنت شموس بنت قیس بن زید الانصاریہ بنونجار سے آپ تعلق رکھتی ہیں۔(الاصابہ ج ۸ ص ۱۹۶)

سیّدہ کی کنیت ام الاسود ہے۔سیّدہ کا نسب حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے لوی میں مل جاتا ہے۔(مدارج)

نکاح اوّل

پہلے آپ اپنے چچازاد کے نکاح میں تھیں جن کا نام سکران بن عمرو بن عبدالشمس ہے جو کہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں سیّدہ اور آپ کے ساتھ آپ کے شوہر اوائلِ بعثت میں ہی مکۂ مکرمہ میں مشرف باسلام ہوئے اور اپنے شوہر کیساتھ ہی ہجرتِ حبشہ بھی فرمائی پھر وہاں سکران کا انتقال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا ایک روایت یہ بھی ہے کہ مکۃ المکرمہ میں ہوا۔(مدارج شریف)

اُم المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ کا خواب

مدارج شریف، طبقات ابن سعد میں فرمایا گیا سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا جب مکۃ المکرمہ واپس آئیں تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے ہیں اور قدمِ اقدس ان کی گردن پر رکھا ہے

جب آپ نے اس خواب کو اپنے شوہر سے بیان فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ سچ فرما رہی ہیں تو عنقریب میں انتقال کر جاؤں گا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بیاہ لیں گے۔

دوسرا خواب

اس کے بعد ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے ایک اور خواب دیکھا کہ وہ تکیہ لگائے ہوئے ہیں اور آسمان سے چاند ان پر آ پڑا ہے اس کو جب آپ نے شوہر سے بیان فرمایا تو انہوں نے کہا میں بہت جلد مرجاؤں گا پس اس کے بعد شوہر کی وفات ہوگئی اور چند ہی دنوں میں وصال فرما گئے۔ سیدہ کا شوہر سے ایک لڑکا تھا جو عبدالرحمٰن تھا

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد نکاح

ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضور بہت رنجیدہ رہتے تھے کیونکہ سیدہ کے وصال کے بعد آپ کی صاحبزادیوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ تھا اس لیے حضور پریشان رہتے جس کی وجہ سے صحابہ کرام بھی غمگین رہتے تھے۔ حضرت خولہ بنت حکیم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ کو ایک غم گسار رفیقِ حیات کی ضرورت ہے پھر حضور کی اجازت ملنے پر آپ نے دو خواتین کے نام پیش فرمائے جن میں کی ایک اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں اور دوسری اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

اس کے بعد حضرت خولہ بنت حکیم سیّدہ سودہ بنت زمعہ کے ہاں پیغام نکاح لے کر گئیں تو انہوں نے قبول فرمالیا اور آپ کے والد جو کہ ان دنوں ضعیف العمر تھے انہوں نے بھی آپ کو حضور سے نکاح کرنے کی اجازت دے دی چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم ان کے گھر تشریف لے گئے اور زمعہ نے خطبۂ نکاح پڑھا اور چار سو درہم حق مہر طے ہوا۔

(مسند امام احمد بن حنبل)

امام الانبیاء کی اقتداء میں نماز

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو ہنسایا کرتی تھیں ایک دفعہ فرمانے لگیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم گذشتہ شب میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی فرکعت بی حتی امسکت بانفی مخافة ان یقطر الدم فضحک تو آپ نے رکوع کو اتنا طول دیا کہ میں نے اس خوف سے کہ کہیں نکسیر نہ پھوٹ جائے اپنے ناک کو پکڑے رکھا تو اس پر حضور مسکرا دیئے۔(الاصابہ ج۸ ص ۱۹۷)

حضور کے فرمان پر عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی تمام ازواج سے فرمایا کہ یہ حجۃ الاسلام تھا جو گردنوں سے اتر چکا ہے اس کے بعد اب تم اپنے کو غنیمت جانو اور اپنے گھروں سے باہر نہ نکلو حضور صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ و سلم کے پردہ فرمانے کے بعد تمام ازواج نے حج ادا فرمائے لیکن سیّدہ سودہ بنت زمعہ اور سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما حج نہ پر گئیں اور فرماتی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد ہم سوار نہ ہوں گے جس طرح کہ ہمیں آپ نے وصیت فرمائی ہوئی ہے۔

(مسند امام احمد و مدارج)

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی معیت میں حج

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ استاذنت سودۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ تدفع قبلہ وقبل حطمۃ الناس و کانت امرأۃ ثبطۃ اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے اجازت طلب کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے مزدلفہ جانے کی تو آپ نے سیّدہ کو اجازت عطا فرمائی اور آپ بھاری جسم کی تھیں۔(مسلم شریف کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ من النساء وغیرھن ج ۱ ص ۴۱۷)

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ کا اپنی باری حضرت صدّیقہ کو دینا

حضرت ابن عباس سے سند صحیح کے ساتھ امام ترمذی نے تخریج فرمائی ہے کہ سیّدہ سودہ کو جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے طلاق دینے کا خوف ہوا تو آپ نے عرض کی لاتطلقنی وامسکنی واجعل یومی لعائشۃ ففعل کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم مجھے طلاق نہ دیں حضور مجھے اپنے ساتھ رکھیں اور میں اپنی باری عائشہ کو دیتی ہوں تو حضور نے ایسا ہی کیا جس پر یہ آیت فلاجناح علیہما ان یصلحا بینہما صلحا والصلح خیر۔

تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح خوب ہے نازل ہوئی (ترمذی و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابو داؤد و اصابه)

ایک دوسری روایت میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان سودة لما كبرت قالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدجعلت یومی منک لعائشة فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لعائشة یومین یومها ویوم سودة متفق علیه (مشکوٰۃ ص ۲۷۹، مسلم ج ۱ ص ۴۷۳)

کہ سیّدہ سودہ جب بڑی عمر کی ہوئیں تو عرض گزار ہوئیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم میں نے اپنی باری کا دن عائشہ کو دیا چنانچہ حضور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے دو دن دیتے تھے ایک ان کا اور دوسرا سودہ کا۔ چونکہ سیّدہ سودہ چاہتی تھیں کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں اٹھوں اس وجہ سے انہوں نے اپنا دن عائشہ کو ہبہ فرما دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ بیوی اپنی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے کیونکہ حقوق کا ہبہ درست ہے لیکن بعد میں چاہے تو رجوع بھی کرسکتی ہے اسی طرح مہر و نفقہ وغیرہ بھی معاف کرسکتی ہے۔

(مراۃ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی مرویات

آپ سے پانچ روایات کتب متداولہ میں موجود ہیں جن میں سے ایک بخاری میں ہے اور باقی چار سنن اربعہ میں پائی جاتی ہیں۔ (مدارج و نزهة القاری وغیرہ)

آپ سے ابن عباس، یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ وغیرہ نے روایات بیان فرمائیں۔ (تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۵۹۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ سودہ و عائشہ رضی اللہ عنہما کا ایک دوسرے کو حریرہ ملنا

ایک دفع اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حریرہ (آٹا دودھ میں ملا کر پکاتے ہیں اور یہ کھیر کی طرح رقیق ہوتا ہے) بنایا اور اُمّ المؤمنین سودہ کو کھانے کے لئے کہا مگر آپ نے انکار فرمادیا اس پر سیّدہ صدیقہ نے حریرہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے منہ پر مل دیا یہ دیکھ کر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے جناب سودہ سے فرمایا کہ آپ بھی عائشہ کے منہ پر مل دو اس پر سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے منہ پر مل دیا یہ دیکھ کر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم تبسم فرمارہے تھے اور آپ کی دونوں ازواج بھی مسکرارہی تھیں اسی دوران حضرت عمر نے دروازے سے اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا کہ تم دونوں اپنے منہ دھولو عمر آرہے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اسی دن سے میں عمر سے ہیبت کرتی ہوں۔(مرقاۃ)

آیتِ حجاب

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج رات میں مناصع جو کہ ایک چوڑا میدان ہے کی طرف رفع حاجت کے لئے جایا کرتی تھیں اور حضرت عمر حضور سے عرض کیا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم اپنی ازواج کو پردے کا حکم دیں پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم ایسا نہ کرتے فخرجت سودة بنت زمعه زوج النبی صلی اللہ علیه و سلم لیلة من اللیالی عشاء تو سیّدہ سودہ بنت زمعہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ و سلم ایک رات عشاء کے وقت قضائے حاجت کے لئے نکلیں تو چونکہ آپ طویل القامت تھیں تو حضرت عمر نے ندا کی یاسودة حرصا علی ان ینزل الحجاب کہ اے سودہ ہم نے آپ کو پہچان لیا آپ کی خواہش یہ تھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ حجاب نازل ہو۔(بخاری شریف ج۲ ص ۹۲۲)

تو جب حضرت عمر نے یہ کہا بخدا تم ہم سے چھپ نہیں سکتیں دیکھو کیسے نکلتی ہو تو آپ لوٹ آئیں اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم میرے گھر کھانا تناول فرما رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے دستِ مبارک میں گوشت والی ہڈی تھی حضرت سودہ اندر آئیں اور عرض گزار ہوئیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم میں اپنی ضرورت کے لئے نکلی تو عمر نے ایسے ایسے کہا صدّیقہ فرماتی ہیں کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف وحی فرمائی پھر وحی کی کیفیت ختم ہوئی اور وہ ہڈی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے دستِ مبارک ہی میں رہی۔(بخاری ج۲ ص۷۸۸ ، نزھة القاری ج ا ص ۴۷۱)

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنھا کی بکری

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امّ المؤمنین کی ایک بکری مرگئی تو آپ نے حضور کو اس کی خبر دی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا تو تم نے اس کے چمڑے کو لے لیا ہوتا سیّدہ عرض گزار ہوئیں نأخذ مسک شاۃ قد ماتت ہم مردہ بکری کا چمڑا کیسے لیتے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا انما قال اللہ قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه (الایة) ترجمہ: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے۔(کنز الایمان)

اس لئے اگر تم مردہ بکری کو دباغت دیتے اور اس سے نفع حاصل کرتے تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا سیّدہ فرماتی ہیں کہ فارسلت الیھا فسلخت مسکھا فدبغته فاتخذت منه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قربة حتی تخرقت میں نے اس کی طرف آدمی روانہ کیا اور بکری کی کھال کھچوا دی اور اس کو دباغت دی گئی تو میں نے اس سے مشکیزہ بنایا یہاں تک کہ وہ پھٹ گیا۔

(زجاجة المصابیح (حنفی مشکوۃ) ج ۱ ص ۳۳۲)

فائدہ

چمڑے سے اس کی ناپاک رطوبتوں کو زائل کر دینے کو دباغت کہتے ہیں جس سے چمڑا پاک ہو جاتا ہے۔ اب خواہ دباغت نمک، انار کے چھلکے یا پھر دھوپ یا مٹی وغیرہ میں بار بار ڈال کر دی جائے۔

مسئلہ

جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل ہے (خزائن العرفان)

اُمّ المومنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا وصال

ابن ابی خیثمہ کہتے ہیں کہ توفیت سودہ بنت زمعہ فی آخر الزمان عمر بن الخطاب کہ آپ کی وفات حضرت عمر بن خطاب کے دورِ خلافت کہ اواخر میں ہوئی ویقال ماتت سنة اربع وخمسین یعنی آپ کی وفات کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ۵۴ھ میں ہوئی (الاصابہ ج ۸ ص ۱۹۷) جب کہ تہذیب التہذیب میں ہے کہ ماتت سنة خمس وستین کہ آپ کا وصال ۶۵ھ میں ہوا (تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۵۹۶) خیال رہے پہلے قول کو واقدی نے ترجیح دی ہے (الاصابة ج ۸ ص ۱۹۷) چونکہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا لمبے قد کی اور فربہ جسیم تھیں اس لیے حضرت عمر نے آپ کا جنازہ رات میں لے جانے کا حکم فرمایا حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حبشہ میں میں نے دیکھا کہ عورتوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے واسطے ایک مسہری بنائی جاتی تھی لہٰذا انہوں نے ان کے لئے اسی طرح کی ایک مسہری بنائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر اس پر پڑی تو دیکھ کر حضرت اسماء کے حق میں دعا دی اور فرمایا آپ نے ان کا ستر قائم کیا اللہ تعالیٰ تمہارا ستر فرمائے ستر تھا سترک اللہ

کچھ علماء نے یوں بھی فرمایا ہے کہ اصل میں پردہ دار مسہری سیّدہ زینب بنت جحش کے لئے بنائی گئی تھی اور یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مسہری تیار فرمائی تھی اور سیّدہ خاتونِ جنت کی رحلت ان سے قبل ہوئی تھی پس ثابت ہوا کہ سب سے پہلے سیّدہ فاطمہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے لئے پردہ دار مسہرہ بنائی گئی تھی۔ (مدارج شریف)

خویش و اقارب

مالک بن زمعہ

آپ سیّدہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی اور آپ کی معیت میں آپ کی بیوی عمیرہ بنت السعدی بن واقدان بھی تھیں اور حبشہ ہی میں مقیم رہے حتیٰ کہ حضرت جعفر بن ابی طالب کیساتھ واپس تشریف لائے۔ (الاصابہ ج۵ ص ۵۳۸ ، اسد الغابہ ج۵ ص ۲۶)

عبدالرحمٰن بن زمعہ

یہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے عہدِ مبارک میں پیدا ہوئے ان کے بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کا جھگڑا ہوا چنانچہ بخاری و مسلم میں ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد سے عہد لیا کہ زمعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی باندی کا لڑکا میرا ہے لہٰذا آپ اس کو لے لینا جب فتحِ مکہ ہوا تو حضرت سعد نے ان کو پکڑا اس پر عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ زمعہ کی باندی کا لڑکا ہے اور میرے باپ کے فراش و بچھونا پر پیدا ہوا ہے جب حضور کی بارگاہ میں مقدمہ پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ الولد للفراش وللعاھر الحجر بچہ صاحبِ فراش کے لئے اور زانی کے لئے پتھر اور فیصلہ عبد بن زمعہ کے حق میں فرمایا اور سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ آپ ان سے پردہ کرو۔

(الاصابہ ج۵ ص ۲۹ ، بخاری شریف ج ۲ ص ۱۰۶۵)

عبد بن زمعہ

آپ حضرت ام المومنین سودہ کے بھائی ہیں ان کے والد زمعہ فتحِ مکہ سے قبل وصال کر گئے تھے جب کہ آپ فتحِ مکہ کے دن اسلام لائے اور یہ وہی عبد بن زمعہ ہیں جن سے حضرت سعد بن ابی وقاص نے مخاصمت کی تھی اور آپ کے حق میں فیصلہ ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور کا نکاح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ہوا اس وقت یہ حج کرنے گئے ہوئے تھے واپسی پر جب نکاح کی خبر سنی تو اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگے اللہ کی شان جب اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے تو فرمایا کہ جس دن میں نے اپنے سر پر مٹی ڈالی تھی اس دن میں بیوقوف تھا۔(الاصابہ ج۴ ص ۳۲۲)

قرظہ بن عمرو

ان کا نسب یوں بیان کیا گیا ہے کہ قرظہ بن عبد بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف یہ عبد بن زمعہ کے ماں شریکے ہیں ان دونوں کی والدہ عاتکہ بنت اخیف ہیں۔(الاصابہ ج۴ ص ۳۲۲)

☆☆☆............☆☆☆............☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چوتھا باب

فضائلِ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب سے کتبِ احادیث مزین و متحلّی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و سلم کی اس محبوبہ زوجہ کو ایسے کمالات وخصوصیات سے نوازا ہے کہ جن کی کوئی حد نہیں۔

تبرکاً چند ایک فضائل سے کتاب ہٰذا کو آراستہ کیا جاتا ہے۔

عن ابی سلمة ان عائشة قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یاعائشة هٰذا جبرئیل یقرئک السلام قالت وعلیه السلام ورحمة اللّٰہ قالت وهو یری مالااری (متفق علیه ، مشکوٰۃ)

☆ ۱۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں آپ کو سلام پیش کرتے ہیں سیّدہ جواباً فرماتی ہیں کہ ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت نازل ہوں اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و سلم وہ کچھ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔

نیز سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے فرماتی ہیں قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اریتک فی المنام ثلث لیال یجئی بک الملک فی سرقة من حریر فقال لی هذه امرائک فکشفت عن وجهک الثوب فاذا انت هی فقلت ان یکن هذا من عنداللّٰہ یمضه (متفق علیه ،مشکوٰۃ)

☆ ۲۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے تین رات خواب میں دکھائی گئیں تھیں آپ کو فرشتہ ریشمی عمدہ کپڑے میں لاتا تھا اس نے ہمیں کہا کہ یہ آپ کی زوجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں میں نے تمہارے رخ سے کپڑا اٹھایا تو اچانک وہ تم تھیں میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے تو اسے پورا فرمائے گا۔

☆۳۔دوسری حدیث یہ ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جبرئیل نازل ہوئے اور میری تصویر حضور کے دستِ اقدس میں دی ان دونوں روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ تصویر ریشمی کپڑے پر تھی اور وہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے دستِ اقدس میں دی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دومرتبہ اترے ہوں ایک مرتبہ تصویر ہاتھ میں دی اور دوسری مرتبہ ریشمی کپڑے میں (اشعة اللمعات) یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کی زوجیت کے لئے منتخب ہیں یہ آپ کے لئے رب تعالیٰ کا تحفہ ہیں سمجھ لو رب کا تحفہ کس شان کا ہوگا۔(مراۃ المناجیح)

☆۴۔سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے فرماتی ہیں

ان الناس کانوایتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بذلک مرضاة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وقالت ان نساء رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کن حزبين فحزب فيه عائشة وصفيةوسودة والحزب الاخر ام سلمة وسائرنساء رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فكلم حزب ام سلمة فقلن لها كلمي رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم يكلم الناس فيقول من اراد ان يهدى الى رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فليهده اليه حيث كان فكلمته فقال لها لاتؤذيني فى عائشة فان الوحى لم يأتنى وانا فى ثوب امرأة الاعائشة قالت اتوب الى اللّٰه من اذاک یا رسول اللّٰه ثم انهن دعون فاطمة فارسلن الى رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فكلمته فقال يابنية الاتحبين مااحب قالت بلى قال فاحبى هذه(متفق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ، مشکوٰۃ)

یعنی صحابہ کرام اپنے تحائف کے لئے جنابِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری تلاش کرتے تھے اس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی خوشنودی تلاش کرتے تھے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بیویاں دو گروہ تھیں ایک گروہ میں سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا تھیں اور دوسرا گروہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضور کی دیگر ازواج کا تھا حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے گفتگو کی ان سے کہا کہ تم حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے بات کرو کہ آپ صحابہ سے فرمائیں کہ جو بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں تحفہ بھیجنا چاہے تو آپ کو بھیج دیا کرے حضور صلی اللہ علیہ و سلم جہاں بھی ہوں چنانچہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے گذارش کی تو حضور نے فرمایا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تکلیف نہ دو کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی بیوی نہیں جن کے بستر میں میں ہوں اور وحی آئے سیّدہ نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ کو ایذاء رسانی سے میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں پھر تمام بیویوں نے سیّدہ بتول فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں بھیجا آپ نے عرض کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے پیاری بیٹی جس سے میں محبت کرتا ہوں ان سے تم محبت نہیں کرتیں عرض کی کیوں نہیں یعنی محبت کرتی ہوں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا پس عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرو۔

☆۵۔امام ترمذی روایت فرماتے ہیں ان جبرئیل جاء بصورتها فی خرقة حریر خضراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال هذه زوجتک فی الدنیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والاخرة (مشکوٰۃ ص ۵۷۳، ترمذی ج ۲ ص ۲۲۸ مطبوعہ ضیاء القرآن)

بے شک حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ریشم کے سبز ٹکڑے میں ان کی تصویر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں لائے اور عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم یہ دنیا و آخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔ اشعۃ اللمعات میں شیخ محقق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس جگہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے جنت کی بشارت ہے اور تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن جنتی ہیں جنتی ہونے کی بشارت دس حضرات (عشرۂ مبشرہ) کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

خیال رہے تصویر کی حرمت قدوم مدینہ کے بعد ہے۔ (حاشیہ ترمذی ج ۲ ص ۲۲۸)

☆۶۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ اپنی صحیح میں حدیث روایت فرماتے ہیں کہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الامریم بنت عمران و آسیة امراة فرعون وفضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب ج ۱ ص ۵۳۲)

یعنی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا مردوں میں کامل بہت سے افراد ہوئے لیکن عورتوں میں مریم رضی اللہ عنہا بنت عمران و آسیہ رضی اللہ عنہا زوجۂ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی جب کہ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

☆۷۔ نیز حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی الطعام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت کھانوں پر ہے۔(بخاری ج ا ص ۵۳۲)

☆۸۔نیز امام ترمذی ودیگر محدثین روایت فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ کون محبوب ہے قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها (ترمذی ابواب المناقب ص ۲۲۸) فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم مردوں میں کون محبوب ہے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد یعنی حضرت سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ ۔

☆۹۔نیز عبداللہ ابن زیاد الاسدی فرماتے ہیں کہ میں نے عمار کو کہتے سنا کہ هی زوجة فی الدنیا والاخرة یعنی عائشة (ترمذی ابواب المناقب) حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ ہیں۔

☆۱۰۔امام بخاری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا تو رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے اصحاب کو تلاش کے لئے بھیجا نماز کا وقت ہوا تو پانی نہ ہونے کی وجہ سے بغیر وضو کے نماز ادا کی جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں شکایت پہنچی فنزلت آیة التیمم قال اسید بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ مانزل بک امرقط الاجعل اللہ لک منه مخرجا وجعل للمسلمین فیه برکة (الصحیح البخاری فضل عائشة رضی اللہ عنها) تو آیت تیمّم نازل ہوئی اس پر حضرت اسید بن حضیر نے فرمایا کہ اللہ آپ کو جزائے خیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دے آپ پر جب بھی کوئی آزمائش نازل ہوئی تو اللہ نے آپ کو اس سے نجات دی اور مسلمانوں کیلئے اس میں برکت رکھی خیال رہے تمام خصوصیات امّت محمد یہ صلی اللہ علیہ و سلم میں سے ہے جو کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے طفیل حاصل ہوئی جیسا کہ مذکورہ روایت سے معلوم ہوا۔

☆ ۱۱۔ نیز سیّدہ رضی اللہ عنہا کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ آپ کے دہن مبارک کا لعاب اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا لعاب دہن اکٹھا ہوا چنانچہ فرماتی ہیں ان اللہ جمع بین ریقی و ریقه عند موته یعنی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے لعاب دہن کو اکٹھا فرمایا۔

(رواہ البخاری ، مشکوٰۃ وفات النبی ص ۵۴۷)

فائدہ

امام نووی فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ جس شخص سے پانی و مٹی دونوں معدوم ہوں تو اس پر اسی حالت میں نماز پڑھنا واجب ہے جب کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اس بارے میں چار اقوال ہیں قول اوّل جو کہ زیادہ صحیح ہے وہ یہ ہے کہ ایسے شخص پر اسی حالت میں نماز پڑھنا واجب ہے پھر بعد میں اعادہ بھی بطور وجوب ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے جب کہ بعد میں اعادہ واجب تیسرا قول یہ ہے کہ فی الحال پڑھنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے البتہ بعد میں قضاء واجب ہے چوتھا قول یہ ہے کہ فی الحال پڑھنا واجب ہے اور اعادہ واجب نہیں ہے۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ اس حالت میں نماز پڑھنے سے رک جائے گا اور اس پر تشبہ بالصلوٰۃ بھی واجب نہیں جب کہ صاحبین فرماتے ہیں کہ اس پر تشبہ بالصلوٰۃ واجب ہے البتہ اس نماز کی قضا کرنے میں تینوں حضرات یعنی امام اعظم وابو یوسف و امام محمد رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنہم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔(عمدۃ القاری الجزء السادس عشر بیروت لبنان)

☆۱۲۔امام بخاری روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم اپنے مرض الوفات میں فرماتے تھے کہ کل میں کہاں ہوں گا؟ کل میں کہاں ہوں گا؟ حرصا علی بیت عائشۃ قالت عائشۃ فلما کان یومی سکن (صحیح البخاری باب فضل عائشۃ)

یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری پر حرص کرنے کی وجہ سے آپ فرماتی ہیں کہ جب میری باری تھی تو آپ کو سکون واطمینان ہوا سبحان اللہ یہ فضیلت بھی سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کے حجرۂ مبارکہ میں آپ کی آغوش میں وصال فرمایا چنانچہ فی روایۃ مسلم فلما کان یومی قبضہ اللہ بین سحری ونحری (عمدۃ القاری) یعنی جب میری باری تھی اور میرے سینے کے اوپر والے حصے میں رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے وصال فرمایا (اللہ نے ان کو قبض فرمایا) اور دیگر کتب میں اس طرح بھی ہے کہ توفی فی بیتی وفی یومی وبین سحری ونحری حاصل یہ کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے آخری ایام میں سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی کو مشرّف فرمایا خیال رہے کہ اس سے کوئی یہ وہم نہ کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ازواج کے درمیان عدل نہیں کیا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ و سلم تمام ازواج رضی اللہ عنہن کو شرف بخشا کرتے تھے حتیٰ کہ جب سفر پر جاتے تو ازواج کے مابین قرعہ ڈالا جاتا جس کا نام نکلتا وہ حضور کی معیّت میں سفر میں جاتیں چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد السفر اقرع بین نسائہ فایتھن خرج سھمھا خرج بھامعہ (متفق علیہ ، مشکوٰۃ) یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ پاک کے مابین قرعہ ڈالتے پھر ان میں سے جس کا حصہ نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے نیز دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن نے اس کی اجازت بھی دی تھی اور تمام اس پر خوش تھیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسأل فی مرضہ الذی مات فیہ این انا غدا این انا غدا یرید یوم عائشة فاذن لہ ازواجہ یکون حیث یشاء فکان فی بیت عائشة حتی مات عندھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اپنے اس مرض میں پوچھتے تھے جسمیں آپ کی وفات ہوئی کہ ہم کل کہاں رہیں گے ہم کل کہاں رہیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دن ڈھونڈتے تھے پھر تمام ازواج پاک نے آپ کو اجازت دے دی کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم جہاں چاہیں رہیں چنانچہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں رہے حتیٰ کہ انہیں کے ہاں وفات پائی۔

مراۃ المناجیح میں ہے کہ یہ ان پاک بیویوں کا انتہائی ادب ہے ورنہ وہ تمام جانتی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جانا چاہتے ہیں آپ ہی کی باری میں آپ ہی کے گھر میں آپ کے سینہ انور پر وفات پائی اور آپ ہی کے گھر میں تا قیامت آرام فرما ہوئے۔(مشکوٰۃ ، مراۃ)

☆۱۳۔سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم آپ کے ہاں دو راتیں قیام فرماتے جب کہ دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے ہاں ایک ایک۔

چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں انّ سودۃ لما کبرت قالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جعلت یومی منک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لعائشة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم لعائشة يومين يومها ويوم سودة (متفق عليه ، مشكوٰة)

کہ بی بی سودہ رضی اللہ عنہا جب عمر رسیدہ ہوگئیں تو عرض گزار ہوئیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم میں نے اپنی باری کا دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے دو دن دیتے تھے ایک ان کا اپنا اور دوسرا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا۔

☆۱۴۔ خیال رہے دس خصوصیات سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ایسی تھیں جن کی وجہ سے آپ دیگر ازواج پر فخر فرمایا کرتیں تھیں جب آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کیا ہیں تو فرمایا نزل الملك بصورتي وتزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم لسبع سنين واهديت له تسع سنين۔

☆۱۔ فرشتہ میری تصویر کے ساتھ آپ کے پاس آیا۔

☆۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھ سے سات سال کی عمر میں عقد (نکاح) فرمایا اور نویں سال میں رخصت ہوئی۔

☆۳۔ وتزوجني بكرا لم يشركه في احد من الناس. میرا عقد نکاح حالت بکر (کنواری حالت) میں ہوا۔

☆۴۔ و اتاه الوحي وانا واياه في لحاف واحد میں اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم ایک جگہ ہوتے اور وحی آتی۔

☆۵۔ وكنت من احب الناس اليه اور میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو محبوب ترین تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆۶۔ونزل فی آیات من القرآن کادت الامۃ تھلک فیھن میری شان میں اٹھارہ آیتیں قرآن کریم کی نازل ہوئیں جب کہ امت قریب بہلاکت تھی۔

☆۷۔ورایت جبرئیل علیہ السلام ولم یرہ احدمن نسائہ غیری میں نے جبرئیل روح الامین کو دیکھا اور میرے سوا ازواج میں سے کسی نے نہ دیکھا

☆۸۔وقبض فی بیتی اور میرے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے وفات پائی جب کہ میرے اور فرشتہ کے سوا کوئی قریب نہ تھا۔

☆۹۔میری شان میں آسمان سے برأت آئی اور میں پاک تھی اس پاک ذات کے نزدیک۔

☆۱۰۔ولقد وعدت مغفرہ واجرا عظیما مجھے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہوا۔

(تفسیر الحسنات)

☆۱۵۔شیخ صاحب مدارج النبوۃ شریف میں فرماتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کسی ایسی عورت سے شادی نہ فرمائی جس کے باپ اور ماں نے راہ خدا میں ہجرت کی ہو سوائے میرے (مدارج شریف مترجم)

☆۱۶۔حاصل کلام یہ کہ جناب سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ریت کے ذرّوں آسمان کے تاروں کی طرح بے شمار ہیں۔(مراۃ المناجیح)

تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نام عائشہ بنت عبداللہ بن ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک ہے والدہ کی طرف سے سلسلۂ نسب یہ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عائشہ بنت اُمّ رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس (بن عتاب) بن اذینہ ابن سبیع بن دھمان بن الحارث بن غنم بن مالک بن کنانہ الکنانیہ۔ (اسدالغابہ)

فائدہ

آپ خود صدّیقہ ہیں اور صدّیق کی بیٹی ہیں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ میں سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ (اسدالغابہ)

آپ کی کنیت امّ عبداللہ ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کو یہ کنیت عطا فرمائی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے نام پر کیونکہ وہ آپ کے بھانجے ہیں چنانچہ عمدۃ القاری میں ہے تکنی بام عبداللہ کناھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابن اختھا عبداللہ بن الزبیر (عمدۃ القاری ج ۱ ص ۷۵) ایک روایت کے مطابق یوں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے تحنیک فرمائی ان کے منہ میں آپ نے اپنا لعابِ دہن ڈالا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ یہ عبداللہ ہیں اور آپ اُمّ عبداللہ۔ (مدارج شریف)

جیسا کہ مذکور ہوا آپ کی والدہ کا نام اُمّ رومان ہے جو کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی والدہ ہیں اور حضرت اسماء سیّدہ صدّیقہ کی بہن ہیں لقب صدّیقہ اور کبھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ کو حمیرا سے خطاب فرماتے تھے۔

بوقتِ نکاح ورخصتی سیّدہ رضی اللہ عنہا کی عمر

تزوجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قبل الھجرۃ بسنتین وقیل بثلاث وقیل سنۃ ونصف اونحوھا فی شوال (عمدۃ القاری)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ سے نکاح مکۃ المکرّمہ میں ہجرت سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دو سال یا تین سال یا ڈیڑھ سال قبل شوال کے مہینے میں فرمایا

وقال الزبير تزوجها رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد خديجة بثلاث سنين وتوفيت خديجة قبل الهجرة بثلاث سنين وقيل باربع سنين وقيل بخمس سنين (اسدالغابه)

یعنی زبیر نے یہ کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ صدیقہ سے نکاح سیّدہ خدیجہ کے تین سال بعد فرمایا جب کہ حضرت خدیجہ کا وصال ہجرت سے تین سال یا چار سال یا پانچ سال قبل ہوا۔

بہرحال سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر نکاح کے وقت چھ سال یا پھر سات سال تھی جب کہ رخصتی کے وقت نو سال تھی عمدۃ القاری میں ہے وهي بنت ست سنين وقيل سبع (عمدة القاری) یعنی آپ نکاح کے وقت چھ یا سات سال کی تھیں وبنى بها وهي بنت تسع سنين المدينة (اسدالغابه) اور آپ کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے مدینہ منورہ ہی میں شرف بخشا درآنحالیکہ آپ نو سال کی تھیں۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها وهي بنت سبع سنين وزفت اليه وهي بنت تسع سينن ولعبهامعها ومات عنها وهي بنت ثماني عشرة. (رواه مسلم)

یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے نکاح کیا جب وہ سات سال کی لڑکی تھیں اور رخصت ہوئیں جب وہ نو برس کی لڑکی تھیں ان کے کھلونے ان کے ساتھ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے انہیں چھوڑ کر وفات پائی جب وہ ۱۸ سال کی تھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوداؤد شریف میں ہے عن عائشہ قالت تزوجنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وانا بنت سبع قال سلیمان اوست ودخل بی وانا بنت تسع (ابوداؤد شریف کتاب النکاح)

سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے میرے ساتھ نکاح فرمایا تو میں سات سال کی تھی سلیمان نے کہا چھ سال کی اور میرے ساتھ خلوت فرمائی تو میں نو سال کی تھی۔

خیال رہے صحیح بات وہی ہے جو اس روایت میں بیان فرمائی گئی ہے اور تاریخ وسیرت کی کتابوں میں اکابر علمائے اسلام نے ایسا ہی لکھا ہے اور اسی پر اعتماد و جزم فرمایا واللّٰہ اعلم بالصواب (شاھجھانپوری) خیال رہے سیّدہ چھ سال کی ہوکر ساتویں سال میں داخل ہو چکی تھیں (مراۃ المناجیح) لہٰذا روایات میں تعارض نہ ہوگا۔

واقعۂ نکاح

حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کے انتقال کے بعد حکیم کی بیٹی حضرت خولہ جو کہ عثمان ابن مظعون کی زوجہ ہیں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں اے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کیا آپ شادی نہ فرمائیں گے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کس سے عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اگر آپ چاہیں تو کنواری سے اور اگر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی رضا ہو تو خواہ ثیّبہ سے آپ نے فرمایا کنواری کس سے؟ عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ کے مخلوق میں محبوب ترین شخص کی صاحبزادی سے یعنی حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے فرمایا ثیّبہ میں سے کس سے؟ عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سودہ بنت زمعہ سے جو کہ آپ پر ایمان لا چکی ہیں اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلم کی بارگاہ کی پیروکار ہیں پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت خولہ کو حکم فرمایا کہ جا کر ان کو نکاح کا پیغام دو حضرت خولہ فرماتی ہیں فدخلت بیت ابی بکر فقالت یا ام رومان ماذا ادخل اللّٰہ عزوجل علیکم من الخیر والبرکۃ قالت وماذاک قالت ارسلنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخطب علیہ عائشۃ قالت انتظری ابابکر حتی یأتی فجاء ابوبکر فقالت یاابابکر ماذاادخل اللّٰہ علیکم من الخیر والبرکۃ قال وماذاک قالت ارسلنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخطب علیہ عائشۃ قال ھل تصلح لہ انما ھی ابنتاخیہ فرجعت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فذکرت لہ ذلک قال ارجعی الیہ فقولی لہ انا اخوک وانت اخی فی الاسلام وبنتک تصلح لی فرجعت فذکرت ذالک لہ قال انتظری وخرج قالت ام رومان ان مطعم بن عدی قد کان ذکرھا علی ابنہ فواللّٰہ ماوعد وعدا قط فاخلفہ لابی بکر فدخل ابوبکر علی مطعم بن عدی عندہ امرأتہ ام الفتی فقالت یاابن ابی قحافۃ لعلک مصب صاحبنا مدخلہ فی دینک الذی انت علیہ ان تزوج الیک قال ابوبکر للمطعم بن عدی اقول ھذہ تقول قال انھا تقول ذلک فخرج من عندہ وقد اذھب اللّٰہ عزوجل ماکان فی نفسہ من عدتہ التی وعدہ فرجع فقال لخولۃ ادعی لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فدعتہ فزوجھا ایاہ وعائشۃ یومئذ بنت ست سنین

(مسند احمد بن حنبل ج۶ ص ۲۱۱)

یعنی میں حضرت صدیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ کے گھر گئی اور حضرت ام رومان سے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے کس قدر بھلائی اور برکت کا سامان مہیا فرمایا ہے حضرت امّ رومان نے کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ کیا ہے خولہ نے کہا کہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھ کو آپ کی صاحبزادی کے رشتہ کے لئے بھیجا ہے اُمِ رومان نے فرمایا ابوبکر کے آنے تک انتظار کرو پس حضرت ابوبکر تشریف لے آئے حضرت خولہ نے سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر آپ کے لئے خیر و برکت کا سامان کیا ہے آپ نے فرمایا وہ کیسے حضرت خولہ نے کہا کہ مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے لئے بھیجا ہے آپ نے فرمایا کیا عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے ٹھیک ہے اس لئے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بھتیجی ہے حضرت خولہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں آکر عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا آپ ان سے جاکر کہو کہ وہ میرے اور میں ان کا اخ فی الدین ہوں لہٰذا عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مجھ سے ہوسکتا ہے آپ نے واپس آکر حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا کہ انتظار کرو اور باہر تشریف لے گئے ام رومان نے کہا کہ مطعم بن عدّی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیلئے اپنے بیٹے کے لئے (رشتے کا) ذکر کیا تھا اور قسم بخدا حضرت صدّیق نے زمانۂ جاہلیت میں بھی کبھی وعدہ خلافی نہیں فرمائی اس کے بعد حضرت صدّیق مطعم بن عدّی کے پاس پہنچے ان کے پاس ان کی زوجہ (بیوی) تھی اس نے کہا کہ ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ اگر یہ لڑکی ہمارے گھر آوے گی تو ہمارا لڑکا بے دین ہوجائے گا اس دین پر جس دین پر آپ تھے حضرت صدّیق نے مطعم بن عدّی کو کہا کیا یہ آپ کا قول ہے اس نے کہا جو میری زوجہ کہتی ہے وہی میرا قول ہے پس آپ واپس آگئے اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے وعدہ سے سبکدوش فرمایا واپس آکر آپ نے حضرت خولہ سے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو بلوالو تو حضرت صدّیق نے بیٹی کا نکاح اسی دن حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے کردیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اس وقت عائشہ کی عمر ۶ سال تھی۔

سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا دنیائے علم میں

۱۔ ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے روایت کی کہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم جب کسی بات میں شک کرتے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی پوچھتے تھے اور ان کے پاس اس کا علم پاتے تھے۔

۲۔ مسروق سے مروی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ آیا عائشہ رضی اللہ عنہا فرائض اچھی طرح جانتی تھیں انہوں نے کہا کیا خوب اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے اصحاب کی استانی دیکھا اکابر صحابہ ان سے فرائض پوچھتے تھے۔

۳۔ ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو سنت رسول صلی اللہ علیہ و سلم کا عالم نہ پایا اور نہ فقیہ اور نہ کسی آیت کے شانِ نزول میں ان سے زیادہ عالم دیکھا نہ ہی فرائض میں۔

۴۔ محمود بن لبید سے مروی ہے کہ ازواجِ نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے کثیر احادیث حفظ کر لیں مگر نہ عائشہ و اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما کے برابر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے عہد میں اپنی وفات تک فتویٰ دیتی رہیں ان پر اللہ کی رحمت ہو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد اکابر صحابہ حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما آپ سے احادیث دریافت کرواتے تھے۔ (طبقات ابن سعد)

۵۔ علم و اجتہاد میں سب سے زیادہ بڑھی ہوئیں تھیں حضراتِ خلفاء راشدین کے عہد ہی سے فتویٰ دیتی تھیں (نزھۃ القاری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

شمعِ تاباں کاشانۂ اجتہاد
مفتیِ چہار ملّت پہ لاکھوں سلام

۶. وروت عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کثیرا روی عنہا عمر بن الخطاب و کثیر من الصحابۃ و من التابعین مالا یحصی (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ الجزء السابع)

حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے کثیر روایات کیں اور آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ و دیگر کثیر صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت فرمائیں جو کہ شمار سے باہر ہیں۔

۷. قال عروۃ مارأیت احدا منہم اعلم بفقہ و لا بطب و لا بشعر من عائشۃ. (ایضاً)

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے بڑھ کر کوئی فقیہ و علم طب میں ماہر اور نہ ہی علم شعر میں کامل جانا۔

۸. و کان اکابر الصحابۃ یسألونہا عن الفرائض و قال عطاأ بن ابی رباح کانت عائشۃ من افقہ الناس و احسن الناس رأیا فی العامۃ. (ایضاً)

اکابر صحابہ آپ سے مسائل پوچھتے تھے عطا ابن ابی رباح نے کہا کہ آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ تھیں اور عامۃ الناس میں قیاس کے اعتبار سے سب سے اچھی رائے والی تھیں۔

۹. و کان مسروق اذا روی عنہا یقول حدثتنی الصدیقۃ بنت الصدیق البریۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المبرأة.(ایضاً)

اور مسروق جب ان سے روایت فرماتے تو کہتے مجھ سے حدیث بیان فرمائی صدیقہ جو کہ صدیق کی بیٹی ہیں اور جو کہ ہر عیب سے بری اور اللہ کی بارگاہ میں براءت یافتہ ہیں۔

۱۰۔و کانت من اکبر فقهاء الصحابة (عمدة القاری) آپ اکبرِ فقہائے صحابہ میں سے تھیں۔

۱۱۔نیز ان چھ صحابہ میں سے تھیں جنہوں نے سب سے زیادہ احادیث روایت فرمائیں چنانچہ عمدۃ القاری میں ہے واحد الستة الذين هم اكثر الصحابة رواية (عمدة القاری)

۱۲۔ترمذی شریف میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی الله عنه فرماتے ہیں ما اشکل علینا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث قط فسألنا عائشة الا وجدنا عندها منه علما (ترمذی من فضل عائشة) یعنی ہم اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم پر کوئی حدیث مشکل نہ ہوئی کبھی بھی پھر ہم نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔مگر ہم نے ان کے پاس اس کا علم پایا۔

۱۳۔باوجودیکہ جب رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا اس وقت آپ کی عمر مبارک اٹھارہ سال تھی جیسا کہ علامہ عینی فرماتے ہیں وتوفی عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهى بنت ثمانى عشرة. (عمدة القاری) جب کہ بوقتِ رخصتی عمر شریف نو سال تھی جیسا کہ گذرا آپ سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک سو چوہتر پر شیخین نے اتفاق فرمایا جب کہ چون امام بخاری نے اور اٹھاون امام مسلم نے منفرداً روایت فرمائی ہیں نیز آپ سے روایت کرنے والے صحابہ و تابعین کی تعداد تقریباً دو سو ہے۔(عمدة القاری کتاب بدء الوحی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۴۔احادیث میں وارد ہوا ہے کہ خذوا ثلثی دینکم من ھذہ الحمیرا یعنی تم عائشہ حمیرا سے اپنا دو تہائی دین حاصل کرو۔(مدارج شریف)

۱۵۔عن موسیٰ بن طلحۃ قال مارأیت احدا افصح من عائشۃ .

(رواہ الترمذی مشکوٰۃ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ سے کسی کو زیادہ فصیح نہ دیکھا۔

مرویات اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چند ایک مرویات ذکر کی جاتی ہیں

۱ .عن عائشۃ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا ان الحارث بن ھشام قال یارسول اللہ کیف یأتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یأتینی مثل صلصلۃ الجرس وھواشد علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ماقال واحیانا یتمثّل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی مایقول قالت عائشۃ ولقدرأیتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا.

(الصحیح البخاری کتاب الوحی ج ۱ ص ۲)

ترجمہ: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم آپ کی طرف وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے جب وہ تمام ہوتی ہے تو جو کہا میں اسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آ کر گفتگو کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نازل ہوتی اور وہ موقوف ہوتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔

(ترجمۂ شاھجھانپوری)

۲. عن عائشة قالت قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ زیادہ برکت والا وہ نکاح ہے جس میں بوجھ کم ہو۔

۳. عن عائشة قالت اتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بسارق فقطعہ فقالوا ما کنا نراک یبلغ بہ ھذا قال لو کانت فاطمۃ لقطعتھا (رواہ النسائی مشکوٰۃ)

سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں ایک چور لایا گیا تو آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا لوگ عرض گذار ہوئے حضور ہم گمان نہ کرتے تھے کہ یہ یہاں تک پہنچ جائے گا فرمایا اگر فاطمہ ہوتیں تو میں ان کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

۴. عن عائشة قالت ما نظرت او ما رأیت فرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قط (رواہ ابن ماجہ مشکوٰۃ) فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا ستر نہ دیکھا۔

۵. عن عائشة اُمّ المؤمنین انھا قالت اتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بصبی فبال علی ثوبہ فدعا بماء فاتبعہ ایاہ (الصحیح البخاری کتاب الوضو ج ۱ ص ۳۵)

فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑے پر بول کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈال دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۶۔عن عائشة عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال کل شراب اسکر فھو حرام (بخاری کتاب الوضو) فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ لائے حرام ہے۔

۷۔عن عائشة ان رجلا قال لنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسھا واظنھا لوتکلمت تصدقت فھل لھا اجر ان تصدقت عنھا قال نعم (بخاری شریف کتاب الجنائز ج ۱ ص ۱۸۶) فرماتی ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں میرا خیال ہے کہ اگر وہ گفتگو کرتیں تو صدقہ دیتیں اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا فرمایا ہاں۔(شاھجھانپوری)

۸۔عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاتسبوا لاموات فانھم قد افضوا الی ماقدموا (بخاری شریف کتاب الجنائز ج ۱ ص ۱۸۷)

فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا مردوں کو سب وشتم نہ کرو کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجا تھا اس تک پہنچ گئے ہیں۔

۹۔عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصغی الی رأسہ وھو مجاور فی المسجد فارجلہ وانا حائض. (بخاری شریف کتاب الاعتکاف ج ۱ ص ۲۷۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے جب کہ آپ مسجد میں اعتکاف کئے ہوتے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔(شاھجھانپوری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

١٠۔عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في العشر الاواخر من رمضان ويقول تحروا ليلة القدر في العشر الاواخر من رمضان (بخاری شریف کتاب الصیام ج ١ ص ٢٧١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔(ایضاً)

١١۔عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول في ركوعه وسجوده سبحنك اللهم ربّنا وبحمدك اللّهم اغفرلي يتاوّل القرآن

فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم اپنے رکوع وسجدوں میں اکثر یہ دعا پڑھتے اے اللہ ہمارے رب اور ساتھ اپنی تعریف کے اے اللہ مجھے بخش دے آپ قرآن مجید کی تعمیل کرتے۔(بخاری کتاب الصلوٰۃ ج ١ ص ١١٣)

١٢۔عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وانا راقدة معترضة على فراشه فاذا اراد ان يوتر ايقظني فاوترت.

(بخاری ابواب الوتر ج ١ ص ١٣٦)

سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر ترچھی لیٹی رہتی جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

حصول برکت کے لئے بارہ روایات پیش کی گئیں۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت وفیاضی کا یہ عالم تھا کہ گھر میں جو مال ہوتا بانٹ دیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتی تھیں حتیٰ کہ خود پیوند والے کپڑے استعمال فرماتیں چنانچہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لقد رأیت عائشة رضی اللہ عنہا تقسم سبعین الفا وانها لترقع جیب درعها کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ آپ نے ستر ہزار اللہ کی راہ میں خیرات کیے حالانکہ خود آپ اپنی قمیص کی جیب میں پیوند لگاتی تھیں۔

(حلیة الاولیاء ج ۲ ص ۵۸)

اسی طرح مرقاۃ میں حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں ایک بار امّ المؤمنین انگور کھا رہی تھیں کہ کوئی سائل آیا اور آپ کے پاس ایک ہی دانہ انگور کا بچا تھا سیّدہ نے سائل کو وہی عطا فرما دیا جس پر وہ ناراض ہوا تو امّ المؤمنین نے فمن یعمل مثقال ذرة خیر یره ترجمہ: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا (کنز الایمان) پڑھ کر فرمایا انگور کا ایک دانہ بھی ذرہ کو مشتمل ہے۔

(باب فضل الفقراء الفصل الثانی تحت حدیث انس)

بخاری شریف کتاب الزکوٰۃ میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنی خالہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دخلت امرأة معها ابنتان لها تسأل فلم تجد عندی شیأ غیر تمرة فاعطیتها ایاها کہ ایک عورت میرے پاس کچھ مانگتے ہوئے اپنی دو بیٹیوں کیساتھ آئی اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس نے کچھ نہ پایا اس کے سوال کرنے پر میں نے وہ کھجور اسے دے دی۔ (الصحیح البخاری)

نیز حضرت عروہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے فواللہ ماغابت الشمس عن ذلک الیوم حتی فرقها قسم بخدا اس دن کے سورج غروب ہونے سے قبل آپ نے ان کو بانٹ دیا پھر آپ کی کنیزہ نے عرض کی لو اشتریت من هذا الدراهم بدرهم لحما کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیاہی اچھا ہوتا کہ آپ ان درہموں میں سے کسی درہم سے گوشت خرید لیتیں آپ نے فرمایا لوقلت قبل ان افرقها لفعلت اگر آپ یہ بات میرے تقسیم کرنے سے قبل کہتی تو میں گوشت خرید لیتی۔(حلیة الاولیاء حافظ ابونعیم ج۲ ص۵۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے کپڑے چاندی اور دیگر اشیاء بھیجیں سیّدہ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا تو رونے لگیں اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو نہ پایا (کیونکہ آپ فقرِ اختیاری کے بادشاہ تھے) پھر آپ نے ان تمام اشیاء کو تقسیم فرمادیا اور آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد روزے رکھا کرتی تھیں تو جب افطار کا روٹی اور روغن کیساتھ فرمائی تو ایک عورت نے عرض کی اے اُمّ المؤمنین اگر آپ حکم دیتیں تو ہم ایک درھم کا گوشت خرید کر (روٹی کیساتھ) کھالیتے فقالت عائشة کلی فواللہ مابقی عندنا منه شئ آپ نے فرمایا کہ کھانا کھاؤ کیونکہ قسم بخدا ہمارے پاس کچھ بھی نہ بچا۔(سب کا سب راہِ خدا میں بانٹ دیا)(ایضاً)

حضرت ابن زبیر سیّدہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے اور آپ کو بہت محبوب تھے چونکہ سیّدہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو کچھ بطورِ عطیہ کے آتا اس کو صدقہ کر دیتیں جس کی چند ایک مثالیں گذریں ایک دفعہ آپ نے اونٹنی کا بچہ بیچا یہ دیکھ کر حضرت ابن زبیر نے فرمایا کہ میں اس کو صدقہ کرنے سے سیّدہ کو روک دوں گا جب یہ بات اُمّ المؤمنین کو پہنچی تو فرمایا للہ علی ان لا کلم ابن الزبیر حتی افارق الدنیا کہ اللہ کی قسم میں ابن زبیر سے بات چیت نہ کروں گی حتیٰ کہ دنیا کو داغِ فرقت دے دوں پس ہجر (قطعِ کلام) نے طول پکڑا تو جب ابن زبیر یہ برداشت نہ کر سکے تو ہر ایک سے سیّدہ کی بارگاہ میں اپنی سفارش کروائی لیکن آپ نے گفتگو کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے انکار فرمادیا اور فرمایا کہ قسم بخدا میں اپنی قسم توڑ کر گناہ گار نہ ہوں گی آخر کار مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود سیّدہ کی بارگاہ میں گئے اور حضرت ابن زبیر بھی ساتھ ہولیئے پس آپ سیّدہ رضی اللہ عنہا سے جا کر لپٹ گئے اور رونے لگے تو سیّدہ رضی اللہ عنہا بھی زاروقطار رونے لگیں پھر حضرت ابن زبیر نے اللہ کا واسطہ دیا تو آپ نے ناراضگی ختم فرمائی اور اپنی قسم توڑ دی آپ کے لئے چالیس غلام خریدے گئے اور آپ نے ان سب کو بطورِ کفارہ آزاد فرمایا حضرت عوف فرماتے ہیں بعد میں اُمّ المؤمنین جب اپنی نذر یاد کرتیں تو اس قدر روتیں کہ آپ کی چادر مبارک تر ہو جاتی تھی۔(حلیۃ الاولیاء وبخاری شریف کتاب المناقب)

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا و حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی و خادمہ ہیں پہلے کسی یہودی کی ملک میں تھیں جس نے حضرت بریرہ کو پانچ اوقیہ بطورِ قسط ہر سال ایک اوقیہ میں مکاتبہ کیا تھا حضرت بریرہ بدلِ کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوئیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے معاونت چاہی اُمّ المؤمنین نے فرمایا ارجعی الی اھلک فان احبوا ان اقضی عنک کتابتک ویکون ولاء ک لی فعلت کہ آپ اپنے مالک کی طرف جاؤ اور جا کر کہو کہ اگر وہ پسند کریں تو میں آپ کا بدلِ کتابت ادا کروں اور حق ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کرتی ہوں حسبِ حکم حضرت بریرہ اپنے مالک کے پاس جا کر کہتی ہیں تو وہ انکار کر دیتا ہے مگر اس شرط پر کہ حق ولاء اس کے لئے ہوگا پس حضرت بریرہ نے اُمّ المؤمنین کو سارا ماجرا عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو جب خبر پہنچی تو ارشاد فرماتے ہیں خذیھا فاعتقیھا واشترطی لھم الولاء فانما الولاء لمن اعتق کہ آپ حضرت بریرہ کو خرید کر آزاد کر دو اور حق ولاء مشروط کر دو اس لئے کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو حاصل ہوگا چنانچہ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بریرہ کو خرید کر آزاد فرمادیتی ہیں چونکہ باندی کو آزادی کے بعد اختیار عتق حاصل ہوتا ہے کہ خواہ وہ اپنے شوہر سابق کیساتھ رہے یا کہ نہ رہے

فخيرها النبي صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت بریرہ کو اختیار دیا تو انہوں نے نکاح سے آزاد رہنے کا فیصلہ فرمالیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ان زوج بريرة كان عبدا اسود يسمى مغيثا فخيرها يعنى النبي صلى الله عليه وسلم و امرها ان تعتد حضرت بریرہ کے خاوند مغیث نامی ایک کالے رنگ کا غلام تھا پس حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت بریرہ کو اختیار دیا اور انہیں عدت پورا کرنے کا حکم فرمایا خیال رہے حضرت مغیث کے غلام و آزاد ہونے ہر دونوں کی روایت ملتی ہے اب حضرت بریرہ کی آزادی کے بعد چونکہ آپ کے خاوند آپ سے بہت محبت کرتے تھے اس وجہ سے وہ اس حد تک روتے کہ آنسو رخساروں پر بہہ جاتے لیکن آپ ان کو پسند نہ فرماتی تھیں اس وجہ سے آپ نے آزادی کے بعد ان کو چھوڑ دیا حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں ان مغيثا كان عبدا فقال يارسول الله صلى الله عليه وسلم اشفع لي اليها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يابريره اتقى الله فانه زوجك وابو ولدك فقالت يارسول الله صلى الله عليه وسلم اتأمرني بذاك قال لا انما انا شافع وكان دموعه على خده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعباس الاتعجب من حب مغيث بريرة وبغضها اياه یعنی مغیث غلام حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں عرض گذار ہوا یا رسول اللہ بریرہ کے پاس میری سفارش فرمادیجئے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے بریرہ اللہ سے ڈرو کیونکہ مغیث آپ کا خاوند اور آپ کے لڑکے کا باپ ہے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کیا اس کا آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے حکم دیتے ہیں فرمایا نہیں بلکہ میں تو سفارش کر رہا ہوں (کیونکہ) مغیث کے آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت عباس سے فرمایا کہ کیا مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت آپ کو حیران نہیں کرتی۔

(بخاری شریف و ابو داؤد شریف)

فائدہ:

میت کے ترکہ کے ساتھ چار حقوق ترتیب وار متعلق ہوتے ہیں

۱۔سب سے پہلے میت کی تجہیز اور تکفین کی جائے گی تجہیز سے مراد ہر وہ چیز جس کی قبر تک میت محتاج ہو اور تکفین سے مراد میت کو کفن دینا ہے اور تجہیز و تکفین میں نہ تو کسی چیز کی کمی کی جائے گی اور نہ ہی زیادتی مثلاً مرد کو کفن میں تین کپڑے دو چادریں اور ایک قمیص جب کہ عورت کو پانچ کپڑے دو چادریں اور ایک قمیص، سینہ بند اور دوپٹہ دیئے جائینگے اس سے زائد کرنے کو تبذیر کہتے ہیں اور کم کرنے کو تقتیر کہتے ہیں البتہ ضرورت و حاجت کے وقت کفنِ کفایت دیا جائے گا۔

۲۔میت کی تجہیز و تکفین کے بعد اس کا قرضہ ادا کیا جائے گا پھر اگر مرنے والے نے کسی حق اللہ کی وصیت کی ہو تو قرضے کی ادائیگی کے بعد اس کا نفاذ کیا جائے گا جیسے مرنے والے کے ذمے کچھ نمازیں تھیں اور وہ فدیہ دینے کی وصیّت کرکے مرا ہو تو اس صورت میں ورثاء پر فدیہ ادا کرنا لازم ہوگا ہاں اگر بغیر وصیّت کئے مر جائے تو اولیاء میں سے کوئی از خود ادا کرے گا تو اللہ کی بارگاہ میں امید ہے کہ قبول فرمائے ورنہ کم از کم اس کی طرف سے صدقہ ہو جائے گا۔

۳۔قرض کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ مال کے تہائی سے اگر مرنے والے نے کوئی وصیت کی ہو تو اس کو پورا کیا جائے گا۔

۴۔اس کے بعد جو بچے اس مال کو مرنے والے کے ورثاء پر اسی طرح بانٹ دیا جائے گا جیسا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

اب اصحابِ فرائض سے اگر کچھ مال بچ رہے تو وہ میّت کے عصبہ کو دیا جائے گا اور عصبہ میّت کے ان رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے جو اصحابِ فروض سے بچا ہوا مال پاتے ہیں اور اگر اصحابِ فروض نہ ہوں تو جمیع مال لے لینگے ان کو عصبہ نَصبی کہتے ہیں اور اگر میّت کے عصبہ نَصبی نہ ہوں تو پھر عصبہ سببی کو دیا جائے گا اور عصبہ سببی سے مراد مولائے عتاقہ ہے یعنی اگر کسی مرد یا عورت نے کوئی غلام خواہ باندی آزاد کی ہو تو یہ آزاد کرنے والا اپنے آزاد شدہ کا مال پائے گا اور اس استحقاق کو حقِ ولاء کہتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا الولاء لحمة کلحمة نسب چونکہ آزادی انسان کی حیات ہے کیونکہ اس کے ذریعے صفتِ مالکیت حاصل ہوتی ہے جس سے انسان اپنے ماعدا حیوانات و جمادات سے ممتاز ہوتا ہے جبکہ رقیت صفتِ ملکیت کو تلف وضائع کرنے والی ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آزاد کرنے والا شخص آزاد شدہ کی حیات کا سبب ہوا جیسا کہ باپ بیٹے کے وجود کا سبب ہوتا ہے تو جس طرح بیٹا اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے نسبی سبب کی وجہ سے اور مرنے پر باپ کے لئے حقِ ارث ثابت ہوگا اسی طرح ولاء کی وجہ سے بھی آزاد کرنے والے آقا کو حقِ ارث ملے گا اور جس طرح باپ کے نہ ہونے کی صورت میں بیٹا یا پوتا یا پڑپوتا نیچے تک ورنہ باپ یا دادا یا پڑ دادا اوپر تک اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو پھر میّت کا بھائی یا پھر چچا بالتفصیل اسی طرح اگر آزاد کرنے والا آقا نہ ہو تو پھر اس کا جزء یا پھر جزء کا جزء جس طرح تفصیل گذری آزاد شدہ غلام کا مال پائینگے البتہ آزاد کرنے والے کی ورثاء عورتیں حقِ ولاء سے کچھ نہ پائینگی الا یہ کہ وہ عورت خود آزاد کرے یا اس کا آزاد شدہ کسی کو آزاد کرے یا پھر کسی کو مکاتب کرے یا مدبّر کرے یا پھر اس کا مکاتب یا مدبّر کسی کو مکاتب یا مدبّر کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے لیس للنساء من الولاء الا ما اعتقن او اعتق من اعتقن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

او كاتبن او كاتب من كاتبن او دبرن او دبر من ادبرن خیال رہے ولائے عتاقہ میں غلام کے مرنے سے آقا تو پائے گا لیکن آقا کے مرنے پر غلام نہ پائے گا جبکہ مولائے موالات میں جانبین سے استحقاق ہوگا اور مولائے موالات یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو کہے کہ تو میرا وارث ہوگا اگر میں مرجاؤں اور اگر جنایت کروں تو تم میرے عاقل ہوگے اور دوسرے نے قبول کرلیا تو یہ عقدِ ولاء ہوجائے گا اب اگر پہلا شخص جنایت کرے گا تو اس کا عاقل یہ ہوگا اسی طرح اگر مر جائے تو وارث بھی بنے گا اور اگر دوسرے شخص نے بھی یہی کہا تو جانبین سے ہر دوسرا پہلے کا عاقل و وارث ہوگا اور اس میں رجوع کرنا بھی جائز ہے مولائے عتاقہ کے نہ ہونے کی صورت میں اس کے عصبہ کو جیسے کہ گذرا ملے گا پھر اگر وہ بھی نہ ہوں تو اصحابِ فروضِ نسبیہ کو پھر ذوی الارحام کو پھر مولائے موالات پھر اس شخص کے لئے حق ہوگا جس کا مرنے والے نے اپنے غیر کے لئے نسب کا اقرار کیا تھا اگر وہ بھی نہ ہو تو اس شخص کو مال ملے گا جس کے لئے مرنے والے نے تمام مال کی وصیت کی تھی ورنہ پھر بیت المال میں دیا جائے گا اور اس کو مریض کی ادویات اس کے خرچے کیلئے صرف کیا جائے گا جبکہ وہ فقیر ہو یا جو شخص کمانے سے عاجز ہو اور اس کا کوئی نفقہ دینے والا بھی نہ ہو تو اس کو دیا جائے گا یا پھر لقیط بچے پر خرچ کیا جائے گا واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

(سراجی و شریفیہ و برکات السراج)

خیال رہے یہ وہی بریرہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ جن کو بطورِ صدقہ کے کچھ گوشت آیا تھا تو جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو فرمایا تھا کہ لک صدقة ولنا هدية کہ آپ کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے چنانچہ اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ میں تین شرعی حکم ہوئے احدی السنن عتقت فخیرت فی زوجها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الولاء لمن اعتق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ودخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب الیه خبز وأدم من أدم البیت فقال الم أر برمة فیها لحم قالوا بلی ولکن ذلک لحم تصدق به علی بریرہ وانت لاتأ کل الصدقة قال ھو علیها صدقة ولنا ھدیة. (متفق علیه، مشکوۃ ص ۱۶۱) ایک حکم یہ کہ وہ آزاد کی گئیں تو انہیں اپنے خاوند کے متعلق اختیار دیا گیا اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم تشریف لائے کہ ہانڈی گوشت سے ابل رہی تھی آپ کی خدمت میں روٹی اور گھر کا کوئی سالن پیش کیا گیا تو فرمایا کہ کیا مجھے گوشت کی ہانڈی نظر نہیں آرہی عرض کیا ہاں لیکن یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ پر صدقہ کیا گیا اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم تو صدقہ کھاتے نہیں تو فرمایا وہ ان پر صدقہ ہے ہمارے لیے ہدیہ ہے

خیال رہے بنو ہاشم کا آزاد غلام و باندی بھی صدقہ نہیں لے سکتی اور چونکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہاشمیہ نہیں بلکہ قریشیہ ہیں اس لیے بریرہ کے حق میں صدقہ روا رہا۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے تلامذہ

۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

ابوموسیٰ نامی چار صحابہ ہیں ھذا والانصاری والنافقی مالک بن عبادہ اوابن عبداللّٰہ وابوموسیٰ الحکمی ایک تو یہی ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس بن سلیمان بن حضار الاشعری ہیں باقی تین ابوموسیٰ انصاری و ابوموسیٰ نافقی مالک بن عبادہ یا ابن عبداللہ اور تیسرے ابوموسیٰ حکمی ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری جلیل القدر صحابی رسول ہیں استعمله رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی زبید وعدن وساحل الیمن و استعمله عمر رضی اللہ عنه علی الکوفة والبصرة حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو زبید، عدن اور ساحل یمن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا حاکم مقرر فرمایا تھا حضور سیّدنا عمر فاروق نے بھی کوفہ، بصرہ کا آپ کو حاکم مقرر فرمایا وکان من علماء الصحابة ومفتیهم آپ علمائے صحابہ ومفتیان میں سے تھے آپ سے مرویات احادیث ۳۶۰ تین سو ساٹھ ہیں جن میں سے پچاس پر امام بخاری ومسلم نے اتفاق فرمایا اور چار کو بخاری اور پندرہ کو مسلم نے منفرداً روایت فرمایا وروی عنه انس بن مالک وطارق بن شهاب وخلق من التابعین وبنوه یعنی آپ سے حضرت انس بن مالک اور طارق ابن شہاب اور تابعین کی کثیر جماعت اور صاحبزادوں یعنی ابوبکر، ابراہیم اور موسیٰ نے احادیث روایت فرمائیں آپ کا وصال مکہ یا پھر کوفہ میں ہوا۔(عمدۃ القاری ج ۱ ص ۱۳۵ مکتبہ رشیدیہ)

۲۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

آپ کے نام میں اختلاف ہے اسی طرح آپ کے والد کے نام میں بھی اختلاف ہے جس میں تقریباً تیس اقوال ہیں(عمدۃ القاری الجزء الاول ص ۱۲۴) زیادہ قریب عبداللہ یا عبدالرحمٰن بن صخر الدوسی ہے آپ سب سے پہلے صحابی ہیں جن کی ابوہریرہ کنیت ہے جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ایک دفعہ بلی سے کھیل رہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا یااباهریرة لہٰذا اسی سے مشہور ہوگئے حتیٰ کہ اصل نام میں اختلاف واقع ہوگیا زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام عبد شمس تھا آپ کی والدہ کا نام میمونہ یا امیہ ہے آپ کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے مشرف باسلام ہوئیں اہل صفہ میں سے تھے عام خیبر میں اسلام لائے آپ فرماتے ہیں کہ نشأت یتیما وهاجرت مسکینا وکنت اجیر السبرة بنت غزوان وان خادما لها فزوجنیها اللہ تعالیٰ والحمدللہ الذی جعل الدین قولا وجعل اباهریرة اماما یعنی میں نے حالت یتیمی میں پرورش پائی حالت مسکینی میں ہجرت کی اور میں سبرۃ بنت غزوان کا اجیر تھا تو میری شادی اللہ تبارک وتعالیٰ نے سبرہ سے فرمادی تو تمام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعریفیں اس ذات کو لائق ہیں جس نے دین کو قیم فرمایا ابو ہریرہ کو امام بنایا نیز فرماتے ہیں کنت ارعی غنما میں بکریاں چراتا تھا وکان لی ھرۃ صغیرۃ العب بھا فکنونی بھا کہ میری ایک چھوٹی بلی تھی جس سے میں کھیلتا تھا تو میری کنیت لوگوں نے ابو ہریرہ رکھ دی وقیل راہ النبی فی کمہ ھرۃ فقال یاابا ھریرۃ کہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے دیکھا کہ آپ کی آستین میں بلی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ لہٰذا آپ اسی کنیت سے مشہور ہو گئے آپ کی مرویات کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر 5374 ہے جن میں تین سو پچیس پر بخاری و مسلم متفق ہیں جب کہ تین سو نوے احادیث میں امام بخاری اور ایک سو نوے پر امام مسلم منفرد ہیں روی عنہ اکثر من ثمانمائتہ رجلمن صاحب و تابع آٹھ سو سے زائد صحابہ و تابعین نے آپ سے روایات لیں اور بیان فرمائیں (عمدۃ القاری ۱۲۴ صفحہ الجزء الاول مکتبہ رشیدیہ) سب سے زیادہ سعید ابن المسیب ان کے داماد اور ان کے مولی اعرج نے اور مدینہ کے کبار تابعین نے ان سے بکثرت حدیثیں لیں۔

(فیوض الباری)

آپ نے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے اپنے حافظہ کی شکایت کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اسمع منک حدیثا کثیرا انساہ قال ابسط ردائک فبسطہ فغرف بیدیہ ثم قال ضم فضممت ضمافمانسیت شیئا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشادات سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں فرمایا اپنی چادر بچھاؤ پس میں نے اسے بچھا دیا تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا لپیٹ لو میں نے اسے لپیٹ لیا تو اس کے بعد کسی چیز کو نہ بھولا (بخاری کتاب العلم ج ۱ ص ۲۲) آپ جلیل القدر صحابی اور عبادت گذار متواضع و خاکسار تھے آپ روزانہ بارہ ہزار نفل پڑھتے تھے۔(فیوض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباری وغیرہ)

مات بالمدینه سنة تسع وخمسین وقیل ثمان وقیل سبع ودفن بالبقیع(عمدة القاری) آپ کا وصال ۵۹/۵۸/۵۷ ہجری میں ہوا بقیع میں تدفین ہوئی اس وقت آپ کی عمر ثمان وسبعین یعنی اٹھتر سال تھی۔

(عمدة القاری الجزء الاول ص ۱۲۴ مکتبه رشیدیه)

۳۔حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

وهو عبدالله بن الزبیر بن العوام آپ عبداللہ بن زبیر بن عوام ہیں الصحابی ابن الصحابی امیر المؤمنین خود صحابی اور صحابی کے بیٹے امیر المؤمنین ہیں مہاجرین مدینہ المنورہ میں سب سے پہلے آپ کی ولادت ہوئی ولدته امه اسماء بنت ابی بکر بقباء آپ کا تولد حضرت اسماء بنت ابوبکر کے ہاں قباء میں ہوا واتت به النبی صلی اللہ علیه و سلم فوضعته فی حجره آپ کو آپ کی والدہ ولادت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر کر کے آپ کی گود مبارک میں رکھ دیتی ہیں (سبحان اللہ ما اعظم شانه) پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کھجور منگواتے ہیں اور چبا کر اس سعادت مند بچہ کی تحنیک فرماتے ہیں یہ وہ خوش بخت ہیں کہ جن کے منہ میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا لعاب دہن گیا۔

ع:

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ کے لئے دعائے برکت فرماتے ہیں آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں آپ اطلس یعنی بے ریش تھے بہت زیادہ روزے رکھنے والے، قیام کرنے والے راتوں کو جاگنے والے اور رکوع کرنے والے اور اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے والے تھے یزید ابن معاویہ کے مرنے کے بعد ۶۷ ہجری میں اہل حجاز ویمن اور عراق اور خراسان نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ نے عمارت کعبہ کو از سر نو تعمیر فرمایا اور اس میں دو دروازے لگائے آٹھ حج ادا فرمائے وبقی فی الخلافة الی ان حصره الحجاج بمكة اول ليلة من ذى الحجة سنة ثنتين وسبعين ولم يزل يحاصره الى ان اصابته رمية الحجر فمات وصلت جثه وحمل رأسه الى خراسان خلافت کے امور انجام دیتے رہے یہاں تک کہ حجاج نے مکّہ کا ذی الحجہ ۷۳ھ ہجری میں محاصرہ کیا اور محاصرہ جاری رہا حتیٰ کہ آپ کو ایک پتھر آ لگا اور آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا اور آپ کے جسم مبارک کو سولی پر چڑھا دیا گیا اور سر مبارک خراسان میں لے جایا گیا روى له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة وثلاثون حديثا ذكر البخارى منها ستة آپ کی مرویات احادیث ۳۳ ہیں جن میں سے امام بخاری نے چھ احادیث ذکر فرمائی۔

(عمدة القارى الجلد الثانى ص ۱۵۰ مكتبه رشيديه)

حجاج نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر کی نعش مبارک کو سولی پر چڑھایا تو سیّدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور فرمانے لگیں ابھی وقت نہیں آیا کہ یہ شہسوار سواری سے اترے اتنے دردناک منظر کو دیکھنے کے باوجود آپ کی آنکھوں سے آنسو تک نہ نکلا حجاج نے آپ کو بلوایا تو آپ نے انکار فرمادیا اس پر حجاج کہنے لگا کہ سیدھی طرح آجاؤ ورنہ بالوں سے پکڑ کر گھسٹوا کر منگواؤں گا اس پر رفیق رسول صلی اللہ علیہ و سلم کی صاحبزادی نے فرمایا کہ نہیں جاؤں گی جب تک تو بال سے پکڑ کر نہ گھسٹوائے پھر حجاج خود آ کر کہنے لگا کہ تم نے دیکھا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نے اس دشمن خدا کیساتھ کیا کیا صاحبزادی محبوب رسول نے فرمایا میں نے دیکھا کہ تو نے اس کی دنیا برباد کی اور اس نے تیری آخرت خراب کردی نیز فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا ہے کہ ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور سفاک کذاب تو ہم نے دیکھا اور سفاک تیرے سوا کوئی نہیں۔(نزھۃ القاری)

۴۔حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت عروہ بن زبیر بن عوام فقہائے سبعۂ مدینہ طیبہ میں سے ہیں علامہ عینی فرماتے ہیں وھو احد الفقھاء السبعة وھم ھو وسعید بن المسیب وعبیداللہ بن عبداللہ بن عتبه بن مسعود والقاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وسلیمان ابن یسار وخارجة بن زید بن ثابت وفی السابع ثلاثة اقوال احدھا ابوسلمة بن عبدالرحمن الثانی سالم بن عبداللہ بن عمر الثالث ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ھشام یعنی حضرت عروہ بن زبیر فقہائے سبعہ میں سے ایک ہیں اور مدینہ کے سات فقہاء یہ ہیں

(۱)عروہ بن زبیر بن عوام(۲)سعید بن المسیّب (۳) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود(۴) قاسم بن محمد بن ابوبکر الصدّیق (۵) سلیمان ابن یسار(۶) خارجہ بن زید بن ثابت اور ساتویں میں تین قول ہیں (۱)ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن (۲) سالم بن عبداللہ بن عمر (۳)ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام۔

آپ کی والدہ کا نام حضرت اسماء بنت الصدّیق ہے وقد جمع الشرف من وجوہ اور آپ کئی وجوہات کی بنا پر شرف وبزرگی کے جامع ہیں فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صھرہ وابوبکر جدہ والزبیر والدہ واسماء امه وعائشة خالته حضور صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ علیہ وسلم آپ کے صہر مبارک ہیں ابوبکر آپ کے نانا ہیں حضرت زبیر آپ کے والد ہیں حضرت اسماء آپ کی والدہ اور حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی خالہ ہیں ولد سنة عشرين ومات سنةاربع وتسعين وقيل سنة ثلاث وقيل تسع آپ کی ولادت ۲۰ ہجری میں جب کہ وفات ۹۴ یا ۹۳ یا ۹۹ ہجری میں ہوئی بہت زبردست عابد زاہد شب زندہ دار بزرگ تھے روزانہ بلاناغہ چوتھائی قرآن مصحف شریف دیکھ کر پڑھتے چوتھائی قرآن پاک تہجد میں پڑھتے ابوالزیاد کا قول ہے کہ میں مدینہ منورہ میں فقہائے سبعہ سے ملاقات کر چکا ہوں جو علم وفضل میں اعلیٰ منزل پر پہنچے ہوئے ہیں عروہ کا بھی شمار انہیں میں ہے امام زہری فرماتے ہیں کہ عروہ بن زبیر علم کا ایک ایسا سمندر ہیں جو کبھی خشک نہیں ہوسکتا مہینوں لگاتار روزے رکھتے تھے ولید بن عبدالملک کہا کرتا تھا جسے یہ پسند ہو کہ کسی جنتی کو دیکھے تو وہ عروہ کو دیکھے ایک دفعہ ولید کے پاس گئے تو پاؤں میں آکلہ ہو گیا ولید نے کہا پاؤں کٹوالو پہلے انکار فرمایا مگر جب اثر پنڈلی تک پہنچ گیا تو پھر ولید نے کہا اگر نہیں کٹوائیں گے تو پورے جسم میں اس کا اثر سرایت کر جائے گا پاؤں کاٹنے والا آیا اس نے کہا کہ شراب پی لیں تاکہ احساس نہ ہو فرمایا میں اللہ کی حرام کردہ چیز کے ذریعہ عافیت نہیں چاہتا اس نے کہا کہ کوئی خواب آور دوا دیدوں فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میرا کوئی عضو کاٹا جائے اور مجھے تکلیف کا احساس نہ ہو اور اس کے ثواب سے محروم رہوں لوگوں نے کہا کہ پکڑے رہیں فرمایا کوئی ضرورت نہیں آخر کار پاؤں کا گوشت پہلے چھری سے پھر ہڈی آری سے کاٹی گئی اور آہ تک نہیں فرمائی تسبیح وتہلیل میں مصروف رہے اس دوران آپ روزہ کی حالت میں تھے جب روغنِ زیتون لوہے کے چمچوں میں کھولا کر داغا گیا تو بے ہوش ہو گئے بعد از افاقہ کٹا ہوا پاؤں ہاتھ میں الٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے تجھ پر سوار فرمایا تیرے ذریعہ کسی گناہ کی طرف نہیں گیا ہوں خیال رہے آپ کے والد حضرت زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں سے ہیں اور حواریِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم ہیں۔

(عمدۃ القاری، نزھۃ القاری، تہذیب التہذیب وغیرہ)

۵۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

عمرو بن العاص بن وائل قرشی سہمی ہیں کنیت ابوعبداللہ تھی جب کہ ابومحمد بھی ان کو کہا جاتا تھا قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سنة ثمان قبل الفتح مسلما فتح مکہ سے قبل سن ۸ ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں حالتِ اسلام میں حاضر ہوئے نجاشی کے پاس ہی مسلمان ہو چکے تھے اور دین اسلام کے معتقد ہو گئے تھے نجاشی نے ان سے کہا تھا اے عمرو! تمہارے ابن عم کا دین کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے خدا کی قسم وہ سچے رسول صلی اللہ علیہ و سلم ہیں پوچھا آپ یقین وصدق سے کہتے ہیں یا کہ شک سے نجاشی نے کہا واللہ میں از روئے یقین سے کہتا ہوں پس عمرو بن عاص فتح مکہ سے چھ ماہ قبل حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے دربار میں حاضر ہو گئے اور ان کیساتھ خالد بن ولید اور طلحہ بھی تھے جب حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو تمہاری طرف پھینک دیا ہے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے اور نگاہیں نیچی رکھتے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو عمان کا والی بنایا اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے وصال تک اسی عہدے پر رہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد عمرو بن عاص نے حضرت عمر و عثمان اور معاویہ کے ماتحت کام کیا حضرت عمر نے ان کو مصر بھیجا انہوں نے مصر فتح کیا اور والی مصر رہے حضرت عمر کے وصال کے بعد حضرت عثمان نے چار سال سے زائد ان کو والی مصر بدستور قائم رکھا حضرت عثمان کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ کے پاس آ گئے اور ان کے مشیر خاص وقوت بازو رہے۔ اور واقعہ صفین کے بعد جب تحکیم پر اتفاق ہوا تو حضرت معاویہ نے ان کو اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرف سے حکم بنایا واقعہ دومۃ الجندل کے بعد حضرت امیر معاویہ نے ان کو مصر پر والی بنایا اسی حالت میں مصر ہی میں عیدالفطر کے دن انتقال ہوا صاحبزادے عبداللہ نے نماز جنازہ کے بعد نماز عیدالفطر پڑھائی۔

واقعۂ وصال

آپ کے وصال کا واقعہ انتہائی رقت انگیز ہے مسلم شریف میں ہے کہ وقتِ وصال آپ بہت خوفزدہ و مضطرب ہوئے اور بہت دیر تک روتے رہے حتیٰ کہ اپنا منہ دیوار کی طرف فرمالیا صاحبزادے نے عرض کی اباجان یہ خوف وفزع کس چیز کے باعث ہے آپ کو تو رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی صحبت کی شرافت حاصل ہے اور غزوات میں شریک ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے بشارتیں حاصل ہوئیں فرمایا اے بیٹے! مجھ پر تین حالتیں گزری ہیں اپنی اول زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو دشمن گردانتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا رخِ انور انتہائی مبغوض ترین تھا اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو ناری ہوتا دوسری حالت مسلمان ہونے کی ہے اور اسلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی صحبت حاصل ہوئی اور اس حد تک کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے رخِ زیبا سے محبوب ترین میرے نزدیک کوئی چیز نہ تھی یہاں تک کہ غایتِ ادب وحیا اور اجلال کے باعث ان کی طرف نظر نہ کرسکتا تھا اور اگر کہا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا وصف بیان کرو کہ کس طرح آپ کا حلیہ مبارک تھا تو نہیں کرسکتا۔

اللہ کی سرتابقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منزہ عن شریک فی محاسنہ

فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

(امام شرف الدین بوصیری رضی اللہ عنہ)

کیونکہ ان پر نظر ڈالنے کی ہمت نہ ہوئی تھی اگر اس حالت میں دنیا سے رخصت ہو جاتا تو امید رکھتا کہ اہلِ بہشت میں سے ہوتا اس کے بعد امارت و ولایت میں عمر گزاری اور اس میں مبتلا ہو گیا اور اس مسافر خانہ دنیا سے مجھے ملا جو کچھ ملا اب میں نہیں جانتا کہ میرا حال کیا ہوگا۔

پس میں مروں تو میرے ہمراہ کوئی نوحہ گر نہ ہو اور جب دفن کرو گے تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اور قبر کے گرد اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر میں کہ اونٹ ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تم سے انسیت حاصل کروں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔(مسلم شریف، عمدۃ القاری، مدارج شریف ونزھۃ القاری)

۶۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

آپ حضرت عمر ابن خطاب کے صاحبزادے ہیں ظہور نبوت سے ایک سال قبل پیدا ہوئے قرشی عدوی مکی ہیں وامہ وام اختہ حفصۃ بنت مظعون اخت عثمان بن مظعون اسلم بمکۃ قدیما مع ابیہ وھو صغیر وھاجر معہ آپ حضرت حفصہ کے بھائی ہیں دونوں کی والدہ زینب بنت مظعون جو کہ حضرت عثمان بن مظعون کی بہن تھیں مکہ میں اپنے والد کے ساتھ صغر سنی میں ایمان لے آئے اور انہیں کیساتھ ہجرت فرمائی کم سنی کی وجہ سے غزوہ بدر واحد میں شریک نہ ہوئے جنگ احد میں شرکت کرنی چاہی تھی مگر واپس کر دیئے گئے اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے واحد العبادلۃ الاربعۃ وثانیھم ابن عباس وثالثھم عبداللہ بن عمرو بن العاص ورابعھم عبداللہ بن الزبیر یعنی آپ عبادلۂ اربعہ میں سے ایک ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرے عبداللہ ابن عباس تیسرے عبداللہ بن عمرو بن عاص جب کہ چوتھے عبداللہ ابن زبیر ہیں ان الجوھری اثبت ابن مسعود منھم وحذف عبداللہ بن عمرو اور جوھری نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو ثابت فرمایا ہے اور ابن عمرو کو حذف فرمایا ہے۔

بہت بڑے عابد وزاہد محتاط متقی اعمل بالسنۃ تھے

روی لہ الفاحدیث وستمائۃ وثلاثون حدیثا اتفقا منھما علی مائۃ وسبعین حدیثا وانفرد البخاری باحدو ثمانین ومسلم باحد وثلاثین

آپ سے دو ہزار چھ سوتیس احادیث مروی ہیں ان میں سے ایک سوستر پر شیخین نے اتفاق فرمایا ہے جب کہ اکاسی (۸۱) امام بخاری نے اور اکتیس (۳۱) امام مسلم نے منفرداً روایت فرمائی ہیں حضرت ابو ہریرہ کے بعد اکثر الروایۃ ہیں۔

ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے حق گوئی میں کسی کی پرواہ نہ فرماتے تھے حجاج ایک بار دیر تک خطبہ دیتا رہا اور نماز کا وقت تنگ ہو گیا فرمایا اے حجاج سورج تیرا انتظار نہ کرے گا عرفات مزدلفہ وغیرہ میں جہاں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے قیام کیا تھا حجاج سے آگے بڑھ کر قیام فرماتے حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد ۷۳ھ میں وصال ہوا وصل علیہ الحجاج حجاج نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی۔(عمدۃ القاری ج ۱ ص ۱۱۶، نزھۃ القاری ج ۱ ص ۲۴۵، مراۃ ج ۱ ص ۳۸)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

آپ عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہاشمی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے چچا کے بیٹے ہیں وامہ ام الفضل لبابۃ الکبریٰ بنت الحارث اخت میمونۃ اُمّ المؤمنین آپ کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث ہیں حضرت ام فضل ام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کہ بہن ہیں کان یقال له الحبر والبحر لكثرة علمه وترجمان القرآن آپ کو حبر امت بحر العلوم اور ترجمان القرآن آپ کے کثرت علم کی وجہ سے کہا جاتا تھا واحد العبادلة الاربعة عبادلۂ اربعہ میں ایک ہیں وقال احمد ستة من الصحابة اكثروا الرواية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ان چھ صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے سب سے زیادہ احادیث روایت فرمائی ہیں وہ چھ صحابہ کے اسمائے مبارکہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۴۔ حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

روى ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم الف حديث وستمائة وستين حديثا اتفقا منها على خمسة وتسعين حديثا وانفرد البخارى بمائة وعشرين ومسلم بتسعة و اربعين آپ سے ایک ہزار چھ سو ساٹھ احادیث مروی ہیں جن میں سے پچانوے پر شیخین نے اتفاق فرمایا ہے جب کہ ایک سو بیس میں امام بخاری انچاس میں امام مسلم منفرد ہیں ولد بالشعب قبل الهجرة بثلاث سنين ہجرت سے تین سال قبل شعب ابی طالب میں ولادت ہوئی۔

وتوفى النبى صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث عشرة سنة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے وصال ظاہری کے وقت تیرہ سال کے تھے وقال احمد خمس عشرۃ سنۃ جب کہ امام احمد فرماتے ہیں پندرہ برس کے تھے والاول ھو المشھور اور پہلا قول مشہور ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کے لئے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ ان کو فقیہ فی الدین بنا اور قرآن کی تاویل عطا فرما یہی وجہ ہے کہ کم سنی ہی میں ان کے علم و فضل کا سکہ سب پر بیٹھ گیا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء.

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بہت قریبی تھے امام مسروق فرماتے ہیں کہ آپ اجمل الناس افتح الناس اور اعلم الناس تھے اخیر عمر میں آنکھوں میں موتیا اتر آیا معالجین نے کہا ہم موتیا نکال دیں گے لیکن پانچ دن کھڑے ہو کر آپ نماز نہیں پڑھ سکتے فرمایا خدا کی قسم میں موتیا نہیں نکلواؤں گا پانچ دن تو بڑی بات ہے ایک رکعت بھی نہیں چھوڑ سکتا جب آنکھیں سفید ہو گئیں تو یہ شعر پڑھا کرتے

ان یاخذ اللہ من عینی نورھما
ففی لسانی وقلبی منھما نور
قلبی ذکی وذھنی غیر ذی دخل
وفی فمی صارم کالسیف مطرور

ترجمہ:

اللہ نے میری آنکھوں سے روشنی لے لی تو کیا ہوا
اس کے عوض میری زبان میرا دل روشن ہے
میرا دل صاف ستھرا اور میرا دماغ فساد سے خالی ہے
میرے منہ میں ایسی زبان ہے جو تلوار کی طرح تیز مقابلہ میں غالب ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مات بالطائف سنة ثمان وستین وھو ابن احدو سبعین سنة فی ایام الزبیر طائف میں آپ نے وفات پائی اس وقت آپ کی عمر مبارک اکہتر سال تھی اور اڑسٹھ ھجری تھی اور عبداللہ بن زبیر کے ایام خلافت تھے محمد بن حنفیہ حضرت علی کے صاحبزادے نے نماز جنازہ پڑھائی بعداز دفن یہ آواز سنائی دی گئی کہ

یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة o فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی o

اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو اس حالت میں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔(عمدة القاری ج ۱ ص ۷۰ ، نزھة القاری ج ۱ ص ۲۱۰)

۸۔حضرت معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رضی اللہ عنہا

معاذہ بنت عبداللہ عدویہ میم کے ضم کے ساتھ آپ عابدہ ثقہ حجت تابعیہ ہیں حضرت علی وسیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں روی لھا الجماعة اور ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ماتت سنة ثلاث وثمانین تیراسی ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔(عمدة القاری ج ۳ ص ۳۰۰ ، نزھة القاری ج ۲ ص ۲۴۶)

۹۔قاسم بن محمد بن ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنه

آپ سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنه کے پوتے اور محمد بن ابوبکر کے لخت جگر ہیں اجلّۂ تابعین اور فقہائے سبعہ میں سے ہیں یحییٰ بن سعید نے کہا کہ اس عہد میں مدینہ میں ان سے افضل کسی کو نہیں پایا ۳۱ھ میں ولادت ہوئی جب کہ ۱۰۱ھ میں وصال فرمایا۔

(نزھة القاری ج ۲ ص ۲۰۹ ، عمدة القاری ج ۳ ص ۲۵۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰۔عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا

ھی عمرۃ بنت عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ آپ عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کی بیٹی ہیں وکانت فی حجر عائشۃ اُمّ المؤمنین ورتبھا آپ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی گود کی پروردہ وربیہ ہیں مشہور تابعیہ ہیں وروت عنھا کثیرا من حدیثھا وعن غیرھا آپ نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے کثیر احادیث لی ہیں آپ کے علاوہ بھی دیگر لوگوں سے احادیث روایت فرمائیں ماتت سنۃ ثلث ومائۃ ۱۰۳ھ میں وصال ہوا۔(اکمال)

تلک عشرۃ کاملۃ

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خویش واقارب

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنہا کی باپ شریک جب کہ عبداللہ بن ابوبکر الصدیق کی حقیقی بہن ہیں آپ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں آپ ذات النطاقتین سے مشہور ہیں ولدت قبل الھجرۃ بسبع وعشرین سنۃ قبل از ہجرت ستائیس سال ولادت ہوئی آپ سے چھپن (۵۶) حدیثیں مروی ہیں جن میں سے چار کو امام بخاری ومسلم نے منفرد ذکر کیا جب کہ ۱۴ پر اتفاق ہے۔

ذات النطاقتین کا لقب

واقعہ ہجرت میں حضرت اسماء توشہ دان لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور توشہ دان کو باندھنے کے لئے کوئی رسی نہ تھی تو آپ نے اپنے بند کے آدھے حصہ سے توشہ دان باندھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور آدھا استعمال فرمایا اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کو ذات النطاقین کا لقب دیا۔(طبری) حضور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ ہجرت کر گئے تو ابو جہل اپنے حواریوں کیساتھ آپ کے گھر آیا اور جب پوچھا تو حضرت اسماء نے لاعلمی کا اظہار فرمایا اس پر اس شقی نے آپ کو تھپڑ مارا فرماتی ہیں کہ اس نے اس زور سے مارا کہ میری کان کی بالی گر پڑی۔(طبری)

آپ کی عمر مبارک ایک سو سال کی ہوئی ولم یسقط لها سن ولم یتغیر عقلها اس عمر میں بھی کوئی دانت نہ گرا اور نہ ہی عقل میں فتور آیا توفیت بمکة فی جمادی الاول سنة ثلاث وسبعین بعد قتل ابنها عبداللّٰہ بن الزبیر حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد جمادی الاول ۷۳ھ کو مکہ میں وصال فرمایا۔

(عمدة القاری ج۲ ص ۹۳ ، فیوض الباری ج ۱ ص ۲۷۵)

امِ کلثوم بنت ابی بکر الصدّیق رضی اللہ عنہا

لیس لام کلثوم بنت ابی بکر صحبة لانها ولدت بعد وفاة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وامها بنت خارجة (الجزالسابع من اسدالغابه) یہ سیّدہ عائشہ اُمّ المؤمنین کی بہن ہیں جو کہ بنت خارجہ کی بیٹی ہیں چونکہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ظاہری وفات کے بعد پیدا ہوئیں اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی صحبت نہ پا سکیں حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفات میں اُمّ المؤمنین سے فرمایا کہ انی ذات بطن بنت خارجة بنتا یعنی میں بنت خارجہ کو لڑکی سے حامل دیکھتا ہوں اور آپ کی وفات کے بعد امّ کلثوم کی ولادت ہوئی اور اس کو حضرت کی کرامات میں سے شمار کیا گیا ہے۔(ایضاً)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو محمد یا ابو عبداللہ یا پھر ابو عثمان ہے اُمّ المؤمنین کے حقیقی بھائی ہیں اسلم قبل الفتح فتح مکہ سے قبل اسلام لائے قیل انہ کان اکبر ولد ابی بکر یہ قول کہا گیا ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم سیّدنا ابو بکر صدیق کے بڑے بیٹے ہیں حضرت خالد کیساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے یقال انہ کان اسمہ فی الجاھلیة عبدالکعبة اوعبدالعزی فسماہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن یعنی ان کا نام زمانہ جاہلیت میں عبدالکعبۃ یا عبدالعزیٰ تھا تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابیہ عبداللہ وحفصة آپ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے اور اپنے والد حضرت حفصہ سے روایت حدیث فرمائی۔

(تہذیب التہذیب ج۶ ص۱۴۶/۷)

خیال رہے سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کی چار پشت صحابہ ہیں یعنی آپ بھی اور آپ کے والد حضرت ابو قحافہ اور آپ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اور ان کے بیٹے یعنی آپ کے پوتے بھی صحابی رسول صلی اللہ علیہ و سلم تھے ۵۳ھ میں آپ نے مکہ سے دس میل دور وفات پائی اور مکہ میں آپ کی تدفین کی گئی۔(تہذیب التہذیب)

خیال رہے حضرت عبدالرحمٰن کے علاوہ بھی اُمّ المؤمنین کے دو بھائی تھے جن کے نام عبداللہ بن ابی بکر اور محمد بن ابی بکر ہیں حضرت عبداللہ بن ابی بکر غزوۂ حنین میں شریک ہوئے اور زخمی ہوئے اور کچھ عرصہ کے بعد وصال فرما گئے ان کی والدہ کا نام قبیلہ تھا محمد بن ابی بکر کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے اور یہ دونوں حضرات اُمّ المؤمنین کے باپ شریک بھائی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُمّ المؤمنین کی والدہ امّ رومان رضی اللہ عنہا

ان کا نام زینب تھا یا پھر رعد قدیم الاسلام خاتون اور صحابیہ رسول صلی اللہ علیہ و سلم ہیں وصال ۴/۵ ہجری غزوۂ خندق کے سال ہوا امام مسروق ان سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کے بارے میں فرمایا من سرہ ان ینظر الی امرأۃ من الحور العین فینظر الی ام رومان یعنی جو شخص حور عین کو دیکھنا چاہے وہ اُمّ رومان کو دیکھے خیال رہے حضرت امّ رومان پہلے عبدالرحمٰن بن حارث ازدی کی زوجیت میں تھیں ان کے انتقال کے بعد حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرمایا اُمّ المؤمنین اور حضرت عبدالرحمٰن دونوں آپ ہی کے شکم سے ہیں۔(عمدۃ القاری ص ۱۰۰، نزھۃ القاری ج ۳ ص ۹۰/ ۹۱ و استیعاب)

اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کے والد حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ

خلیفہ بلافصل حضور سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے حد و بے شمار ہیں جن کو بیان کرنے کے لئے دفاتر درکار ہیں یہاں تبرکاً چند ایک مدارج شریف سے نقل کئے جا رہے ہیں۔

آپ کا دورِ جہالت میں نام عبدالکعبہ یا عبدرب الکعبہ تھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کا اسم گرامی عبداللہ رکھا دیگر ایک قول یہ بھی ہے کہ عتیق نام رکھا کیونکہ وہ آتشِ جہنم سے آزاد ہیں بعض حضرات نے ان کا نام عبداللہ بھی قدیم سے یہی بیان کیا ہے اور یہی درست وصواب ہے۔ترمذی میں ہے من ارادان ینظر الی العتیق من النار ینظر الی ابی بکر یعنی جو شخص جہنم سے آزاد شدہ کو دیکھنا چاہے وہ ابوبکر کو دیکھے ایک قول اس طرح ہے کہ آپ کا لقب عتیق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نسب میں اس طرح کی کوئی بات نہ تھی جو ان پر عیب لگانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا باعث بن سکتی تھی اس لیے کہ وہ پہلے ہی سے نیک راستہ پر تھے اور تمام امت اس پر متفق ہے کہ آپ کا لقب صدّیق ہے کیونکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی تصدیق میں سبقت کی تھی اور جملہ احوال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی صداقت پر انہوں نے لازم تصدیق کی ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبان پر ابوبکر کا نام صدّیق رکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی ولادت پاک سے دو سال اور کچھ مہینے بعد حضرت صدّیق اکبر پیدا ہوئے تھے اور ان کی خلافت کی خدمت بھی اسی قدر ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد پوری کرنے کے بعد حضرت صدّیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا انہوں نے تریسٹھ برس عمر پائی اور بے حد و شمار فضائل و مناقب کے حامل ہیں۔

(مدراج شریف)

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والے کا حکم

حضور سیّدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا قذف کفرِ خالص ہے صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کفر خالص ہے چنانچہ فتاویٰ ھندیہ میں ہے لو قذف عائشة رضی اللہ عنہا بالزنی کفر باللہ تعالیٰ یعنی اگر کسی نے سیّدہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگائی تو اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔

شرح ملتقی الابحر میں ہے یکفر بقوله لاادری ان النبی فی القبر مومن او کافر وبقوله ماکان علینا نعمة النبی صلی اللہ علیه وسلم وان البعثة من اعظم النعم وبقذفه عائشة رضی اللہ عنہا وانکاره صحبة ابی بکر رضی اللہ عنه .

اگر کسی نے کہا میں نہیں جانتا کہ نبی قبر میں حالت ایمان میں ہے یا کفر میں تو کافر ہو جائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گا اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہو جائے گا جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی کوئی نعمت نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی بعثت مبارکہ سب سے بڑی نعمت ہے یا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتا ہے یا سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکا کرتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ شریف ج۱۴ مرکز اهل سنت برکات رضا)

نیز ردّ الرفضہ میں فرماتے ہیں کہ

ویجب اکفارھم باکفار عثمان وعلی وطلحة وزبیر وعائشة رضی اللّٰہ عنهم (رسالۂ مبارکہ ردالرفضة)

تفسیر حسنات میں علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری علیہ الرحمۃ الصارم المسلول کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ

قاضی ابولیلیٰ فرماتے ہیں من قذف عائشة مما تبرأها اللّٰہ منه کفر جو سیّدہ پر قذف یعنی اتہام (زنا کی تہمت لگائے) رکھے باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا وہ کافر ہے اور حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو برا کہے اسے کوڑوں کی سزا دی جائے اور حضرت اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کو برا کہنے والا قتل کیا جائے۔

حضرت ابوالسائب قاضی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن قاضی حسن بن زید والی طبرستان کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم حاضر تھا یہ کمبل پہن کر گزر فرماتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے اور ہر سال بیس ہزار دینار مدینہ منورہ بھیجا کرتے کہ وہ تمام صحابہ کرام کی اولاد میں تقسیم کیا جائے آپ کے دربار میں ایک شخص حاضر تھا اس نے حضرت سیّدہ اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں اتہام منافقین بیان کر کے کچھ قبیح الفاظ بک دیئے تو آپ نے فوراً

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکم دیا یا غلام اضرب عُنُقَهٗ اس کی گردن مارو پھر فرمایا معاذ اللہ یہ شخص حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر طعن کررہا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الخبیثات الایۃ تو اگر صدیقہ معاذ اللہ خبیث ہیں تو لازم آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو بھی معاذ اللہ معاذ اللہ ایسا ہی کہا جائے اور جو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو ایسا کہے وہ کافر ہے بے ایمان مرتد ہے لہٰذا ابھی اس کی گردن مار دو چنانچہ وہ قتل کردیا گیا اور میں وہاں حاضر تھا۔

(تفسیر حسنات جلد چہارم سورۂ نور ص ۲۲۵)

واقعۂ افک

یہ واقعہ پانچ ہجری میں پیش آیا جس سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم واُمّ المؤمنین وصحابہ کرام کو سخت اذیت پہنچی عربی میں بہتان کو افک کہتے ہیں اور اس سے مراد وہ بہتان ہے جو منافقین اور بعض مومنین نے اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگایا تھا اور آپ کی برأت پر قرآن پاک کی اٹھارہ آیات اتری تھیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱. ان الذین جاء و بالافک ٥

۲. لولاء اذسمعتوه ظن المومنون والمومنات بانفسهم خیرا وقالوا هذاافک مبین ٥

۳. لولاجاء و علیه باربعة شهداء٥

۴. فالئک عندالله هم الکذبون٥

۵. ولولافضل الله علیکم ورحمته فی الدنیا والاخرة لمسّکم فی ما افضتم عذاب عظیم٥

۶. اذتلقونه بالسنتکم٥

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۷.لولا اذسمعتوه قلتم مایکون لنا ان نتکلم بهذاسبحنک هذابهتان عظیمo

۸.ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشةo

۹.یعظکم الله ان تعودوا لمثله ابداo

۱۰.لهم عذاب الیم فی الدنیا والاخرهo

۱۱.یاایهاالذین امنوا لاتتبعواخطوات الشیطنo

۱۲.ولایأتل اولوا الفضل منکم والسعة ان یؤتوااولی القربی والمسٰکین والمهٰجرین فی سبیل الله والیعفوا والیصفحوا الاتحبون ان یغفرالله لکم والله غفوررحیمo

۱۳.ان الذین یرمون المحصنٰت الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرة و لهم عذاب عظیم o

۱۴.یوم تشهد علیهم السنتهم وایدیهم وارجلهم بما کانوا یعملون یومئذ یوفیهم الله دینهم الحق ویعلمون ان الله هو الحق المبینo

۱۵.الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثتo

۱۶.والطیبت للطیبین والطیبون للطیبتo

۱۷.اولٰئک مبرء ون ممایقولونo

۱۸.لهم مغفرة ورزق کریمo (تفسیر حسنات)

تفصیلِ واقعہ

اس قصۂ عظیم کی تفصیل بخاری شریف میں اس طرح آئی ہے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین ازواجه فایتهن خرج سهمها خرج بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کس کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام کا قرعہ نکل آتا وہ آپ کے ساتھ رفیقِ سفر ہوتیں۔

چنانچہ فرماتی ہیں کہ ایک غزوہ میں جانے سے پہلے آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا پس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ سفر پر نکلی اس کے بعد کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا فرماتی ہیں

فكنت احمل في هودجي وانزل فيه

پس میں پردے کیساتھ ھودج میں سوار کروائی گئی اور اسمیں بیٹھ گئی پس ہم نے سفر کیا یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اس غزوہ سے فارغ ہوکر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب آ گئے تو اس منزل سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے رات کے وقت چلنے کا حکم دیا جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں قضائے حاجت کے لئے لشکر سے دور چلی گئی جب فارغ ہوکر اپنی سواری کے پاس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا خذفِ یمنی ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا تھا پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے کے لئے واپس لوٹی اور اس کی تلاش میں کافی دیر ہوگئی فرماتی ہیں کہ جن لوگوں کے ذمہ مجھے سوار کروانے کا کام تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے ھودج کو اٹھا کر اس کی سواری پر رکھ دیا جس پر سوار ہوتی تھی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ھودج کے اندر ہوں ان دنوں عورتیں عموماً ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ ان کی غذا سادہ اور غیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرغن ہوتی تھی ان لوگوں کو ہودج اٹھاتے اور اونٹ پر رکھتے یوں بھی اس کا ہلکا پن محسوس نہ ہوا کہ میں نوعمر تھی پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیئے۔

فرماتی ہیں وجدت عقدلی بعد ما استمر الجیش ہار مجھے اس وقت ملا جب لشکر اپنی جگہ سے کوچ کر گیا تھا پس میں جگہ پر آکر بیٹھ گئی اور یہ خیال کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو میری تلاش میں ادھر آئیں گے اسی اثنا میں کہ میں وہاں بیٹھی تھی میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور سو گئی حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے وہ صبح کے وقت میرے نزدیک آئے کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا

فاستیقظت باسترجاعه حین عرفنی فخمرت وجهی بجلبابی

پس میں ان کی زبان سے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ سن کر جاگ اٹھی میں نے انہیں دیکھ کر چادر سے اپنا منہ چھپالیا

سبحان اللّٰہ فرماتی ہیں کہ واللّٰہ ماتکلمنا بکلمات ولا سمعت منه کلمة غیر استرجاعه یعنی قسم بخدا نہ ہم نے کوئی گفتگو کی اور نہ میں نے کلمات استرجاع (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی سنا وہ اپنی سواری سے اترے اس کے پیر باندھے پھر میں کھڑی ہو کر اس پر سوار ہو گئی وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے لے چلے یہاں تک کہ ہم سخت گرمی کے وقت دو پہر دن چڑھے لشکر میں جا پہنچے (بخاری) خیال رہے اس موقع پر حضرت صفوان کا استرجاع پڑھنا اس وجہ سے تھا کہ سیّدہ کا صحراء میں پیچھے اکیلے رہ جانا ایک بڑی آزمائش ہے کہ ان کو چھوڑ دیا گیا اس واسطے کسی آفت و ہلاکت میں پڑ جانے کا خدشہ ہے یا بعد میں رونما ہونے والے واقعات کے باعث بعض کا خیال ہے کہ صفوان کا گمان تھا شاید حضرت سیّدہ وصال پا چکی ہیں اس وجہ سے انہوں نے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ (مدارج)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ فرماتی ہیں

فھلک من ھلک و کان الذی تولیٰ کبر الافک عبداللہ بن ابی بن سلول

کہ جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوا اور جس نے بہتان کو سب سے زیادہ ہوا دی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں

اخبر ت انه کان یشاع ویتحدث فیه عنده فیقرّہ ویستمعه ویستو شیه

کہ مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ جب ابن ابی منافق کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا تو بڑی دلچسپی سے اس کا ذکر کرتا اسے حقیقت پر مبنی قرار دیتا اور اسے بڑے غور سے سنتا اور بیان بھی کرتا آپ فرماتے ہیں کہ

لم یسم من اھل الافک ایضا الا حسان بن ثابت ومسطح بن اثاثه وحمنة بنت جحش فی ناس آخرین لاعلم لی بھم غیر انھم عصبة .

بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت حضرت مسطح بن اثاثہ اور حضرت حمنہ بنت جحش کے سوا مجھے اور کسی کے نام کا علم نہیں ہاں ان کی ایک جماعت تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فرماتے ہیں ان لوگوں کی قیادت عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) کر رہا تھا۔

سیّدہ فرماتی ہیں کہ

فقدمنا المدینة فاشتکیت حین قدمت شھرا والناس یضیفون فی قول اصحاب الافک لااشعر بشئ من ذلک

کہ جب ہم مدینہ پہنچے تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں بہتان کے متعلق چرچا ہوتا رہا اگرچہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہوا لیکن یہ شک میری تکلیف میں اضافہ کرتا رہا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا لطف و کرم بیماری سے پہلے جیسا نہ دیکھا میری بیماری کے دوران حضور صلی اللہ علیہ و سلم تشریف لاتے سلام کرتے اور حال دریافت کر کے واپس تشریف لے جاتے تھے پس یہ بات مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اٹھائے ہوئے طوفان بدتمیزی کا مجھے کوئی علم ہی نہیں تھا یہاں تک کہ میں کچھ صحت یاب ہوئی تو حضرت مسطح کی والدہ ماجدہ کیساتھ رفعِ حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لئے رات کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے اور اہلِ عرب کی شروع سے عادت یہی تھی کہ اس مقصد کیلئے جنگل میں جاتے تھے کیونکہ گھروں کے سامنے بیت الخلاء بنانا ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہوتا تھا۔ سیّدہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور ام مسطح بنت ابورھم بن عبدالمطلب بن عبد مناف ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت صدّیق اکبر کی والدہ ہیں ان کے صاحبزادے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب ہے جب میں والدہ مسطح کے ساتھ فارغ ہوکر گھر کی جانب واپس لوٹی

فعثرت ام مسطح فی مرطها فقالت تعس مسطح فقلت بئس ماقلت اتسبین رجلا شهد بدرا .

ام مسطح کا پیر چادر میں الجھا اور گر پڑیں پس انہوں نے کہا مسطح کا برا ہوا میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا پس انہوں نے کہا خدا کی بندی شاید آپ نے سنا نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے سیّدہ فرماتی ہیں کہ

قلت ماقال فاخبرتني يقول اهل الافک.

میں نے پوچھا بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں نے مجھے بہتان تراشی والوں کی بات بتائی سیّدہ فرماتی ہیں کہ پھر تو بیماری بہت بڑھ گئی جب میں گھر پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلم میرے پاس تشریف لائے پس سلام کرکے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے میں عرض گذار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھے اجازت دے دی پس میں نے اپنی والدہ سے کہا

یاامتاہ ماذایتحدث الناس .

اے امی جان لوگ کیا باتیں کرتے ہیں

قالت یابنیة ھونی علیک فواللہ لقلما کانت امرأة قط وفیة عندرجل یحبھا لھاضرائر الاکثرن علیھا .

فرمایا اے بیٹی! اس بات کا غم نہ کھاؤ خدا کی قسم یہ ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں عموماً ایسا فریب کرگزرتی ہیں سیّدہ فرماتی ہیں کہ......

فقلت سبحان اللہ اولقد تحدث الناس بھذا

سبحان اللہ عجیب بات ہے لوگ اتنی بڑی بات منہ پر لاتے ہیں

قالت فبکیت بتلک اللیلة حتی اصبحت لایرفأبی دمع ولاا کتحل بنوم ثم اصبحت ابکی

سیّدہ فرماتی ہیں کہ پھر تو میں ساری رات روتی رہی نہ میرے آنسو تھمے اور نہ صبح تک مجھے نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی فرماتی ہیں کہ

ودعارسول صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن ابی طالب واسامة بن زید

کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی آئی نہ تھی تاکہ ان دونوں سے اپنی زوجۂ مطہرہ کو چھوڑنے کے بارے میں پوچھیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مشورہ لیں فرماتی ہیں

فاما اسامة فاشار علی رسول صلی اللہ علیه وسلم بالذی یعلم لهم فی نفسه فقال اسامة اهلک ولانعلم الاخیرا

حضرت اسامہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں گزارش کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح باخبر تھے اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی پاکدامنی سے بذات خود واقف تھے کہنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی اہلیہ محترمہ کے متعلق بھلائی کے سوا اور ہم کچھ بھی نہیں جانتے

اما علی فقال یارسول صلی اللہ علیه وسلم لم یضیق اللہ علیک والنساء سواها کثیر وسل الجاریة تصدقک قالت فدعارسول صلی اللہ علیه وسلم بریرة فقال ای بریرة هل رأیت من شئی یریبک قالت بریرة والذی بعثک بالحق مارأیت علیها امرا قط اغمصه غیر انها جاریة حدیثة السن تنام عن عجین اهلها فتأتی الداجن فتأکله

حضرت علی عرض گزار ہوئے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم !اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے علاوہ اور بھی بہت ہیں باقی آپ اس لڑکی (بریرہ) سے دریافت فرمائیں یہ آپ کو سچ سچ بتائے گی سیّدہ فرماتی ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بریرہ کو بلوا کر فرمایا اے بریرہ کیا تم نے کوئی بات دیکھی ہے؟ بریرہ نے عرض کی کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے تو شک وشبہ والی قطعاً کوئی بات نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ سیّدہ کم عمر لڑکی ہیں یہاں تک کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے سیّدہ فرماتی ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کھڑے ہوئے عبداللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن ابی کی شکایت فرمائی چنانچہ منبر پر جلوہ افروز ہو کر آپ نے فرمایا اے مسلمانوں کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ لے جس نے میری زوجہ کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا نیز جس شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندر بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا وہ میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے ساتھ سیّدہ فرماتی ہیں کہ اس پر بنی عبدالاشھل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے انا یا رسول اللہ صلی وسلم اعذرک فان کان من الاوس ضربت عنقه وان کان من اخواننا من الخزرج امرتنا ففعلنا امرک اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم آپ کا بدلہ میں لوں گا اگر وہ شخص قبیلۂ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑادوں گا اور اگر قبیلہ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی سیّدہ فرماتی ہیں پھر خزرج والوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس کے چچا کی بیٹی اور اسی کے قبیلہ سے تھی وہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ تھے سیّدہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ بڑا نیک آدمی تھا لیکن موقع پر پرانی حمیت نے ان کے اندر جوش مارا اور حضرت سعد بن معاذ سے کہا کذبت لعمر اللہ لاتقتله ولاتقدر علی قتله ولو کان من رھطک ما احببت ان یقتل خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں نہ آپ اس کو قتل کریں گے اور نہ آپ اسے قتل کر سکتے ہیں اگر وہ آپ کے قبیلہ سے ہوتا تو آپ اس کو قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے اس پر حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے جو حضرت سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے پس انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں لعمر اللہ لنقتلنه فانک منافق تجادل عن المنافقین ہم اسے ضرور قتل کریں گے اور معلوم ہو گیا کہ آپ بھی منافق ہیں اور منافقوں کا دفاع کر رہے ہیں اس پر قبیلۂ اوس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے کے مقابل تن گئے اور خطرہ پیدا ہو گیا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہیں آپس میں دست وگریبان نہ ہوجائیں اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم منبر پر جلوہ افروز تھے سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم برابران سب کو خاموش ہونے کے لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے فرماتی ہیں کہ فبکیت یومی ذلک کله لایرقا ء لی دمع ولا اکتحل بنوم قالت واصبح ابوای عندی وقد بکیت لیلتین ویوما لایرقاء لی دمع ولا اکتحل بنوم حتیٰ انی لاظن ان البکاء فالق کبدی فبینا ابوای جالسان عندی وانا ابکی فاستاذنت علی امرأة من الانصار فاذنت لها فجلست تبکی معی۔

میں اس روز بھی سارا دن خون کے آنسو روتی رہی نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری وجہ سے پریشان تھے مجھے برابر روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزرا نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی یہاں تک کہ مجھے یہ گمان گزرا کہ اتنا رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا اسی اثنا میں کہ میرے والدین کریمین میرے پاس تشریف فرما تھے میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی اسے اجازت دی گئی تو وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔(بخاری شریف و مسلم شریف ج ۲ ص ۳٦٦)

بعض علماء نے سیّدنا حضرت عمر بن خطاب اور عثمان رضی اللہ عنہما کا قصہ بھی بیان کیا ہے کہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے مشاورت فرمائی اور انہوں نے اپنا اپنا جواب عرض کیا اور وہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت میں کلام عرض کیا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم آپ کے جسمِ اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی اس لئے کہ مکھی نجاست پر بیٹھتی ہے اور اس کے پاؤں وہاں سے آلودہ ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کے بدن پاک کو اس سے محفوظ رکھتا ہے پس یہ کیسے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوسکتا ہے کہ نجاست آلود و دیگر چیزوں سے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی نگہداشت میں نہ رکھے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ نجس زمین پر پڑے اور جب حق تعالیٰ آپ کے سایہ شریف کی اس قدر حفاظت فرماتا ہے تو کیوں نہ آپ کے حرم محترم کی بھی ناشائستہ افعال سے صیانت وحفاظت کرتا ہوگا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ روا نہیں رکھتا کہ ملوث نعلین دوران نماز آپ کے پاؤں مبارک میں ہوں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر کردی کہ ان کو اتار دو اپنے پاؤں مبارک سے اور اگر عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات واقعتاً درست ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی آپ کو آگاہ فرماتا آپ خاطر جمع رکھیں ہوسکتا ہے آپ کو حقیقتِ حال سے اللہ تعالیٰ آگاہ فرمادے گا۔سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور نے ام المومنین سیّدہ زینب بنت جحش سے میرے بارے میں پوچھا انہوں نے عرض کی حضور میں اپنے کان اور آنکھیں ان کے بارے میں کچھ سننے سے محفوظ رکھتی ہوں جب کہ میں نے سنا کچھ نہ ہو اور دیکھوں جب کہ میں نے کچھ دیکھا نہ ہو خدا کی قسم میں ان کے متعلق سوائے سوائے خیر و خوبی کے کچھ نہیں جانتی سیّدہ فرماتی ہیں کہ ازواج میں سے یہ زینب مجھ سے برابری کرتی تھیں اور میرے حسن و جمال اور قدر و منزلت کے مشابہ خود کو بناتی تھیں لیکن اللہ نے ان کو تقویٰ و پرہیز گاری کی بنا پر محفوظ رکھا انہوں نے نہ حسد کیا اور نہ ہی کوئی بری بات منہ سے نکالی۔(مدارج شریف)

اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی اثنا میں کہ میرے والدین میرے پاس تشریف فرما تھے اور میں اور انصار یہ عورت رو رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم تشریف لائے فسلم ثم جلس سلام فرما کر بیٹھ گئے فرماتی ہیں کہ جب یہ بہتان لگایا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس بیٹھے نہ تھے اور قریباً ایک ماہ سے وحی کا نزول بند ہوگیا تھا کہ میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

متعلق کوئی حکم نازل فرمایا جاتا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے بیٹھے ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا یا عائشة انه قد بلغنی عنک کذا و کذا فان کنت بریئة فسیبرئک اللہ وان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی الیه فان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیه اے عائشہ! مجھے تمہارے متعلق یہ افواہ پہنچی ہے اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ رب العزت تمہیں بری فرمادے گا اور اگر تم گناہ میں ملوث ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرلو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرکے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے سیّدہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم ارشاد فرما چکے تو میں نے اپنے والد محترم سے عرض کی کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو کوئی جواب دیں آپ نے فرمایا کہ قسم بخدا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی والدہ سے گذارش کی کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشادات کا جواب دیں انہوں نے فرمایا واللہ ما ادری ما اقول لرسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم کہ خدا کی قسم میرے ذہن میں نہیں آتا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں کیا عرض کروں پس میں خود عرض گذار ہوئی

انا جارية حديثة السن لا اقرأ من القرآن كثيرا انی واللہ لقد علمت لقد سمعتم هذا الحديث حتى استقر فی انفسكم وصدقتم به فلئن قلت لكم انی بريئة لا تصدقونی ولئن اعترفت لكم بامر واللہ يعلم انی منه بريئة لتصدقنی فواللہ لا اجد لی ولكم مثلا الا ابا يوسف حين قال فصبر جميل واللہ المستعان على ما تصفون.

میں نوعمر لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا بیشک خدا کی قسم میرے علم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں بھی وہ بات آ گئی جو آپ حضرات نے سنی ہے اب جب کہ وہ بات آپ کے دلوں میں سما گئی اور آپ نے اسے حقیقت پر مبنی سمجھ لیا تو اگر میں یہ کہوں بھی کہ میں اس بہتان سے پاک ہوں تب بھی لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس گناہ کا اعتراف کرلوں اور اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو ضرور میری تصدیق کی جائے گی پس خدا کی قسم میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف کے والد محترم جیسی ہے جب کہ انہوں نے کہا تھا کہ تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو بتا رہے ہو۔(بخاری شریف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حزن وغم کی وجہ سے یعقوب علیہ السلام کا نام میری زبان پر نہ آ سکا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے کہا مگر یوسف کے لئے جنہوں نے کہا تھا فصبر جمیل اس جگہ نہایت حزون واضطراب سے کہ یوسف کا باپ بھی نہ کہا لیکن بخاری کی بعض راویات میں یعقوب کا نام بھی آیا ہے اور یہ زیادہ درست ہے (مدارج) سیّدہ فرماتی ہیں پھر میں نے منہ دوسری جانب کرلیا اور خاموش ہو کر بستر پر لیٹ گئی اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس جرم سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرمادیگا لیکن خدا کی قسم یہ بات میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی نازل فرمائے گا اور میری شان کے خطبے پڑھوائے جائیں گے کیونکہ میری حیثیت اتنی تو نہیں کہ باری تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے ہاں مجھے یہ امید ضرور تھی کہ اللہ تعالیٰ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو میری پاکدامنی دکھادے گا۔(بخاری شریف ج ۲ ص ۷۱۱)

فرماتی ہیں

فواللہ مادام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلسہ ولاخرج احد من اھل البیت حتی انزل علیہ فاخذہ ماکان یأخذہ من البرحاء حتی انہ لیتحد رمنہ من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العرق مثل الجمان وھوفی یوم شات من ثقل القول الذی انزل علیہ ۔

خدا کی قسم اسی دوران کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے اور ہمارے گھر کا کوئی فرد باہر بھی نہیں گیا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی اور وہی حالت آپ پر طاری ہوگئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور کلام کی ثقالت کے باعث سردی کے دنوں میں پسینہ موتیوں کی طرح جاری ہوجاتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا کہ برأت کی امید دلا کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی کروں اس وقت آپ رو رہی تھیں اور فرما رہی تھیں ۔

ھجرتنی القریب والبعید حتی ھجرتنی الھرۃ وماعرض علی طعام ولا شراب فکنت ارمدوانا جائعۃ ظامئۃ فرأیت فی منامی حتی فقال لی مالک فقلت حزینۃ مماذکر الناس فقال ادعی بھذہ الدعوات یفرج اللہ تعالیٰ عنک فقلت وماھی فقال قولی یاسابغ النعم ویارافع النقم ویافارج الغمم ویاکاشف الظلم یاعدل من حکم یاحسب من ظلم یاولی من ظلم یااول بلا بدایۃ ویااخر بلانھایۃ یامن لہ اسم بلا کنیۃ اللھم اجعل لی من امری فرجا ومخرجا.

کہ مجھے میرے قریب وبعید نے چھوڑ دیا تھا حتیٰ کہ ھرہ نے بھی چھوڑ دیا تھا اور میرے لئے نہ کھانا آتا تھا نہ پانی تو میں لیٹ گئی اور بھوکی پیاسی تھی تو میں نے ایک جوان کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے پوچھ رہا ہے صدیقہ کیا حال ہے؟ میں نے کہا غمگین ہوں ان باتوں سے جو لوگ کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا یہ دعا پڑھو اللہ سب غم کھول دے گا میں نے کہا وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے یہ دعا (یاسالغ النعم الخ) بتائی ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ فرماتی ہیں کہ فانتبهت وانا ریانة شبعانة وقدانزل الله تعالیٰ فرجی۔ میں جاگی تو میں نے اپنے آپ کو خوش وخرم پایا اور بھوک بھی نہیں رہی پھر اللہ تعالیٰ نے میری مسرت کی دستیاب بنائی اور آیاتِ تطہیر نازل فرمائیں۔

(تفسیر حسنات وروح البیان وغیرہ)

سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم مسرور اور تبسم ریز نظر آرہے تھے چنانچہ سب سے پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ اما اللہ فقد برأک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرمادیا ہے فرماتی ہیں کہ اس وقت میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہوکر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و سلم کا شکریہ ادا کرو پس میں عرض گزار ہوئی کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں ان کا شکریہ کیوں ادا کروں میں صرف اللہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں (جس نے میری پاکدامنی کا اعلان فرمایا ہے)(بخاری شریف)

خیال رہے یہ مستیٔ حال تھی جو عائشہ رضی اللہ عنہا پر غالب آگئی تھی ورنہ یہ ان کو پاک گردانا جانا اور ان کے حق میں قرآن کا نزول ہونا یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے وسیلہ وطفیل ہی تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کا شکر ادا کرنا سیّدہ پر واجب ہے۔

(مدارج شریف)

اس کے بعد حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم خوش خوش مسجد میں تشریف لائے صحابہ کرام کو جمع فرمایا اور خطبہ ارشاد فرمایا اور جو آیات نازل ہوئی تھیں صحابہ کو سنائیں (مدارج شریف) بعض علمائے کرام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں کی برأت کو ظاہر فرمایا۔

۱۔حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت زلیخا کے خاندان کے ایک بچے سے۔

۲۔موسیٰ علیہ السلام پر یہود کی تہمت کہ انہیں گندی بیماری ہے جس کی برأت اس پتھر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذریعہ فرمائی کہ جو آپ کے کپڑے لے بھاگا تھا۔

۳۔سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ۔

۴۔حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سورۂ نور کی آیات نازل فرما کر۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر نبی کی زوجہ زنا سے پاک ہوتی ہے۔(روح البیان)

جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم آیات برأت پڑھ چکے تو ان لوگوں کو بلایا جنہوں نے تہمت لگائی تھی پھر ان پر حدِ قذف جاری فرمائی گئی اور ہر ایک کو اسّی اسّی کوڑے لگائے گئے یہ چار شخص تھے ۱☆حضرت حسان بن ثابت ۲☆مسطح ابن اثاثہ ۳☆حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم ۴☆عبداللہ بن ابی کچھ روایات میں ابن ابی پر حد جاری ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔ (مدارج)

خیال رہے امام قسطلانی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ یہ بات تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ صفوان نامرد تھے چنانچہ حضرت صفوان بن المعطل خود فرماتے ہیں سبحان اللہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے کسی بھی عورت کا پردہ نہیں اٹھایا مراد یہ ہے کہ میں نے کسی عورت کے ساتھ جماع نہیں کیا۔(مدارج شریف بتصرف)

عروہ سے مروی ہے کہ صفوان رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے حضرت عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے روبرو میں نے بھی حضرت حسان کی مذمت کی تھی تو سیّدہ نے فرمایا کہ اس کو برا مت کہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی نعت خوانی میں مشرکین کی ہجو و مذمت کرتا ہے۔(مدارج)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر آپ نے حضرت صدیقہ کی شان میں یہ اشعار بھی فرمائے

١. حصان رزان ماتزنُّ بریبةٍ   وتصبح غرثٰی من لحوم الغوافل

٢. حلیلة خیر الناس دنیا ومنصبا   نبی الهدی ذی المکرمات الفواضل

٣. عقیلة حی من لوی بن غالب   کرام المساعی مجدهم غیر زائل

٤. مهذبة قدطیب اللّٰه خیمها   وطهرها من کل سوء وباطل

٥. فان کنت قدقلت الذی قدزعمتموا   فلارفعت سوطی الی انامل

٦. وکیف وودی ماحییت ونصرتی   لال رسول اللّٰه زین المحافل

٧. له رتب عال علی الناس کلهم   تقاصر عنه سورة المتطاول

٨. فان الذی قدقیل لیس بلائط   ولکنه قول امرئی بی ماحل

ترجمۂ اشعار :

١۔ وہ پاک دامن اور پاکباز ہے جس پر گناہ کا کوئی الزام نہیں ہے اور وہ بے خبر لوگوں کے گوشت سے ہمیشہ بھوکی ہے۔

٢۔ وہ بیوی ہے دین اور منصب کے لحاظ سے بہترین انسان کی جو اللہ کا نبی ہے اور تمام بہترین بزرگیوں کا مالک ہے۔

٣۔ وہ شریف ترین عورت ہے قبیلۂ لوی بن غالب کی وہ جس میں سارے کام شرافت کے ہیں اور ان کی بزرگی ختم ہونے والی نہیں۔

٤۔ وہ پاک کردی گئی ہے اللہ نے اس کی طبیعت کو پاک بنایا ہے اور اسے ہر ایک برائی اور باطل سے پاک وصاف رکھا ہے۔

٥۔ جو بات تم نے میرے ذمّے لگائی ہے کہ وہ میں نے کہی ہے اگر وہ سچ ہو تو خدا کرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے ہاتھ شل ہو جائیں اور میرا کوڑا میرے ہاتھ نہ پکڑ سکیں۔

۶۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ میری محبت اور میری مدد زندگی بھر تک رسول اللہ کے گھرانے کی مدح کے لئے ہے اور محفلوں کی زینت ہے۔

۷۔ وہ نبی جس کو تمام لوگوں پر بزرگی حاصل ہے اور دشمن کا حملہ وہاں تک پہنچنے سے قاصر ہے۔

۸۔ جو بات میرے متعلق کہی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے لیکن وہ ایسے آدمی کی بات ہے جس نے میری چغلی کھائی ہے۔

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا تکرمه بعد ذلک وتذکره بخیر یعنی آپ ان کا احترام ان اشعار کے بعد کرتی تھیں اور ان کا ذکر اچھے الفاظ میں کرتی تھیں اور ابن سعد محمد بن سیرین سے راوی ہیں کہ جب حسان حاضر ہوتے تو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کے لئے تکیہ منگواتیں اور فرمایا کرتیں لا تؤذو حسانا فانه کان ینصر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بلسانه حسان کی مذمت کر کے انہیں ایذا نہ دو وہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی مدد اپنے کلام سے کرتے ہیں بلکہ طریق شعبی سے ابن جریر راوی ہیں انها قالت ما سمعت بشئی احسن من شعر حسان وما تمثلت به الا رجوت له الجنة قوله لابی سفیان ابن الحارث عبدالمطلب

فرماتی ہیں میں نے حسان کے شعروں سے بہتر کبھی کوئی شعر نہ سنا اور نہ اس کی مثال ملی میں امید کرتی ہوں ان کے لئے جنت کی ان اشعار کے صلہ میں جو ابوسفیان بن حارث کے جواب میں انہوں نے فرمائے۔

۱۔ هجوت محمدا فاجبت عنه وعند الله فی ذاک الجزاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۔ فان ابی و والدتی و عرضی لعرض محمد منکم وقاء

۳۔ اتشتمہ ولست لہ بکفو فشرّ کما لخیر کما الفداء

۴۔ لسانی صارم لاعیب فیہ وبحری لاتُکدرہ الدلاء

ترجمۂ اشعار

۱۔ تو نے محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی ہجو کی ہے اور میں ان کی طرف سے جواب دیتا ہوں اور اس کا بدلہ اللہ کے پاس ہے۔

۲۔ میرا باپ میری ماں اور میری عزت سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی عزت پر قربان ہے۔

۳۔ کیا تو اسے گالی دیتا ہے؟ حالانکہ ان کے برابر کا نہیں تو جو تم دونوں میں سے برا ہے وہ تمہارے بہتر پر قربان ہو۔

۴۔ میری زبان تیز دھار تلوار ہے جس میں کوئی عیب نہیں ہے اور میرا سمندر اتنا گہرا ہے جس کو ڈول کی آمد و رفت مکدر نہیں کر سکتی۔(تفسیر حسنات)

فوائدِ حدیث

امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں واعلم ان فی حدیث الافک فوائد کثیرۃ کہ حدیثِ افک میں بہت فوائد ہیں۔

۱۔احدھا جواز روایۃ الحدیث الواحد عن جماعۃ عن کل واحد قطعۃ یعنی استاد کا مختلف شیوخ سے مقرر مقطعات کو روایت کرنے کا جواز یعنی حدیث کی تقطیع کرنے کا جواز۔

۲۔صحۃ القرعۃ بین النساء وفی العتق عورتوں کے مابین اور گردن کے آزاد کرنے کے مابین قرعہ اندازی کرنے کا جواز۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۔وجوب الاقراع بین النساء عندارادۃ السفر ببعضھن چند بیویوں میں سے کسی ایک کوسفر پر لے جانے کاارادہ ہوتو قرعہ اندازی کا وجوب۔

۴۔جواز سفرالرجل بزوجتہ شوہرکابیوی کے ساتھ سفرکرنے کا جواز۔

۵۔جواز غزوھن عورتوں کاغزوہ میں شرکت کرنے کا جواز۔

۶۔جواز رکوب النساء فی الھوادج عورتوں کاھودجوں میں سواری کرنے کا جواز۔

۷۔جواز خدمۃ الرجال لھن فی تلک الاسفار ان سفروں میں بیویوں کا اپنے شوہروں کی خدمت کرنے کا جواز۔

۸۔ارتحال العسکر یتوقف علی امر الامیر روانگی لشکر کاحکم امیر پر موقوف ہونا۔

۹۔جواز خروج المرأۃ لحاجۃ الانسان بغیراذن الزوج عورت کاقضائے حاجت کے لئے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نکلنے کا جواز۔

۱۰۔جواز لبس النساء القلائد فی السفر کالحضر حضر کی طرح سفر میں بھی عورتوں کا گلے میں ہار پہننے کا جواز۔

۱۱۔ان من یرکب المرأۃ علی البعیر وغیرہ لایکلمھا اذالم یکن محرما الالحاجۃ کہ غیرمحرم جب کسی عورت کوھودج میں سوار کرے تو بغیر ضرورت کے اس سے کلام نہ کرے۔

۱۲۔فضیلۃ الاقتصارفی الاکل عورتوں کے کم کھانے کی فضیلت اور یہ کہ زیادہ نہ کھائیں تا کہ گوشت کی چربی وغیرہ نہ چڑھے اس لیے کہ زمانہ رسالت میں عورتوں کی یہ حالت تھی اور جوکام حضورصلی اللہ علیہ و سلم کے دور میں ہووہ کامل ہے۔

۱۳۔جواز تاخربعض الجیش ساعۃ کسی حاجت کے پیش نظر بعض لشکریوں کولشکر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیچھے رہنے کا جواز۔

۱۴۔اغاثة الملهوف وعون المنقطع واكرام ذوى الاقتدار كمافعل صفوان غمزدہ وغمگین کی مدد کرنا اور قافلہ سے بچھڑے ہوئے کی مدد و رہنمائی کرنا اور صاحبِ اقتدار کی تعظیم کرنا جیسا کہ صفوان ۔نے فرمایا۔

۱۵۔حسن الادب مع الاجنبيات اجنبی عورتوں سے حسن ادب کرنا خاص طور پر ضرورت کے وقت جنگلات میں ان کے ساتھ خلوت میں۔

۱۶۔استحباب، الايثار بالركوب سوار ہونے میں ایثار کا مستحب ہونا۔

۱۷۔استحباب الاسترجاع عندالمصائب دینی یا دنیوی مصیبتوں کے وقت استرجاع (انا لله وانا اليه راجعون) پڑھنا۔

۱۸۔تغطية المرأة وجهها عن نظر الاجنبى سواء كان صالح اوغيره اجنبی کو دیکھ کر خواہ نیک ہو یا برا عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانک لینا۔

۱۹۔جواز الحلف من غير استحلاف بغیر مطالبے کے قسم کھانا۔

۲۰۔يستحب ان يستر عن الانسان مايقال فيه اذالم يكن فى ذكر فائدة جس پر تہمت لگائی گئی ہو اس کے لئے اس کے ذکر نہ کرنے کا مستحب ہونا جب کہ ذکر کرنے میں کوئی فائدہ نہ ہو۔

۲۱۔الاستحباب ملاطفة الرجل زوجته خاوند کا زوجہ کے ساتھ معاملہ لطف اور حسنِ معاشرت کرنے کا مستحب ہونا۔

۲۲۔اذاعرض عارض بان سمع عنها شيئاً اونحوذلک يقلل اللطف جب اپنی زوجہ کے متعلق کوئی تہمت وغیرہ سنے تو لطف میں کمی کرنا تا کہ بیوی اس کی وجہ دریافت کر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا ازالہ کرے۔

۲۳۔استحباب السوال عن المریض مریض سے اس کی حالت پوچھنے کا مستحب ہونا۔

۲۴۔یستحب للمرأة اذاارادت الخروج للحاجة ان تکون معہارفیقة عورت اگر قضائے حاجت کے لئے نکلنے کاارادہ کرے تو اپنے ساتھ کسی رفیقہ کو لے جاوے تا کہ اس سے انس حاصل کرے۔

۲۵۔کراھة الانسان اذ آذی اھل الفضل انسان کا اس بات کو ناپسند کرنا کہ اس کا عزیز کسی اہل فضل کو اذیت دے۔

۲۶۔فضیلة اھل بدر والذب عنھم اہل بدر کی فضیلت اوران کا دفاع کرنے کا ثبوت۔

۲۷۔ان الزوجة لاتذھب الی بیت ابویھا الاباذن زوجھا بیوی کا والدین کے گھر بغیر اجازت شوہر کے نہ جانا۔

۲۸۔جواز التعجب بلفظ التبسیح السبحان لفظ سبحان کے ذریعہ تعجب ظاہر کرنا۔

۲۹۔استحباب مشاورة الرجل اپنے گھریلو امور میں آدمی کا اپنے عزیزوں ودوست واحباب سے مشورہ کرنا۔

۳۰۔جواز البحث والسوال عن الامور المسموعة تہمت وغیرہ کے متعلق بحث وتفتیش کرنے کا جواز ہونا۔

۳۱۔خطبة الامام الناس عندنزول امرھم کسی اہم امر کے نزول کے وقت امام کا لوگوں کو خطبہ دینا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۲۔فضائل ظاهرة لصفوان بن المعطل حضرت صفوان کے فضائل کا ظاہر ہونا۔

۳۳۔فضیلة لسعد بن معاذ و اسید بن حضير حضرت سعد بن معاذ و اسید بن حضیر کی فضیلت۔

۳۴۔المبادرة الى قطع الفتن والخصومات والمنازعات وتسكين الغضب فتنوں کو قطع اور لڑائی جھگڑوں کو بند اور غضب و غصہ کو ٹھنڈا کرنے میں پیش قدمی کرنا۔

۳۵۔قبول التوبه والحث عليها توبہ کو قبول اور اس پر برانگیختہ کرنا۔

۳۶۔تفويض الكلام الى الكبار بڑوں کو کلام سونپ دینا۔

۳۷۔جواز الاستشهاد بايات القران آیات قرآنیہ سے استشہاد (دلیل لینا) کرنے کا جواز۔

۳۸۔استحباب المبادرة بتبشير من تجددت له نعمة جس کو جدید نعمت ملی ہو اس کو خوشخبری دینے میں جلدی کرنے کا مستحب ہونا۔

۳۹۔ برأة عائشة من الافک سیدہ عائشہ کی تہمت سے برأت اور یہ برأت قطعیہ ہے جو کہ قرآن عزیز میں منصوص ہے لہٰذا اس میں شک کرنے سے کفر وارتداد ہوگا اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے (عياذ بالله من ذلک)

۴۰۔تجديد شكر الله عند تجدد النعم نعمتوں کے تجدد سے شکرادا کرنا۔

۴۱۔فضائل لابی بکر اللہ کے فرمان ولا یاتل میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل ثابت ہوئے۔

۴۲۔استحباب صلة الارحام صلہ رحمی کا مستحب ہونا۔

۴۳۔استحباب العفو والصفح صلح و درگزر کرنے کا مستحب ہونا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۴۔الصدقة والانفاق فی سبیل الخیرات نیکیوں اوراچھائیوں کے راستے میں خرچ اور صدقہ کرنے کا مستحب ہونا۔

۴۵۔فضیلة زینب اُمّ المؤمنین اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت ثابت ہوئی۔

۴۶۔جواز سبِ المتعصب متعصب کوسب کرنے کا جواز۔

۴۷۔اکرام المحبوب بمراعاة اصحابه حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے اصحاب وخدام کی رعایت کر کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی تعظیم بجالانا وغیرہ

(نووی علی مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۶۷،۳۶۸)

ترجمۂ آیات برأت

۱۔ان الذین جاء ؤ (الآیة) بے شک وہ کہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔

(کنزالایمان)

اس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت ظاہر فرمائے گا ہر شخص کے لئے گناہ بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا تھا کسی نے بہتان والے کی موافقت کی کوئی ہنسا کسی نے خاموشی کیساتھ سن لیا الغرض جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائے گا اور لاتحسبوہ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم و جناب صدیق اکبر کو تسلی دی گئی کہ تم اس الزام تراشی کو برا گمان نہ کرو بلکہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور بل ھو خیر لکم میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی تسلی دی گئی کہ اس میں آپ کے حق خیرِ عظیم ہے اوّل یہ کہ اجرِ عظیم ملا دوم یہ کہ سب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر اعزازِ صدّیقہ ظاہر ہوا سوم یہ کہ سیّدہ کے حق میں آیات برأت نازل ہوئیں پھر یہ کہ جس نے جتنا حصہ لیا اتنی ہی سزا کی وعید میں آیا چنانچہ حضرت حسان کی آنکھیں جاتی رہیں سیّدہ نے فرمایا کہ ای عذاب اشد من العمی کہ آنکھیں چلی جانے سے اور بڑھ کر کیا عذاب ہے والذی تولی کبرہ سے مراد عبداللہ بن ابی ہے حدیث میں ہے بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول صلی اللہ علیہ و سلم اسّی اسّی کوڑے لگائے گئے۔(خزائن و حسنات وصاوی وغیرہ)

۲۔لولا اذسمعتموہ (الایۃ) کیوں نہ ہوا جب تم نے اس سے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور یہ کہتے یہ کھلا بہتان ہے۔(کنزالایمان)

کیونکہ مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے (خزائن) اور اس لئے کہ ایسے حادثات میں چار گواہ لانے لازم ہیں ورنہ ان کا فرض ہے کہ ایسی بات سن کر کہہ دیں کہ یہ محض افتراء ہے کیونکہ مومن اور مومنہ پر واجب تھا کہ سنتے ہی کہہ دیتے کہ یہ کھلا افتراء ہے جو اپنی طرف سے افتراء کہا گیا پھر یہ عامۂ مومنین کے حق میں حکم ہے جناب اُمّ المؤمنین زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے لیے بطریق اولیٰ یہی حکم تھا۔

۳۔لولاجاءو (الایہ) اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے

۴.فأولٰئک عنداللہ ھم الکذبون (الایۃ)

تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

یعنی شرعی قانون کے مطابق وہ جھوٹے ہیں کہ چار گواہ نہ لا سکے اور ظاہر ہے کہ چار گواہ جب نہ لا سکے تو اس کی سزا پائیں گے اور وہ یہ کہ ہمیشہ کے لئے ساقط العدالت کہ کبھی گواہی مقبول نہ ہو۔ (حسنات)

۵۔لولافضل اللہ (الایۃ) اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا و آخرت میں نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔(کنزالایمان)

لیکن ابن ابی اس پر عذاب ہے اور تخلد فی الدرک الاسفل ہے آگ میں باقی جو اس کے بہکانے سے اس شبہ میں بڑے ان کی توبہ قبول۔(حسنات)

۶۔اذتلقونہ (الایۃ)

جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کرلاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے یعنی جرم عظیم ہے۔

۷۔لولا اذسمعتوہ (الایۃ) اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے۔(کنزالایمان)

مسئلہ : یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بیوی بدکار ہو سکے۔(خزائن)

۸۔۹۔ان الذین (الایۃ)

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا وآخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔(کنزالایمان)

۱۰۔یعظکم اللہ (الایۃ) اور اللہ نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو۔(کنزالایمان)

۱۱۔یاایھا الذین امنوا (ا لایۃ) اے ایمان والو شیطان کے قدم بقدم چلنے میں اتباع نہ کرو۔

یعنی وہ جو وسوسے تمہارے دلوں میں ڈالتا ہے اس کی پیروی نہ کرو اور ان کے ماتحت بہتان تراشنے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲۔ولا یاتل اولوالفضل منکم (الآیۃ) اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور مہاجرین فی سبیل اللہ کو نہ دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہاری بخشش فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اس آیتِ کریمہ سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی اتنی فضیلت بڑھی کہ اللہ نے آپ کو اولوالفضل فرمایا اس کا شانِ نزول یہ ہے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کیساتھ جو سلوک فرماتے تھے وہ بند کردیں گے اولوالقربیٰ اس لئے فرمایا کہ مسطح آپ کی خالہ کے بیٹے نادار مہاجر تھے اور بدری تھے حضرت کے ذمہ ان کی کفالت تھی جب تہمت لگانے والوں میں شریک ہوئے تو حضرت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے جس کے ساتھ سلوک کیا وہ میرے ساتھ ایسا نکلا آپ نے قسم کھائی کہ اب مسطح کیساتھ کسی قسم کا سلوک نہ کروں گا اس پر آیت نازل ہوئی چنانچہ نزول کے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ بے شک میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرمائے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ مسطح کیساتھ سلوک کبھی موقوف نہ کروں گا چنانچہ آپ نے مقرّرہ وظیفہ دوبارہ بحال فرمادیا۔

۱۳۔ان الذین یرمون (الآیۃ) بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں پاک دامن انجان بھولی بھالیوں مومنہ خواتین پر لعنت ہے دنیا و آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

(تفسیر حسنات)

۱۴ .یوم تشھد علیھم السنتھم (الآیہ)

جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔(کنزالایمان)

یہ آیت چودھویں ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اُمّ المومنین کے معاملہ میں اللہ کی طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے اتہام لگانے والوں پر وعیدِ شدید ہے۔(تفسیر حسنات)

۱۵ ۔الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثت ۔

گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے ۔(کنزالایمان)

یعنی خبیث کے لئے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لئے اور خبیث مرد خبیثہ کے لئے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتا ہے اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وطیرہ ہوتی ہیں ۔(خزائن)

۱۶۔والطیبت للطیبین والطیبون للطیبت اور ستھریاں ستھروں کے لئے اور ستھرے ستھریوں کے لئے(کنزالایمان) یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور صفوان ہیں ۔(خزائن)

۱۷۔اولئک مبرؤن مما یقولون وہ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں (کنزالایمان)

یعنی جو تہمت لگانے والے خباثت کر رہے ہیں وہ اس سے مبرّہ منزّہ ہیں ۔(حسنات)

۱۸۔لھم مغفرۃ ورزق کریم ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

فائدہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو لکھا کہ عورتوں کو سورۂ نور پڑھاؤ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو بالا خانوں پر مت جانے دو اور نہ ہی انہیں لکھنا سکھاؤ انہیں سورۂ نور پڑھاؤ اور چرخہ کاتنا سکھاؤ۔(فیوض الرحمان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ جب آپ کی رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو برس تھی ولعبھا معھا اوران کے کھلونے سیّدہ کے ساتھ تھے اس حدیث کی بناء پر علماء فرماتے ہیں کہ بچیوں کو کھلونے اور گڑیوں سے کھیلنا جائز ہے اس سے بچوں کو پرونا سینا اور گھریلو امور کا طریقہ آجاتا ہے اگر کھلونوں اور گڑیوں کی آنکھ ناک نہ ہوں تب تو اسکے جواز میں شبہ نہیں۔(مراۃ)

ایک اور روایت میں سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم غزوۂ تبوک یا حنین سے واپس تشریف لائے اُمّ المؤمنین کے طاق پر پردہ تھا ہوا چلی فکشفت ناحیۃ الستر عن بنات عائشۃ تو ہوا نے پردہ کے کنارے سے سیّدہ کے کھیلنے کی گڑیاں ظاہر کر دیں اس پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے پوچھا اے عائشہ یہ کیا ہے عرض گزار ہوئیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم میری گڑیاں ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کے مابین ایک دو پروالا گھوڑا دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے قالت فرس عرض کی حضور گھوڑا ہے فرمایا اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں دو پر ہیں قال فرس لہ جناحان فرمایا گھوڑے کے لئے دو پر ہیں؟ اس پر سیّدہ نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلمصلی اللہ علیہ و سلم اماسمعت ان لسلیمان خیلا لھا اجنحۃ کیا آپ نے نہ سنا کہ حضرت سلمان کے گھوڑے کے دو پر تھے سبحان اللہ اس جواب سے سیّدہ کی حاضر جوابی بخوبی سمجھی جاسکتی ہے کہ سیّدہ نے اتنی چھوٹی سی عمر میں کیسا عمدہ جواب دیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بھی تبسم فرمایا۔

(مشکوٰۃ رواہ ابوداؤد)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ کی اعلیٰ درجہ کی شرم وحیا

زوجین کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک دوسرے کا لباس فرمایا کہ وہ ایک دوسرے سے نفع اٹھاتے ہیں اور ایک دوسرے پر ہر دونوں کو حلال کو رکھا گیا اسی طرح وہ ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف نظر بھی کر سکتے ہیں اور اس دیکھنے میں شرعاً کچھ حرج نہیں لیکن یہ اعلیٰ قسم کی شرم کے خلاف ہے یہی وجہ ہے کہ سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے باوجودیکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی بڑی محبوبہ زوجہ مطہرہ ہیں لیکن آپ نے کبھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے سترِ مبارک کو نہ دیکھا چنانچہ فرماتی ہیں۔

مانظرت اومارأیت فرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط۔

کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و سلم کی شرمگاہ کبھی بھی نہ دیکھی۔

(مشکوٰۃ باب النظر الی المخطوطۃ وبیان العورات الفصل الثالث)

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا غزوۂ احد میں زخمیوں کو پانی پلانا

اگر جہاد میں عورتوں کو لے جانے کی ضرورت پیش آئے تو ضعیف العمر خواتین کو لے جایا جا سکتا ہے اسی طرح اگر نوجوانوں کی حاجت ہو تو باندیوں کو لے جانے کا حکم ہے مگر ان سے جنگ نہ کرائی جاوے گی البتہ اگر ضرورت ہو تو قتال بھی کر سکتی ہیں غرض یہ کہ ضرورت کے احکام اور ہوا کرتے ہیں لہٰذا حضرت اُمّ سلیم واُمّ عطیہ ودیگر خواتین کا جہاد میں شرکت فرمانا ضرورت کے وقت تھا نیز یہ خواتین جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی وغیرہ کرنے کے لئے جاتی تھیں چنانچہ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ......

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزوبام سلیم ونسوۃ من الانصار معہ اذاغزا یسقین الماء ویداوین الجرحی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ام سلیم اور کچھ انصاری خواتین کو اپنے ساتھ لے کر جہاد فرماتے تھے جب جہاد فرماتے تو یہ بیبیاں پانی پلاتیں اور دوا مرہم پٹی کرتیں۔ نیز حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کیساتھ سات جہاد کیے اخلفهم فی رحالهم فاصنع لهم الطعام و اداوی الجرحی و اقوم علی المرض یعنی میں غازیوں کی منزلوں میں ان کے پیچھے رہتی ان کا کھانا پکاتی زخمیوں کو دوا دارو کرتی اور بیماروں کا انتظام کرتی۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی غزوۂ احد کے موقع پر بڑی خدمات انجام دیں چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں لوگ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے اردگرد سے منتشر ہوگئے میں نے دیکھا کہ اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا دامن سمیٹے ہوئے تیزی سے مشکیں بھر کر لاتی ہیں وقال غیرہ تنقلان القرب علی متونهما ثم تفرغانه فی افواہ القوم ثم ترجعان فتملآ نها ثم تجیٓان فتفرغانه فی افواہ القوم ابومعمر کے غیر نے کہا کہ وہ اپنی پیٹھوں پر مشکیں ڈھورہی تھیں پھر مجاہدین کے موںھوں میں پانی انڈیلتی تھیں پھر لوٹ کر بھرلاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتیں۔ (بخاری شریف کتاب الجهاد)

اُمّ المؤمنین کا کولھوں پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند کرنا

کولھوں پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے چنانچہ ہدایہ میں ہے ولا یتحصر وهو وضع الید علی الخاصرة لانه علیه السلام نهی عن الاختصار فی الصلوٰة ولان فیه ترک الوضع المسنون کولھے پر ہاتھ نہیں رکھے گا کیونکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے نماز میں کولھوں پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا اور اس لئے کہ اس میں ہاتھ رکھنے کے مسنون طریقہ کو چھوڑنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔(هداية اولين ص ۱۷۲ مكتبه رحمانيه)

ہدایہ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کولھوں پر نماز میں ہاتھ رکھنا مکروہ ہے پھر یہ کراہت مرد وعورت دونوں کے لئے ہے البتہ نماز میں کراہتِ تحریمہ ہے اور خارج نماز میں تنزیہہ (حاشیه هداية) پھر کولھوں پر ہاتھ رکھنے کی کراہت کی وجہ ایک تو وہی ہے جو صاحب ہدایہ نے بیان فرمائی نماز میں دوسری وجہ کراہت کو بھی لِاَن سے بیان فرمایا تیسری وجہ یہ بھی ہے کہ جب شیطان مردود بارگاہ ہوا تو کولھے پر ہاتھ رکھے ہوئے آیا نیز یہ متکبرین کا طریقہ ہے (نزهة القارى ج ٦ ص ٨٧٥ بتصرف) نیز اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ یہود کا طریقہ ہے یہی وجہ ہے کہ اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کولھوں پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند فرماتی تھیں جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت مسروق اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ كانت تكره ان يجعل يده فى خاصرته وتقول ان اليهود تفعله (الصحيح البخارى باب ماذكر عن بنى اسرائيل) سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کولہے پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند فرماتی تھیں اور آپ ارشاد فرماتیں تھیں کہ یہود ایسا کرتے تھے۔

اس روایت سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو یہود و نصاریٰ والی وضع رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم عطا فرمائے۔(آمین)

سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے ذریعہ اعتکاف کی اجازت مانگنا

رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف کرنا مسنون ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ بھی اعتکاف فرمایا کرتی تھیں جیسا کہ بخاری شریف و دیگر کتب احادیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان یعنی حضور صلی اللہ علیہ و سلم رمضان کے اخیر میں دس دنوں میں اعتکاف فرماتے تھے نیز اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف فرماتے حتیٰ کہ اللہ نے انہیں اٹھالیا ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ پھر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کا اعتکاف فرماتی تھیں (مسلم شریف ص ۳۷۱ الجلد الاول ، بخاری شریف ج ۱ ص ۲۷۱) حضرت عمرہ سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم عشرۂ اخیرہ رمضان میں اعتکاف فرماتے اور میں حضور کے لئے خیمہ تانتی صبح کی نماز کی ادائیگی کے بعد اس میں تشریف لے جاتے فاستاذنت حفصۃ عائشۃ ان تضرب خباء فاذنت لھافضربت خباء سیّدہ حفصہ نے سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ تاننے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دے دی پس حضرت حفصہ نے خیمہ تان لیا پھر جب سیّدہ زینب بنت جحش نے دیکھا تو انہوں نے بھی ایک دوسرا خیمہ تان لیا صبح کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان خیموں کو دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہوا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو بتایا گیا تو فرمایا کیا تم لوگ ان کیساتھ اعتکاف کرنے کو نیکی گمان کرتے ہو اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اس ماہ اعتکاف چھوڑ دیا پھر شوال کے مہینہ میں دس دن اعتکاف فرمایا۔

(بخاری شریف باب اعتکاف النساء ج ۱ ص ۲۷۲ ، مسلم ج ۱ ص ۳۷۱)

خیال رہے اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سیّدہ حفصہ نے اُمّ المؤمنین سے اجازت طلب کی لیکن امام اوزاعی کی روایت میں یہ ہے کہ اُمّ المؤمنین نے سیّدہ صدّیقہ سے سوال فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے ان کے لئے اجازت طلب کریں اور یہی صحیح ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ سیّدہ صدّیقہ کو اجازت دینے کا حق نہیں اور یہ روایت اسی پر محمول ہے کہ سیّدہ نے اُمّ المؤمنین کو اپنے واسطے اجازت طلب کرنے کے لئے کہا۔(نزھۃ القاری ج۵ ص ۱۴۹)

خیال رہے دیگر روایت میں سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے خیمہ گھاڑنے کا بھی ذکر موجود ہے۔(مسلم شریف ۳۷۱)

فوائد

۱۔خواتین کا مسجد میں اعتکاف ممنوع ہے۔

۲۔شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو اعتکاف کرنا ممنوع ہے۔

۳۔مسجد میں خیمہ لگانا جائز ہے۔

خیال رہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے اس کلام سے عورتوں کے مسجد میں اعتکاف کرنے سے انکار ثابت ہوتا ہے اگر چہ آپ نے بعض کو اجازت عطا فرمائی تھی پھر اس انکار کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً اعتکاف میں مسجد میں رہنا ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ لوگ نماز وغیرہ کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہوتے ہیں نیز منافقین وغیرہ کی بھی آمدورفت ہوتی تھی اور خواتین کو بھی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مسجد میں سے آنا جانا درپیش ہوگا نیز جب ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے قریب میں رہیں گی تو یہ گھر جیسا ہی معاملہ ہے اور اس سے اعتکاف کا مقصود حاصل نہ ہوگا اور وہ یہ ہے کہ ازواج و دیگر متعلقات دنیا سے اپنے کو جدا کرکے گوشہ نشین ہوں یا پھر یہ کہ جب اتنے سارے خیمے مسجد میں لگائے جائیں گے تو اس سے مسجد تنگ ہوجائیگی۔(نووی شریف ج ۱ ص ۳۷۱)

خیال رہے عورتیں اپنے گھروں میں اعتکاف کریں گی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا قربانی کے جانوروں کے لئے ہار بٹنا

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کبھی کبھی مدینۃ المنورہ سے قربانی فرمانے کے لیئے جانور حرم شریف بھیجا کرتے تھے اوران جانوروں کے گلے میں پٹہ یاہار ڈالنے کے لئے سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا خود اپنے ہاتھ مبارک سے وہ ہار بٹا کرتی تھیں چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مدینے سے قربانی کے جانور بھیجتے تو میں ان کے ھدی (قربانی کا جانور) کے قلادے بٹتی۔(بخاری شریف المناسک ج ۱ ص ۲۳۰، مسلم شریف ج ۲ ص ۴۲۵)

نیز حضرت مسروق روایت فرماتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فتلت لھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعنی القلائد میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے ھدی کے لیے ہار بٹتی تھی۔(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳۰)

خیال رہے ھدی کا جانور بکری گائے یا اونٹ کوئی بھی ہوسکتا ہے ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اُمّ المؤمنین اپنے اون سے ہار بٹتی تھیں چنانچہ بخاری شریف میں قاسم روایت کرتے ہیں کہ سیّدہ فرماتی ہیں کہ فتلت قلائدھا من عھن کان عندی یعنی میں اپنے اون سے جانوروں کے ہار بٹتی تھی۔(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳۰)

سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا حضور کو خوشبو لگانا

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم جب احرام باندھتے تو اُمّ المؤمنین رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنہا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو خوشبو لگاتی تھیں چنانچہ بخاری شریف و دیگر کتب احادیث میں ہے سیّدہ خود فرماتی ہیں کنت اطیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ حین یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم احرام باندھتے تو میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو خوشبو لگاتی اور طواف (طوافِ زیارت) سے قبل احرام کو کھولنے کے وقت خوشبو لگاتی۔(بخاری شریف کتاب المناسک ج ۱ ص ۲۰۸)

خیال رہے احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا مسنون ہے لیکن جیسے ہی احرام باندھ لے گا تو اس سے یہ کام حرام ہو جائیں گے۔

۱۔عورت سے صحبت ۲۔بوسہ ۳۔مساس ۴۔گلے لگانا ۵۔اندامِ نہانی پر نگاہ ۶۔عورتوں کے سامنے اس کا نام لینا ۷۔فحش گناہ ہمیشہ حرام تھے ۸۔اب اور حرام ہو گئے ۹۔دنیوی لڑائی جھگڑا ۱۰۔جنگل کا شکار ۱۱۔اس کی طرف اشارہ کرنا ۱۲۔یا کسی طرح بتانا ۱۳۔بندوق یا بارود یا اس کے ذبح کے لیئے چھری دینا ۱۴۔انڈے توڑنا ۱۵۔پر اکھیڑنا ۱۶۔پاؤں یا بازو توڑنا ۱۷۔اس کا دودھ دوھنا ۱۸۔اس کا گوشت یا انڈے پکانا ۱۹۔بھونا ۲۰۔بیچنا ۲۱۔خریدنا ۲۲۔کھانا ۲۳۔ناخن کترنا ۲۴۔سر سے پاؤں تک کوئی بال جدا کرنا ۲۵۔منہ یا سر چھپانا ۲۶۔بستریا ۲۷۔کپڑے ۲۸۔کی بقچی یا گٹھڑی سر پر رکھنا ۲۹۔عمامہ باندھنا ۳۰۔برقع دستانے پہننا ۳۱۔موزے یا جرابے وغیرہ جو پنڈلی اور اقدام کے جوڑ کو چھپائے پہننا ۳۲۔سلا کپڑا پہننا ۳۳۔خوشبو بالوں ۳۴۔یا بدن یا کپڑوں میں لگانا ۳۵۔لاگیری یا کسمِ کیر غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں ۳۶۔خالص خوشبو مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی وغیرہ کھانا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران سر یا داڑھی، خطمی یا کسی خوشبودار یا کسی ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں ۳۷۔ وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا ۳۸۔ زیتون یا تل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بدن یا بالوں میں لگانا ۳۹۔ کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اس کا احرام نہ ہو ۴۰۔ جوں مارنا پھینکنا کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا ۴۱۔ کپڑا اس کے مارنے کو دھونا یا دھوپ میں ڈالنا ۴۲۔ بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مرنے کو لگانا۔ (انوار البشارۃ مختصراً)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے فقر پر رونا

فرماتی ہیں کہ میں حضور کی بارگاہ میں عرض گذار ہوئی کہ آپ اپنے رب سے رزق کی وسعت اور کشادگی کیوں نہیں چاہتے جب کہ میں نے حضور کے شکم مبارک پر پتھر باندھے ہوئے دیکھا تو رو پڑی حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا اے عائشہ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اپنے رب سے سوال کروں کہ پہاڑ سونے کے بن کر میرے ساتھ چلیں تو اللہ ان کو جاری فرما دے گا جہاں میں چاہوں لیکن میں نے دنیا کی بھوک اور فقر کو آخرت کی بھوک اور فقر پر ترجیح دے کر دنیا کے حزن کو اختیار کیا اے عائشہ دنیا محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور ان کی اولاد کے لائق نہیں۔ (روح البیان پ ۴ سورۃ ال عمران ج ۲ ص ۱۸۹ مکتبہ غفاریہ کوئٹہ)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور عقیدۂ نور

مسلمانوں کا یہ مسلّم عقیدہ ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نور ہیں اگرچہ آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بشری صورت میں لوگوں کی ہدایت کے لئے تشریف لائے چنانچہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنی خصائص شریف میں فرماتے ہیں کہ ان ظلہ کان لایقع علی الارض وانہ کان نورا فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا ینظر لہ ظل یعنی آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اور آپ نور محض تھے تو جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم دھوپ یا چاند کی چاندنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔(خصائص کبری ج ا ص ۱۱۶ مکتبہ حقانیہ)

امام اہلسنت محدث بریلوی اپنے رسالہ مبارکہ نفی الفئی میں ابن عساکر کے حوالہ سے حضرت امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ میں سیتی تھی سوئی گر پڑی تلاش کی نہ ملی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تشریف لائے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی شعاع سے سوئی ظاہر ہوگئی (خصائص کبری ج ا ص ۱۰۷ مکتبہ حقانیہ، نفی الفئی ص ۱۸۵ ضیاء الدین مجموعہ رسائل)

مذکورہ روایت سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نور تھے یہی حق وصواب ہے یہی وجہ ہے کہ جب آپ کسی تاریک جگہ تشریف لے جاتے تو وہ نور سے جگمگا اٹھتی جیسا کہ امّ المؤمنین کی روایت سے ثابت ہوا

علامہ فاسی علیہ الرحمۃ مطالع المسرّات شریف میں علامہ ابن سبع سے نقل کرتے ہیں کان النبی صلی اللہ علیہ و سلم یضیئی البیت المظلم من نورہ یعنی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے نور سے خانہ تاریک روشن ہو جاتا تھا۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حجۃ الوداع

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع میں حضور سیّد عالم صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ و سلم کے ساتھ تھیں جس کی تفصیل خود آپ فرماتی ہیں کہ ہم ذی الحجہ کے چاند ہونے کے قریب حج کے لئے نکلے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جو عمرے کا احرام باندھنا چاہے وہ صرف عمرے کا باندھے سیّدہ فرماتی ہیں کہ اس پر بعض نے عمرے کا اور بعض نے حج کا احرام باندھنا وکنت انامن اھل بعمرۃ اور میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا جب عرفہ کا دن آیا تو میں حائضہ تھی فشکوت الی النبی صلی اللہ علیہ و سلم تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں شکایت کی اس پر آپ نے فرمایا کہ دعی عمرتک وانقضی رأسک وامتشطی واھلی بحج عمرہ چھوڑ دے اور اپنے سر کو کھول کر کنگھی کر اور احرامِ حج باندھ لے میں نے یہی کیا پھر جب لیلۃ الحصبۃ (چودھویں ذی الحجہ کی رات) آئی تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا تو میں نے مقامِ تنعیم سے عمرے کا احرام باندھا۔

(بخاری شریف کتاب الحیض)

خیال رہے حج تین طرح کا ہوتا ہے (۱) اِفراد (۲) تمتع (۳) قران

حج افراد یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کا احرام باندھے اور دو رکعت بنیتِ احرام پڑھے اور سلام کے بعد یوں کہے اللھم انی اریدالحج فیسرہ لی وتقبلہ منی نویت الحج مخلصا للہ تعالیٰ۔

ترجمہ:۔ الٰہی میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے قبول فرما میں نے خاص اللہ تعالیٰ کے لئے حج کی نیت کی۔

اور حج تمتع یہ ہے کہ یہاں سے نرے عمرے کی نیت کرے عمرہ کرنے کے بعد پھر مکّہ معظّمہ میں حج کا احرام باندھے اس میں نماز کے بعد یوں کہے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللھم انی اریدالعمرۃ فیسر ھالی وتقبلھا منی نویت العمرۃ مخلصا للہ تعالیٰ.

اور حج تمتع کی پھر دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لے کر جائے دوسری یہ کہ جانور ساتھ لے کر جائے پہلا شخص عمرہ کرنے کے بعد احرام سے باہر ہو جائے گا پھر آٹھویں ذی الحجہ کو احرام حج باندھے گا جب کہ دوسرا شخص احرام سے باہر نہ ہوگا تاوقتیکہ قربانی نہ کرلے۔

حج قِران یہ ہے کہ میقات سے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھے اور بعد سلام یوں کہے اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھمالی وتقبلھما منی نویت الحج والعمرۃ للہ تعالیٰ اور تینوں صورتوں میں نیت کے بعد بآواز بلند لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک.

(انوار البشارۃ بتصرف)

ہم احناف کے نزدیک حج قران حج تمتع اور افراد سے افضل ہے جب کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حج افراد افضل ہے اور امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حج تمتع قران سے افضل ہے۔(ھدایۃ اولین کتاب الحج باب القران ص ۲۷۹ مکتبہ رحمانیہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیا حج قران کیا یا پھر تمتع؟ اس سوال کا جواب خلیفۂ مفتی اعظم حضور سیّدی مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ دیتے ہیں کہ جب اس حدیث کے تمام طرق پر گہری نظر ڈالی جاتی ہے تو ثابت یہی ہوتا ہے کہ سیّدہ نے قران نہیں بلکہ حج تمتع فرمایا اس کے مندرجہ ذیل وجوہ ہیں (۱) ان کو حکم ہوا اپنے سر کو کھول ڈالو کنگھا کرو حج کا احرام باندھو اگر انہوں نے قران کیا ہوتا تو میقات ہی سے احرام باندھ لیا ہوتا اب اس وقت یوم عرفہ احرام باندھنے کا کیا مطلب؟ پھر حالتِ احرام میں کنگھا کرنا منع ہے (۲) حضور صلی اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم نے سیّدہ سے فرمایا ادعی عمرتک کسی میں وارفضی عمرتک اور کسی میں واترکی عمرتک ہے اپنا عمرہ چھوڑ دے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ میقات سے جو احرامِ عمرہ باندھا تھا اس کو کھول دو اور اب حج کا احرام باندھ لو (۳) اُمّ المؤمنین اس وقت حالت حیض میں تھیں اس حالت میں غسل کا حکم طہارت حاصل کرنے کے لئے تو نہیں ہوسکتا لامحالۃ ماننا پڑے گا کہ یہ احرام کے لئے غسل کا حکم تھا (۴) صاف صاف حکم ہے واھلی بحج حج کے لئے تلبیہ کہو یعنی حج کا احرام باندھو اگر حج کا احرام پہلے باندھ چکی تھیں تو اب حج کا احرام باندھنے کا حکم دینے کا کیا مطلب؟ (۵) بخاری میں خود فرماتی ہیں کہ فکنت ممن تمتع میں تمتع کرنیوالوں میں تھی۔(نزھۃ القاری ج۲ ص ۲۳۷)

خیال رہے اختلاف ہونے کی وجہ یہ بنی کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ ایام حج میں عمرہ کو افجر الفجور تمام فجور سے بر افسق شمار کرتے تھے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم جب اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے تو لوگوں نے گمان یہ کیا کہ صرف حج کرنے جارہے ہیں لیکن مقام ذوالحلیفہ پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اعلان فرمایا کہ جو چاہے عمرے کا احرام باندھے جس کا جی چاہے حج کا اس پر کچھ حضرات نے عمرہ کا کسی نے حج و عمرہ دونوں کا کسی نے صرف حج کا احرام باندھا چونکہ شوافع کے نزدیک قارن ایک طواف اور ایک ہی سعی کرے گا جب کہ احناف کے نزدیک دو دو کرے گا شوافع اپنے مذہب پر اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین چودھویں کی رات کو اپنے بھائی کیساتھ عمرہ کو گئیں اور اس روایت سے ایک طواف اور سعی کا ثبوت ہوتا ہے اب بر مذہبِ شوافع اگر سیّدہ حج قران کرنے والوں میں تھیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قران کرنے والے پر ایک طواف اور ایک ہی سعی ہے اور یہ شوافع کا مذہب ہے جب کہ احناف کے نزدیک قارن پر دو طواف اور دو سعی ہیں رہا شوافع کا مذہب کہ قارن پر ایک طواف و سعی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس پران کا استدلال ایک وہی حدیثِ عائشہ ہے دوسرا یہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد کہ دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیامۃ عمرہ حج میں قیامت تک داخل ہو گیا اور دلیلِ عقلی یہ ہے کہ قران کی بناء تداخل پر ہے حتیٰ کہ اس میں ایک تلبیہ ایک سفر اور ایک ہی حلق کافی ہوگا لہٰذا ارکان یعنی طواف وغیرہ میں بھی تداخل یعنی ایک طواف وسعی کافی ہوگی احناف کا اپنے مذہب پر استدلال یہ ہے کہ جب صبی بن معبد نے دو طواف اور دو سعی کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ھدیت لسنۃ نبیک کہ آپ کو اپنے نبی کی سنت کی ہدایت دی گئی اور دلیل عقلی یہ ہے قران ایک عبادت کو دوسری کیساتھ ضم کرنے کا نام ہے اور وہ اسی وقت متحقق ہوگا جب ان عبادات میں سے ہر ایک کو بوجہ کمال ادا کیا جائے تاکہ ایک کو چھوڑ دیا جائے نیز عباداتِ مقصودہ میں تداخل نہیں ہوتا لہٰذا دونوں مستقل طور پر طواف وسعی ادا کرنے ہوں گے اور رہا سفر تو وہ مقصود نہیں بلکہ وہ تو توسل ہے اور رہا تلبیہ سو وہ حرمت کو ثابت کرنے کے لیے ہے اسی طرح حلق تو وہ احرام سے باہر آنے کے لئے ہے لہٰذا یہ تمام مقاصد نہ ہوئے بلکہ وسیلے ہوئے۔

(ھدایۃ اولین ص ۲۸۱ مکتبہ رحمانیہ)

اور حدیثِ عائشہ کا جواب یہ ہے کہ سیّدہ منیٰ میں پاک ہو گئی تھیں اور بیت اللہ کا طواف بھی فرمالیا تھا اور چودھویں شب سے قبل ہی طواف زیارت کرلیا تھا پھر لیلۃ الحصبۃ کو مقامِ تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ فرمایا تھا کیونکہ اگر یہ مانا جائے کہ سیّدہ نے لیلۃ الحصبۃ تک طواف اور سعی نہ فرمائی تھی تو آپ کا حج کہاں ادا ہوگا کیونکہ حج کے دن تو نکل چکے باوجود یکہ آپ خود فرماتی ہیں کہ میں حج کے کیساتھ واپس ہو رہی ہوں آپ کا یہ فرمان اس بات پر دلیل ہے کہ آپ نے طواف زیارت فرمالیا تھا اور سعی بھی کر چکی تھیں اس کے بعد عمرہ فرمایا اور ہمارا یہ کہنا کہ سیّدہ منیٰ میں پاک ہو گئیں تھیں تو اس کی تصریح مسلم میں ہے فرماتی ہیں حتی نزلنا منی فتطھرت ثم طفتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بـالبیت کہ جب ہم منیٰ میں اترے تو میں طاہر ہو چکی تھی پھر ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا واللہ ورسولہ اعلم۔

خیال رہے حجۃ الوداع ۱۰ھ کو ہوا اور یہ اسلام کا دوسرا حج تھا پہلا حج حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امارت میں ادا کیا گیا جب کہ حجۃ الوداع میں خود حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم بنفسِ نفیس تشریف لے گئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھنّ بھی حاضر ہوئیں تھیں اس حج کو الوداع کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے امّت کو وداع یعنی رخصت فرمایا تھا کہ ارشاد فرمایا لعلی لا القاکم بعد عامی ھذا نیز اس کو حجۃ البلاغ و حجۃ الاسلام بھی کہا جاتا ہے اور حجۃ البلاغ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں اہم خطبات ارشاد فرمائے تھے جب کہ حجۃ الاسلام کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کوئی مشرک شریک نہ ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حدیثِ تفکّر

حضرت عطاء بن رباح فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبید اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمر کے ساتھ امّ المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نے پوچھا کہ یہ حضرات کون ہیں میں نے عرض کی کہ عبید اللہ بن عمر ہیں امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا

اے عبید اللہ بن عمر آپ کو مرحبا تمہیں کیا ہوا کہ ہماری زیارت کو نہیں آتے عبید اللہ بن عمر نے کہا زر غبّا تزدد حبّا کبھی کبھار زیارت کرو کہ محبت بڑھے (حدیث کے الفاظ ہیں)

حضرت ابن عمر نے عرض کی ہمیں حضور کی سب سے عجیب حدیث بیان کریں امّ المؤمنین نے بہت زیادہ گریہ فرمایا اور فرمایا کہ حضور کی ہر بات عجیب ہے ایک رات آپ میرے فراش پر تشریف فرما ہوئے حتّی کہ آپ نے اپنے مبارک جسم کی جلدِ مبارکہ کو میری جلد سے ملا دیا اور فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے عائشہ کیا تم مجھے اپنے رب کی عبادت کرنے کی اجازت دیتی ہو؟ میں عرض گذار ہوئی حضور میں آپ کے قرب اور چاہت کو ہی محبوب رکھتی ہوں میں نے آپ کو اجازت دی حضور نے مشکیزہ سے وضو فرمایا اور قیام فرما کر رونا شروع کر دیا حتی کہ آپ کے آنسوؤں کے موتی ازار بند تک پہنچ گئے یہاں تک کہ آپ اپنی سیدھی کروٹ کے بل رخسارِ مبارک کے نیچے دستِ مبارک رکھ کر لیٹ گئے پس حضور زار و قطار روئے حتی کہ آنسوؤں کی لڑیوں نے زمین کو شرف بخشا پھر حضرتِ بلال اذانِ فجر کے بعد حاضرِ آستانہ معلیٰ ہوئے انہوں نے جب حضور کو اس قدر روتے دیکھا تو عرض کی حضور آپ کیوں گریہ فرماتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تحقیق آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے گئے

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوؤں اور مجھے کیا ہوا کہ میں نہ روؤں اور تحقیق آج رات مجھ پر آیت (بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے کنزالایمان پارہ ۴ آیت ۱۹۰ سورۃ آل عمران) نازل ہوئی۔(روح البیان ج ۲ ص ۱۴۸ سورۃ آل عمران پ ۴ مکتبہ غفاریہ کانسی روڈ کوئٹہ)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور حرمتِ مزامیر

و استفزز من استطعت منهم بصوتک اور ڈگادے (بہکادے) ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے (کنزالایمان سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۴) خزائن میں اس آیت کے تحت حضرت صدر الافاضل فرماتے ہیں بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے لہو و لعب کی آوازیں ہیں مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ گانے باجے اور جھوٹے گمراہ کن وعظ سب شیطان کی آوازیں ہیں اور یہ لوگ شیطان کے پیادے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوار ہیں یعنی اس کا لشکر۔(نور العرفان)

اللہ جلّ مجدہ فرماتا ہے و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین (لقمان)

ترجمہ : اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔(کنز الایمان)

تفسیرِ حسنات شریف میں فرمایا کہ ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ بھی ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی یہ مغنیات خرید کرلاتا اوراس کے ذریعہ ان لوگوں کو گمراہ کرتا جو اسلام کی طرف مائل ہوتے تھے انہیں شراب پلاتا، گانا سنواتا اور کہتا بتاؤ یہ بہتر ہے یا وہ جس کی طرف تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں؟ ان کی تعلیم میں نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور جہاد کرنا ہے اور یہاں عیش ہی عیش (تفسیرِ حسنات) شریعتِ مطہرہ نے تین کھیل کے سوا سب کو حرام فرمایا چنانچہ ترمذی شریف میں ارشاد ہے کل لعب ابن آدم حرام الا ثلثة اسی طرح ایک حدیث شریف میں ہے الغناء ینبت النفاق کما ینبت الماء البقل یعنی گانا بجانا دل میں اس طرح نفاق اگاتا ہے جس طرح پانی ساگ پات اگاتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۴ ص ۸۳ جدید)

امامِ اہلسنت محدّثِ بریلوی علیہ الرحمة ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ہدایہ وغیرہ کتبِ معتمدہ میں تصریح ہے کہ مزامیر حرام ہیں حضرت سلطان الاولیاء محبوبِ الٰہی نظام الحق والدین فرماتے ہیں کہ مزامیر حرام ست یعنی گانے بجانے کے آلات حرام ہیں۔

حضرت شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ نے اپنے مکتوبات شریفہ میں مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار فرمایا نیز بخاری شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا یستحلون الحر و الحریر و المعازف یعنی وہ لوگ زنا اور ریشمی کپڑوں اور باجوں کو حلال سمجھیں گے اور فرمایا وہ بندر اور سور ہو جائیں گے۔ (ایضاً ج ۲۴ ص ۱۳۸)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا صوتان ملعونان فی الدنیا و الاخرۃ مزمار عند نعمۃ و رنۃ عند مصیبۃ یعنی دو آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں نمبرا آسائش کے وقت گانا بجانا نمبر۲ مصیبت کے وقت بین کرنا (ایضاً ج ۲۴ ص ۱۲۲) اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو کہ ڈھول ڈھمکے گانے باجے سنتے سناتے ہیں اور شیطان کے چرخے کی طرح ناچتے پھرتے ہیں۔

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا عورتوں کی امامت فرمانا

ابتداءً امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت فرمائی تھی جیسا کہ ہدایہ اوّلین میں ہے کہ عورتوں کے لئے مردوں سے منفرداً جماعت کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح جماعت کرنے سے ترکِ سنّت کا ارتکاب لازم ہوگا اور وہ یہ ہے کہ عورت امام صف کے مابین کھڑی ہوگی اور یہ مکروہ ہے جیسا کہ برہنہ لوگوں کی جماعت کہ ان کا امام بھی وسطِ صف میں کھڑا ہوگا اور اس بات کی دلیل کہ عورتوں کا امام وسطِ صف میں کھڑا ہوگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فعلِ مبارک ہے کہ لان عائشۃ فعلت کذلک (باب الامامۃ) امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ایسا فرمایا اور یہی صورت اس کے حق میں زیادہ پردہ کا باعث ہے اور عورت کو پردہ کا حکم ہے اور اگر وہ آگے بڑھے گی جب نماز اگرچہ ہو جائے گی لیکن یہ بھی مکروہ ہے لیکن امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا عورتوں کی امامت فرمانا صدرِ اسلام میں تھا بعد میں عورتوں کو مساجد میں آنے سے منع فرما دیا گیا جیسا کہ اسی ہدایہ شریف میں ہے و حمل فعلها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجماعة علی ابتداء الاسلام یعنی امّ المؤمنین کے جماعت کروانے کو ابتدائے اسلام پر محمول کیا گیا ہے نیز بعد میں آپ خود بھی منع فرماتی تھیں جس طرح دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ و سلم منع فرماتے تھے کیونکہ عورتوں کے گھروں سے نکلنے کی ممانعت کی دو وجہیں بیان فرمائی گئیں نمبرا فساد نمبر۲ خوفِ فتنہ کیونکہ اگر وہ عورت معاذ اللہ فاسقہ ہے تو پھر فساد و خرابی ہوگی اور اگر وہ عورت پارسا ہو تو فتنے کا اندیشہ ہے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا حد درجہ پارسا و پرہیز گار خاتون ہیں جو کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں پھر حضرت زبیر کے نکاح میں آئیں آپ کو مسجد کا بہت زیادہ اشتیاق رہتا اور نماز مسجد میں ادا کرتیں حضرت زبیر آپ کو منع فرماتے وہ نہ مانتیں ایک روز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک تدبیر فرمائی کہ بوقتِ عشاء تاریکی رات میں بی بی صاحبہ کے جانے سے قبل کسی دروازے میں چھپ رہے یہاں تک کہ جب آپ اس دروازے سے آگے بڑھی ہی تھیں کہ انہوں نے چپکے سے ان کے سر پر مکا دے مارا اس پر بی بی صاحبہ نے انا للّٰہ فساد الناس پڑھا کہ ہم اللہ کے لئے ہیں ہائے افسوس لوگوں میں فساد برپا ہوگیا۔(الاصابه فی تمیز الصحابه)

اس کے بعد آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکلا اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے زمانہ مبارکہ میں عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع فرماتے تھے اس پر عورتوں نے امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے جب شکایت کی تو فرمایا لو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم رای ما احدث النساء بعده لمنعهن کما منعت نساء بنی اسرائیل (حلبی کبیر ص ۵۹۷ سهیل اکیڈمی لاهور) یعنی اگر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم وہ دیکھتے جو آپ کے بعد عورتوں نے پیدا کرلیا تو آپ عورتوں کو منع فرما دیتے جیسے کہ بنو اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا اس کے بعد یہی حلبی شریف نے فرمایا و اذا قالت عائشة هذا عن نساء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمانها فما ظنک بنساء زماننا (ایضاً) کہ جب امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اپنے زمانے کی عورتوں کے بارے میں یہ فرمایا تو پھر ہمارے زمانہ کی عورتوں کے بارے اے طالبِ سعادت تیرا کیا گمان ہے؟

اس سے واضح ہوا کہ جب عورتوں کو مساجد میں فتنہ وفساد کی وجہ سے منع فرمادیا گیا تو پھران کو مزارات پر جانا کیونکر روا ہوگا اسی حلبی شریف میں فرمایا گیا کہ امام قاضی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آیا عورتوں کو مزارات پر جانا جائز ہے یا کہ نہیں تو فرمایا لا یسئل عن الجواز و الفساد فی مثل هذا و انما یسئل عن مقدار ما یلحقها من اللعن فیه یعنی ایسی جگہ جواز وعدم جواز کے بارے نہیں پوچھا جاتا ہاں یہ پوچھا جائے گا کہ عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے فرماتے ہیں واعلم انها کلما قصدت لخروج کانت فی لعنة اللہ و ملائکته و اذا خرجت تحفها الشیاطین من کل جانب و اذا اتت القبور یلعنها روح المیت و اذا رجعت کانت فی لعنة اللہ تو جان کہ عورت جب بھی گھر سے قبور کی طرف نکلنے کا ارادہ کرتی ہے تو وہ اللہ اور فرشتوں کی پھٹکار میں ہوتی ہے اور جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیاطین اس کو ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اور پھر جب وہ قبروں پر آتی ہے تو میّت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے اور جب وہ وہاں سے لوٹتی ہے تو وہ اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

(حلبی کبیر ص ۵۹۷ سہیل اکیڈمی لاہور)

وقار الملّت والدّین مفتی وقار الدین تلمیذِ صدر الشریعہ بدر الطریقہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو بلا ضرورتِ شرعی پردے کے ساتھ بھی گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے نماز با جماعت پڑھنے کے لئے صحابۂ کرام کے زمانے میں حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ و سلم اس زمانے کو دیکھتے تو عورتوں کو مسجد میں جانے سے روکتے اسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بناء پر ہمارے فقہاء نے بعض چیزوں میں جیسے حالات بدلتے رہے احکامِ شرعیہ میں تبدیلی فرمائی امام اعظم کے زمانے میں ہی جوان عورتوں کو ان کی نمازوں میں مسجد میں جانے سے منع کیا گیا اس کے کچھ زمانہ بعد جوان عورتوں کو مطلقاً منع کر دیا گیا اس کے بعد تقریباً پانچ چھ سو سال سے پہلے بوڑھی عورتوں کو بھی مسجد میں جانے سے مطلقاً منع کر دیا گیا۔(وقار الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۶۳)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور عورت کا سنگھار

فتاویٰ رضویہ شریف میں امامِ اہلسنت فرماتے ہیں کہ عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا پہننا، بناؤ سنگھار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے فرماتے ہیں کہ کوئی صالح عورت اور ان کا شوہر بھی دونوں اولیائے کرام میں سے تھے ہر شب بعد نمازِ عشاء پورا سنگھار کر کے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انہیں اپنے طرف حاجت پاتیں حاضر رہتیں ورنہ زیور ولباس اتار کر (دوسرا لباس زیب تن کر کے) نماز میں مشغول ہو جاتیں۔

فرماتے ہیں کہ امّ المؤمنین صدّیقہ رضی اللہ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے مجمع البحار میں ہے عائشۃ رضی اللہ عنہا کرھت ان تصلی امرأۃ عطلا ولوان تعلق فی عنقھا خیطا یعنی امّ المؤمنین عورتوں کے بغیر زیور نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتیں اور فرماتیں کہ اگر کچھ نہ ہو تو ایک ڈورا ہی گلے میں لٹکا لے۔(ج ۲۲ ص ۱۲۶ و ۱۲۸ جدید)

امّ المؤمنین کی بارگاہ میں زید بن ارقم کا معذرت کرنا

ھدایۃ آخرین کتاب البیوع میں ہے کہ اگر کسی نے کوئی باندی ہزار درہم میں خرید کر قبضہ کر کے پھر اس کو اسی بائع سے ثمن نقد دینے سے قبل پانچ سو درہم میں بیچ دیا تو بیعِ ثانی جائز نہ ہوگی امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ بیع جائز ہے کیونکہ قبضہ سے ملک تمام ہو چکی تھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لہٰذا یہ بیع دوبارہ بائع سے کرنا یا اس کے سوا کسی اور سے کرنا برابر ہے۔ احناف اپنے مذہب پر دلیل پیش کرتے ہیں کہ زید بن ارقم کی امّ ولد نے آپ سے آٹھ سو درہم میں ایک باندی خرید کر پھر آپ ہی کو چھ سو درہم میں بیچ دی تو جب امّ المؤمنین کی بارگاہ میں امّ ولد نے مسئلہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ بئس ما شریت و اشتریت ابلغی زید بن ارقم ان اللّٰہ تعالٰی ابطل حجہ و جھادہ مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ان لم یتب یعنی تو نے کتنی بری فروخت وخرید کی اور سنو تم زید بن ارقم کو یہ خبر پہنچا دو کہ اگر وہ توبہ نہ کریں تو اللہ جلّ مجدہ نے ان کا وہ حج و جہاد جو رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھ کیا باطل فرمادیا

امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا نے جو اس قدر شدید وعید سنائی ظاہر ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے سنے بغیر نہ فرمائی خیال رہے امّ المؤمنین نے بیعِ اوّل کو اس وجہ سے برا فرمایا کہ وہ ثانی کا ذریعہ بنی اگرچہ وہ آپ کے نزدیک جائز تھی۔ یہ بھی خیال رہے کہ اس روایت میں نفع زید بن ارقم کے حق میں ثابت ہوا جبکہ دوسری روایات میں اس کے الٹ بھی ہے اس کے بعد حضرت زید بن ارقم نے امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کی بارگاہ میں عذرخواہی کی۔

(ھدایۃ مع حاشیۃ کتاب البیوع باب البیع الفاسد)

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی معراج جسمانی اور امّ المؤمنین

اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو معراج روح مع الجسم حالتِ بیداری مسجدِ حرام سے لے کر عرشِ الٰہی یا جہاں تک اللہ نے چاہا ہوئی جمہور محدّثین، فقہاء و متکلمین کا یہی مذہب ہے اس سے عدول جائز نہیں اور اس کے ثبوت پر نقلی و عقلی عادل شواہد موجود ہیں اور امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے جو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی معراجِ جسمانی کا انکار فرمایا وہ کوئی اور ہے کیونکہ آپ کو معراجِ روحانی کئی ہوئیں چنانچہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نص قرآن میں اسری بعبدہ ہے نہ کہ روحہ جو اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہ روح مع الجسم معراج ہے نہ کہ فقط روحانی کیونکہ عبد کا اطلاق روح مع الجسم پر ہوتا ہے نیز اگر خواب میں ہوتی تو اس کی صراحت ہوتی جب خواب کی تصریح نہیں تو پھر اس کو خواب قرار دینا کیونکر صحیح ہوگا نیز لفظ اسری فرمایا گیا اور افعال میں اصل یہ ہے کہ جب تک قرینہ نہ ہو وہ بیدار پر محمول ہوا کرتے ہیں پھر اسری کا فاعل یعنی سیر کروانے والی ذات اللہ جلّ مجدہ ہے کیا وہ قادرِ مطلق اس پر قدرت نہیں رکھتا یقیناً رکھتا ہے تو پھر اس کی قدرت کے اس کرشمہ کو قبول کرنے سے کون سی چیز مانع ہے نیز کفار کا انکار کرنا بھی اس بات پر دلیل ہے کہ یہ جسمانی معراج تھی نہ کہ فقط روحانی۔ وہ لوگ جو اس معراج کو روحانی مانتے ہیں وہ دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول ما فقدت جسدہ الشریف سے پیش کرتے ہیں جس کے علمائے کرام نے کئی جوابات دیئے

نمبر۱ واقعۂ معراجِ جسمانی کے وقت امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں نہ تھیں اور جب وہ زوجیت سے مشرف ہی نہ ہوئیں تو پھر آپ کا یہ قول معراجِ جسمانی کے متعلق کیونکر صحیح ہوسکتا ہے لہٰذا آپ کا یہ فرمان دوسری معراج کے متعلق ہے جو کہ روحانی تھیں۔

نمبر۲ یا پھر امّ المؤمنین کے فرمان کے یہ معنی ہیں کہ جسم مبارک روحِ اقدس سے گم نہ ہوا بلکہ ساتھ ہی رہا یعنی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو معراج مع الجسم ہوئی۔

نمبر۳ یا پھر امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے یہ فرمان سرعت کو ظاہر فرمانے کے لئے فرمایا کہ میں نے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کے جسمِ اقدس کو گم ہونے کا احساس تک نہ کیا اتنی تیزی سے آپ کو معراج ہوئی سبحان اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
ایک دم میں سرِعرش گئے آئے محمد

(اختصار مع التصرف از فیوض الباری)

امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کو گوہ کھانے سے نہی

گوہ کے کھانے کو صاحبِ قدوری نے مکروہ فرمایا اس کی وجہ صاحبِ ہدایہ نے یہ فرمائی کہ امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کے کھانے کے بارے میں جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے پوچھا تو آپ نے منع فرمایا چنانچہ امّ المؤمنین سے مروی ہے کہ آپ کی طرف گوہ ہدیۃً پیش کی گئی جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم گھر تشریف لائے تو امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے گوہ کے کھانے کے بارے میں آپ سے سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کو منع فرمادیا پھر کوئی سائل حاضر ہوا تو امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اس کو کھلانے کا ارادہ فرمایا اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا اتطعمین ما لا تاکلین یعنی کیا تم ایسی چیز (اسے) کھلاتی ہو جو خود نہیں کھاتی ہو (قدوری و حاشیہ قدوری و ھدایۃ کتاب الذبائح) اسی کا اعتبار کرتے ہوئے احناف نے گوہ کے کھانے کو مکروہ و ناجائز قرار دیا ان اصبت فمن اللہ و الافمنی واللہ و رسولہ اعلم۔

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور ٹڈّی کی حلّت

صحیحین میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ سات غزوے میں تھے ہم حضور کی موجودگی میں ٹڈی کھاتے تھے (بہارِ شریعت حصّہ ۱۵) پتہ چلا ٹڈّی بھی حلال ہے پھر مچھلی اور ٹڈّی یہ دونوں بغیر ذبح حلال ہیں۔(ایضاً بزیادت یسیر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحبِ قدوری نے فرمایا و لاباس باکل الجریث و المارماھی و یجوز اکل الجراد و لاذکاۃ لہ یعنی جریث اور مارماہی کھانے میں کوئی حرج نہیں اور ٹڈی کا کھانا جائز ہے اور اس میں ذبح نہیں (قدوری کتاب الذبائح) ہدایہ نے فرمایا کہ امام مالک ٹڈی کی حلّت کے قائل نہیں الّا یہ کہ اس کو پکڑنے والا ٹڈی کے سر کو کاٹ کر بھونے کیونکہ ٹڈی خشکی کا شکار ہے اسی وجہ کر کے مُحرِم پر ٹڈی کو مارنے سے جنایت لاگو ہوتی ہے احناف کی امام مالک پر حجت یہ حدیث ہے احلت لنا میتتان و دمان فالمیتتان السمک و الجراد و الدمان الکبد و الطحال یعنی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہمارے لئے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں دو مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں (الجوھرۃ النیّرہ الجزء الثانی ص ۲۸۱ مکتبہ حقّانیہ ملتان) نیز حضرت شیرِ خدا رضی اللہ عنہ سے اس ٹڈی کے بارے پوچھا گیا جس کو زمین سے پکڑا جائے اور اس میں مردہ بھی ہوں تو فرمایا کلہ کلہ یعنی ان سب کو کھالو آپ کے اس فرمان سے بھی ٹڈی کی حلّت ثابت ہوتی ہے (ھدایۃ کتاب الذبائح ، الجوھرۃ النیّرہ) حضرت عثمان حضرت سلمان سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے ٹڈی کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا میں اس کو کھاتا نہیں ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں اور جس کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حرام نہ فرمایا وہ مباح ہوگا اور آپ کا تناول نہ فرمانا اس سے بچنے کو واجب نہیں کرتا کیونکہ مباح چیز کو نہ کھانا بھی جائز ہے۔

حضرت عطاء جابر سے روایت کرتے ہیں ہم نے حضور کے ساتھ غزوہ کیا تو ہم نے ٹڈی کو پایا تو اسے کھایا

حضرت اسود امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت کرتے ہیں انھا کانت تاکل الجراد و تقول کان رسول اللہ ﷺ یاکلہ یعنی آپ ٹڈی کھاتی تھیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اس کو کھاتے تھے۔ (احکام القرآن لامام ابی بکر احمد بن علی الرازی الجصّاص المتوفی سنہ ۳۷۰ھ المجلد الاوّل دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

معنی آیت لمس میں حدیثِ امّ المؤمنین سے احناف کا استدلال

اللہ جلّ مجدہ کے فرمان او لمستم من النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا

ترجمہ : یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو۔ (کنز الایمان)

میں لمس کے معنی مراد میں فقہاء کا آپس میں اختلاف ہے کیونکہ لمس کے دو معنی ہیں نمبر۱ ہاتھ سے چھونا نمبر۲ جماع اور اس جگہ یہ دونوں کا متحمل ہے اسی وجہ سے اس کا معنی طلب کرنے میں فقہاء نے اجتہاد فرمایا نیز صحابہ کرام کا بھی اس کی تاویل کرنے میں اختلاف واقع ہوا چنانچہ حضرت علی، ابن عباس، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم اس کی تاویل جماع کرتے ہیں جب کہ حضرت عمر، عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما اس کی تاویل ہاتھ کے چھونے سے کرتے ہیں۔ فقہاء میں امام شافعی علیہ الرحمۃ بھی اس سے مراد ہاتھ کا چھونا لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص عورت کے جسم کو چھوئے گا تو اس پر وضو کرنا لازم ہو جائے گا خواہ اس نے شہوت سے چھوا ہو یا بغیر شہوت کے۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، محرّرِ مذہب امام محمد، امام زفر، امام ثوری اور امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ عورت کو چھونے سے وضو واجب نہ ہوگا خواہ شہوت سے چھوئے یا بغیر شہوت کے ان حضرات کی اپنے مذہب پر دلیل امّ المؤمنین سے مختلف طرق سے مروی حدیث ہے کہ کان یقبل بعض نسائہ ثم یصلی و لایتوضأ یعنی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم اپنی بعض ازواجِ پاک کو بوسہ کا شرف عطا فرماتے پھر بغیر وضو کئے نماز ادا فرماتے نیز امّ المؤمنین ایک رات حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی جستجو کرتی ہیں فرماتی ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے ہاتھ حضور کے قدمِ مبارک پر پڑتے ہیں اور حضور اس وقت سجدہ میں کہہ رہے ہیں اعوذ بعفوک من عقوبتک و برضاک من سخطک پس اگر عورت کا چھونا وضو کو توڑتا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم سجدہ میں جاری نہ رہتے کیونکہ وہ شخص جس کو حدث ہو گیا ہو اس کے لئے حالتِ سجدہ میں باقی رہنا جائز نہیں لہٰذا جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے مروی ہے کہ آپ اپنی ازواج کو شرفِ بوسہ دے کر بغیر وضو کئے نماز ادا فرماتے تھے تو اللہ جلّ مجدہ کی مراد بیان ہو گئی کہ لمس سے مراد جماع ہے نہ فقط چھونا۔ خیال رہے امام مالک فرماتے ہیں اگر مرد عورت کو شہوت کے لئے بطورِ لذّت چھوئے گا تو اس پر وضو لازم ہو جائے گا اسی طرح اگر عورت مرد کو شہوت کے لئے بطورِ لذّت چھوئے گی تو اس پر بھی وضو واجب ہوگا اسی طرح اگر مرد نے عورت کے بال لذّت کے لئے چھوئے تب بھی وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔ (احکام القرآن لامام ابی بکر احمد بن علی الرازی الجصّاص المتوفی ۳۷۰ھ المجلد الثانی ص ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ بیروت لبنان)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور عقد رہن کا جواز

لغت میں رہن کے معنی روکنا ہے اور اصطلاح شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لئے روکنا کہ اس کے ذریعہ اپنے حق کو وصول کرنا ممکن ہو مثلاً کسی کے ذمّہ اس کا دین ہے اس مدیون نے اپنی کوئی چیز دائن کے پاس اس لئے رکھ دی کہ اس کو اپنے دین کی وصولی پانے کے لئے ذریعہ بنے اس کو رہن کہتے ہیں جس کو اردو میں گروی رکھنا بولتے ہیں (بہارِ شریعت بتصرف حصہ ۱۷) اور اس میں دائن و مدیون دونوں کا بھلا ہوتا ہے اور اس عقد کا جائز ہونا کتاب و سنّت دونوں سے ثابت ہے چنانچہ اللہ جلّ مجدہ نے ارشاد فرمایا و ان کنتم علی سفر و لم تجدو کاتبا فرهن مقبوضة یعنی اگر تم سفر میں ہو اور لین دین کرو اور کاتب نہ پاؤ تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گروی رکھنا ہے جس پر قبضہ ہو جائے۔(پ ۲)

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ان النبی صلی اللہ علیہ و سلم اشتری من یھودیّ طعاما الی اجل و رھنہ درعہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا اور اس کے پاس اپنی ذرہ گروی رکھی تھی لیکن چونکہ آیتِ قرآنیہ میں گروی رکھنے کا حکم حالتِ سفر میں فرمایا اس لئے امام مجاہد سفر کے علاوہ گروی رکھنے کو مکروہ فرماتے تھے جبکہ دیگر فقہاء سفر و حضر دونوں حالتوں میں اس کے جائز ہونے کے قائل ہیں اور ان کے استدلال کا جواب دیتے ہیں کہ عام طور پر حالتِ سفر میں کتاب اور گواہ نہیں ہوتے اس وجہ سے تغلیباً سفر کو ذکر فرمایا گیا لہٰذا حضر میں بھی کوئی حرج نہیں چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی ذرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ میں گروی رکھی اور اس سے اپنے اہل کے لئے جو خریدے اس روایت سے حالتِ حضر میں بھی گروی رکھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے کیونکہ اللہ جلّ مجدہ الکریم نے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ترجمہ : بے شک تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی پیروی بہتر ہے۔(احکام القرآن لابی بکر احمد بن علی الرازی الجصّاص المتوفی ۳۷۰ھ المجلد الاوّل الصفحۃ ۶۳۴ بیروت لبنان)

امّ المؤمنین کا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے بچوں کے بارے میں سوال

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مسلمانوں کے بچے کہاں جائیں گے تو حضور نے فرمایا من ابائھم وہ اپنے باپ دادوں سے ہیں یعنی جنّت میں جو مرتبہ ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے باپ دادوں کا ہوگا وہی ان مسلمان بچوں کا ہوگا میں نے عرض کی حضور بغیر عمل کے فرمایا اللّٰہ اعلم بما کانوا عاملین اللہ زیادہ جانتا ہے جو وہ کرتے میں نے عرض کی حضور کفار کے بچے (کہاں جائینگے) فرمایا من ابائھم وہ اپنے باپ دادوں سے ہیں عرض کی بلا عمل کے فرمایا اللّٰہ اعلمؐ بما کانوا عاملین اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے۔(رواہ ابو داؤد مشکوٰۃ باب القدر کتاب الایمان)

خیال رہے کفار کے بچوں کے بارے اختلاف ہے جس میں علماء کے کئی قول ہیں

نمبر۱ وہ اپنے ماں باپ کے تابع ہو کر دوزخی ہیں۔

نمبر۲ اصل فطرت کی طرف نظر کرتے ہوئے جنّتی ہیں۔

نمبر۳ اہلِ جنّت کے خادم ہونگے۔

نمبر۴ جنّت اور دوزخ کے مابین ہونگے نہ تو ان کو عذاب دیا جائے گا اور نہ ہی انعام۔

نمبر۵ اللہ کے علم میں اگر وہ بڑے ہو کر کافر ہو کر مرتے تو جہنّمی اور اگر ایمان پر مرتے تو جنّتی۔

نمبر۶ توقف کیا جائے گا۔

نمبر۷ اخروی زندگی میں ان کی آزمائش ہوگی۔

نمبر۸ ابن حجر نے فرمایا زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ اہلِ جنّت ہیں اور حضور کا یہ فرمان ان کے بارے آیات کے نازل ہونے سے قبل ہے جن میں ان کو جنّتی فرمایا گیا۔

(مرقاۃ ج ۱ ص ۲۸۸ و ۲۸۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت مردوں کو برا مت کہو

علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ مسلمان کی عزت خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ برابر ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے الاتفاق علی ان حرمۃ المسلم میتا کحرمتہ حیا یعنی اس بات پر اتفاق ہے کہ مردہ مسلمان کی عزت و حرمت زندہ مسلمان کی طرح ہے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کسر عظم المیت و اذاہ ککسرہ حیا یعنی مردے کی ہڈی کو توڑنا اور اسے ایذا دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ کی ہڈی توڑنا۔(فتاوی رضویہ شریف بتصرف ج ۹ ص ۴۴۱ مرکز اھلسنت برکات رضا انڈیا)

تو جس طرح مردہ کو اذیت دینا خواہ کسی طرح ہو شرع نے منع فرمایا اسی طرح اس کی برائیاں ذکر کرنے سے بھی منع فرمایا کیونکہ مرے ہوئے مسلمانوں میں اس بات کی زیادہ امید ہے کہ اللہ جل مجدہ الکریم اسے زندگی کی آلودگیوں سے پاک اور طیب فرمادے کیونکہ الموت کفارۃ لکل مسلم موت ہر سنی مسلمان کے لئے کفارۂ گناہ ہے۔امام بخاری نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا

لا تسبوا الاموات فانھم قد افضوا الی ما قدموا یعنی تم مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جو کچھ کیا تھا وہ اس کی جزا کو پہنچ گئے۔(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا میت کو کنگھی کرنے سے منع فرمانا

صاحب قدوری فرماتے ہیں لا یسرج شعر المیت و لا لحیته و لا یقص ظفرہ و لا شعرہ یعنی میت کے بالوں اور اس کی ڈاڑھی کو کنگھی نہ کی جائے اور نہ ہی اس کے ناخن و بال کاٹے جائیں گے کیونکہ کنگھی اور بال وغیرہ کاٹنا زینت کے لئے ہوتا ہے اور میت اس سے بے پرواہ ہو چکی نیز اگر زور زور سے میت کے بال کھینچے جائیں گے تو اسے اذیت بھی ہوگی۔(قدوری ص ۴۷ ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی ، ھدایہ اولین ص ۱۵۹ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاھور) امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کی میت کو دیکھا کہ اس کے سر میں زور زور سے کنگھی کی جاتی ہے فرمایا علام تنصون میتکم کس جرم میں اپنے مردے کی پیشانی کے بال کھینچتے ہو۔(ھدایہ ایضاً و فتاوی رضویہ شریف ج ۹ ص ۹۵ جدید)

مسئلہ

اگر میت کے بال یا ناخن کاٹ دیے گئے تو میت کے ساتھ کفن ہی میں لپیٹ دیے جائیں

و اللہ اعلم بالصواب۔

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور شان نزول آیت تقدم

صدر الافاضل بدر الاماثل سیّد نعیم الدین مراد آبادی خلیفۂ اعلیٰ حضرت خزائن العرفان میں سورۂ حجرات کی پہلی آیت کا شان نزول بیان فرماتے ہیں کہ چند شخصوں نے عید الاضحیٰ کے دن سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے پہلے قربانی کر لی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت (یایھا الذین اٰمنوا لاتقدموا بین یدی اللّٰہ و رسولہ (پ ۲۶ سورۃ حجرات) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو کنزالایمان) نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدم (آگے بڑھنا) کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ادب واحترام کے خلاف ہے بارگاہِ رسالت میں نیاز بندی وآداب لازم ہیں۔(خزائن العرفان)

امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں توبہ ورجوع کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نبیِّ توبہ اور توبہ کا دروازہ کھولنے والے ہیں اور اللہ جلّ مجدہ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ واستغفار کریں چنانچہ فرمایا و لو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللّٰہ و استغفرلھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما (القرآن پ ۵) اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

شعر:

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام اہلسنت مطالع المسرات کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا خون ان کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرمادیا تو ان کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا فطر الیہ فانہ لا یرد من جاء تائبا یعنی ان کی بارگاہ بے کس پناہ میں اڑکر آؤ کیونکہ جو ان کی بارگاہ میں توبہ کرتا حاضر ہو یہ اسے کبھی رد نہیں فرماتے اسی بناء پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ جب حاضر ہوئے راستے میں ایک قصیدہ نعتیہ نظم کیا جس میں عرض گذار ہوئے

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی　　و العفو عند رسول اللہ مامول
انی اتیت رسول اللہ معتذرا　　و العفو عند رسول اللہ مقبول

یعنی مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ہاں معافی کی امید کی جاتی ہے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

(فتاوی رضویہ شریف ج ۱۵ ص ۶۵۳ بتصرف برکات رضا انڈیا)

بخاری شریف میں امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک تکیہ جس میں تصویریں تھیں خریدا جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر ٹھہر گئے اور اندر تشریف نہ لائے فرماتی ہیں کہ میں نے حضور کے چہرۂ مبارکہ میں ناپسندیدی کے آثار کو پہچانا تو عرض گذار ہوئی یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی رسولہ ما ذا اذنبت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم میں اللہ اور اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی فرمایا اس تکیہ یا گدے کا کیا حال ہے عرض کی حضور اس کو میں نے آپ کے بیٹھنے کے لئے خریدا تو فرمایا ان تصویروں والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا زندہ کرو جس کو تم نے پیدا کیا اور فرمایا کہ وہ گھر جس میں تصویریں ہوتی ہیں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(ج ۲ ص ۸۷۷ قدیمی کتب خانہ کراچی)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ اور ممنوع ہے امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں چار حرج ہیں

نمبر ۱ بدن اور کپڑوں پر چھینٹے پڑنا جسم ولباس بلاضرورتِ شرعیہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔ بحرالرائق میں بدائع سے ہے تنجیس الطاهر فحرام یعنی پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے۔

نمبر ۲ ان چھینٹوں کے باعث عذابِ قبر کا استحقاق اپنے سر پر لینا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں پیشاب سے بچو فان عامة عذاب القبر منه کہ اکثر عذابِ قبر اسی سے ہے۔

نمبر ۳ راہ گذر پر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعثِ بے پردگی ہوگا اور یہ باعثِ لعنتِ الٰہی ہے حدیث میں ہے لعن الله الناظر و المنظور اليه یعنی جو دیکھے اس پر بھی لعنت اور جس کی طرف دیکھا جائے اس پر بھی لعنت۔

نمبر ۴ نصاریٰ سے تشبہ ہے حدیث میں ہے من تشبه بقوم فهو منه جو شخص جس قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ من حدثکم ان النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا یعنی جوتم سے کہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کھڑے ہوکر پیشاب فرماتے اسے سچا نہ جاننا حضور پیشاب نہ فرماتے مگر بیٹھ کر۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو احسن شیٔ فی ھذا الباب و اصح فرمایا خیال رہے اس بارے جو حضرت حذیفہ کی حدیث ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا جیسا کہ بخاری شریف ج ۱ ص ۳۵ پر ہے فبال قائما تو اس کو حدیث عائشہ سے منسوخ قرار دیا گیا ہے نیز اس کے اور بھی جوابات دیے گئے مثلاً عذر کی وجہ سے تھا نیز بیانِ جواز کے لئے تھا۔ (نبذۃ من الرضویہ من شاء التفصیل فلیرجع الی ج ۴ ص ۵۸۵ الی ۵۹۷ برکات رضا انڈیا)

امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کی روایت عذابِ قبر

صاحبِ مرقات فرماتے ہیں کہ قال الامام النووی مذھب اھل السنۃ اثبات عذاب القبر یعنی امام نووی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اہل سنت کا مذہب عذاب قبر کا ثابت ہونا ہے جس پر آیاتِ قرآنیہ اور بے شمار احادیث ہیں۔

(ج ۱ ص ۳۳۷ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اللہ جلّ مجدہ الکریم فرماتا ہے یثبت اللّٰہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ و یضل اللّٰہ الظلمین (س ابراھیم پ ۱۳)

ترجمہ: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے۔ (کنز الایمان)

صدرالافاضل اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی قبر میں کہ اوّلِ منازلِ آخرت ہے (آخرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی سب سے پہلی منزل قبر ہے) جب منکر نکیر آ کران سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے تمہارا دین کیا ہے اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ ان کی نسبت تو کیا کہتا ہے تو مومن اس منزل میں بفضلِ الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ و سلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول پھر اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنّت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منوّر کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ (خزائن)

و یضل اللہ الظلمین اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے کے تحت فرماتے ہیں وہ قبر میں منکر و نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ اور دوزخ کا لباس پہناؤ دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو اس کو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آ جاتی ہیں عذاب کرنے والے فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گُرزوں سے مارتے ہیں۔

(خزائن العرفان پ ۱۳ سورۃ ابراھیم)

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں ایک یہودی عورت حاضر ہو کر قبر کے عذاب کے بارے ذکر کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اللہ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے تب امّ المؤمنین حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے عذابِ قبر کے بارے پوچھتی ہیں تو حضور فرماتے ہیں نعم عذاب القبر حق جی ہاں عذابِ قبر حق ہے فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور نے نماز پڑھی ہو اور عذابِ قبر سے رب کی پناہ نہ مانگی ہو۔

(مشکوۃ ص ۲۵ باب اثبات عذاب القبر قدیمی کتب خانہ کراچی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیال رہے حضور کا یہ دعا فرمانا تعلیم امت کے لئے تھا کیونکہ آٹھ شخصوں سے حساب قبر نہیں ہوتا

نمبر ۱ نبی نمبر ۲ شہید نمبر ۳ جہاد کی تیاری کرنے والا نمبر ۴ طاعون میں مرنے والا نمبر ۵ طاعون میں صبر کرنے والا نمبر ۶ چھوٹے بچے نمبر ۷ جمعہ کے دن یا رات میں مرنے والا نمبر ۸ ہر رات سورۂ ملک پڑھنے والا۔(مراۃ ج ۱ ص ۱۲۱)

امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ ترمذی میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا پڑھے

اللھم فاطر السموت و الارض عالم الغیب و الشہادۃ الرحمن الرحیم انی اعھد الیک فی ھذہ الحیوۃ الدنیا بانک انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدک لاشریک لک و ان محمدا عبدک و رسولک فلا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر و تباعدنی من الخیر و انی لا اثق الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عھدا عندک تودیہ الی یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد.

فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے فرشتہ وہ نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں انہیں وہ عہد نامہ دیا جائے۔ فرماتے ہیں کہ امام فقیہ ابن عجیل نے اسی دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا اذا کتب ھذا الدعا و جعل مع المیت فی قبرہ وقاہ اللہ فتنۃ القبر و عذابہ یعنی جب یہ دعا لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دی جائے تو اللہ جلّ مجدہ الکریم اسے قبر کے فتنہ اور عذاب سے امان دے گا۔(فتاوی رضویہ شریف ج۹ ص ۱۰۹ برکات رضا انڈیا)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت جادو

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم پر جادو کیا گیا جس کے باعث آپ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کرلیا ہے حالانکہ کیا نہیں ہوتا یہاں تک کہ ایک دن بار بار دعا فرمائی پھر ارشاد فرمایا اشعرت ان اللہ افتانی فیما فیہ شفائی کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتائی ہے جس میں میری شفا ہے میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سرہانے آ کھڑا ہوا جب کہ دوسرا پاؤں کی طرف ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا انہیں کیا تکلیف ہے دوسرے نے جواب دیا مطبوب ان پر جادو کیا گیا ہے قال ومن طبہ پہلے نے پوچھا جادو کس نے کیا ہے قال لبید بن الاعصم جواب دیا لبید بن اعصم نے پہلے نے پوچھا کس طرح کیا ہے دوسرے نے جواب دیا کنگھی روئی کے گالے اور کھجور کے اوپر والے چھلکے پر پوچھا کہاں ہے اس نے بتایا بیرِ زروان میں پھر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم وہاں تشریف لے گئے اور واپس تشریف لائے او رسیّدہ کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں کانھار وٴس الشیاطین جیسے شیطانوں کے سر سیّدہ نے پوچھا کیا آپ نے وہ چیزیں نکلوائیں فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے شفایاب فرمادیا ہے مجھے اندیشہ ہوا کہ انہیں نکلوانے سے لوگوں میں فساد برپا نہ ہوجائے پھر کنویں کو بند کروادیا گیا۔

(بخاری شریف کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ ج ۱ ص ۴۶۲ ج ۲ ص ۸۵۶ ، مسلم شریف ج ۲ ص ۲۲۱)

حاصلِ واقعہ جو تفاسیر میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ روٴسائے یہود ایک مرتبہ لبید بن الاعصم (جو کہ بنی زریق کا حلیف اور جادوگر اور منافق تھا) کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تو ہم سب سے زیادہ علمِ جادو کو جاننے والا ہے اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر بہت جادو کیا لیکن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا اور اب اگر تو حضور پر ایسا جادو کرے جو آپ پر اثر بھی کرے تو ہم آپ کو تین دینار دیں گے اس پر لبید حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ایک یہودی غلام کے پاس آیا حتیٰ کہ لبید نے اس کے ذریعہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے سر مبارک کے کچھ بال اور کنگھے کے چند دندانے حاصل کئے اور اس میں جادو کر کے بنی زریق کے کسی کنویں میں چھپادیا جس کے اثر سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے سر اقدس کے بال مبارک منتشر رہتے اور کمزوری بڑھتی جاتی یہاں تک کہ دو فرشتوں کو خواب میں دیکھا جس کا ذکر ہوا۔ پھر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت علی و حضرت زبیر کو بھیجا انہوں نے کنویں کا کل پانی نکال کر وہ خول نکالی جس میں کچھ بال، کنگھی کے دندانے اور ایک پٹھا جس میں گیارہ گرہیں تھیں یا ایک موم کا پتلا بھی تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ الفلق اور الناس دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ فلق میں اور چھ الناس میں ہر ایک آیت پڑھنے کیساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی یہاں تک کہ سب کھل گئیں اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم بالکل تندرست ہو گئے۔

(تفسیر صاوی نسفی و خزائن وغیرہ)

خیال رہے ہوسکتا ہے کہ حضور پہلے تشریف لے کر گئے ہوں پھر حضرت علی وغیرہ کو بھیجا ہو لہٰذا روایات میں تعارض واقع نہ ہوگا واللہ اعلم.

مسئلہ: جو سحر (جادو) کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو تو قتل کر دیا جائے گا

مسئلہ: اگر عورت ہو تو قید کی جائے گی۔ (نعیمی)

مسئلہ: جو سحر (جادو) کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قطاع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طریق (ڈاکو) کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت۔ (خزائن)

مسئلہ: جادوگر کی توبہ قبول ہے۔ (خزائن)

مسئلہ: مؤثر حقیقی اللہ ہے اور تاثیر اسباب تحت مشیت ہے۔ (خزائن)

مسئلہ: کسی کو تکلیف پہنچانے یا حرام غرض سے جادو کرنا کفر ہے یا حرام مگر جادو سے بچنے یا اس کو باطل کرنے کے لئے جادو کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کلمات کفریہ نہ ہوں (نعیمی) اولیاء اللہ کے مقابلہ میں جادو کیا جاوے تو گناہِ کبیرہ ہے انبیاء کے مقابلہ میں ہو تو کفر ہے کیوں مقابلۂ نبی کفر ہے۔ (نعیمی)

اُمّ المؤمنین اور ایک جادوگر عورت

فرماتی ہیں کہ حضور کی وفات کے بعد میرے پاس دومۃ الجندل کی ایک عورت آئی جو کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو تلاش کرتی تھی میں نے کہا حضور کی وفات ہو چکی ہے تم مجھ سے کہو کیا کہنا چاہتی ہو؟

کہنے لگی کہ میں اپنے شوہر کی سختیوں سے تنگ ہوئی تو ایک عورت سے اپنی مصیبت بیان کی اس نے مجھے ایک کتے پر سوار کر کے آن کی آن میں بابل پہنچا دیا۔ میں نے ھاروت اور ماروت کو ایک کنویں میں لٹکا دیکھا انہوں نے بہت سمجھایا کہ یہ کفر ہے نہ سیکھ مگر میں نہ مانی آخرکار انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس تنور میں پیشاب کر کے آ میں نے جب اس میں پیشاب کیا تو دیکھا کہ ایک نورانی سوار میرے بدن سے نکلا اور آسمان کی طرف اڑ کر غائب ہو گیا میں نے ان سے آ کر ماجرا بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ یہ تیرا ایمان تھا جو تجھ سے چھن چکا اب تو جادو میں خوب ماہر ہو گئی۔ جب سے میں فنِ جادو میں استاد ہوں گیہوں کا دانہ زمین میں داب کر اس کو حکم کرتی ہوں تو وہ اگ آتا ہے اور فوراً اس میں سٹہ لگ جاتا ہے پھر فوراً خشک ہو جاتا ہے اور میرے کہنے پر فوراً آٹا ہو کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روٹی بن جاتی ہے مگر میں اپنے دل میں ایمان کے جانے پر شرمندہ ہوں میں پوچھنے آئی تھی کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ میں نے کہا کہ تو صحابۂ کرام سے مل۔ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئی کسی نے ایمان کی امید نہ دلائی ہاں حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا تیرے ماں باپ ہوں تو ان کی خدمت کر ان کی دعا سے تیرا ایمان واپس ہوگا۔ (تفسیر نعیمی پ ۱ بتصرف یسیر)

جادو کا علاج

۱۔ جو شخص روزانہ صبح کو سات عجوہ چھوہارے کھالیا کرے اس پر اس دن جادو اثر نہ کریگا۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۸۵۹)

۲۔ جو شخص صبح و شام آیۃ الکرسی پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے اور سارے جسم پر ہاتھ پھیرے وہ بھی انشاء اللہ جادو سے محفوظ رہے گا۔

۳۔ جو شخص پندرہ شعبان کو رات بعدِ مغرب غسل کرے وہ بھی انشاء اللہ جادو سے محفوظ رہے گا۔

۴۔ جس شخص کو جادو کیا گیا وہ دریا کی بیچ دھار کے پانی سے گھڑا بھر کر لائے اور اس پر سورہ فلق اور سورۂ ناس گیارہ گیارہ بار پڑھ کر دم کر کے اس سے غسل کرے انشاء اللہ صحت ہوگی مگر یہ پانی بہنے نہ دے بلکہ کسی گڑھے میں کھڑے ہو کر غسل کرے جس سے پانی وہاں جمع ہو جاوے بعد میں دفن کردے۔ (تفسیرِ نعیمی)

خیال رہے لبید ابن الاعصم کے جادو کا اثر صرف حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے خیال پر ہوا تھا جیسا کہ الفاظِ روایت سے ظاہر ہے اور وہ اثر بھی دنیاوی کاموں میں مثلاً کھانا نہیں کھایا اور خیال ہوا کہ کھالیا نبی کے خیال پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا فاذا حبالھم وعصیھم یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی یہاں بھی فرعونی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جادوگروں کے جادو کا اثر حضرت موسیٰ کے خیال پر ہوا کہ رسیاں حرکت نہ کرتی تھی لیکن آپ کو حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں جیسے زہر تلوار، بچھو کا ڈنگ، جسم نبی پر اثر کر سکتے ہیں ایسے جادو بھی کر سکتا ہے اور یہ اثر شانِ نبوّت کے خلاف نہیں اور نہ ہی اس سے کوئی دین پر اثر ہوتا ہے حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام کو تلوار سے شہید کر دیا گیا اور حضور کو زہر دیا گیا جس کا اثر آپ پر ہوا ہاں جادو کا معجزہ سے مقابلہ ہوگا تو نا کام ہوگا خیال رہے جادو کا واقعہ ۶ھ بعد صلح حدیبیہ ہوا جس کا زور چالیس دن رہا۔(مراۃ)

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی امّ المؤمنین کو وصیّت

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نے عرض کی اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ حالتِ مسکینی میں وفات دے اور میرا حشر مسکینوں کے زمرہ (جماعت) میں فرما۔ امّ المؤمنین عرض گذار ہوئیں حضور ایسا کیوں فرمایا مسکین لوگ جنت میں امیروں سے چالیس برس پہلے جائینگے یا عائشۃ لاتردی المسکین ولو بشق تمرۃ اے عائشہ مسکین کو خالی مت پھیر اگرچہ کھجور کی قاش ہی سے (وہی دے دو) یا عائشۃ احبی المساکین مقربیھم اے عائشہ مسکینوں سے محبت کرو انہیں اپنے قریب رکھو فان اللہ یقربک یوم القیمۃ تا کہ اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کے دن اپنا قرب عطا فرمائے۔

(مشکوۃ باب فضل الفقراء الفصل الثانی)

اُمّ المؤمنین اور واقعۂ وصال النبی صلی اللہ علیہ و سلم

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو خیبر میں ایک یہودیہ زینب نامی عورت نے زہر آلود بکری پیش کی جس سے آپ نے کچھ تناول فرمایا تھا اور اسی زہر کا اثر وصال ظاہری تک محسوس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتا رہا یہاں تک کہ آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے چنانچہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اپنے مرض وصال میں فرماتے تھے یا عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر (بخاری ج ۲ ص ۶۳۷) اے عائشہ میں اس کھانے کی تکلیف پاتا رہا جو کہ خیبر میں میں نے کھایا تھا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے مرض میں دیگر ازواج سے اجازت لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی تیمارداری کے لئے منتخب فرمایا تھا اور اس پر جب تمام ازواج مقدسہ رضامند ہوئیں تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم حجرۂ عائشہ میں تشریف فرما ہو گئے اور اب تک وہیں آرام فرما ہیں سیدہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم بیمار ہوتے تو معوذات (سورۃ الفلق و سورۃ الناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تو جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم مرض وصال میں مبتلا ہوئے انفث علی نفسہ بالمعوذات الذی کان ینفث و امسح بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ تو میں معوذات پڑھ کر حضور سید عالم صلی علیہ وسلم پر دم کرتی اور آپ کا دستِ مبارک آپ کے جسم اطہر پر پھیرا۔(بخاری شریف ج ۲ ص ۶۳۹ و ۸۵۴ کتاب الطب باب الرقی نیز باب فضل المعوذات ص ۷۵۰، مسلم شریف ج ۲ ص ۲۲۳ باب استحباب رقیۃ المریض)

مسئلہ..... تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمۂ کفر یا شرک نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہو جاتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اجازت دے دی۔(ترمذی و خزائن العرفان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مذکورہ روایت سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو تعویذات کو کفر وشرک سے تعبیر کرتے پھرتے ہیں اور سیدھے سادھے لوگوں کو اپنے گمراہ کن عقائد میں پھانسنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سیّدہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا ویسے بھی وہ میری باری کا دن تھا اور آپ کا سرِ اقدس میرے گلے اور سینے سے لگا ہوا تھا اور اس وقت اللہ نے آپ کے اور میرے لعابِ دہن کو ایک جگہ ملا دیا سیّدہ فرماتی ہیں کہ دخل عبدالرحمن بن ابی بکر ومعہ سواک یستن بہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر آئے اور آپ کے پاس مسواک تھی جس کے ساتھ آپ مسواک فرما رہے تھے تو حضور نے ان کی طرف دیکھا اس پر میں نے کہا اے عبدالرحمٰن یہ مسواک آپ مجھے دے دو انہوں نے وہ مسواک مجھے دے دی تو میں نے مسواک چبا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی اور آپ نے مسواک فرمائی وھو مستند الی صدری اس وقت حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

نیز آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی میں فرمایا کرتے تھے کہ کوئی نبی اس وقت دنیا سے نہیں اٹھایا جاتا جب تک جنت میں اپنی جگہ کو نہ دیکھ لے پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے دنیا کو یا آخرت کو جو چاہے پسند کرے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض وصال میں یہ فرماتے سنا کہ مع الذین انعم اللہ علیھم الایۃ وظننت انہ خیر فرماتی ہیں کہ اس سے میں نے یہ گمان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلمصلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا گیا ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرما رہے تھے اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا۔

سیّدہ فرماتی ہیں کہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم توفی وھو ابن ثلاث وستین جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ ۶۳ سال تھی اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا آخری کلام اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ تھا۔(رواھن البخاری فی کتاب المغازی)

حجرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا

حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے دروازے

دیگر ازواجِ مطہّرات کے حجروں کا ایک ایک دروازہ تھا جب کہ ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ کے دو دروازے تھے۔(فیوض الباری ج۷ ص ۱۱۳)

حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا میں تین چاند

اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے ایک خواب دیکھا تھا کہ ان کے حجرۂ مبارکہ میں آسمان سے تین چاند اترے ہیں اس خواب کی تعبیر یہ قرار پائی کہ وہ تین چاند حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور حضرت صدّیق اکبر و حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہما ہیں جو کہ حجرۂ عائشہ میں جلوہ فرما ہیں اور اس میں سیّدہ کو جو فضیلت حاصل ہے دیگر ازواجِ مطہّرات کو نہیں کیونکہ آپ کا حجرۂ مبارکہ دولہائے کائنات اور ان کے دو مقدس وزیروں کی آرامگاہ ہے۔

(فیوض الباری ج۹ پ ۱۱ ص ۱۷۱ بتصرف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

سعدین کا قرار ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

سبحان اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ و سلم مسجد میں تشریف لائے آپ کی سیدھی جانب حضرت صدیق اکبر جب کہ بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تھے اور فرمایا ھکذا نبعث یوم القیمۃ یعنی قیامت کے دن بھی ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مدفنِ صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضور سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ تیار کر کے روضۂ اقدس کے سامنے رکھنا اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے اجازت چاہنا اور اگر اجازت مل جائے تو مجھے حضور کے دامن میں دفن کر دینا بصورتِ دیگر مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا حسبِ وصیت جب حضور سے اجازت طلب کی گئی تو روضۂ اطہر سے آواز آئی ادخلو الحبیب الی الحبیب حبیب کو حبیب کے پاس داخل کر دو چنانچہ آپ حجرۂ عائشہ میں آرام فرما ہیں۔

(فیوض الباری ج۹ پ۸ ص ۱۷۰)

حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مدفنِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی سیّدہ سے روضۂ پاک میں دفن ہونے کی اجازت مانگی تھی تو سیّدہ نے فرمایا تھا کہ میں عمر پر اپنے آپ کو ترجیح نہ دوں گی لہٰذا آپ کو بھی حجرۂ عائشہ میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہے اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ و سلم اور حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلا جھجک حجرہ میں حاضر ہوتی تھی لیکن جب حضرت عمر یہاں دفن ہوئے تو اب پردہ کا اہتمام کرتی ہوں۔

حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے حجرۂ مبارکہ میں دفن ہونے کی اجازت لی تھی لیکن آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ جب میرا وصال ہو جائے تو ام المؤمنین سے میری وہاں تدفین کی اجازت مانگنا اگر اجازت دے دیں تو وہیں پہلو مبارک میں دفن کر دینا اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ کچھ لوگ مجھے وہاں دفن نہ ہونے دیں گے لہٰذا اگر ایسا ہو تو جھگڑا مت کرنا اور مجھے بقیعِ پاک میں دفن کر دینا۔ حسبِ وصیت جب آپ کا وصال ہو گیا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ بھائی صاحب نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت مانگی تھی اور آپ نے قبول فرمائی تھی لیکن چونکہ انہوں نے ہمیں وصیت فرمائی تھی کہ دوبارہ ام المؤمنین کی اجازت لے لینا اب جو ام المؤمنین حکم دیں گیں وہ ہمارے سر آنکھوں پر ہوگا اس پر سیّدہ نے نعم و کرامة فرمایا یعنی کیوں نہیں یہ تو بہت اچھی اور میرے لئے سعادت کی بات ہوگی (اسد الغابہ) لیکن جب مروان کو معلوم ہوا تو اس نے اعلان کروا دیا کہ امام حسن کو وہاں دفن نہیں ہونے دیا جائے گا لوگ مروان کے خلاف جنگ پر آمادہ ہو گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم بخدا حسن کو ان کے نانا کے پہلو میں دفن نہ ہونے دینا یہ ظلم کی انتہا ہے لیکن چونکہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فتنہ سے منع فرمایا تھا اس لئے آپ کو بقیعِ پاک میں دفن کر دیا گیا۔ (الاستیعاب)

حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مدفنِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت ابن عمر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت فرماتے ہیں کہ جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے تو وفات کے بعد میرے ساتھ دفن ہوں گے۔(فیوض الباری ج۷ ص ۱۱۴) حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ توریت میں حضور کی صفت مذکور ہے وعیسیٰ بن مریم یدفن معه ترجمہ اور عیسیٰ ابن مریم حضور کے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔

قال ابومودود و قدبقی فی البیت موضع قبر یعنی ابومودود کہتے ہیں کہ حجرۂ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔(ترمذی المجلدالثانی ص ۲۰۲ مطبوعه ضیاء القرآن)

سوال: امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے صرف تین چاند دیکھے چوتھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ دیکھا حالانکہ آپ بھی ان حضرات کے ساتھ حجرۂ عائشہ میں مدفون ہوں گے؟

جواب: اس لئے کہ یہ تین حضرات امّ المؤمنین کی حیاتِ ظاہری ہی میں وصال پا گئے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت تشریف لائینگے اور دفن ہونے کا شرف حاصل کرینگے۔(مطالع المسرّات ص ۱۴۵ مصطفی البابی مصر)

حجرۂ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی رفعت

رسالۂ مبارکہ انوار البشارۃ میں ہے کہ جہاں آپ صلی اللّٰہ علیه و سلم کا مزارِ مقدس ہے اور ساتھ ہی حضرات شیخین کے مزارات ہیں یہ اصل میں حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا حجرہ تھا حضور انور علیه الصلوٰة والسلام کے انتقال فرمانے کے بعد بحیاتِ حقیقی اس میں آرام فرما ہیں اس لیے آپ کے وجودِ مقدس کے اتصال سے اس خطۂ زمین کو مکہ معظمہ اور عرش معلّٰی سے زیادہ شرف ملا ہے چنانچہ ردالمحتار میں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال في اللباب والخلاف فيماعدا موضع القبر المقدس فيما ضم اعضائه الشريفة فهوا فضل بقاع الارض بالاجماع قال شارحه وكذاى الخلاف في غيرا لبيت فان الكعبة افضل من المدينة ماعدا الضريح الاقدس وكذا الضريح افضل من المسجد الحرام وقد نقل القاضي عياض وغيره الاجماع على تفضيله حتى على الكعبة ونقل عن ابن عقيل الحنبلي ان تلك البقعة افضل من العرش.

یعنی اللباب میں فرمایا کہ خلاف قبر اقدس جس میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے اعضاء شریفہ ملے ہوئے ہیں اس کے ماسوا ہے کیونکہ وہ جگہ تو زمین کے تمام گوشوں سے بالاجماع زیادہ فضیلت والی ہے اس کے شارح نے کہا اور اسی طرح خلاف بیت اللہ شریف کے علاوہ میں ہے کیونکہ کعبہ معظمہ مدینہ منورہ سے مزار اقدس کے ماسوا سے افضل ہے اسی طرح مزارِ مقدس مسجد حرام شریف سے افضل ہے اور تحقیق قاضی عیاض وغیرہ نے مزارِ اطہر کی فضیلت حتیٰ کہ کعبہ پر فضیلت کا اجماع نقل فرمایا ہے اور ابن عقیل حنبلی سے یہ منقول ہے کہ بے شک وہ بقعۂ مبارکہ عرش سے بھی افضل ہے۔

شعر:

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک در کی ہے

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

حجرۂ مقدسہ میں مزارات کی ترتیب

مزارات کی ترتیب اس طریق پر ہے کہ جانبِ قبلہ جنوبی طرف حضرتِ فخرِ عالم صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ و سلم کا مزار ہے اس سے متصل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مزار ہے جو اس وضع پر ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم کے سینہ کے برابر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا سر مبارک ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مسجدِ نبوی کی توسیع وتعمیر کیساتھ حجرہ شریفہ کی تعمیر بھی پکی اینٹوں سے کرائی اور اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ کے درمیان میں دیوار کا پردہ حائل کر کے رہنے لگیں تاکہ زائرین بلاحجاب مزارِ اقدس کی زیارت کر سکیں۔

خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ تک یہ عمارت قائم رہی بعد میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو یہاں کا گورنر مقرر کیا تو حکم بھیجا کہ مزاراتِ مقدسہ کو پتھر کی مضبوط عمارت سے اس لیے بند کر دیا جائے کہ کوئی قبور کو سجدہ گاہ یا دوسری کوئی بے ادبی نہ کرنے پائے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے منقش پتھر کی مضبوط عمارت بنوا کر چھت میں فقط ایک روشن دان رکھا پھر اس کے اردگرد دوسری پتھر کی عمارت بنوا کر اوپر سے بھی بالکل بند کر دیا۔

گنبدِ خضراء

یہ عمارت شاہِ قلاون صالحی کے زمانہ تک قائم رہی ۶۷۸ھ میں اس بادشاہ نے اس حجرہ مقدسہ پر گنبد خضرا بنوادیا ورنہ مسجد نبوی سے حجرہ شریفہ کی چھت تھوڑی بلند ہوتی تھی اور پیتل کی جالی حجرۂ مقدسہ کے چاروں طرف لگوائی۔ اب موجودہ گنبد خضراء کی عمارت شاہِ مصر ملک قاتیبا کے حکم سے ۸۸۱ھ میں بنی ہے اس (گنبدِ خضراء) پر بھی زائرینِ کرام کے لئے دور سے نظر جمانا عبادت ہے جیسا کہ کعبہ معظّمہ کا دیکھنا عبادت ہے۔ (رسالۂ مبارکہ انوار البشارۃ ص ۹۰ مکتبہ رضویہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شعر :

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

ریاض الجنۃ

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ بہشت باغوں میں سے ہے یعنی اس میں عبادت کرنے سے باغاتِ بہشت کا انعام ملے گا جیسے فرمایا الجنۃ تحت ظلال السیوف کہ بہشت تلواروں کے سایہ میں ہے چنانچہ فرمایا مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی حوضی

ترجمہ : میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے (متفق علیہ مشکوٰۃ)

مذکورہ حدیث کا معنی ایک تو وہ ہے جو ذکر ہوا دوسرا معنی یہ ہے کہ اس جگہ کو بعینہ جنت کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔

خیال رہے بعض روایات میں بین بیتی کے بجائے بین قبری بھی آیا ہے اور اوپر ذکر کر دیا گیا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی قبر پر انوار سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں ہے جس کا حاصل یہ ہوا کہ سیّدہ کے حجرۂ مبارک سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے منبر شریف جو کہ حوض پر ہے کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے جنت کی کیاری قرار دیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا فرشتوں کی جھرمٹ میں

حضرت کعب احبار یہود کے بہت بڑے عالم ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا زمانہ پایا مگر ایمان دورِ فاروقی میں لائے ایک دفعہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کا ذکر کیا اس پر حضرت کعب بولے مامن یوم یطلع الانزل سبعون الفامن الملائکة حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتھم ویصلون علی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا امسوا عرجوا وھبط مثلھم فصنعوا مثل ذالک حتی اذا انشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفامن الملائکة.

(مشکوٰۃ)

کوئی دن نہیں ہے مگر ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی قبر انور کو گھیر لیتے ہیں اپنے پر بچھاتے ہیں اور حضور پر درود پڑھتے ہیں یہاں تک کہ جب شام پاتے ہیں تو آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور ان کے مثل اترتے ہیں وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے زمین کھلے گی تو آپ ستر ہزار فرشتوں کی جھرمٹ میں نکلیں گے سبحان اللہ

حضور سیّدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے

پھر جس کو ایک بار حاضری کا شرف ملتا ہے تو وہ قیامت تک دوبارہ حاضری نہ دے سکے گویا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساری عمر میں صرف چند ایک گھنٹے اس در کی حاضری نصیب لیکن امتی کو بار بار کوچہ جاناں کی حاضری کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

حضور سیّدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

ستونِ عائشہ رضی اللہ عنہا

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے تو قرعہ ڈالے بغیر نماز پڑھنا میسر نہ ہو اس جگہ کا تعین اُمّ المؤمنین نے فرمایا تھا لہٰذا اس کا نام ستون عائشہ ہو گیا اس کے نزدیک دعا مانگنی اور نوافل پڑھنے مستحب ہیں۔
(فیوض الباری ج۷ ص۱۱۷ مکتبہ رضوان)

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور جنگ جمل

یہ ناخوشگوار جنگ ۳۶ھ کے جمادی الاولیٰ یا جمادی الاخری میں ہوئی تھی یہ وہ پہلی جنگ ہے جو مسلمانوں کے مابین ہوئی یہ شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم اور اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ہوئی تھی اس میں چونکہ اُمّ المؤمنین ایک بہت بڑے اونچے اونٹ پر سوار تھیں اس وجہ سے اس کا نام جنگ جمل پڑ گیا اس کا سبب یہ ہوا کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اُمّ المؤمنین حج کے لیئے گئی ہوئی تھیں جو لوگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عثمان کے محاصرے میں شریک تھے یہی حضرت علی کے ساتھ تھے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد بنی امیہ بھاگ کر مکہ پہنچے انہوں نے حضرت عثمان کے قصاص کے لیے انہیں آمادہ کیا حضرت زبیر بن عوام حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہما بھی مکہ پہنچ گئے اور قصاصِ عثمان کے نکتے پر ان کے ساتھ ہو گئے اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا اور حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما بصرہ کی جانب چلے تو حضرت علی نے عمار بن یاسر اور حسن بن علی کو کوفہ بھیجا یہ حضرات کوفہ پہنچے اور منبر پر چڑھے حسن بن علی منبر کے اوپر والے درجے پر جب کہ عمار ان سے نیچے والے درجے پر تھے حضرت عمار نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی جانب گئی ہیں بخدا بے شک وہ تمہارے نبی کی دنیا و آخرت میں زوجہ مبارکہ ہیں لیکن اللہ نے تم کو آزمایا ہے تا کہ ظاہر ہو جائے کہ تم لوگ حضرت علی کی اطاعت کرتے ہو یا اُمّ المؤمنین کی واقعۃً یہ بڑا نازک مرحلہ تھا کہ ایک طرف حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے چچازاد بھائی اور داماد شیرِ خدا تھے جن کے اسلام کی نشر و اشاعت اور بقاو تحفظ میں بڑے بڑے کارنامے تھے تو دوسری جانب سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی محبوب ترین مقدس خاتون و رفیقۂ حیات تھیں جن کی عظمت و جلالت ہر ایمان والے کے دل میں جاگزیں تھی جنہیں ہر مسلمان بمع حضرت علی شیرِ خدا اُمّ المؤمنین کہتے تھے اللہ اکبر یہ ایسا مرحلہ تھا کہ جانبین میں سے ہر ایک کے دوسرے پر تلوار اٹھانے سے دل لرز رہے تھے اُمّ المؤمنین سفر کرتے ہوئے بصرہ کے قریب حواب پر پہنچیں تو پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے جب بتایا گیا کھواب ہے تو اونٹ کو بٹھایا اور فرمایا میں حواب والی ہوں مجھے لوٹاؤ مجھے لوٹاؤ لوگوں نے آگے بڑھنے کی بہت کوشش کی مگر آپ راضی نہ ہوئیں یہاں تک کہ چوبیس دن وہیں تشریف فرما رہیں کسی نے اطمینان دلایا کہ یہ حواب نہیں تب آگے تشریف لے گئیں اور حواب کا قصہ یہ ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اُمّ المؤمنین سے فرمایا تھا کہ تم میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ایک کا کیا حال ہوگا جب اس پر حواب کے کتے بھونکیں گے۔

پھر اُمّ المؤمنین نے آگے بڑھ کر بصرہ کے باہر پڑاؤ ڈالا شیرِ خدا کو جب اطلاع ملی تو تیس ہزار کی جمعیت لے کر مقابلہ پر فروکش ہوئے رات میں دونوں فریق کے سنجیدہ حضرات نے کوشش کر کے آپس کی غلط فہمیاں دور کر دیں اور یہ طے ہوا کہ دونوں فریق واپس ہو جائیں گے مگر دونوں طرف فساد پسند عناصر بھی بہت تھے انہوں نے جب یہ دیکھا کہ بنا بنایا کھیل بگڑ گیا تو باہمی مشورہ کر کے صبح اندھیرے ہی آپس میں گتھ گئے اور اُمّ المؤمنین کی طرف یہ افواہ پھیلا دی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حملہ کر دیا پھر حضرت علی کو یہ باور کرا دیا کہ اُمّ المؤمنین نے حملہ کر دیا پھر تو گھمسان کا رن پڑا حضور سیّدنا شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے ملاحظہ فرمایا کہ قوت کا مرکز حضرت اُمّ المؤمنین کی ذات ہے اگر ان کے اونٹ کو بیکار کر دیا جائے تو جنگ کا خاتمہ ہو سکتا ہے انہوں نے سارا زور اسی پر لگا دیا پوری جنگ جنابِ سیّدہ کے ھودج کے ارد گرد سمٹ آئی جو بھی اونٹ کی نکیل پکڑتا مارڈالا جاتا عاشقان رسول حرم نبوی پر پروانہ وار نثار ہو رہے تھے حضرت عبداللہ بن زبیر لڑتے لڑتے زخموں سے نڈھال ہو کر مقتولین میں گر پڑے آپ کو اس دن سینتیس ۳۷ زخم لگے تھے بالآخر حضرت علی کے حامی اونٹ کی کونچیں کاٹنے میں کامیاب ہو گئے اونٹ بلبلا کر بیٹھ گیا اور سیّدہ کا ھودج مبارک زمین پر آرہا شیرِ خدا حضرت علی حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوئے السلام علیک یا اماہ حضرت اُمّ المؤمنین نے جواب دیا وعلیک السلام یا بنی حضرت علی نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اُمّ المؤمنین نے فرمایا اور تمہاری بھی پھر حضرت عمار اور محمد بن ابوبکر کو گول خیمہ کھڑا کرنے کا حکم دیا اور سیّدہ کے ھودج مبارک کو مقتولین کے ڈھیر سے اٹھوا کر اس خیمے میں پہنچا دیا پھر اخیر رات میں بصرہ تشریف لے گئیں اُمّ المؤمنین کو اس کا بے حد صدمہ پہنچا آپ روتی تھیں اور فرماتی تھیں کاش آج سے بیس سال پہلے مرگئی ہوتی اس کے بعد حضرت علی نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُمّ المؤمنین کے شایانِ شان سامانِ سفر کرکے بصرہ سے رخصت فرمایا اور میلوں آپ کو رخصت کرنے کے لئے گئے اور حضرت علی کے صاحبزادگان چوبیس گھنٹے رہے ام المؤمنین پر اس کا خوشگوار اثر پڑا اور حضرت علی کو مدحیہ کلمات سے نوازا اس جنگ میں دس ہزار اُمّ المؤمنین اور پانچ ہزار حامیانِ حضرت علی شہید ہوئے حضرت طلحہ کو ایک نامعلوم تیر آ لگا اور آپ شہید ہو گئے بعض روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تیر مروان نے مارا تھا عین معرکۂ کارزار میں حضرت علی اور حضرت زبیر کا آمنا سامنا ہو گیا حضرت علی نے حضرت زبیر سے فرمایا یاد کرو ایک مرتبہ ہم اور تم حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ سے پوچھا تھا کیا تم علی سے محبت کرتے ہو آپ نے عرض کی تھی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فرمایا ایک دن تم علی سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے یہ سنتے ہی تلوار نیام میں کر لی اور میدانِ جنگ سے جدا ہو کر بصرہ جاتے ہوئے وادیٔ سباع کے ایک گاؤں سفوان پہنچ کر نماز پڑھنے لگے کہ عمرو بن جرموز تمیمی نے پیچھے سے آکر پشتِ مبارک میں نیزہ مار کر شہید کر دیا عمروان کی تلوار لے کر حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں نے زبیر کو قتل کر دیا فرمایا یہ تلوار مدتِ دراز تک حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے مصائب و آلام دفع کرتی رہی ابن صفیہ کے قاتل کو جہنم کی بشارت ہو۔

حضرت اس وقت وہیں دفن کر دیئے گئے بعد میں نعشِ مبارک بصرہ لائی گئی بصرہ میں آپ کا مزارِ مبارک زیارت گاہ عوام و خواص ہے۔(نزھۃ القاری ج۶ ص ۳۴۲ و ج۷ ص ۱۵۹)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصال

جب سیّدہ رضی اللہ عنہا کی رحلت کا وقت آیا تو آپ فرماتی تھیں کہ کاش میں ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درخت ہوتی تو کاٹ دی جاتی کاش کہ ایک پتھر ہوتی تا کہ مجھے کوئی یاد ہی نہ کرتا کاش کہ میں پیدا ہی نہ ہوتی۔

سیّدہ کا جب وصال ہوا تو آپ کے مقدّس گھر سے رونے کی آواز سنائی دی تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر لانے کے لئے باندی کو بھیجا باندی واپس آئی اور آپ کی رحلت کی خبر لائی پس اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ بھی رونے لگیں۔(مدارج شریف ج ۲ ص ۶۴۵)

اُمّ المؤمنین کا وصال ۵۸/۵۷ھ شبِ منگل سترہ رمضان کو ہوا نمازِ جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا نے پڑھائی اور آپ کی قبر مبارک میں پانچ حضرات (۱) عبداللہ بن زبیر (۲) عروہ بن زبیر (۳) قاسم بن محمد بن ابی بکر (۴) عبداللہ بن محمد بن ابی بکر (۵) اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر اترے۔(اسد الغابہ ج۷ ص ۲۰۸ ، الاصابہ ج۸ ص ۲۳۵)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وصیت

طبقات ابن سعد میں ہے کہ اوصت عائشة ان لا تتبعوا اسریری بنار و لاتجعلوا تحتی قطیعة حمراء یعنی آپ نے وصیت فرمائی کہ میری چار پائی کے ساتھ آگ مت لانا اور نہ ہی میرے جسم کے نیچے سرخ چادر رکھنا(طبقات ج ۸ ص ۷۶) طبقات ہی میں ہے کہ آپ کا وصال مبارک ۱۷رمضان المبارک میں ہوا فامرت ان تدفن من لیلتها آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھے رات ہی میں دفن کر دیا جائے چنانچہ بعد وتر حضرت ابو ہریرہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔(طبقات ابن سعد ج۸ ص ۷۷)

انوکھا خواب

حضرت مجدّد صاحب قدس سرہ العزیز مکتوب شریف میں ایک عجیب واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا طریقہ تھا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی اولاد شریف و حضرت علی رضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ عنہ کی فاتحہ کے لئے کھانا پکواتا تھا ایک بار میں نے خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی زیارت کی میں سلام عرض کرتا ہوں مگر جواب نہیں ملتا اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم میری طرف توجہ نہیں فرماتے کچھ دیر بعد مجھے ارشاد فرمایا کہ من بخانہ عائشہ بخورم ہر کہ مراطعام فرستد بخانہ عائشہ فرستد ہم عائشہ کے گھر کھانا کھاتے ہیں جو مجھے کھانا بھیجے وہ عائشہ کے گھر بھیجے میں سمجھ گیا کہ میں فاتحہ میں حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا نام نہیں لیتا ہوں اسکے بعد سے میں تمام ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ خصوصاً حضرت صدّیقہ رضی اللہ عنہا کو فاتحہ میں شریک کر لیتا ہوں تمام ازواج حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی سچی اہل بیت ہیں۔(رسالۂ مبارکہ امیر معاویہ ص ۱۳۱ نوری کتب خانہ بازار داتا گنج بخش لاہور)

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پانچواں باب

تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔

آپ بنی عدی بن کعب سے تعلق رکھتی ہیں۔

والد کی جانب سے سلسلۂ نسب

حفصہ بنت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی

والدہ کی جانب سے سلسلۂ نسب

حفصہ بنت زینب بنت مظعون بن حبیب بن وھب بن حذافہ بن ورجمع القریشہ آپ کی والدہ زینب حضرت عثمان بن مظعون کی ہمشیرہ ہیں۔(الاصابہ و اسد الغابہ و مدارج)

آپ کی ولادت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ بعثت مبارک سے پانچ سال قبل ہوئی۔

(تہذیب التہذیب ج۶ ص ۵۸۸)

عقد نکاح

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے سے قبل آپ خنیس بن حذافہ کی زوجیت میں تھیں حضرت خنیس بن حذافہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے الاصابہ میں ہے وکان ممن شهد بدرا (ج۸ ص ۸۵) اوران کے ہمراہ سیّدہ نے ہجرت بھی کی تھی وتوفی بالمدینۃ اوران کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔(اسد الغابہ و مدارج)

بعض کا قول ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد اور بعض کے نزدیک احد کے بعد رحلت ہوئی جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت حفصہ بیوہ ہوئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے آپ کا ذکر فرمایا لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نکاح کی درخواست کی لیکن آپ نے بھی انکار کردیا کیونکہ انہیں دنوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجۂ مبارکہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی شکایت حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے کی تو حضور نے فرمایا یتزوج حفصة من هو خير من عثمان ويتزوج عثمان من هو خير من حفصة یعنی حفصہ سے وہ عقدِ نکاح فرمائیں گے جو عثمان سے بہتر ہیں اور عثمان کی زوجیت میں وہ آئیں گی جو کہ حفصہ سے بہتر ہیں (الاصابہ)
پھر حضرت سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی طرف سے پیغام بھیجا اور ۳ھ میں حضرت عمر نے اپنی دختر کا نکاح دولہائے کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کیساتھ فرمایا جب کہ ایک قول ۲ ہجری کا بھی ہے۔ خیال رہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد فرمایا فلقى ابوبكر عمر (رضى الله عنهما) فقال لاتجد على فى نفسک فان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر حفصة فلم اكن لافشئ سرّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فلو تركها لتزوجتها یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی اور کہنے لگے کہ آپ مجھ پر ناراض نہ ہوں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ کا ذکر فرمایا تھا تو میں نے آپ کے راز کو فاش نہ کرنا چاہا پس اگر حضور صلی اللہ علیہ و سلم حفصہ سے نکاح نہ فرماتے تو میں ان کو اپنی زوجیت میں لے لیتا۔ (اسد الغابہ و الاصابہ)
خیال رہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انکار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد آپ بہت مغموم رہتے تھے اور بہت روتے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے پوچھا عثمان کیوں روتے ہو عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دامادی سے محروم ہو گیا ہوں فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل امین نے فرمایا ہے کہ حکمِ رب العالمین یہ ہے کہ میں اپنی دوسری صاحبزادی اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کردوں بشرطیکہ وہ مہر ہو جو رقیہ کا تھا اور آپ ان سے وہی سلوک کرو جو رقیہ سے کیا چنانچہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے ہوا اور کائنات میں صرف آپ ہی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں آئیں پھر حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اگر میری سولڑکیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں دے دیتا۔

خیال رہے اوپر جو اختلاف ذکر کیا گیا اس میں سے پہلی روایت امام زہری کی عن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ عن ابن عمر جب کہ دوہجری کی روایت ابوعبید معمر کی ہے۔(مراۃ، الاصابہ ،اسدالغابہ، بخاری شریف کتاب النکاح ،فتح الباری، نسائی وغیرہ)

فضائل ومناقب

اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بے شمار ہیں تاہم چند ایک حصولِ برکت کے لئے بیان کئے جارہے ہیں۔

☆ا۔جب رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کو طلاق دے دی یا پھر طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا کہ رجوع کریں یا طلاق نہ دیں۔

چنانچہ قیس بن زید کی روایت میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلق حفصة بنت عمر فدخل علیها فارلها قدامة وعثمان بنا مظعون فبکیت فقالت واللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماطلقنی عن شنیع کہ اللہ کے نبی نے حضرت حفصہ کو طلاق دی تو آپ کے دونوں ماموں قدامہ بن مظعون اور عثمان بن مظعون تشریف لائے اور آپ رو رہی تھیں اور فرمانے لگیں کہ قسم بخدا مجھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے کسی عیب کی وجہ سے طلاق نہیں دی پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم تشریف لائے اور فرمایا قال لی جبرئیل راجع حفصة فانها صوامة وقوامة وانها زوجتک فی الجنة کہ حفصہ سے رجوع فرمالو کیونکہ وہ روزے دار لمبا قیام کرنے والی ہیں اور حفصہ آپ کی جنت میں بیوی ہیں جب کہ عمار بن یاسر کی روایت میں ہے فرماتے ہیں کہ اراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان یطلق حفصة فجاء جبرئیل فقال لاتطلقها فانها صوامه وقوامةوانها زوجتک فی الجنة حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے جب حضرت حفصہ کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا کہ حفصہ کو طلاق نہ دیں کیونکہ وہ صائم الدھر ولمبا قیام کرنے والی ہیں اور سیّدہ آپ کی جنت میں زوجہ ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر کی روایت میں ہے کہ قیل لماطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفصه بنت عمر فبلغ ذالک عمر.فوضع التر اب علی راسه وجعل یقول مایعباء اللہ بعمر بعدهذا قال فنزل جبرئیل من الغدعلی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال ان اللہ تعالیٰ یأمرک ان تراجع حفصة رحمة لعمر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حفصہ کو طلاق دی اور یہ خبر حضرت عمر کو پہنچی تو انہوں نے اپنے سر مبارک پر مٹی ڈالی اور فرمایا اللہ اس کے بعد عمر کی پرواہ نہ فرمائے گا راوی کہتے ہیں اگلے دن جبرئیل حاضر ہوئے اور عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ حفصہ سے رجوع فرمائیں عمر پر رحم کرتے ہوئے۔(حلیة الاولیاء، ابوداؤد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریف و نسائی شریف)

☆۲۔اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا دجال سے انتہائی نفرت کرتی تھیں چنانچہ مدینہ شریف میں ایک شخص ابن صیاد نامی تھا جس میں دجال کی علامات میں سے کچھ موجود تھیں حضرت عبداللہ بن عمر نے اسکو کسی گلی میں دیکھا تو آپ نے اس کو برا بھلا کہا جس پر اس نے آپ کا راستہ بند کر دیا۔

فضربه ابن عمر بعصا کانت معه حتی کسرها علیه فقالت حفصة ماشانک وشانه.

تو آپ نے اپنے عصا (لاٹھی) سے اس کو اتنا مارا کہ اسی پر توڑ دیا جب سیّدہ کو خبر پہنچی تو فرمایا کہ تمہارا اور اس کا کیا معاملہ ہے آپ کو اس سے کیا غرض ہے اس کو چھوڑ دو کیا آپ نے نہیں سنا کہ دجال کو محرک کرنے والا اس کا غصہ ہو گا۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد ٦ صفحہ ۲۸۳)

☆۳۔سیّدہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیساتھ خطاب فرمایا (ان تتوبا الی اللہ)

☆۴۔نیز آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی راز دان تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کو یہ راز فرمایا تھا کہ میرے بعد خلیفہ صدیق اکبر اور ان کے بعد عمرِ فاروق ہوں گے۔

☆۵۔آپ انتہائی درجہ سخی تھیں کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر کو یہ وصیت فرمائی تھی کہ غابہ کا تمام مال صدقہ کر دینا۔

☆۶۔نیز آپ صائم الدھر ولمبا قیام کرنے والی تھیں حتیٰ کہ بعض روایات میں ہے کہ وصال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے وقت بھی آپ روزے دار تھیں اور آپ کے خاندان کے کثیر افراد نے غزوۂ بدر میں شرکت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

روایاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام و تابعین نے احادیث روایت فرمائیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں عبداللہ بن عمر، حمزہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن حارث وغیرہ آپ سے ساٹھ احادیث مروی ہیں جن میں چار متفق علیہ اور چھ مسلم شریف میں ہیں اور باقی تمام حدیثیں دوسری کتب میں روایت کی گئی ہیں۔ (مدارج ، اسدالغابہ وغیرہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی چند ایک مرویات

۱۔ حضرت ابن عمر سیّدہ سے روایت فرماتے ہیں کہ فرماتی ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم اذاطلع الفجر لایصلی الارکعتین خفیفتین جب طلوع فجر ہوتی تو دو رکعتِ خفیفہ کے علاوہ نماز نہ پڑھتے تھے۔

۲۔ ابن ابی وداعہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ مارأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی جالساحتی کان قبل وفاتہ بعام اوعامین کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو آپ کی وفات کے ایک یا دو سال قبل تک کبھی بھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہ دیکھا۔

۳۔ ابن شکل سیّدہ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ......

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم حالت روزہ میں بوسہ کا شرف عطا فرمایا کرتے تھے۔

۴۔ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و سلم کی قرأت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا انکم لاتطیقونھا کہ آپ لوگ اسکی طاقت نہیں رکھتے ہو۔

۵۔حماد بن سلمہ عن عاصم بن ابی النجود عن سواء الخزاعی حضرت سیّدہ سے روایت فرماتے ہیں کہ قالت کان رسول صلی اللہ علیه و سلم اذا اوی الی فراشه وضع یدہ الیمنی تحت خدہ وقال رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلاثا سیّدہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیه و سلم اپنی آرام گاہ میں تشریف لاتے تو اپنے دستِ راست مبارک کو اپنی سیدھی رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے رب قنی عذابک ترجمہ: اے میرے رب تو مجھے بچا اپنے عذاب سے جس دن تو اٹھائے گا اپنے بندوں کو۔

(رواہ امام احمد بن حنبل فی مسندہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ کا وصال

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنه کی امارت کے دوران آپ کی رحلت ۴۵/۴۱ ہجری میں ہوئی بعض حضرات نے ان کا وصال خلافتِ عثمان کے دوران بتایا ہے لیکن پہلا قول اصح ہے آپ کی عمرِ مبارک اس وقت ساٹھ سال کی تھی۔(مدارج شریف)

اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنھا کے خویش واقارب

امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنه سیّدہ کے والد

آپ کی کنیت ابوحفص لقب فاروقِ اعظم ہے آپ سے ۵۳۷ احادیث مروی ہیں صحابہ میں اس نام سے کوئی نہیں جب کہ عمرو نام ۲۳ ہیں دونوں میں امتیاز کرنے کے لئے ایک کو واو کیساتھ لکھا جاتا ہے روایاتِ حدیث میں اس نام کے چھ حضرات ہیں آپ عام الفیل سے تیرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سال بعد محرم کی چاندرات میں پیدا ہوئے اشرافِ قریش میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں سفارت کے فرائض انجام دیتے تھے قد کی لمبائی میں دیگر لوگوں سے فائق تھے گویا یوں تھے کہ یہ خود سوار ہوں اور دوسرے پیدل توریت میں ان کی صفت یوں بیان ہوئی قرن امین والقرن الجبل الصغیر وسمی الفاروق بفرقة الحق والباطل ۳۹ مردوں کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دعا سے مشرف باسلام ہوئے اور آپ کے اسلام لانے پر اہلِ فلک (یعنی آسمان والوں) نے بھی خوشیاں منائیں آپ کے اسلام پر یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین آیت نازل ہوئی قرآن پاک کی بیس سے زائد آیات آپ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں آپ کی خلافت کے دوران دو عظیم فرعون قیصرِ روم وکسریٰ ایران کی ہزار ہا سالہ جابرانہ سلطنتیں پاش پاش ہوئیں عراق، ایران، مکران، شام، فلسطین، مصر وغیرہ بڑے بڑے ایک ہزار چھتیس بمعہ ملحقہ قصبات ودیہات فتح ہوئے چار ہزار مساجد تعمیر کی گئیں اتنے ہی مندر آتش کدے منہدم کیے گئے اور ایک ہزار نو سو منبر بنائے گئے کثیر احادیث آپ کے مناقب وفضائل کے سلسلہ میں وارد ہوئیں اور تمام سے بڑھ کر یہ فضیلت بیان ہوئی کہ ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر اللہ نے عمر کی زبان پر حق کو جاری فرمادیا صحیح بخاری میں ہے کہ لقد کان فیما قبلکم محدثون فان یک فی امتی احد فانه عمر بے شک تم سے پہلے لوگوں میں بہت محدّث ہوا کرتے تھے تو اگر میری امت میں کوئی ہوا تو وہ عمر ہیں حضرت علی نے فرمایا کنا اصحاب محمد لا نشک ان السکینة ینطق علی لسان عمر ہم اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ و سلم کو کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنه کی زبان پر سکینہ گویا ہے آپ کا دورِ خلافت دس سال چھ ماہ ہے۔

مدینہ منورہ میں شہادت کی موت کی دعا کیا کرتے تھے اور وہ دعا پوری ہوئی چنانچہ مدینہ منورہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسجد نبوی محراب النبی صلی اللہ علیہ و سلم میں نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے شہید ہوئے ۲۶ چھبیس ذوی الحجہ بدھ کے دن زخمی کیے گئے اور یکم محرم اتوار کو دفن کیے گئے تریسٹھ سال عمر ہوئی۔

(مدارج ، مراۃ ، نزھۃ القاری وغیرہ)

کرامات حضرت عمر رضی اللہ عنہ

☆ ۱۔ حضرت عمرو بن حارث سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بینما عمر یخطب یوم الجمعة اذ ترک الخطبة ونادی یاسارية الجبل مرتین او ثلاثا ثم اقبل علی خطبته۔

سیّدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک خطبہ چھوڑ کر دو یا تین مرتبہ پکارا اے ساریہ پہاڑ لو اے ساریہ پہاڑ لو پھر خطبہ کی طرف متوجہ ہوئے لوگوں نے بعد خطبہ پوچھا کہ اے امیر المؤمنین آپ نے ساریہ کو جو کہ نہاوند میں جہاد فرما رہے ہیں یہاں کیسے پکارا؟ فرمایا میں نے ان کو جہاد کرتے دیکھا اور دشمن پہاڑ کے پیچھے سے حملہ کرنا چاہتا تھا میں نے ان کو اطلاع دی تا کہ وہ پہاڑ سے لاحق ہوں فلم یمض ایام حتی جاء رسول سارية بكتابه زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ ساریہ کا قاصد چٹھی لے کر آیا جس میں لکھا تھا کہ ہم نے جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد دشمن سے جہاد کیا یہاں تک کہ نماز جمعہ کا وقت آپہنچا تو ہم نے ایک منادی کو پکارتے سنا کہ پہاڑ لو پس ہم پہاڑ سے لاحق ہو گئے تو ہم نے دشمن کو شکست خوردہ کر دیا۔

☆ ۲۔ جب حضرت عمرو بن عاص نے مصر فتح فرمایا تو لوگوں نے آپ سے عرض کی کہ ان هذاالنیل یحتاج فی کل سنة الی جارية بكر من احسن الجواری فنلقیها فیه و الا فلا یجری وتخرب البلاد وتقحط کہ دریائے نیل ہر سال ایک خوبصورت کنواری لڑکی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھینٹ مانگتا ہے پس ہم اس دوشیزہ کو اس میں ڈالتے ہیں ورنہ یہ جاری نہیں ہوتا اور شہروں کو برباد کرتا ہے اور قحط سالی ہوتی ہے حضرت عمرو بن عاص نے امیر المؤمنین کو اس کی خبر پہنچائی آپ نے ایک خط لکھا اور حکم دیا کہ اس خط کو دریا میں ڈال دیا جائے جس میں یہ تحریر تھا بسم الرحمن الرحیم الی نیل مصر من عبداللہ عمر بن الخطاب امابعد فان کنت تجری بامر اللہ فاجری علی اسم اللہ کہ اگر تو اللہ کے حکم سے جاری ہوتا ہے تو اللہ کے نام پر جاری ہو جا جیسے ہی خط دریا میں ڈالا گیا تو اسی رات جاری ہو گیا۔

☆۳۔ابو مسلم خولانی یمن کے کسی شہر میں گئے تو اسود بن قیس جو کہ مدعیٔ نبوت تھا اس نے ابو مسلم خولانی کو کہا کہ آپ میری رسالت کا اقرار کریں انہوں نے انکار فرمادیا پھر اس نے کہا کہ اتشھد ان محمدرسول اللہ قال نعم کہ آپ گواہی دیتے ہیں محمد اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں اس پر اسود بن قیس نے آگ جلوا کر آپ کو اس میں ڈلوادیا فلم یضرہ اللہ کی شان آگ نے آپ کو کچھ ضرر نہ پہنچائی اس پر اسود بن قیس نے آپ کو جلاوطن کر دیا آپ مدینہ میں حاضر ہوئے جیسے ہی مسجد کے دروازے سے داخل ہوئے تو حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا ھذا صاحبکم الذی زعم الاسود الکذاب انہ یحرقہ فنجاہ اللہ منھا کہ یہ آپ کے ساتھی جس کے بارے میں اسود کذاب نے یہ گمان کیا کہ ان کو جلوادے گا تو اللہ نے ان کو نجات دی باوجودیکہ امیر المؤمنین اور دوسرے لوگوں نے اس حادثہ کے بارے میں نہ تو سنا تھا اور نہ ہی اس کو دیکھا تھا پھر امیر المؤمنین نے آپ کو اپنے سینے لگایا اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے آپ کو بچالیا اور سنتِ خلیل نصیب فرمائی۔

☆۴۔ایک رات امیر المؤمنین گشت فرمارہے تھے کہ ایک بوڑھیا کی آواز سنی جو اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی کہ اٹھ کر دودھ میں پانی ملادے لڑکی نے کہا فان امیر المؤمنین نھی عن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذلک کہ امیر المؤمنین نے اس سے منع فرمایا ہے بوڑھیا نے کہا کہ عمر ہم کو نہیں دیکھ رہے لڑکی بولی فان رب امیر المؤمنین یدری کہ امیر المؤمنین کا رب دیکھ رہا ہے صبح آپ نے اپنے صاحبزادے عاصم کو فرمایا کہ آپ فلاں لڑکی سے نکاح کر لو تم کو اس کے ہاں سے نہایت ہی برکت والی روح ملے گی حضرت عاصم بن عمر نے اس سے نکاح کر لیا جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن خطاب تھا اس سے عبدالعزیز ابن مروان نے عقد کیا تو ان کے شکم سے عمر بن عبدالعزیز کی ولادت ہوئی رضی اللہ عنہم

(مرقاۃ ج ۱۱ ص ۳۱۰/ ۳۱۱ و مراۃ ج ۸ ص ۳۴۰)

ایک عبرت ناک واقعہ

اشعۃ اللمعات کے حاشیہ میں ہے کہ آج سے دس سال قبل عظیم آباد شہر میں ایک سنّی کے کسی رافضی سے تعلقات تھے سنّی نے حج کا ارادہ کیا تو رافضی نے الوداعی ملاقات میں کہا کہ میرا ایک راز ہے جسے میں زبان پر نہیں لاسکتا سنّی نے کہا بیان کرو اس نے پھر وہی کہا کہ زبان پر نہیں لاسکتا سنّی نے کہا بتاؤ تو سہی آخر کار اس نے کہا کہ اگر پہنچانے کا وعدہ کرتے ہو تو کہتا ہوں پھر عہد لینے کے بعد کہنے لگا کہ زیارت کے وقت عرض کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم مجھے آپ کی بارگاہ کا بڑا شوق ہے لیکن میرے دشمن چونکہ آپ کے ساتھ مدفون ہیں اس لئے نہیں آسکتا سنّی کو یہ سن کر صدمہ پہنچا اور اس نے پیغام پہنچانے سے معذرت کر لی اس نے کہا کہ تم تو پیغام رساں ہو حاصل یہ کہ سنّی زیارت سے جب فارغ ہوا تو اس کو رافضی کا پیغام یاد آیا لیکن موقع نہ پایا پھر آدھی رات کو وعدہ پورا کرنے کی غرض سے دربار اقدس میں حاضر ہوا اور معذرت پیش کرتے ہوئے رافضی کا پیغام پہنچایا جس پر شدید خوف طاری ہوا اور روتے روتے وہی بے ہوش ہو کر گر گیا دیکھتا ہے کہ حضور تشریف فرما ہیں دائیں جانب گردن میں قرآن پاک حمائل کئے صدیق اکبر ہیں جب کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بائیں جانب گردن میں تلوار حمائل کیے ہوئے عمر فاروق موجود ہیں اور وہ رافضی بھی وہیں تھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ اس شخص نے تم کو پیغام دیا تھا سنّی عرض گزار ہوا حضور اس نے اللہ کے نام پر عہد لیا تھا کہ میں پیغام پہنچاؤں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت عمر فاروق کو اشارہ فرمایا کہ اس رافضی کی گردن اڑادی جائے آپ نے ایسا ہی کیا اور رافضی کا سر لڑھکتا ہوا گندگی کی نالی میں جاپڑا جب سنّی کو ہوش آیا کانپتا ہوا قیام گاہ پر آیا اور واپس عظیم آباد پہنچا اور اپنا خواب مولوی خدا بخش کو سنایا بہت دنوں بعد جب رافضی کے گھر پہنچے تو اس کی بیوی بچوں نے روتے ہوئے بتایا کہ تمہارا دوست فلاں رات بیت الخلاء گیا شاید کسی دشمن نے پرنالے کے ذریعہ آکر اس کا سر تن سے جدا کر کے نجاست کے گڑھے میں ڈال دیا اور دھڑ پاؤں کی جگہ صبح کے وقت یہ معاملہ سامنے آیا ابھی تک اس کا کوئی نشان نہ مل سکا کہ آخر قاتل کون ہے اور یہ وہی رات تھی کہ جس میں سنّی نے بے ہوشی کے عالم میں یہ واقعہ ملاحظہ کیا تھا اس پر سنّی شدت سے رونے لگا جب کہ گھر والوں کا خیال تھا کہ یہ بھی رافضی ہے جو کہ اپنے دوست کی محبت میں گریہ وزاری کر رہا ہے واللہ ورسولہ اعلم (حاشیہ اشعة اللمعات ج ۴ ص ۶۶۵)

حضرت زینب بنت مظعون اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی والدہ

آپ عثمان بن مظعون کی ہمشیرہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ، عبداللہ بن عمر وعبدالرحمٰن بن عمر و اُمّ المؤمنین کی والدہ ہیں۔

ابوعمر نے کہا کہ زبیر نے ذکر کیا کہ آپ ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں ابوعمر کہتے ہیں کہ مجھے خوف ہے اس بات میں کہ یہ وہم ہو کیونکہ آپ حالتِ اسلام میں ہجرت سے قبل ہی مکہ مکرمہ میں وصال فرما گئیں تھیں البتہ آپ کی صاحبزادی حفصہ مہاجرات میں سے ہیں بعض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روایتوں میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت فرمائی۔(اسدالغابہ الجزء السابع)

عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کے برادرِ مکرّم

آپ قدیم الاسلام ہیں اپنے والد کے ساتھ ہجرت فرمائی جنگِ اُحد میں آپ کو صغر سنی کی وجہ سے شریک نہ ہونے دیا گیا پھر خندق اور بیعت الرضوان اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔حضرت اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا عبداللہ نیک آدمی ہیں (بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۹) زہری کہتے ہیں کہ ہم ان کی رائے کے ہم پلہ کسی کو قرار نہیں دیتے۔

مالک فرماتے ہیں کہ آپ نے ساٹھ سال فتویٰ دیا زبیر نے کہا کہ آپ نے دس سال کی عمر میں ہجرت فرمائی اور ۷۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی سنت پر سختی سے عمل پیرا تھے۔ایک ہزار یا اس سے بھی زائد گردنوں کو آزاد فرمایا آپ نے چونکہ حجاج ابن یوسف کی مخالفت فرمائی تھی اس وجہ سے اس نے آپ کو زہر آلود آلے سے زخمی کروایا اور اسی حالت میں حضرت نے جامِ شہادت نوش فرمایا آپ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ،اپنے چچا زید، اپنی ہمشیرہ حفصہ، ابوبکر صدّیق ،عثمان ،علی وسعید ،بلال، زید بن ثابت ،صہیب ،ابن مسعود، عائشہ ،رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت فرمائیں۔جب کہ آپ سے آپ کی اولاد بلال وحمزہ وزید وسالم وعبداللہ وعبیداللہ وعمر نے اور آپ کے پوتے ابوبکر بن عبیداللہ ،محمد بن زید، عبداللہ بن واقد اور بھتیجے حفص بن عاصم بن عمر اور دوسرے بھتیجے عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور آپ کے غلام نافع اور حضرت عمر کے غلام اسلم اور اسلم کے دونوں بیٹوں زید اور خالد اسی طرح عروہ بن زبیر اور موسیٰ بن طلحہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عامر بن سعد، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، سعید بن المسیب، عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، قاسم محمد بن ابی بکر، مصعب بن سعد، ابو بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری، انس بن سیرین بن سعید، بکر بن عبداللہ المزنی ثابت البنانی، حرملۃ، اسامہ بن زید کے غلام اور حکم بن میناء اور حکیم بن ابی حرۃ حمید بن عبدالرحمٰن الحمیدی اور ابوصالح السمان، زاذان ابوعمر، زبیر بن عربی، زیاد بن جبیر بن حیۃ، ابوعقیل زہرہ بن معبد، سالم بن ابی الجعد، زید بن جبیر، سعد بن عبیدہ، سعید بن حارث، سعید بن یسار، سعید بن عمرو بن سعید بن عاص، صفوان بن محرز، طاؤس، عطاء، عکرمہ، مجاہد، سعید بن جبیر، ابوالزبیر، عبداللہ بن شقیق عقیلی، عبداللہ بن ابی ملکیۃ، عبداللہ بن مرۃ، عبداللہ بن مقسم، عکرمہ بن خالد المخزومی، علی بن عبداللہ البارقی، علی بن عبدالرحمٰن المعاوی، عبداللہ بن کیسان، عبید بن جریج، عمران بن حارث سلمی، قیس بن عباد، محارب بن دثار، محمد بن منتشر، مسلم بن یناق، مروان لاصفر، مورق العجلی، وبرۃ بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن یعمر، یونس بن جبیر، ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ، ابوعثمان النہدی، ابوالصدیق الناجی، ابونوفل بن ابی عقرب اور بہت سارے حضرات نے روایات فرمائیں۔ (تہذیب التہذیب ج۳ ص ۲۱۳)

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کثرت سے حج کرتے اور سب سے زیادہ صدقہ فرماتے بسا اوقات ایک ہی مجلس میں تیئس ہزار درہم یا دینار صدقہ فرماتے حد درجہ حضور کے کہے پر عمل پیرا ہوتے جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی وہاں نماز ادا کرتے۔ (اسدالغابہ الجزء الثالث)

حضرت عاصم بن عمر بن خطاب عدوی اُمّ المؤمنین کے علاتی برادر

آپ کی کنیت ابوعمر یا ابوعمرو ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ولادت ہوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی والدہ جمیلہ بنت ثابت ہیں آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ کے بیٹوں عبداللہ وحفص نے اسی طرح عروہ بن زبیر نے آپ سے روایات بیان فرمائی ہیں زبیر نے کہا کہ آپ سب سے عمدہ اخلاق والے تھے حضرت عمر بن خطاب نے آپ کی والدہ کو طلاق دی تو انہوں نے یزید بن جاریہ سے نکاح کیا جن سے آپ کے ہاں عبدالرحمٰن کی پیدائش ہوئی ایک دفعہ حضرت عمر گھوڑے پر سوار قباء کی طرف رواں تھے کہ آپ نے عاصم کو بچوں کیساتھ کھیلتے دیکھا تو آپ نے ان کو اٹھالیا جس پر ان کی جدّہ بنت ابو عاصم نے امیر المؤمنین سے تنازع کیا جب معاملہ امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ ان کا راستہ خالی کردیں تو آپ نے عاصم کو ان کے حوالے فرمادیا آپ کا وصال ۷۰ھ میں جب کہ ولادت ۶ ہجری میں ہوئی۔(تہذیب التہذیب ج۳ص ۳۸)

عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ اُمّ المؤمنین کے علاتی برادر کے اخیافی بھائی

آپ کی کنیت ابو محمد ہے حضرت عاصم بن خطاب کے ماں شریک ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے عہد مبارک میں پیدائش ہوئی آپ نے حضرت عمر بن خطاب اور ابوایوب وغیرہ سے روایات لیں آپ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر اور عبیداللہ بن عبداللہ بن ثعلبہ امام زہری اور عبداللہ بن محمد بن عقیل و عاصم بن عبیداللہ وغیرہ نے احادیث روایت فرمائیں اعرج کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ کے بعد ان سے افضل کوئی شخص نہ دیکھا اور آپ قلیل الحدیث لیکن ثقہ تھے مدینہ منورہ میں ۹۸/۹۳ھ میں وصال ہوا۔(تہذیب التہذیب ج۳ ص ۴۳۶/ ۴۳۷)

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھٹا باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے عقد کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آئیں قال ابو عمر ولم تلبث عند رسول صلی اللہ علیہ وسلم الایسیرا شھرین او ثلاثۃ حتی توفیت کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں تھوڑا عرصہ دو یا تین ماہ رہیں اور وصال فرما گئیں آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ظاہری حیات ہی میں پردہ فرما گئی تھیں۔

سیّدہ کا سلسلۂ نسب

والد کی طرف سے آپ کا سلسلہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ زینب بنت خزیمہ بن عبداللہ بن عمر بن مناف بن ھلال بن عامر الھلالیۃ

جب کہ آپ کا لقب اُمّ المساکین ہے لانھا کانت تطعمھم وتتصدق علیھم اس لیے کہ آپ مسکینوں کو کھانا کھلاتیں اور ان پر صدقہ و خیرات کرتی تھیں بہت زیادہ سخی غریب پرور و مسکین نواز تھیں محتاجوں کی خبر گیری فرماتی تھیں اسی وجہ سے آپ امّ المساکین کے لقب سے مشہور تھیں۔

عقدِ نکاح

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے سے قبل آپ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں جن کی شہادت غزوۂ اُحد میں ہوئی بعض علماء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں جو کہ حضور کے چچازاد تھے اور ان کی شہادت غزوۂ بدر میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو چکی تھی اور بعض کا یہ قول ہے کہ آپ طفیل بن حارث کی زوجیت میں تھیں انہوں نے آپ کو طلاق دے دی تو عبیدہ بن حارث نے ان کیساتھ نکاح کر لیا۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ہجرت کے تیسرے سال رمضان المبارک میں آپ سے عقدِ نکاح فرمایا خیال رہے ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے نکاح میں آپ کے بعد آٹھ ماہ تک بقیدِ حیات رہیں اور ربیع الاخر ۴ ھ میں وصال ہوا۔

ذکر الواقدی ان عمرھا کان ثلاثین سنة واقدی نے آپ کی عمر تیس سال ذکر کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عینِ شباب کے عالم میں اس دارفانی سے کوچ فرما گئیں اور سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی حیاتِ ظاہری میں آپ نے وصال فرمایا۔ (الاصابہ ج۷ ص ۱۴۲، اسد الغابہ ج۸ ص ۱۵۷، مدارج ج۲ ص ۶۴۸)

خیال رہے بقیع شریف میں ایک قبہ مبارکہ تھا جس کو قبۂ ازواج النبی صلی اللہ علیہ و سلم کہتے تھے یہ تمام مزارات ابن سعود نجدی نے شہید کروائے اور ان کے نام و نشان تک ختم کر دیئے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون.

اس کو کہتے ہیں بغض و عداوتِ اہل بیت و صحابہ سلط اللہ علیہ ماھو علیہ

عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

جیسا کہ گذرا آپ سیّدہ کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے عقد میں آنے سے قبل خاوند تھے آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔

عبداللہ بن جحش بن رياب بن یعمر بن صبره بن مرّه بن کثیر بن غنم بن دوران بن اسد بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خزیمہ آپ کا لقب ابو محمد ہے جب کہ آپ کی والدہ امیمہ بنت عبد المطلب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی پھوپھی ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے دارِ ارقم میں دخول سے قبل دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے دونوں ہجرتیں آپ نے فرمائیں حبشہ کی جانب ہجرت میں آپ کی معیت میں آپ کے برادران ابو احمد اور عبید اللہ ہمشیرہ زینب بنت جحش زوجہ رسول صلی اللہ علیہ و سلم اور اُمّ حبیبہ وحمنہ تھے عبید اللہ نے حبشہ میں دینِ نصرانیت کو اختیار کر لیا تھا اور نصرانیت پر ہی مرا نعوذ باللہ من ذلک اور حضرت عبد اللہ بن جحش کے ساتھ ہجرتِ مدینہ میں آپ کے اہل اور برادر ابو احمد تھے غزوۂ بدر میں شریک رہے اور احد میں شہادت پائی اسحاق بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن جحش نے غزوۂ احد کے دن ان سے کہا الا تاتی ندعو اللہ یعنی کیا آپ نہیں آتے کہ ہم مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں چنانچہ یہ دونوں حضرات تنہائی میں جاتے ہیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دعا کرتے ہیں کہ

اے اللہ! کل میرا سخت دشمن سے مقابلہ کروا پس میں تیری راہ میں جہاد کروں اور دشمن کو ہلاک کر کے اس کا مسلوبہ سامان لے لوں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آمین کہی پھر حضرت عبد اللہ بن جحش دعا کرتے ہیں اللھم ارزقنی غدا رجلا شدیدا بأسه اقاتله فیک و یقاتلنی ثم یقتلنی ویأخذنی فیجدع انفی واذنی فاذا لقیتک قلت یاعبداللہ فیم جدع انفک واذنک فاقول فیک وفی رسولک فتقول صدقت.

اے اللہ کل میرا کسی سخت جنگجو وغصہ والے شخص کا سامنا کروا اور میں تیری راہ میں اس سے جہاد کروں اور وہ مجھ سے لڑے پھر وہ مجھ کو شہید کر کے میرا ناک اور دونوں کان کاٹ دے (مثلہ کردے) پس جب میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تو تو فرمائے کہ اے عبد اللہ کس معاملہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیرے کان اور ناک کو کاٹا گیا تو میں جواب عرض کروں کہ تیری اور تیرے محبوب کی راہ اور رضا جوئی میں کاٹے گئے۔اللّٰہ اکبر!

شعر......

عدم سے وجود میں لائی ہے آرزوئے رسول
کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

اور تو کہے کہ اے عبداللہ تم سچے ہو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے زیادہ بہتر تھی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ آپ کے دونوں کان اور ناک ایک دھاگے میں لٹکے ہوئے تھے۔(اسدالغابہ ج۳ ص ۱۹۵)

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتواں باب

تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ بھی رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجہ مطہرہ ہیں آپ کا اصل نام ھندیا پھر رملہ ہے والد کی جانب سے سیّدہ کا سلسلۂ نسب یوں ہے اُمّ سلمہ بنت ابی امیہ بن المغیرۃ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم القرشیۃ جب کہ والدہ کی جانب سے شجرۂ نسب یہ ہے اُمّ سلمہ بنت عاتکہ بنت عامر بن ربیعۃ بن مالک کنانیۃ۔(الاصابہ ج۸ ص ۴۰۴)

خیال رہے آپ کی والدہ عاتکہ عاتکہ بنت عبدالمطلب نہیں ہیں اور آپ کے والد کا نام حذیفہ یا پھر سھل بن المغیرۃ بن عبداللہ ہے ابوامیہ رؤسائے مکہ میں سے تھے بہت زیادہ سخی اور دریادل تھے آپ کا لقب گھوڑسواروں کا زاد تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ جب کہیں سفر کرتے تو اپنے رفقاء کے زادِراہ ودیگر ضروریات کو پورا کرتے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا قدیم الاسلام ہیں۔(ایضاً)

ہجرت حبشہ

آپ ابوسلمہ بن الاسود کی بیوی تھیں یہ ابوسلمہ حضور کی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے آپ اپنے شوہر سمیت مہاجرینِ اول میں شمار ہوتی ہیں آپ دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں حضرت سلمہ کی ولادت ہوئی دیگر آپ کی اولاد زینب، عمرو اور درہ ہیں حضرت سلمہ کا نکاح حضرت امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے ساتھ خود حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے کروایا جناب عمر سیّدہ کے منجھلے صاحبزادے ہیں حضرت علی نے ان کو فارس اور بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور حضرت علی کے دورِ خلافت میں فتنہکے وقت حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحبزادے کو آپ کی حفاظت کے لئے پیش فرمایا تھا آپ کا وصال عبدالملک مروان کے دورِ خلافت میں ہوا۔

حضرت درّہ اُمّ سلمہ کی بڑی صاحبزادی ہیں اُمّ المؤمنین سیّدہ ام حبیبہ نے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے عرض کی کہ آپ درہ سے نکاح فرمانا چاہتے ہیں تو حضور نے فرمایا اگر میں نے ان کی پرورش نہ فرمائی ہوتی تو پھر بھی وہ میرے لئے حلال نہ تھیں کیونکہ وہ میری رضائی بھتیجی ہیں۔

حضرت زینب سیّدہ کی چھوٹی جگرزادی ہیں پہلے آپ کا نام برہ تھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے زینب رکھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک دفعہ آپ کے چہرہ پر پانی کا چھڑکاؤ فرمایا جس کا اثر یہ ہوا کہ بڑھاپے میں آپ کے تمام اعضاء پر ضعف کے اثرات طاری ہوئے مگر چہرۂ مبارک ویسا ہی تروتازہ رہا آپ کا نکاح عبداللہ بن زمعہ کے ساتھ ہوا اپنے وقت میں صف اول کی عابدہ فقیہہ تھیں واقعۂ حرہ کے بعد وصال ہوا۔

سیّدہ اُمّ سلمہ اپنے شوہر ابوسلمہ کے ساتھ حبشہ سے مکہ واپس تشریف لائیں اور مکہ سے پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

واقعۂ ہجرت مدینہ

ہجرت مدینہ کا واقعہ بھی دل کو پگھلا دینے والا ہے جب آپ دونوں نے ہجرتِ مدینہ کا ارادہ فرمایا اس وقت ان کے پاس ایک ہی اونٹ تھا حضرت ابوسلمہ اونٹ پر اپنی زوجہ اور بچہ کو سوار فرما کر خود نکیل پکڑ کر جب چلے تو بنومغیرہ جو کہ سیّدہ کے خاندان والے ہیں آئے اور اپنی لڑکی کو ابوسلمہ کیساتھ جانے سے روک دیا جب بنو اسد کو خبر پہنچی جو کہ حضرت ابوسلمہ کے کنبہ کے تھے انہوں نے حضرت سلمہ کو چھین لیا اور کہا کہ اگر تمہاری بچی ہمارے بیٹے کیساتھ نہ جائے گی تو ہمارے بیٹے کا بیٹا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی آپ کی بیٹی کیساتھ نہ رہے گا وحبسنی بنو المغیرۃ عندھم وانطلق زوجی ابوسلمۃ حتی لحق بالمدینۃ ففرق بینی وبین زوجی وابنی فکنت اخرج کل غداۃ واجلس بالابطح ابکی حتی امسی سبعا اوقریبھا حتی مرّبی رجل من بنی عمی فرأی مافی وجھی فقال لبنی المغیرۃ الا تخرجون من ھذہ المسکینۃ فرماتی ہیں کہ مجھے بنو مغیرہ نے اپنے پاس روک لیا اور حضرت ابوسلمہ مدینہ ہجرت فرما گئے اور انہوں نے میرے اور میرے شوہر اور میرے بچے کے مابین جدائی ڈالی تو میں روزانہ صبح کے وقت مقام ابطح میں بیٹھ کر روتی یہاں تک کہ قریباً سات روز گزر گئے کہ میرے پاس سے میرے چچیروں میں سے کوئی شخص گزرا اور اس نے میرے چہرے پر حزن وملال دیکھ کر بنو مغیرہ کو کہا کیا تم اس مسکینہ و بے کس کو نہیں نکالتے ہو تم نے اس کے اور اس کے خاوند و بیٹے کے مابین جدائی ڈال دی ہے فقالوا الحقی بزوجک ان شئت اس پر بنو مغیرہ نے کہا کہ اگر تم چاہتی ہو تو اپنے شوہر سے مل سکتی ہو اس پر بنوالاسد نے میرے صاحبزادے کو بھی لوٹا دیا پھر میں نے اپنے بیٹے کو گود لے کر ایک اونٹ پر کوچ کیا تو اس وقت میرے پاس اللہ اور اس بیٹے کے علاوہ کوئی دوسرا نہ تھا جب میں مقامِ تنعیم پہنچی تو عثمان بن طلحہ سے ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ اے بنت ابی امیہ کہاں کا ارادہ ہے میں نے کہا کہ اپنے شوہر جو کہ مدینہ میں ہیں اُن کے پاس جانا چاہتی ہوں اس نے کہا کہ تمہارے ساتھ کوئی ہے میں نے کہا نہیں سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس بچے کے اس پر عثمان بن طلحہ نے کہا کہ تمہارا اکیلا جانا مناسب نہیں پس اس نے اونٹ کی نکیل پکڑی اور آگے آگے چلنے لگا فرماتی ہیں کہ قسم بخدا میں نے آپ سے زیادہ کوئی شخص اہل عرب میں شریف نہ دیکھا فرماتی ہیں کہ جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالنا ہوتا تو عثمان بن طلحہ اونٹ بٹھاتے اور خود ایک درخت کی طرف تنہائی میں چلے جاتے اور جب کوچ کرنا ہوتا تو سواری کو آگے بڑھاتے ہودج رکھتے اور پھر پیچھے چلے جاتے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہتے کہ سوار ہو جاؤ اور جب میں سوار ہو جاتی تو پھر لگام پکڑ کر آگے آگے چلتے یہاں تک کہ منزل بہ منزل مسربۃ پہنچ گئے پھر جب وادئ قباء نظر آئی تو مجھ سے کہا کہ تمہارے شوہر اس بستی میں ہیں بعض نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہ پہلی خاتون جو ھودج میں سوار ہو کر ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں داخل ہوئیں وہ یہی ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ جنگِ احد میں زخمی ہوئے پھر تندرست ہو گئے اور بعد میں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجے گئے وہاں سے واپسی کے بعد ان کے سابقہ زخم دوبارہ تازہ ہو گئے پس انہیں زخموں کی وجہ سے آپ کا ۴/۳ھ کو وصال ہوا۔ (الاصابہ و مدارج وغیرہ)

سیّدہ رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے نکاح

اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا ہوا تھا کہ اگر کسی کو مصیبت آ جائے تو اسے یہ دعا مانگنی چاہئے اللھم اجرنی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس سے بہتر قائم مقام میرے لئے بنا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی زبان پر بوقت وصال اسی دعا کا ورد تھا سیّدہ فرماتی ہیں کہ میرے شوہر کی وفات پر جو مجھے مصیبت آئی اس دوران میں یہ دعا پڑھا کرتی تھی اور سوچتی تھی کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے لیکن چونکہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد گرامی تھا اس وجہ سے اس کا ورد جاری رکھا نیز اس وجہ سے بھی کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میّت کے سرہانے ہو تو اچھی بات کہو کیونکہ اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے یہ بات سُنی ہے کہ اگر کسی کا خاوند مر جائے اور عورت دوسری شادی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اسی طرح اگر عورت مر جائے اور شوہر دوسری شادی نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس مرد کو جنت میں داخل فرمائے گا اس لئے ہم دونوں آپس میں عہد کرتے ہیں کہ اگر ہم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو دوسرا شادی نہ کرے گا اس پر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میری بات مانو اور وہ یہ کہ اگر میں پہلے فوت ہو جاؤں تو تم دوسری شادی کر لینا پھر آپ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! اگر میں فوت ہو جاؤں تو اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو مجھ سے بہتر شخص عطا فرمانا پھر جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو سیّدہ نے خود جا کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو خبر دی تو حضور نے آپ کو فرمایا کہ تم یوں دعا پڑھا کرو اللھم اغفرلی ولہ واعقبنی عقبۃ حسنۃ (ترمذی ج ۱ ص ۱۱۷) اے اللہ تعالیٰ مجھے اور ان کو بخش دے اور میری عاقبت اچھی فرما دے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ خود حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے پڑھائی جس میں نو تکبیریں کہیں۔

اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور یہ دعا فرمائی اے اللہ ان کے غم کو تسکین عطا فرما ان کی مصیبت کو بہتر بنا دے اور بہتر عوض عطا فرما اللہ کی شان جس طرح حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دعا تھی بالکل اسی طرح واقع ہوا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے دنوں سیّدہ حمل سے تھیں جب عدت پوری ہوئی خطبھا ابوبکر فردتہ ثم خطبھا عمر فردتہ یعنی حضرات شیخین نے پیغام نکاح دیا سیّدہ نے دونوں کے پیغام کو رد فرما دیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کو پیغامِ نکاح دے کر بھیجا تو آپ نے فرمایا مرحبا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبرسولہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ و سلم اور حضور کے پیغام رساں کو مرحبا ہے چونکہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی رفاقت سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں اس لئے آپ نے پیغامِ نکاح قبول تو فرمایا مگر ساتھ ہی اپنے عذر بھی پیش فرمائے کہ انی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امرأة غيرتی وانی مصيبة وانه ليس احد من اوليائی شاهد یعنی میں غیرت مند عورت ہوں اور بچوں والی ہوں میرے بچوں کی کفالت کون کرے گا نیز میرے اولیاء میں کوئی موجود نہیں ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے قاصد کو فرمایا کہ سیّدہ کو جا کر کہو کہ اما قولك انی مصيبة فان الله سيكفيك صبيانك کہ بے شک اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کو کافی ہوگا واما قولك انی غيرتی فسادعو الله ان يذهب غيرتك اور رہا تمہارا دوسرا قول تو میں اللہ کی بارگاہ میں دعا کروں گا کہ اللہ اس کو تم سے لے جائے دور فرمائے گا اور تمہارا تیسرا عذر فليس احد منهم شاهد ولا غائب الاسير ضانی یعنی تمہارا کوئی بھی وارث خواہ حاضر ہو یا غائب سب مجھ سے رضامند ہوں گے۔

دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا میں ایک عمر رسیدہ عورت ہوں اور اپنے ساتھ یتیم بچے رکھتی ہوں اور بہت غیرتمند خاتون ہوں تو حضور نے فرمایا کہ انا اكبر منك کہ میں تمہاری نسبت زیادہ عمر رکھتا ہوں واما الغيرة فيذهبها الله رہی غیرت تو اسے اللہ دور فرمائے گا واما العيال فالی الله ورسوله اور رہے بچے تو ان کی پرورش اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے ذمہ ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ تمہارے بچے میرے بچے ہیں اس کے بعد سیّدہ نے اپنے بیٹے جناب عمر کو فرمایا کہ قم فزوج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ اٹھو اور حضور سے میرا عقد کرو فزوجه تو آپ نے سیّدہ کا حضور سے عقد فرما دیا۔

سیّدہ کیساتھ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا تزوج و نکاح شوال ۴ھ میں ہوا۔

دس درہم کی قیمت کا سامان ان کا مہر مقرر ہوا چونکہ سیّدہ سے نکاح کے وقت اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو چکا تھا اس لیے آپ کو انہیں کے گھر اتارا گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اورحضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اما انی لانقصک شیأ مما اعطیت اختک فلانة یعنی ہم نے جو کچھ آپ کی فلاں سوکن کو دیا اس سے کچھ بھی آپ کے لئے کمی نہ کریں گے چنانچہ آپ نے سیّدہ کو دو چکیاں اور ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال کا بھراؤ تھا اور دیگر چند ایک اشیاء عطا فرمائیں۔(مسند امام احمد بن حنبل ج٦ ص ٢٩١ و ٣١٣ و ٣١٤، الاصابہ ج٨ ص ٤٠٥ و ٤٠٦ و مدارج شریف وغیرہ کتب)

اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ کا حلیہ مبارکہ

کانت اُمّ سلمة موصوفة بالجمال البارع والعقل البالغ ولرائی الصائب (الاصابہ)

یعنی آپ حسن و جمال کی پیکر اور بالغ العقل اور صائب الرائے والی تھیں۔

جب سیّدہ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے عقد فرمایا تو اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہت شدید رنج ہوا کیونکہ آپ نے سیّدہ کے جمال کے بارے میں سن رکھا تھا سیّدہ فرماتی ہیں کہ فرأیت واللہ اضعاف ماوصفت یعنی قسم بخدا جب میں نے اُمّ سلمہ کو دیکھا تو آپ کو اس سے زائد خوبصورت پایا جتنا آپ کے بارے میں بیان کیا گیا تو میں نے جنابِ حفصہ کو آپ کے حسن کا ذکر کیا پھر حضرت حفصہ نے اُمّ سلمہ کو دیکھنے کے بعد اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بیان فرمایا کہ ولا واللہ ماھی کماتقولین ولاقریب وانھا لجمیلة کہ قسم بخدا اے عائشہ جیسا کہ آپ نے ان کی خوبصورتی بیان فرمائی وہ ایسی نہیں ہیں اور نہ اس کے قریب وہ تو بلا شبہ اس سے کہیں زیادہ حسین و جمیل ہیں اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فرأیتھا بعد ذلک فکانت کما قالت حفصة پھر میں نے اُمّ سلمہ کو دیکھا تو آپ ویسی ہی حسن و جمال کی پیکر تھیں جیسا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان فرمایا۔(الاصابہ ج۸ ص ۴۰۶)

خیال رہے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے دو گروہ تھے جن میں سے ایک کی سربراہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں جس میں حضرت حفصہ وغیرہ تھیں جب کہ دوسرے گروہ کی سردار اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں جن میں حضرت زینب بنت جحش و دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن تھیں چونکہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زیادہ محبوبہ تھیں اس لئے صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو تحائف آپ کی باری میں بھیجا کرتے تھے اس پر دیگر ازواج نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات سونپی کہ آپ حضور کو عرض کریں کہ آپ کے صحابہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کہیں بھی جلوہ افروز ہوں تحائف بھیج دیا کریں اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا کہ عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت مت پہنچاؤ کیونکہ ان کے لحاف میں بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر وحی نازل ہوتی ہے اس پر سیّدہ اُمّ سلمہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو اذیت دینے سے اللہ کی پناہ طلب فرمائی تھی۔

اُمّ سلمہ و روایت حدیث

آپ نے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم اور ابو سلمہ و حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت فرمائی ہیں جب کہ آپ سے آپ کے صاحبزادے عمر اور صاحبزادی زینب اور بھائی اور آپ کے بھتیجے مصعب بن عبداللہ نے اور آپ کے غلاموں یعنی عبداللہ بن رافع، نافع، سفینہ وغیرہ نے اور صحابۂ کرام میں سے حضرت صفیہ بنت شیبۃ، ھند بنت حارث، قبیصہ بنت ذوئب، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے اور کبار تابعین میں سے حضرت ابوعثمان نھدی، ابووائل، سعید بن مسیّب، ابوسلمۃ، حمید اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن، سلیمان بن یسار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ودیگر حضرات نے احادیث روایت فرمائی ہیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۴۰۶)

مرویات اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ سے مرویات کی تعداد ۳۷۸ ہے جن میں سے ۱۳ متفق علیہ ہیں چندایک پیش کی جاتی ہیں۔

☆۱۔سیّدہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا الحج جهاد کل ضعیف حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔

☆۲۔سیّدہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نماز فجر کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللھم انی اسألک علما نافعا وعملا متقبلا ورزقا طیبا (آمین)

☆۳۔سیّدہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم یہ دعا پڑھتے تھے یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اے دلوں کو پھیرنے والے میرے قلب کو اپنے دین پر ثابت (قدمی نصیب) فرما۔

☆۴۔سیّدہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم اکثر وبیشتر ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھتے تھے اور فرماتے کہ یہ دونوں دن مشرکین کے عید کے دن ہیں پس مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کی مخالفت کروں۔(امام احمد بن حنبل)

☆۵.عن ام سلمة رضی اللہ عنها قالت استيقظ النبی صلی اللہ علیه وسلم ذات ليلة فقال سبحان اللہ ماذا انزل الليلة من الفتن وماذا فتح من الخزائن ايقظوا صواحب الحجر فربّ كاسية فی الدنيا عارية فی الاخرة.

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ نے فرمایا ایک رات حضور صلی اللہ علیہ و سلم بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ اس رات کتنے فتنے نازل ہوئے اور کتنے خزانے کھلے حجرے والیوں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جگادو بہت سی دنیا میں پہننے والیں آخرت میں برہنہ ہوں گی(رواہ البخاری فی کتاب العلم ج ا ص ۲۲)

☆٦.عن ام سلمة رضی اللّٰہ عنہا قالت جاء ت ام سلیم الی رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالت یارسو ل اللّٰہ ان اللّٰہ لایستحی من الحق فھل علی المرأة من غسل اذا احتلمت فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا رأت فغطت ام سلمة یعنی وجھھا وقالت یارسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم اوتحتلم المرأة قال نعم تربت یمینک فبم یشبھھا ولدھا ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا کہ اُمّ سلیم حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں اے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم اللہ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا عورت کو جب احتلام ہوتو کیا اس پر غسل ہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا (جی ہاں) جب وہ پانی کو دیکھے یہ سن کر اُمّ المؤمنین نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اور پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے فرمایا ہاں تیرا ہاتھ گرد آلود ہو پھر کیوں بچہ اپنی ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔

(رواہ البخاری فی کتاب العلم)

سبحان اللّٰہ اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کے تعجب کرنے سے معلوم ہوا کہ ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنہنّ احتلام سے محفوظ ہیں جیسا کہ حبالۂ عقدِ نبوی میں آنے کے بعد بھی اسی طرح قبل بھی مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ اس وقت اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ بھی موجود تھیں اس میں یہ بات زائد ہے امّ سلیم کے سوال پر عورتیں ہنس پڑیں اور اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا تیرے لئے خرابی ہو کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ رضی اللہ عنہا کا وصال

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ میں سب سے آخر میں آپ نے وصال فرمایا آپ کا وصال ۵۹ھ میں یا پھر یزید ابن معاویہ کے دور میں ۶۳ھ کو ہوا دوسرے قول کی تائید ترمذی کی روایت سے ہوتی ہے کہ ایک انصاری کی زوجہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو آپ رو رہی تھیں پوچھنے پر بتایا کہ ابھی ابھی میں نے خواب میں جانِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی زیارت کی آپ کا سرِ اقدس گردآلود تھا اور آپ رو رہے تھے میں عرض گزار ہوئی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کیا واقعہ ہوا آپ کیوں روتے ہیں فرمایا کہ میں وہاں حاضر تھا جہاں حسین کو شہید کیا گیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ پر اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا حیات تھیں نیز شہادت کی خبر سن کر آپ نے قاتلین حسین رضی اللہ عنہ پر لعنت فرمائی واللہ اعلم

(مدارج شریف)

نیز اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کو حضور نے کربلا کی مٹی دی تھی جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت سرخ ہو گئی اس سے انہوں نے جانا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک ۸۴ چوراسی سال تھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی بعض نے کہا کہ حضرت سعید بن زید نے پڑھائی۔

(نزھۃ القاری ج ۱ ص ۴۰۸، مدارج)

جیسا کہ ماقبل گذرا کہ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ سیّدہ زینب کے گھر میں رہائش پذیر ہوئیں جب آپ سیّدہ زینب کے گھر آئیں تو دیکھا کہ گھر میں ایک چھوٹا سا گھڑا ہے جس میں تھوڑے سے جو ہیں پتھر کی ایک ہانڈی اور چکی بھی ہے آپ نے چکی میں کچھ جو ڈال کر پیسے اور اس سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مالیدہ بنایا اور اس سے آپ کا ولیمہ کیا گیا۔ (مدارج)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ کے پہلے شوہر تھے آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے ابوسلمہ بن عبدالاسد ھلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی المخزومی

آپ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد جب کہ والدہ برّہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہیں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے پھوپھی زاد تھے اور قدیم الاسلام تھے۔

اسحاق سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ بن حارث، ابوسلمۃ بن عبدالاسد اور ارقم بن ابی الارقم وعثمان بن مظعون حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں ایک دفع آئے تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان حضرات پر اسلام پیش فرمایا اور ان کو قرآن سنایا تو سب نے اسلام قبول کرلیا اور گواہی دی کہ حضور ہدایت ونور پر ہیں۔

آپ نے اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کیساتھ ہجرت حبشہ فرمائی اور غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے اور زخمی ہوئے بعد میں اسی وجہ سے جمادی الآخر تین ہجری میں آپ کا وصال ہوگیا۔ (اسدالغابہ ج۶ ص ۱۶۱، ۱۶۲)

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ کے خویش واقارب

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کا ضمناً ذکر ہوچکا اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کے برادران کے نام یہ ہیں زہیر، عامر و مہاجر۔ ان میں سے عامر فتح مکہ سے قبل مشرّف باسلام ہوچکے تھے غزوۂ حنین وطائف میں شرکت فرمائی اور طائف میں جام شہادت نوش فرمایا جناب مہاجر کو سیّدنا صدّیق اکبر نے یمن میں بھیجا تھا اور حضرموت آپ کے ہاتھوں فتح ہوا اور آپ کے برادر زہیر غیرِ معروف ہیں واللہ ورسولہ اعلم. حضرت خالد بن ولید اور ہشام بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولید اور ولید بن ولید سیّدہ کے چچا زاد تھے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو مخزوم قرشی آپ سیف اللہ ہیں حضور کے کاتب تھے دورِ جاہلیت میں اعیانِ قریش میں سے تھے عمرۂ حدیبیہ تک کفار کے ساتھ شامل تھے غزوہ احد میں لشکر کفار کے مقدمہ الجیش کے سپہ سالار تھے آپ غزوۂ موتہ سے دو ماہ قبل اسلام سے مشرّف ہوئے اور آپ ہی کے ہاتھ غزوہ موتہ فتح ہوا ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے انہیں فرمایا کہ یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں روایت ہے کہ ایک جنگ میں حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی گم ہوگئی تو آپ نے ٹوپی کی بہت جستجو فرمائی آخر کار مل گئی جب دیکھا گیا تو وہ ٹوپی بہت بوسیدہ تھی لوگوں نے پوچھا کہ اس بوسیدہ ٹوپی کی جستجو کی کیا وجہ تھی فرمایا کہ ایک دفعہ حضور نے عمرہ ادا فرمایا اور اپنا سر مبارک منڈایا تو لوگوں نے آپ کے موئے مبارک حاصل کرنے میں جلدی کی اور میں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے پیشانی مبارک کے موئے شریف حاصل کرنے میں جلدی کی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے موئے مبارک اس ٹوپی میں محفوظ فرما کر ٹوپی مجھے عطا فرما دی اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر مجھے فتح دی روایت میں ہے کہ ایک آدمی شراب سے بھرا ہوا مشکیزہ آپ کے پاس لایا جب آپ نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں سرکہ ہے آپ نے فرمایا کہ خدا اس کو سرکہ بنا دے پس وہ شراب سرکہ بن گئی جبکہ دوسری روایت میں شہد بن جانے کا ذکر ہے ایک دفعہ آپ کے پاس زہر لایا گیا آپ نے اس زہر کو بسم اللہ پڑھ کر پی لیا اللہ کی شان اس زہر نے آپ کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچایا۔

(مدارج ج ۲ ص ۷۴۷ وغیرہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سیّدہ کے رضاعی بیٹے

آپ کا نام حسن کنیت ابوسعید اخیر دور خلافت عمر فاروق آپ کی ولادت ہوئی حضرت عمر فاروق نے ہی آپ کی تحنیک فرمائی اوران کے لئے یہ دعا فرمائی اللھم فقھہ فی الدین ووجھہ فی الناس اے اللہ حسن کو دین میں فقیہ اورلوگوں میں وجاہت والا بنادے دیگر صحابہ نے بھی آپ کو اپنی اپنی دعاؤں سے نوازا ایک سوتیں ۱۳۰ صحابہ کرام کی زیارت سے مشرّف ہوئے آپ کے والد کا نام یسار جب کہ کنیت ابوالحسن تھی یہ حضرت زید بن ثابت کے غلام تھے آپ کی والدہ سیّدہ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ کی باندی تھیں جب آپ کی والدہ آپ کو چھوڑ کر کہیں جاتیں آپ رونے لگتے تو سیّدہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنی چھاتی مبارک سے نوازتیں اللہ کی شان اس قدر عمر ہونے کے باوجود دودھ مبارک اتر آتا اور آپ نوش فرماتے آپ کو جو علوم وعرفان حاصل ہوئے اسی مبارک دودھ کی برکت تھی آپ باہیبت، خوبصورت وجیہ تھے عابد وزاہد ہر عام وخاص میں مقبول سلاسل اولیاء کے امام تھے جلالت علم کا یہ عالم تھا کہ ایک بار کسی نے حضرت انس سے کچھ پوچھا تو فرمایا کہ حسن سے پوچھو کیونکہ انہوں نے اور میں نے سنا لیکن انہوں نے یاد رکھا جب کہ میں بھول گیا اور آپ حضرت حسن اور ابن سیرین پر رشک فرمایا کرتے تھے۔

شہادتِ عثمان کے بعد بصرہ میں مقیم ہو گئے اور وہیں ۱۱۰ھ رجب المرجب میں وصال فرمایا۔

(اکمال، نزھۃ القاری ج ۲ ص ۱۵۸)

صلح حدیبیہ کے موقع پر سیّدہ کی اصابت رائے

حدیبیہ ایک کنواں ہے جو کہ مکہ مکرمہ کے قریب ہے مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم اپنے اصحاب کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کئے ہوئے اور کوئی قصر کئے ہوئے اور کعبہ معظّمہ کی کنجی لی طواف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا عمرہ کیا اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا ایک ہزار چار سو اصحاب کیساتھ یکم ذی القعدہ ۶ھ کو روانہ ہو گئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کیساتھ اکثر اصحاب نے بھی بعض نے جحفہ سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہو گیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا اور وضو کیا۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنج آبِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

جب مقامِ عسفان پہنچے تو خبر آئی کہ کفارِ قریش بڑے سروسامان کیساتھ جنگ کے لئے تیار ہیں جب حدیبیہ پہنچے تو اس کا پانی ختم ہو گیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے کنوئیں میں کلّی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفارِ قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لئے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم عمرہ کے لئے تشریف لائے ہیں جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انہیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو کہ طائف کے بڑے سردار اور عرب کے متموّل شخص تھے تحقیقِ حال کے لئے بھیجا انہوں نے آ کر دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم دست مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کے لئے غسالہ شریف حاصل کرنے کے لئے ٹوٹ پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جس کو وہ حاصل ہوجاتا ہے وہ اپنے چہروں اور بدن پر برکت کے لئے ملتا ہے کوئی بال سرِ اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگراحیاناً جدا ہوا تو صحابہ اس کو بہت ادب کیساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ و سلم فرماتے تو سب ساکت ہوجاتے ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا عروہ نے قریش سے جاکر یہ حال بیان کیا (خزائن) اور کہا کہ......

ای قوم واللّٰہ لقد وفدت علی الملوک ووفدت علی قیصرو کسریٰ والنجاشی واللّٰہ ان رایت ملکا قط یعظمه اصحابه مایعظم اصحاب محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم محمدا واللّٰہ ان تنخم نخامة الاوقعت فی کفِ رجل منهم فدلک بها وجهه وجلده واذا امرهم ابتدروا امره واذا توضأ کادوا یقتتلون علی وضوئه واذاتکلم خفضوا اصواتهم عنده ومایحدون الیه النظر تعظیما له.

اے قوم واللہ میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں میں قیصر و کسریٰ و نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعابِ دہن کسی نہ کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا مستعمل پانی حاصل کرنے پر ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوجائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور غایتِ تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے (بخاری کتاب الشروط)

مسلمانوں کی طرف سے حضرت عثمانِ غنی رضی اللّٰہ عنہ کو حضور صلی اللّٰہ علیہ و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلم نے اشرافِ قریش کے پاس مکّہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبردیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے بقصدِ عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرمادیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلادیں کہ مکّہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ اپنے دین کو غالب فرمائے گا قریش اس بات پر متفق رہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں حضور کے بغیر طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہنچ گئے اور طواف سے مشرّف ہوئے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ ہمارے بغیر طواف نہ کریں گے حضرت عثمان نے مکّہ میں ضعیف مسلمانوں کو حسبِ حکم بشارت دی پھر قریش نے حضرت عثمان کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور حضور نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی اور یہ بیعت ایک بڑی خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں ثمرۃ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنا بایاں دست داہنے دستِ اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں ہیں حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سن کر کفار خوفزدہ ہوئے اور ان کے اہلِ رائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کرلیں چنانچہ چند ایک شرائط پر صلح نامہ لکھا گیا اور سالِ آئندہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی۔(خزائن)

فلما فرغ قضية الكتاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه قوموا فانحروا ثم احلقوا قال فوالله ماقام منهم رجل حتى قال ذلك ثلث مرات فلما لم يقم منهم احد دخل على ام سلمة فذكر لها ما لقى من الناس فقالت ام سلمة يانبى الله اتحب ذلك اخرج ثم لاتكلم احدا منهم كلمة حتى تنحر بدنك وتدعو حالقك فيحلقك .

راوی فرماتے ہیں کہ صلح کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اٹھو اور قربانیاں پیش کر کے اپنے سر منڈاؤ راوی کا بیان ہے کہ شمعِ رسالت کے پروانے اس درجہ دم بخود تھے کہ ایک بھی نہ اٹھا حالانکہ آپ نے خدا کی قسم تین مرتبہ فرمایا تھا جب کوئی نہ اٹھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمِ سلمہ کے پاس تشریف لے گئے اور مسلمانوں کی اس حالت کا ان سے ذکر فرمایا سیّدہ نے عرض کی اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم اگر آپ پسند فرمائیں تو ایسا کریں کہ باہر تشریف لے جائیں اور ان میں سے کسی سے کچھ بھی نہ کہیں یہاں تک کہ اپنی قربانی کے اونٹ ذبح کر لیجئے اور حجام کو بلا کر اپنا سر منڈا لیا جائے پس آپ باہر نکلے اور کسی ایک سے بھی بات نہ کی یہاں تک کہ اپنے جانوروں کی قربانی دے دی اور حجامت کرنے والے کو بلا کر سر منڈا لیا جب مسلمانوں نے یہ بات دیکھی تو وہ کھڑے ہوئے اور قربانیاں پیش کیں اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے میں ایسے دوڑے کہ آپس میں لڑائی جھگڑے کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔(بخاری شریف کتاب الشروط ج ۱ ص ۳۸۰)

مذکورہ روایت سے ایسے نازک مرحلہ پر اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی اصابتِ رائے کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُمّ المؤمنین اور حجۃ الوداع

حجۃ الوداع کے موقع پر دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے ساتھ اُمّ المؤمنین سیّد اُمّ سلمہ بھی تھیں لیکن بیمار ہونے کی وجہ سے پیدل چلنے سے قاصر تھیں۔

جب آپ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو اپنی بیماری کی شکایت کی تو حضور نے آپ کو حکم دیا طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ یعنی آپ دیگر لوگوں سے پیچھے حالتِ سواری میں طواف کرو سیّدہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشاد کے مطابق طواف کیا اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم بیت اللہ شریف کی ایک جانب نماز ادا فرما رہے تھے جس میں آپ والطور و کتاب مسطور کی قرأت فرماتے تھے۔

(بخاری ج ۱ ص ۲۱۹)

امّ المؤمنین سیّدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی تسکین

ایک دفعہ امّ المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ عنھا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا اس پر آیتِ کریمہ فاستجاب لھم ربھم انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض فالذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلی و قتلوا و قُتلوا لاکفرن عنھم سیّاتھم و لادخلنھم جنت تجری من تحتھا الانھر ج ثوابا من عنداللہ واللہ عندہ حسن الثواب (پ ۴ سورۃ ال عمران آیت ۱۹۵)

ترجمہ : تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں اللہ کے پاس ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے (کنزالایمان) نازل ہوئی اور ان کی تسکین فرمادی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا۔(خزائن العرفان)

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا اور غزوۂ خندق

اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان جو آپ خندق کے موقع پر فرماتے تھے نہیں بھولا فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم اپنے اصحاب کیساتھ اینٹیں اٹھاتے تھے جس کی وجہ سے آپ کے سینۂ مبارکہ کے بال مبارک گرد آلود ہو گئے اور آپ فرماتے تھے کہ اللھم ان الخیر خیرا الاخرة فاغفر للانصار والمھاجرة بے شک خیر تو آخرت کی خیر ہے اے اللہ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما پھر جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت عمار بن یاسر کو دیکھا تو فرمایا کہ ابن سمیہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

(رواہ امام احمد ج۶ ص ۲۸۹)

چنانچہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی اخبار بالغیب کے مطابق حضرت عمار بن یاسر شہید ہوئے تف ہے ایسے لوگوں کی عقائد ونظریات پر جو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے علمِ غیب شریف کا انکار کرتے ہیں ایسے عقائدِ باطلہ سے اللہ اور اس کے رسول کی پناہ۔

ہمارے امام فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو حکم پردہ

شریعتِ مطہرہ نے جب تک پردہ کے احکام لاگو نہ فرمائے تھے تب تک خواتین پر پردہ کی پابندی نہ تھی اس کے باوجود بھی بر بنائے شرم وحیا عورتیں پردہ میں رہا کرتی تھیں کیونکہ عورت کی اسی میں عزت تھی اور جو عورت باپردہ ہوتی تھی وہ اسی قدر زیادہ معزز و مشرّف ہوا کرتی تھی اور پردہ داری ان کی شرافت و بزرگی پر قوی دلیل تھی یہی وجہ ہے کہ آیتِ حجاب سے قبل بھی ازواجِ مطہّرات سوائے قضائے حاجت کے گھر سے باہر بلاضرورت تشریف نہ لے جاتی تھیں لیکن جب احکام پردہ نازل ہوئے تو پھر تو سبحان اللہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ جس قدر حجاب کا اہتمام کرتیں اس کی مثال نہیں ملتی چنانچہ اشعۃ اللمعات میں شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عام عورت کا پردہ یہ ہے کہ اپنا چہرہ کسی اجنبی کو نہ دکھائے مگر ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کا پردہ یہ تھا کہ برقع اوڑھ کر بھی کسی کے سامنے نہ ہوں تا کہ ان کے جسم کے اعضاء کا اندازہ بھی نہ ہوسکے۔(مراۃ المناجیح ج۸ ص ۳۳۵ و اشعۃ اللمعات شریف)

امام اہلسنت محدّثِ بریلوی فرماتے ہیں

جلوگیانِ بیت الشرف پر درود
پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیّدنا ابن امِ مکتوم مؤذّنِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم نابینا تھے آیتِ حجاب نازل ہونے کے بعد ایک دفع آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے آستانۂ معلّٰی میں حاضر ہوئے اس وقت سیّدہ اُمّ سلمہ اور اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر تھیں تو حضور نے دونوں ازواج کو حضرت ابن امِ مکتوم سے پردہ کرنے کا حکم دیا اس پر دونوں بیبیاں عرض گزار ہوئیں الیس اعمی لایبصرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولا یعرفنا اے اللہ کے رسول کیا حضرت ابن اُمِ مکتوم اعمی (نابینا) نہیں ہیں جو کہ ہم کو نہ دیکھ سکیں اور نہ پہچان سکیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا افعمیا وان انتما لستما تبصرانہ کہ کیا آپ دونوں بھی اعمی ہو اور آپ دونوں ان کو نہیں دیکھ رہی ہو یعنی حضرت ابن اُمِ مکتوم تو تم کو نہیں دیکھ رہے ہے لیکن آپ تو انہیں دیکھ رہی ہو اس لیے آپ کو ان سے بھی پردہ کرنا لازم ہے۔(مسند امام احمد بن حنبل ج۶ ص۲۹۶)

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور زیارت موئے مبارک

اکابرین اولیاء کاملین اور حضرات انبیاء کرام بالخصوص سیّدالانبیاء صلی اللہ علیہ و سلم کے آثار سے برکت حاصل کرنا اوران کی تعظیم بجالانا وزیارت کرنا کرانا اور انہیں کفن وغیرہ میں رکھنا بلاشبہ جائز و مستحسن عمل ہے چنانچہ جلیل القدر صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک کے نیچے موئے مبارک رکھ کر آپ کو دفن کیا گیا جیسا کہ الاصابہ میں ہے کہ قال ثابت البنانی قال لی انس بن مالک هذه شعرة من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم فضعها تحت لسانی قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهو تحت لسانه۔

یعنی حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ یہ موئے مبارک حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ہیں اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا فرماتے ہیں میں نے موئے مبارک آپ کی زبان کے نیچے رکھ دیئے اور آپ کو دفن کر دیا گیا اور موئے مبارک آپ کی زبان کے نیچے تھے۔(الاصابہ فی تمییز الصحابہ ج۱ ص۷۲)

مسلم شریف میں حضرت انس ہی سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم منٰی میں تشریف لائے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر قربانی کر کے مکان میں تشریف لائے اور حجام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو بلایا اور سرِ اقدس کے بال منڈوائے اور ابو طلحہ کو بلا کر بال عطا فرمائے اور فرمایا اقسمه بين الناس ان موئے مبارک کو لوگوں میں بانٹ دو۔ (مسلم كتاب الحج باب بيان ان السنة يوم النحر ان يرمی) اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تبرکات خود بھی صحابہ کرام کو عطا فرمایا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے موئے مبارک، تہبند، چادر اور قمیص مبارک تھی اور کچھ ناخن مبارک تھے آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھے ان کپڑوں میں کفن دینا اور میرے ناک اور منہ میں ناخن مبارک اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے موئے مبارک رکھ دینا (مرقاۃ) اُم المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے موئے مبارک تھے جن کو پانی میں بگو کر مریضوں کو وہ متبرک پانی پلایا جاتا تھا چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ مجھے میرے گھر والوں نے امّ المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پانی کا پیالہ دے کر بھیجا و قبض اسرائيل ثلث اصابع من قصبه فيه شعر من شعر النبی صلی اللہ علیه و سلم و كان اذا اصاب الانسان عين او شئ بعث اليها مخضبة ایک راوی اسرائیل نے تین انگلیوں کو قبض کر کے اشارہ فرمایا کہ وہ چھوٹا پیالہ تھا اس میں حضور کے موئے مبارک تھے اور لوگوں کی عادت تھی کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور مرض ہو جاتا تو وہ شخص امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک برتن بھیجتا تو وہ اس برتن میں ان مبارک بالوں کو رکھ دیتیں اور اس برتن میں موئے مبارک کو دھوتیں پھر وہ شخص حصولِ شفاء کے لئے دھوون مبارک کو نوش کر لیتا یا پھر اپنے بدن پر مل لیتا تو اس کو اس سے برکت حاصل ہوتی۔ (بخاری شریف كتاب اللباس مع فتح الباری شرح البخاری) نیز آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں کوموئے مبارک کی زیارت بھی کرواتی تھیں چنانچہ عثمان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوا فأرتني شعرا من شعر رسول صلى الله عليه و سلم تو اُمّ المؤمنین نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے موئے مبارک کی زیارت کروائی۔(مسند امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۳۲۲)

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور بشارت حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابولبابہ صحابی رسول کا گھر بار بال بچے وغیرہ یہود مدینہ بنی قریظہ کے محلہ میں رہتے تھے غزوہ خندق کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بنی قریظہ کا اکیس دن محاصرہ کئے رکھا وہ تنگ آ گئے تو انہوں نے بنی نضیر کی طرح حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے صلح کرنی چاہی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے انکار فرما دیا اور فرمایا کہ اگر چاہو تو سعد بن معاذ کو حکم بنالو تو انہوں نے کہا کہ ابولبابہ کو ہمارے پاس بھیج دیا جائے ہم ان سے مشورہ کرلیں چونکہ ابولبابہ ان کے حلیف تھے تو حضور صلی اللہ علیہ و سلمصلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو طلب فرما کر حکم فرمایا کہ جاؤ تا کہ تمہارے ساتھ وہ اپنے بارے کوئی مشورہ کرسکیں چنانچہ حضرت ابولبابہ یہود کی طرف بھیج دیئے گئے آپ جیسے ہی ان کے قلعہ میں داخل ہوئے تو یہود نے ان کا استقبال کیا اور ان کے بچے اور عورتیں حضرت ابولبابہ کے سامنے رونے پیٹنے لگے اور شکایت کی کہ محاصرہ بڑا سخت ہے اور ہم نہایت پریشان حضرت ابولبابہ کو ان پر رحم آ گیا یہود نے پوچھا کہ کیا رائے ہے کہ آیا ہم قلعہ سے اتر آئیں آپ نے کہا کہ ہاں اتر آؤ اور ساتھ ہی اپنے گلے پر ہاتھ پھیر کر اشارہ سے سمجھایا بعض روایات میں یہ ہے کہ یہود نے ان سے پوچھا کہ اگر ہم سعد بن معاذ کو حکم بنالیں تو ہمارے متعلق وہ کیا فیصلہ کریں گے آپ کا کیا خیال ہے تو آپ نے اپنے حلق پر اپنی انگلی پھیر دی مراد یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی کہ تم سب کے قتل کا فیصلہ ہوگا اور تمہیں ذبح کر دیا جائے گا آپ کو اپنے بال بچوں کی فکر تھی کہ بنی قریظہ انہیں پریشان کریں مگر اشارہ کرتے ہی خیال آیا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی ہے ان کا راز ظاہر کر دیا تو فوراً استرجاع پڑھنا شروع کر دیا اور اس کے بعد آپ قلعہ یہود سے نکل آئے اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم و آپ کے صحابہ سے ملے بغیر مسجد نبوی شریف میں جا کر اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا ہرگز یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ میرا یہ گناہ نہ بخشے اور یاد رہے کہ کوئی شخص اس ستون سے سوائے وقتِ نماز کے ہرگز نہ کھولے جس وقت تک میری توبہ قبول نہ ہو جائے اور کہا مجھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کھولیں گے تو کھلوں گا ورنہ نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا میں نے بڑا قصور کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا گیا تو فرمایا کہ اگر ابولبابہ میرے پاس آتے تو میں ان کی معافی کی دعا کر دیتا کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے۔

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفر اللّٰہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما .

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور صلی اللہ علیہ و سلم حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (کنز الایمان)

اب چونکہ انہوں نے بذاتِ خود بارگاہِ الٰہیہ میں حاضر ہو کر اپنے آپ کو ستون سے باندھا ہے اب وہاں کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیے تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ ان کو نہ بخش دے اور ان کی توبہ قبول نہ فرمائے آپ کو نماز کے وقت کھولا جاتا تھا کہ نماز پڑھ لیں یا قضائے حاجت سے فراغت حاصل کر لیں حضرت ابولبابہ سات دن بھوکے پیاسے بندھے رہے حتیٰ کہ غشی آ گئی تب ان کی توبہ قبول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئی اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ......

یاایھاالذین امنوا لاتخونوا اللّٰہ والرسول وتخونوا امنٰتکم وانتم تعلمون واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ وان اللّٰہ عندہ اجرعظیم۔

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔(کنزالایمان)

اربابِ سیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ نے اپنے آپ کو ایک بڑی زنجیر میں جکڑ رکھا تھا پندرہ روز گزر گئے یہاں تک کہ وہ سماعت سے محروم ہوگئے اور آپ کی بینائی قریباً ختم ہونے والی تھی اسی حال میں پندرہ دن گزرے تو ابولبابہ کی توبہ قبول ہونے کے بارے میں وحی کا نزول ہوا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حضرت اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کے گھر تشریف فرماتھے اور وقتِ سحری تھا سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو تبسّم کرتے ہوئے دیکھا تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم یہ ہنسی کس بات پر آئی اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہمیشہ خوش وخنداں رکھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابولبابہ کی توبہ قبول ہوچکی ہے اوران کا گناہ بخش دیا گیا ہے اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللّٰــہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے گزارش کی کہ اگر حضور مجھے اجازت دیں تو میں ابولبابہ کو بشارت دوں آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اس کے بعد اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ اپنے دروازہ پر کھڑی ہوگئیں (خیال رہے یہ واقعہ آیتِ حجاب سے قبل کا ہے) اب اُمّ المؤمنین نے پکارا اے ابولبابہ تم کو خوش خبری ہو کہ تمہاری توبہ قبول ہوچکی ہے اس پر مسجد میں موجود حضرات بھاگے تاکہ حضرت ابولبابہ رضی اللّٰــہ عنہ کو کھول دیں لیکن حضرت ابولبابہ نے کہا کہ جب تک حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم خود تشریف فرما ہوکر نہ کھولیں تم مجھے نہ کھولو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا
موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول
آ برس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا
مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یوں ہی
کہ وہی نا وہ رضا بندہ رسوا تیرا

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

ان اٰت ذنبا فما عھدی بمنتقض
من النبی ولاحبلی بمنصرم

اگرچہ میں گناہگار ہوں مگر میرا معاہدۂ اطاعت اس سے ٹوٹنے والا نہیں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے کیا اور میری عقیدت ومحبت کی رسی کٹنے والی نہیں۔

(ترجمۂ طیب الوردہ)

یااکرم الخلق مالی من الوذبہ
سواک عندحلول الحادث العمم

اے بہترین کریم عالم آپ کے سوا میرے لئے کوئی جگہ نہیں جہاں پناہ لوں مصیبتوں کے عام نزول کے وقت۔(ترجمۂ طیب الوردہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

بد ہیں مگر انہیں کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم
نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگیں جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

اف بے حیائیاں کہ یہ منہ اور تیرے حضور
ہاں تو کریم ہے تری خو درگزر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پرسش اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

بابِ عطا تو یہ ہے جو بہکا کرے ادھر ادھر
کیسی خرابی اس نگہرے در بدر کی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک تیرے پاک در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول، و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

اس کے بعد اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ و سلم نے خود تشریف فرما ہو کر حضرت ابولبابہ کی زنجیر کھولی۔

خیال رہے حضرت ابولبابہ نے اپنے آپ کو مدہوشی اور سرمستی کی بنا پر اہلِ حال کی مانند باندھ لیا تھا ورنہ توبہ تو ندامت اور پشیمانی ہوتی ہے اور یہ صورت تو جان کو گھولنا اور اپنے نفس کو مشقت میں ڈالنا تو بہ کی نہیں ہے یہاں سے واضح ہوا کہ حضراتِ صحابۂ کرام بھی اپنے احوال کے دوران حالتِ جذب میں آجاتے تھے اور حضور نے بھی ان کو برقرار رکھا اور وہ صحیح ہے اس سے مشائخ وصوفیا کو دلیل و حجت حاصل ہوتی ہے اور جو ان کے منکرین ہیں ان کے حق میں رد اور ابطال ہے۔

حضرت ابولبابہ کی توبہ کی قبولیت کے بعد آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلمصلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھ سے گناہ گھربار مال ومتاع کی محبت نے کرایا حضور صلی اللہ علیہ و سلم میں وہاں کا رہنا سہنا چھوڑتا ہوں اور اپنا سارا مال فقراء میں خیرات کرتا ہوں۔

خیال رہے اب اس ستون کو اسطوانہ توبہ یا اسطوانہ ابولبابہ بھی کہتے ہیں لوگ وہاں پر نوافل پڑھتے ہیں اور اللہ ورسول کی بارگاہ میں توبہ واستغفار اور رجوع کرتے ہیں۔(خازن ج ثانی تحت آیت ولاتخونوا، مدارج شریف ج ۲ ص ۲۵۰، وتفسیر نعیمی ج ۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ص ۵۱۸، البدایہ والنہایہ ج۴ وغیرہ)

خیال رہے آیتِ تطہیر سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی نیز آپ ہر پیر جمعرات و جمعہ میں روزہ رکھا کرتی تھیں۔

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آٹھواں باب

تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنھا

آپ حضرت عبداللہ بن جحش کی ہمشیرہ ہیں اسد بن خزیمہ سے آپ کا تعلق ہے آپ امیمہ بنت عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی پھوپھی کی صاحبزادی یعنی آپ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔

والد کی طرف سے سلسلۂ نسب یہ ہے

زینب بنت جحش بن رأب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ

جب کہ والدہ کی جانب سے سلسلۂ نسب یوں بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی والدہ کا نام امیمہ ہے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے والدِ گرامی حضرت عبداللہ کی بہن ہیں اور یہ دونوں حضرات حضرت عبدالمطلب کی اولاد ہیں پہلے آپ کا نام برّہ تھا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے تبدیل فرما کر زینب رکھا جس کی وجہ یہ ہے کہ برّہ کے معنی نیکی واحسان ہیں تو اس میں یہ کراہت تھی کہ کوئی یہ نہ کہے کہ برہ کے پاس آیا ہوں یا برہ گھر میں نہیں ہے وتکنی ام الحکیم آپ کی کنیت ام حکیم تھی و کانت قدیمۃ الاسلام ومن المھاجرات آپ قدیم الاسلام اور مہاجرہ خواتین میں سے تھیں۔

سیّدہ کا حضرت زید بن حارثہ سے نکاح

آپ پہلے حضرت زید بن حارثہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے متبنّی (منہ بولا بیٹا) کے نکاح میں تھیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے خود حضرت زید کی خاطر خود آپ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نکاح کا پیغام حضرت زینب کو بھیجا چونکہ آپ کے مزاج میں تیزی اور شدت تھی اور حضور کی پھوپھی زاد ہونے کے ساتھ ساتھ حسن و جمال کی پیکر تھیں اس لئے آپ نے اپنے نکاح کے لئے حضرت زید کو قبول نہ فرمایا کیونکہ آپ آزاد کردہ غلام تھے اس فیصلہ پر آپ کے بھائی عبدالرحمٰن بن جحش بھی آپ کے ساتھ متفق و مؤید تھے چونکہ حضرت زید حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے بہت زیادہ چہیتے اور حضور کے لطف وعنایت میں تھے اس لئے آپ نے فرمایا پیغام نکاح کو قبول نہ کرنے کی ہرگز گنجائش نہیں اس پر حضرت زینب نے اپنے بارے میں غور وفکر کی مہلت مانگی اسی دوران آیتِ کریمہ نازل ہوئی کہ

ماکان لمؤمن ولا مومنة اذاقضی اللّٰہ ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص واللّٰہ ورسوله فقدضل ضلاً لامبینا۔(سورۂ احزاب)

ترجمہ : اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔(کنزالایمان)

حضرت زینب اور آپ کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہو گئے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کا مہر دس دینار ساٹھ درھم ایک جوڑا پچاس مد (پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع کھجوریں دیں۔

مسئلہ......اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔

خیال رہے بعض تفاسیر میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خالی از تسامح نہیں کیونکہ وہ حریعنی آزاد تھے گرفتاری سے بالخصوص قبلِ بعثت شرعاً کوئی شخص مملوک نہیں ہو جاتا اور وہ زمانہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فترت تھا اور اہل فترت کو حربی نہیں کہا جاتا۔ (خزائن العرفان)

جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہو چکا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آپ کی ازواج میں داخل ہوں گی اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری تیز زبانی عدمِ اطاعت اور آپ کو برا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا اور حضور حضرت زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ

ترجمہ : اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر۔ (کنز الایمان و خزائن العرفان)

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو اللہ تعالیٰ جلّ مجدہ کی جانب سے یہ علم ہو گیا تھا کہ حضرت زینب کو حضور کی زوجیت سے مشرّف ہونا ہے لہٰذا آپ کے دل میں یہ تھا کہ زید ان کو طلاق دیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وتخفی فی نفسک ماللہ مبدیہ

ترجمہ: اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا۔

یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ حضرت زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور واقع ہوگی اور اللہ جلّ مجدہ زینب کو ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ میں داخل کرے گا اور اللہ کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ (مدارج، کنز الایمان، خزائن العرفان)

بایں ہمہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت زید کو بربنائے حیائی یہ حکم نہ فرمایا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ طلاق جاری کریں علاوہ ازیں یہ اندیشہ بھی لاحق تھا کہ لوگ طعن کریں گے کہ اپنے متبنی بیٹے کی زوجہ کی خواہش کرتے ہیں جس کی وجہ یہ تھی کہ دورِ جاہلیت میں متبنی کی بیوی کو اپنے لئے حرام سمجھا جاتا تھا اور منہ بولا بیٹا صلبی وحقیقی بیٹے کی طرح خیال کیا جاتا تھا

خیال رہے ہوسکتا ہے کہ لوگوں کے اس اندیشہ سے مراد ان کے ایمان کا مخدوش ہونا ہو کہ ایمان میں شک وتردد داخل ہوکر باعثِ ہلاکت ایمانی نہ ہوجائے۔(مدارج شریف)

علماء فرماتے ہیں کہ زید کو سیّدہ کے روکنے میں ان کا ایمان اور اختیار دیکھنا مقصود تھا کہ پتہ چل جائے کہ زید کے دل میں زینب سے کوئی رغبت کا شائبہ باقی ہے یا کہ مکمل طور پر متنفر ہو چکے ہیں بعد ازاں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر حضرت زینب کو طلاق دے دی۔(ایضاً)

سیّدہ کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے عقدِ نکاح

جب حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دیدی تو آپ کو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے حضرت سیّدہ زینب سے نکاح کرنے کا جب کہ ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دیں گے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ایسی عورت کیساتھ نکاح کرلیا جو ان کے منہ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی چنانچہ نصِ قرآنیہ نے ارشاد فرمایا کہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشہ

ترجمہ: اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو۔ (کنزالایمان)

خیال رہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔(خزائن العرفان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیز سب رسول ناصح، شفیق اور واجب التوقیر ولازم الطاعت ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ ان کے حقوق حقیقی باپ سے بھی بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہوجاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام، وراثت وغیرہ اس کے لئے ثابت نہیں ہوتے چنانچہ ارشاد فرمایا ماکان محمدابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبین

ترجمہ : محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔(کنزالایمان)

جس سے پتہ چلا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حضرت زید کے بھی حقیقی باپ نہیں لہٰذا ان کی منکوحہ آپ کے لئے حلال ہوئی اس وجہ سے امرِ مباح میں بے جا طعن کرنے والوں کا پیارے محبوب کو کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہیے۔

خیال رہے حضرت قاسم وطیب وطاہر وابراہیم حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہونچے کہ انہیں مرد کہا جائے کیونکہ انہوں نے بچپن میں وفات پائی۔

(خزائن العرفان بتصرفِ یسیر)

منقول ہے کہ جب حضرت زینب نے اپنی عدت پوری کرلی تو حضور نے حضرت زید کو اپنی طرف سے نکاح کا پیغام دے کر ان کے پاس بھیجا اس کام کے لئے حضرت زید کو مخصوص کرنے میں یہ حکمت پنہاں تھی کہ لوگوں کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ نکاح قہر و جبر کے ذریعے کیا جارہا ہے اس میں زید کی رضامندی شامل نہیں ہے نیز لوگوں پر یہ بھی واضح کرنا تھا کہ اب حضرت زید کو ہرگز حضرت زینب کی کوئی خواہش نہیں ہے علاوہ ازیں اللہ ورسول خدا کی اطاعت پر زید کو قائم رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت زینب کو بھی راضی رکھنا مقصود تھا کیونکہ یہ ایک نازک وقت وموقع تھا پس حکمِ رسولِ خدا کے مطابق حضرت زید رضی اللّٰہ عنہ کمالِ صدق واخلاص کیساتھ گئے اور آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان کرتے ہیں کہ جب میں زینب کے گھر داخل ہوا تو آپ میری نظروں میں اس قدر بزرگ دکھائی دیں کہ ان کی جانب میں اپنی نظر بھی نہ اٹھا سکا میں الٹے قدم ان کے پاس گیا یعنی گھر کی طرف پشت کئے ہوئے اور میں نے ان سے کہا کہ آپ کو خوشخبری ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے تمہارے پاس مجھے پیام دینے کے لئے بھیجا ہے زینب رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتی جب تک کہ اپنے رب سے صلاح و مشورہ نہ کرلوں اسکے بعد آپ مصلی پر جا کر اللہ کی بارگاہ میں سربسجود ہو گئیں اور دو نفل ادا کر کے سجدہ میں پڑ گئیں اور یہ مناجات کیں اے اللہ! تیرے نبی نے مجھے چاہا ہے اگر میں ان کے لائق ہوں تو مجھے ان کی زوجیت میں داخل فرمادے آپ کی دعا اسی وقت قبول ہوگئی یہاں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اللہ جلّ مجدہ کی بارگاہ میں ایک خاص قرب اور مقامِ مخصوص حاصل تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی فلماقضی زید منها وطر ازوجنکها لکی لایکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیائهم اذاقضوامنهن وطرا وکان امر الله مفعولا۔

ترجمہ: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں کی بیبیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہو جائے اور اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے۔ (کنز الایمان)

جناب رسالت مآب پر آثارِ وحی غالب ہوئے جب فراغت ہوئی تو دولھائے کائنات تبسّم فرماتے ہوئے مخاطب ہوئے کہ کون ہے جو زینب کے پاس جائے اور ان کو خوشخبری دے کہ اللہ نے ان کو میری زوجہ بنادیا ہے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خادمہ سلمہ دوڑ کر گئی اور سیّدہ زینب کو خوشخبری دی سیّدہ نے مارے خوشی کے اس وقت جو زیورات زیب تن فرمائے ہوئے تھے اتار کر سلمہ کے حوالے فرمادیئے اور سجدۂ شکر ادا کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور منت مانی کہ دو ماہ کے روزے رکھوں گی۔

جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم سیّدہ کے گھر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا کہ اللہ المزوج وجبریل الشاهد اللہ نکاح فرمانے والا ہے اور جبرئیل گواہ ہیں پھر ولیمہ پکایا گیا اور نان و گوشت سے لوگوں کو سیراب کیا گیا کسی دوسری بی بی کے لئے یوں نہ کیا گیا تھا اس دعوتِ طعام میں متعدد معجزات کا ظہور ہوا۔ (مدارج شریف)

حضرت سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو مجھے خیال ہوا کہ حسن و جمال تو سیّدہ زینب میں پہلے ہی موجود ہے اب وہ اس پر فخر کریں گی کہ ان کا نکاح آسمانوں پر ہوا۔ (الاصابه)

خیال رہے اُمّ المؤمنین کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے عقدِ نکاح میں آنے کی تاریخ میں اختلاف ہے فتزوجها رسول صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث من الهجرة قاله ابوعبيده وقال قتادة سنة خمس قال ابن اسحاق تزوجها رسول صلى الله عليه وسلم بعد ام سلمة (اسدالغابه من الجزء الرابع)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ سے نکاح تین ہجری میں فرمایا اس کے قائل ابوعبیدہ ہیں جب کہ قتادہ نے پانچ ہجری کا قول کیا اور ابن اسحٰق نے فرمایا کہ آپ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بعد نکاح فرمایا۔

دعوت ولیمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ زینب کو اپنے عقد میں لیا تو میری والدہ ام سلیم نے مالیدہ بنا کر ایک طشت میں رکھ کر فرمایا اے انس اذهب بهذا الى رسول صلى الله عليه وسلم فقل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعثت ھذا الیک امی وھی تقرئک السلام وتقول ان ھذا لک منا قلیل اس کوحضور کی بارگاہ میں پیش کرو اور عرض کرو یہ مالیدہ میری والدہ نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم یہ ہماری طرف سے قلیل سا ہدیہ ہے اس کو شرف قبولیت بخشیں فرماتے ہیں کہ میں جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا سلام عرض کیا اور ہدیہ قبول کرنے کی درخواست کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے قبول فرما کر فرمایا کہ اس کو یہاں رکھ دو پھر فرمایا کہ فلاں فلاں اور فلاں کو بلالو اور جس سے ملاقات ہو اس کو بھی مدعو کرو اور لوگوں کے نام ذکر فرمائے فرماتے ہیں میں نے جس کا نام ذکر کیا گیا اسے بھی بلایا اور جو ملا اس کو بھی دعوت دی۔ راوی نے پوچھا کہ ان کی تعداد کتنی تھی تو فرمایا کہ ثلاث مائة تین سو افراد تھے پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حکم دیا کہ اے انس طشت لے آؤ فرماتے ہیں کہ لوگ داخل ہوئے یہاں تک کہ آپ کا حجرہ اور صفہ لوگوں سے بھر گیا پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حکم دیا کہ یتحلق عشرة عشرة دس دس کا حلقہ بنالیں اور ہر شخص اپنے سامنے سے تناول کرے چنانچہ فاکلوا حتی شبعوا لوگوں نے اتنا کھایا کہ سیر ہو گئے فخرجت طائفة ودخلت طائفه حتی اکلوا کلھم اور ایک گروہ نکلتا تو دوسرا گروہ داخل ہوتا یہاں تک کہ سب نے کھایا پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے انس اب طشت اٹھالو فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر ام حین رفعت فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ جب میں نے طشت رکھا تھا اس وقت مالیدہ زیادہ تھا یا کہ جب اٹھایا اس وقت۔ (الصحیح المسلم الجلد الاول الصفحہ ۴۶۱)

فرماتے ہیں کہ ما اولم رسول صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائه ما اولم علی زینب اولم بشاۃ کہیں ولیمہ کیا حضور نے اپنی کسی بیوی پر جیسا ولیمہ حضرت۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زینب کے نکاح پر کیا ایک بکری سے ولیمہ فرمایا۔(متفق علیہ مشکوٰۃ)

آیتِ حجاب

جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت زینب سے نکاح فرمایا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتیں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انہوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک بیٹھے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ ان کی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و سلم اٹھے اور ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہن کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضور صلی اللہ علیہ و سلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر آیتِ کریمہ

یاایھاالذین امنوالاتدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر نظرین انه ولکن اذادعیتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا و لا مستانین لحدیث ان ذلکم کان یوذی النبی فیستحیی منکم و اللّٰہ لایستحیی من الحق و اذا سالتموھن متاعاً فسئلو ھن من وراء حجاب ذلکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن (الاحزاب)

ترجمہ : اے ایمان والو! نبی کے گھر میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردہ کے باہر سے مانگو اس سے زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی۔(کنزالایمان)

نازل ہوئی۔(خزائن العرفان ، بخاری ، مسلم شریف)

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی کے گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں آیت اگرچہ خاص ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے حق میں وارد ہے لیکن حکم اس کا تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے نیز آیتِ کریمہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی کمالِ حیا اور شان کرم وحسن اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جایئے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسنِ آداب کا اعلیٰ ترین معلم ہے۔(خزائن العرفان)

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے حکم کی پابندی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ما اتکم الرسول فخدوہ ومانھکم عنہ فانتھوا کہ جو رسول تمہیں عطا فرمائیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اس حکمِ خداوندی پر صحابہ کرام سختی سے پابند تھے حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشاد پر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کردیا کرتے تھے اور جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ کا کوئی بھی حکم آتا تو فوراً اس پر بلا تاخیر عمل پیرا ہوجاتے تھے جس کی مثالیں کتبِ احادیث وتفاسیر میں کثرت سے موجود ہیں مثلاً حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا فعل دیکھا کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز سمجھتا بات یہ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ آپ کافروں سے لڑنے کے لئے مسلمانوں کو بلا رہے تھے تو یہ عرض گذار ہوئے لانقول کما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال قوم موسی اذھب انت وربک فقاتلا ولکنا نقاتل عن یمینک وعن شمالک وبین یدیک وخلفک فرأیت النبی صلی اللہ علیہ و سلم اشرق وجھہ وسرّہ یعنی قولہ (بخاری کتاب المغازی)

کہ ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ تم اور تمہارا رب دونوں جاکر لڑو بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے پروانہ وار لڑیں گے پس میں نے دیکھا کہ ان کی بات سن کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا مبارک چہرہ دمک اٹھا تھا۔

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کافروں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے نبی کو بڑا مایوس کن و بھیانک جواب دیا کہ فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون تو آپ جایئے اور آپ کا رب دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں اس کے برعکس جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی امت کو کفار سے جہاد کا حکم دیا تو حضرت مقداد بن اسود عرض کرنے لگے کہ ہم قوم موسیٰ والی بات ہرگز نہ کہیں گے بلکہ ہم تو حضور کے حکم پر اپنے تن من دھن سب کی بازی لگا دیں گے۔

مورا تن من دھن سب پھونک دیا
یہ جان بھی پیارے جلا جانا

آپ کا جواب سن کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا چہرہ فرط مسرت سے دمک اٹھا اس حدیث کے راوی یعنی ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اس موقع پر اگر یہ الفاظ میں نے کہے ہوتے تو یہ بات مجھے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز تر ہوتی سبحان اللہ اس جیسی اور بیسیوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں جیسے غزوۂ احد کے موقع پر صحابہ کرام کی جانثاری کے ایمان افروز واقعات بالخصوص حضرت حنظلہ غسیل الملائکہ حضرت طلحہ وانس بن نضر وحضرت ام عمارہ وصفیہ کی مثالیں سب اسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبیل سے ہیں اس مقام پر اختصار کے پیش نظر صرف اشارہ کر دیا گیا الغرض حضرت زینب بنت جحش بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے حکم پر سختی سے عمل پیرا ہو جاتیں تھیں چنانچہ بخاری شریف میں حضرت حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب کہ ان کے بھائی فوت ہوئے تو سیّدہ نے دعت بطیب فمست ثم قالت مالی بالطیب من حاجة غیر انی سمعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر لایحل لامرأة تومن باللہ والیوم الاخر تحد علی میت فوق ثلاث الاعلی زوج اربعة اشھر وعشرا (بخاری شریف کتاب الجنائز ج ا ص ۱۷۱)

خوشبو منگا کر ملی اور فرمایا اگر چہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں لیکن میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا کسی عورت کے لئے جائز نہیں جو کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

سبحان اللہ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اُمّ المؤمنین حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے فرمان عالی پر کس قدر شدت سے عمل پیرا تھیں باوجودیکہ خوشبو کی حاجت نہ تھی لیکن پھر بھی منگوا کر استعمال فرمائی تا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے فرمان کے خلاف اشتباہ بھی نہ ہو اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو قرآن وحدیث کے صریح احکامات میں بھی طرح طرح کے حیلے بہانے گھڑ کر امورِ شرعیہ کی نہ صرف خود خلاف ورزی کرتے ہیں بلکہ دوسروں کے لئے جواز کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دروازہ بھی کھولتے ہیں اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

خیال رہے اسی طرح کی روایات حضرت امّ عطیہ رضی اللہ عنہا اور امّ حبیبہ کے بارے میں بھی ہیں چنانچہ حضرت امّ عطیہ رضی اللہ عنہا کا جب بیٹا فوت ہوگیا تو تیسرے دن آپ نے زرد خوشبو منگائی اور لگا کر فرمایا کہ نھینا ان نحد اکثر من ثلاث الا لزوج (بخاری کتاب الجنائز ج ۱ ص ۱۷۰)

ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے اسی بخاری شریف میں زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوسفیان کے فوت ہونے کی شام سے خبر آئی تو تیسرے دن حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے زرد خوشبو منگائی فمسحت عارضیھا و ذراعیھا وقالت انی کنت عن ھذا لغنیة لولا انی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایحل لامرأة یومن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاث الا علیٰ زوج فانھا تحد علیہ اربعة اشھر وعشرا (بخاری شریف کتاب الجنائز ج ۱ ص ۱۷۱) اور خوشبو اپنے رخساروں و کلائیوں پر مل کر فرمایا کہ اگرچہ میں اس سے بے نیاز ہوں لیکن میں نے حضور کو فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر کا کہ اس کا سوگ چار مہینے دس دن ہے۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی فیاضی

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فقراء پر بہت زیادہ مہربان تھیں جو کچھ آپ کے پاس ہوتا اس کو مساکین و غرباء پر خیرات کر دیتی تھیں چنانچہ اسد الغابہ میں ہے کہ کانت امرأة صناع الید تعمل بیدھا وتصدق بہ فی سبیل اللہ کہ آپ دستکار تھیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں اور کمائی اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتی تھیں نیز حضرت اُمّ سلمہ فرماتی ہیں سیّدہ زینب بڑی نیک روزے دار تہجد گزار اور مشقت جھیل کر کمائی کرنے والی تھیں اور جو کمایا کرتیں سب مسکینوں میں خیرات کر دیتی تھیں (الاصابہ) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں قال رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا قالت فکنا نتطاول اینا اطول یدا قالت فکانت زینب اطولنا یدالانھا کانت تعمل بیدھا وتتصدق کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں جو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ والی ہے وہ سب سے پہلے مجھ سے ملے گی فرماتی ہیں ہم اپنے ہاتھوں کو پھیلاتی کہ ہم میں کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں تو سیّدہ زینب ہم میں ہاتھ کے اعتبار سے لمبی تھیں کیونکہ آپ اپنے ہاتھ سے کام کرتیں اور پھر کمائی صدقہ کر دیتی تھیں۔

خیال رہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے اس فرمان سے ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ نے حقیقۃً ہاتھ کو لمبا ہونا گمان فرمایا تھا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی وفاتِ ظاہری کے بعد اپنے بازو دیوار پر پھیلا دیتی تھیں اور انہیں لمبا کرتیں تا کہ ہاتھ لمبے لگیں اس تمام کی وجہ فقط حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے ملنے کا اشتیاق تھا اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ ہم اپنے ہاتھ لمبے کرتیں یہاں تک کہ سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کا وصال ہو گیا تب ہم سمجھیں کہ طولِ ید سے مراد سخاوت وفیاضی تھی کیونکہ سیّدہ زینب اپنے ہاتھوں سے کام کر کے کماتیں پھر سارا مال صدقہ کر دیتیں جب کہ بظاہر حضرت سودہ کے ہاتھ لمبے تھے جیسا کہ اہلِ عرب بہت زیادہ سخاوت کرنے والے کو کہہ دیتے ہیں فلان طویل الید کہ فلاں تو بڑے لمبے ہاتھوں والا ہے یعنی بڑا جواد اور سخی ہے اور اس کی ضد میں کہتے ہیں فلان قصیر الید خیال رہے اس فرمان میں حضور کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معجزہ ظاہرہ ہے کہ آپ نے حضرت زینب کی سب سے پہلے وصال فرمانے کی خبر دے دی۔(حلیہ ، اسدالغابہ ، بخاری ، مسلم ، نووی وغیرہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بڑی آہیں بھرنے والی تھیں اسدالغابہ وحلیہ وغیرہ کتب میں ہے ایک دفعہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم مالِ فیٔ تقسیم فرما رہے تھے کہ سیّدہ اس معاملہ میں بولیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑ کا اس پر سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے عمران کو کچھ نہ کہو کیونکہ یہ اوّاہ ہیں کسی نے عرض حضور صلی اللہ علیہ و سلم اوّاہ کے معنی کیا ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے معنی متضرع و آہیں کرنے والا کے ہیں پھر آپ نے یہ آیت ان ابراھیم لحلیم اوّاہ منیب ترجمہ: بے شک ابراہیم تحمل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانیوالا ہے(کنز الایمان سورۂ ھود)تلاوت فرمائی۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۶۴ واسدالغابہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی پرہیز گاری پر سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی گواہی

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ واقعۂ افک میں جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اُمّ المؤمنین زینب سے میرے حال کے بارے میں دریافت فرمایا کہ ان کو تم کیسا جانتی ہو اس پر ام المؤمین سیّدہ زینب عرض گزار ہوئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کہ میں اپنے کان اور آنکھ کی اس سے حفاظت کرتی ہوں کہ میں ان کے بارے میں کچھ سنوں حالاں کہ میں نے کچھ سنا نہ ہو اور دیکھوں حالانکہ میں نے دیکھا نہ ہو خدا کی قسم میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی بجز خیر و خوبی کے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ وہ زینب ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے درمیان مجھ سے برابری کرتیں اور خود کو میرے حسن و جمال اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں میری قدر و منزلت میں مشابہ بنا دیتی تھیں مگر حق تعالیٰ نے ان کے اپنے زہد و تقویٰ کی بنا پر ان کو محفوظ رکھا کہ وہ رشک و حسد کریں اور بری بات منہ سے نکالیں۔

(مدارج شریف وحلیة الاولیاء وغیرہ کتبِ صحیحہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب

آپ کے فضائل و مناقب بہت زیادہ ہیں تبرکاً چند ایک لکھے جاتے ہیں۔

☆۱۔سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے زینب سے زیادہ نیک اعمال کرنے والی زیادہ خیرات وصدقہ عطا کرنے والی رحمی رشتہ داروں کو زیادہ ملانے والی اور ہر تقرب کے کام میں اور ہر عبادت میں اپنے نفس کو لگانے ولی کوئی دوسری عورت نہیں دیکھی۔

☆۲۔اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ مجھے کچھ فضیلتیں ایسی حاصل ہوئیں جو دیگر کسی بیوی میں موجود نہیں ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ میرے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے جدا ایک ہیں دوسرے یہ کہ آسمان پر میرا نکاح پڑھا گیا تیسری فضیلت یہ کہ میرے سفیر اور گواہ جبرئیل تھے۔

☆۳۔آپ ہی کے نکاح سے ایک قدیم جاہلانہ رسم ٹوٹی کہ متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) کی زوجہ سے نکاح کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ سے نکاح فرما کر یہ بتایا کہ متبنیٰ اصلی بیٹے کے حکم میں نہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کو زید ابن حارثہ کہا جاتا ہے نہ کہ زید بن محمد کیونکہ نصِ قرآن نے حکم فرمایا کہ ادعوھم لابائھم یعنی لوگوں کو ان کے حقیقی باپوں کی نسبت سے پکارو۔

☆۴۔نیز آپ کے حضرت زید کیساتھ نکاح ہونے سے غلام و آقا کے مابین امتیاز کا خاتمہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا خیال رہے کہ حضرت زید کو بظاہر غلام کہا گیا ورنہ حقیقۃً آپ غلام نہ تھے جیسا کہ خزائن کے حوالہ سے گزرا۔

☆۵۔صدقہ و خیرات وسخاوت میں اپنی مثال آپ تھیں یہی وجہ ہے کہ کثرتِ سخاوت کی وجہ سے آپ کے گھر کو ماٰوی المساکین کہا گیا۔

☆۶۔آپ ہی کے دعوتِ ولیمہ کے موقع پر حکمِ حجاب نازل ہوا۔

☆۷۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کانت تفخر علی نساء النبی و کانت تقول ان اللہ انکحنی فی السماء یعنی آپ دیگر ازواجِ مطہّرات پر فخر کرتی تھیں اور فرماتیں تھیں کہ میرا نکاح اللہ نے آسمان پر فرمایا ہے۔(بخاری ج ۲ ص ۱۱۰۴)

☆۸۔جب اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کو آپ کے وصال کی خبر ملی تو فرمایا پسندیدہ خصلت یتیموں کے لئے فائدہ مند بیواؤں کی خبر گیر دنیا سے رخصت ہوگئیں۔

مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

سیّدہ زینب رضی اللہ عنھا کی مرویات کی تعداد گیارہ بیان کی گئی ہے اور آپ سے روایتِ حدیث زینب بن ابی سلمہ اور محمد بن عبد اللہ بن جحش و حضرت ابو ہریرہ وغیرہ نے بیان فرمائی خیال رہے ان میں دو متفق علیہ ہیں باقی دیگر کتب میں۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی چند روایات

ا۔حضرت زینب بنت ابی سلمہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس حاضر ہوئی تو سیّدہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو منبر پر فرماتے سنا کسی عورت جو کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حلال نہیں ہے مگر شوہر پر سوگ چار ماہ دس دن ہے۔(امام احمد وبخاری شریف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حجۃ الوداع میں اپنی ازواج سے فرمایا کہ یہ حجۃ الوداع تھا جو گردنوں سے اتر گیا اس کے بعد اپنے بستروں کو غنیمت جانو اس کے بعد تمام ازواجِ مطہّرات حج کو گئیں سوائے حضرت زینب اور سودہ بنت زمعہ کے کہ آپ دونوں فرماتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ سننے کے بعد ہم سواری پر سوار نہ ہوں گی۔(امام احمد بن حنبل و مدارج)

۳۔محمد بن ابراہیم سیّدہ زینب بنت جحش سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم پیتل کے لوٹے میں وضوفرماتے تھے۔(رواہ امام احمد بن حنبل)

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا وصال

حضرت ابن عمر سے صحت کیساتھ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی ازواج کو فرمایا اطولکن یدا سرعکن یعنی تم میں سے جس کے ہاتھ دراز ہیں وہ مجھ سے ملنے میں تم سب سے پہلے سبقت کرنے والی ہے سبقت سے مراد وفات تھی اور طولِ ید سے مراد سخاوت وفیاضی تھی بالفاظ دیگر حضور صلی اللہ علیہ و سلم سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے سب سے پہلے وفات پانے کی خبر غیب دے رہے تھے سبحان اللہ جیسا کہ ارشاد فرمایا اسی کے مطابق تمام ازواج سے پہلے حضرت زینب کا وصال ہوا آپ کے وصال کی خبر سن کر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ذھبت حمیدۃ مفیدۃ مضروعۃ الیتامی والارامل یعنی پسندیدہ خصلت والی فائدہ دینے والی یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری فرمانے والی دنیا سے چلی گئی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا کہ اہلِ مدینہ اپنی ماں کی نماز میں حاضر ہوں آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع میں مدفون ہوئیں آپ کی وفات کے بارے ۲۰/۲۱ھ کے قول ہیں ۵۳ سال عمر پائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وصیت

طبقات ابن سعد میں ہے کہ اوصت ان تحمل علی سریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم و یجعل علیہ نعش و قبل ذلک حمل علیہ ابو بکر الصدیق یعنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی چارپائی پر اٹھانا اور اس پر پالکی کی شکل بنانا اور آپ سے قبل اس پر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے جایا گیا تھا (ابن سعد ج ۸ ص ۱۰۹) امّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے یہ بھی وصیت فرمائی کہ ان لاتتبع بنار میرے جنازے کے ساتھ آگ مت لے جانا۔ (ایضاً)

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کا سیّدہ کے بارے عقیدہ

اسی طبقات شریف نے فرمایا کہ آپ کی نمازِ جنازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی آپ نے چار تکبیر کہیں اور آپ نے ان کی قبر مبارک میں اترنے کا ارادہ فرمایا تو ازواجِ مطہرات کی طرف قاصد بھیجا انہوں نے فرمایا ان لا یحل لک ان تدخل القبر و انما یدخل القبر من کان یحل له ان ینظر الیها و هی حیة (ابن سعد ج ۸ ص ۱۱۱) یعنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ نے حضرت عمر کو یہ فرمایا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ امّ المؤمنین کی قبر میں اترنا آپ کے لئے روا نہیں ہاں ان کی قبر مبارک میں اترنا اس کو جائز ہوگا جس کو امّ المؤمنین کی طرف نظر کرنا روا ہو (یعنی آپ کے محرمات میں سے کسی کو قبر میں اترنے کی اجازت ہے) کیونکہ امّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش زندہ ہیں سبحان اللہ کس قدر ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم کا عقیدہ پاکیزہ اور کھرا ہے کہ فرماتی ہیں کہ امّ المؤمنین زندہ ہیں یہی عقیدہ ہم اہلسنت والجماعت کا ہے کہ تمام انبیاء واولیاء وشہداء اور اللہ کے مقرب بندے اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اس سے ان حرماں نصیبوں کو سبق لینا چاہئے جن کے یہ عقائد ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی مرکر مٹی میں مل جاتا ہے معاذ اللہ ایسے برے اور غلیظ عقیدے سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کی پناہ۔

خویش واقارب

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے تین بھائی اور آپ کے علاوہ دو بہنیں تھیں بھائیوں کے نام یہ ہیں (۱) حضرت عبداللہ بن جحش (۲) ابواحمد عبداللہ بن جحش (۳) عبیداللہ بن جحش جب کہ بہنوں کے نام (۱) امّ حبیب بنت جحش (۲) حمنہ بنت جحش

حضرت عبداللہ بن جحش کا ذکر پہلے گزر چکا ہے جب کہ دوسرے برادر ابواحمد آنکھوں سے نابینا تھے دونوں ہجرتیں فرمائیں آپ کی وفات اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب کے وصال کے بعد ہوئی خیال رہے آپ شاعر بھی تھے۔

سیّدہ کے تیسرے بھائی عبیداللہ بن جحش نے اسلام قبول کیا پھر اسلام سے انحراف کر کے مرتد ہو گیا (معاذ اللہ) حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اس کی زوجیت میں تھیں اللہ نے سیّدہ کو اپنے حبیب کے نکاح کا شرف بخشا (الاصابہ ج ۸ ص ۱۴۰) اُمّ المؤمنین کی بہنوں میں سے امّ حبیبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجیت میں تھیں ان کا نام زینب تھا اور مشہور ام حبیبہ سے تھیں (نزھۃ القاری شرح بخاری) عینی میں ہے اُمّ المؤمنین کا نام برہ تھا حضور نے زینب رکھا کیونکہ ان کی بہن زینب امّ حبیبہ سے مشہور تھیں (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۲۵۶) جب کہ حضرت حمنہ مصعب بن عمیر کے عقد میں تھیں خیال رہے کہ یہ وہی حضرت حمنہ ہیں جو کہ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگانے والوں میں شریک تھیں مدارج شریف میں ہے کہ ان کو حد قذف لگائی گئی نزھۃ القاری میں ہے کہ آپ جنگِ اُحد میں شریک تھیں پانی پلاتیں زخمیوں کو اٹھا لاتیں علاج کرتیں حضرت مصعب کی شہادت کے بعد حضرت طلحہ بن عبیداللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں جن سے محمد سجاد اور عمر تولد ہوئے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو خیبر کی پیداوار سے تین وسق دیئے تھے بہن (حضرت زینب) کی حمایت میں ان سے لغزش ہوئی اور طبیعت میں جوش تھا اس لئے حد سے بڑھ گئیں۔ (جلد ششم)

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے محمد بن جحش

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے آپ حضرت عبداللہ بن جحش کے صاحبزادے اور اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب کے بھتیجے ہیں مگر اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں آپ کے والدین دونوں کو شرفِ صحابیت حاصل ہے والدہ کا نام فاطمہ بنت ابی عبیش تھا والد یعنی حضرت عبداللہ بن جحش جنگِ احد میں شہید ہوئے شہادت کے وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ و سلم سے ان (بچوں) کے بارے میں وصیت کر گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کے لئے خیبر میں زمین خریدی اور مدینہ طیبہ سوق الرقیق میں ایک گھر عطا فرمایا بدر میں جو مہاجرین شریک تھے ان کے صاحبزادگان کے لئے حضرت عمر نے چار ہزار وظیفہ مقرر فرمایا تھا یہ بھی ان میں سے تھے ہجرت سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئے اپنے والد کے ساتھ دونوں ہجرتوں میں ساتھ رہے۔

(نزہۃ القاری جلد دوم صفحہ ۳۴۸)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام زید کنیت ابو اسامہ جب کہ لقب حِبِّ رسول والد کا نام حارثہ اور والدہ کا نام سعدی بنت ثعلبہ تھا اسد الغابہ میں سلسلہ نسب یوں بیان کیا گیا ہے زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزی بن امراء القیس بن النعمان بن عامر بن ودّ بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبزہ بن ثعلبہ بن حلوان بن عمران بن لحاف بن قضاعہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ سعدی بنت ثعلبہ قبیلہ بنی معن سے تھیں ایک دفعہ اپنی قوم سے ملنے جارہی تھیں کہ بنی قین نے حملہ کرکے حضرت زید کو اغوا کرلیا اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال تھی بازار عکاظ میں جہاں غلاموں کی خرید وفروخت ہوتی تھی حکیم بن حزام ابن خویلد کے ہاتھ فروخت کردیا حکیم بن حزام نے حضرت زید کو اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ اُمّ المؤمنین کو ہبہ کردیا جب سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے حبالۂ عقد میں آئیں تو آپ نے زید کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بخش دیا حضرت زید کی گمشدگی کی اطلاع سے آپ کے والد نڈھال ہوگئے وہ بازاروں، شہروں، میلوں میں جاتے اور اپنے جگر پارہ کی کھوج لگاتے جو کوئی ملتا اس سے اپنے نورِ نظر کا پتہ پوچھتے ان کے فراق سے والد کی آنکھوں میں اشکوں کا سیلاب امنڈتا رہتا اور یہ اشعار پڑھتے پھرتے

۱. بكيت على زيد ولم ادر مافعل
احيّ يرجى ام اتى دونه الاجل

۲. فوالله مادرى وان كنت سائلا
اغالك سهل الارض ام غالك الجبل

۳. فياليت شعرى لك الدهر رجعة
فحسبى من الدنيا رجوعك الى بجل

۴. تذكرنيه الشمس عندطلوعها
وتعرض ذكراه اذا قاربه الطفل

۵. وان هبت الارواح هيجن ذكره
فياطول ماحزنى عليه وياوجل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۶. ساعمل نص العیس فی الارض جاھدا
ولا اسأم التطوف او تسام الابل

۷. حیاتی او تأتی علی منیتی
وکل امرء فان وان غرالامل

۸. ساوصی بہ قیسا وعمرا کلیھما
واوصی یزیدا ثم من بعدہ جبل

ترجمہ:

۱۔ میں نے زید پر آنسو بہائے لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا ہوا آیا زید زندہ ہے کہ جس کی امید کی جائے یا موت نے اسے آغوش میں لے لیا۔

۲۔ قسم بخدا میں نہ جاننے کے باوجود پوچھتا ہوں کہ کیا تجھے نرم زمین نگل گئی یا پہاڑ کھا گیا۔

۳۔ ہائے کاش مجھے یہ شعور ہوتا کہ زمانہ تجھے واپس کر دے گا پس تیرا واپس آنا ہی میرے لیے دنیا میں کافی ہے۔

۴۔ آفتاب اپنے طلوع ہونے کے وقت زید کی یاد دلاتا ہے اور غروب کا وقت جب قریب ہوتا ہے تو اس کی یاد چھیڑ دیتا ہے۔

۵۔ آہ ہواؤں کے جھونکے اس کی یاد تازہ کرتے ہیں وائے نصیبا کیا ہی مجھ پر اس کا رنج وغم زیادہ ہوتا ہے۔

۶۔ عنقریب میں اونٹ کی طرح چل کر پوری زمین چھان ماروں گا اور زمین کے گوشہ گوشہ میں چکر لگانے سے نہیں تھکوں گا یہاں تک کہ اونٹ تھک ہار جائے۔

۷۔ میری زندگی باقی رہے یا مجھے موت آئے اور ہر آدمی فانی ہے اگرچہ امید اسے دھوکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دے۔

۸۔تو عنقریب میں قیس اور عمر دونوں کو زید کی جستجو کی وصیت کروں گا اور یزید کو پھران کے بعد جبل کو بھی۔

ان اشعار سے حضرت زید کے والد کی فراق کی وجہ سے حالتِ غم کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے لختِ جگر کی فرقت میں غم والم سے کس قدر نڈھال ہو چکے تھے نیز انہوں نے اس بات کا ارادہ مصمم کر لیا تھا کہ اگر میں اپنے جگر پارہ کی تلاش کرنے کے باوجود محروم رہا تو میرے بیٹوں جبلہ بن حارثہ اور یزید بن کعب بن شراحیل (آپ کے اخیافی بھائی) کو وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد وہ غافل نہ بیٹھیں بلکہ زید کی جستجو میں لگے رہیں اتفاقاً ایک سال اسی قوم کے چند اشخاص مکہ آئے انہوں نے حضرت زید کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور آپ کو ان کے والد کا رنج وغم اور ان کی اضطرابی کیفیت کی داستان سنائی اس پر آپ نے ان کو کہا کہ میرے والد کو یہ اشعار سنا دینا

۱۔احن الی قومی وان کنت نائیا

فانی قعید البیت عندالمشاعر

۲۔فکفوا من الوجه الذی قدشجا کم

ولاتعملوا فی الارض نص الاباعر

۳۔فانی بحمد اللّٰہ فی خیر اسرة

کرام معد کابرا بعد کابر

ترجمہ:

ا۔میں اپنی قوم سے ملنے کا مشتاق ہوں اگر چہ ان سے دور ہوں اور میں مشعرِ حرام کے پاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیت اللہ شریف میں رہتا ہوں۔

۲۔لہٰذا اس غم سے باز آجاؤ جس نے تمہیں نڈھال کر دیا ہے اور زمین میں اونٹوں کی طرح چل کر مجھے مت ڈھونڈو۔

۳۔اللہ کی حمد و شکر ہے میں قبیلۂ معد کے شریف اور عزت والے خاندان میں ہوں جو بہت زیادہ معزز و مکرم ہے۔

جب یہ خبر حضرت زید کے گھر والوں کو پہنچی تو زید کے والد حارثہ اور آپ کے چچا کعب فدیہ لے کر آئے تا کہ زید کو چھڑائیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت زید کو اختیار دیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم میں جانا پسند کرتے ہیں یا وہ حضور کی بارگاہِ اقدس کو اپنی قوم پر ترجیح دیتے ہیں چونکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا احسان و کرم و رحمت و شفقت اپنے اوپر دیکھی تھی اس لیے عرض گزار ہوئے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم پر میرے ماں باپ سارا کنبہ فدا میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم ہی کے قدموں میں رہنا چاہتا ہوں آپ نے مقامِ حجر میں کھڑے ہو کر فرمایا لوگو گواہ رہنا میں زید کو اپنا بیٹا بناتا ہوں اور وہ میرا متبنیٰ و وارث ہے اور میں اس کا وارث ہوں اسکے بعد لوگوں نے آپ کو زید بن محمد کہنا شروع کر دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ادعوهم لاٰبائهم هو اقسط عند الله چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت فرماتے ہیں کہ ان زيد بن حارثة مولىٰ رسول صلى الله عليه وسلم ماكنا ندعوه الازيد بن محمد حتى نزل القران ادعوهم لاٰبائهم (متفق عليه) یعنی حضرت زید بن حارثہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے غلام ہم انہیں زید بن محمد ہی کہہ کر پکارتے تھے یہاں تک کہ قرآنی آیت نازل ہوئی کہ لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ۔

رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کا نکاح اپنی باندی حضرت امِّ ایمن کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا جن سے آپ کے فرزند اسامہ بن زید تولد ہوئے پھر ان کا نکاح خود حضور صلی اللہ علیہ و سلم ہی نے ایک عالی مرتب خاتون اپنی پھوپھی زاد بہن اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش سے فرمایا مگر آپس میں سلوک نہ ہونے کی وجہ سے آپ نے ان کو طلاق دے دی اور پھر سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے حبالۂ عقد میں آئیں جیسا کہ ماقبل بیان ہو چکا ہے خیال رہے حضرت زید غزوۂ بدر، خندق اور صلح حدیبیہ وخیبر میں شریک رہے آپ تیر انداز صحابہ میں سے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم غزوۂ مریسیع میں تشریف لے گئے تو ان کو اپنا خلیفہ بنایا آپ کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سات لشکروں کا امیر مقرر فرمایا قرآنِ مقدس میں بجز آپ کے کسی صحابی کا نام ذکر نہ کیا گیا البتہ بعض تفاسیر میں یہ بھی ہے کہ آیت کریمہ کطیّ السجل للکتب میں سجل ایک صحابی کا نام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ غزوۂ موتہ میں آپ کی شہادت واقع ہوئی اس موقع پر بھی آپ امیر تھے۔ (مدارج ج ۲ ص ۸۶۹ مدینہ پبلشنگ کمپنی، مراۃ ج ۸ ص ۴۰۹ مکتبہ اسلامیہ، نزهة القاری ج ۴ ص ۲۷، طبقات وغیرہ)

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نواں باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ بنت الحارث بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج میں سے تھیں آپ کا حقیقی نام برہ تھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بدل کر جویریہ رکھا آپ نہایت عبادت گزار اور ذکر و فکر میں مشغول رہتی تھیں (مدارج) آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے۔

جویرۃ بنت الحارث بن ابی ضرار بن جیب بن عائذ بن مالک بن جذیمۃ بن سعد بن عمرو بن ربیعۃ بن حارثۃ بن عمرو مزیقیا خیال رہے جزیمۃ مصطلق چونکہ عمرو ابو خزاعہ ہیں اس لئے آپ خزاعیہ مصطلقیۃ ہیں۔ (اسد الغابہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ کا خواب •

سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں آنے سے قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ یثرب کی طرف سے چاند نازل ہوا اور میری گود میں آ گرا میں نے یہ واقعہ کسی سے ذکر نہ کیا۔ یہاں تک کہ بنو مصطلق پر حملہ ہوا اور ہم قیدی بنا کر مدینہ لائے گئے تو میرے خواب کی تعبیر یہ ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھے آزاد فرما کر اپنے حبالۂ عقد میں لے لیا۔

غزوۂ بنی مصطلق

یہ غزوہ ۵ ہجری کو واقع ہوا جس کا سبب یہ تھا کہ حاکم بن ضرار نے بعض قبائل عرب کو دعوت دی کہ اکھٹے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے خلاف جنگ کریں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے خبر پا کر حضرت بریدہ کو بھیجا تا کہ خبر لائیں جب آپ ان کے پاس گئے تو کہا کہ سننے میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیا ہے کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کے خلاف جنگ کی دعوت دے رہے ہو اگر ایسا ہی ہے تو میں تمہاری معاونت کروں گا وہ لوگ یہ سن کر بریدہ کی تکریم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہاں ہمارا جنگ کرنے کا پختہ ارادہ ہے آپ نے کہا تو مجھے اجازت دو کہ میں اپنے آدمی اکھٹے کروں او رتیاری کر کے تمہارے ساتھ آملوں اس بہانہ سے حضرت بریدہ وہاں سے نکل آئے اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمتِ اقدس میں حقیقتِ حال بیان کی اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے لشکر کو تیار فرمایا اور حضرت زید کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کیا اور غزوہ کے لئے نکل پڑے مہاجرین کا علم شیرِ خدا کو دیا پھر حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جب کہ انصار کا جھنڈا اسعد بن عبادہ کو دیا اس لشکر میں مہاجرین کے تیس ۳۰ جب کہ انصار کے ۲۰ گھوڑے تھے جب یہ خبر حارث کو پہنچی کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم لشکر اسلام کے ساتھ اس طرف آرہے ہیں اس سے بنی المصطلق کے دلوں پر رعب طاری ہوا اور لوگوں کا اجتماع منتشر ہو گیا اب حارث کے پاس سوائے بنی المصطلق کے کوئی نہ تھا اس سفر میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ حضرت سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں لشکرِ اسلام نے چاہ مریسیع پر پڑاؤ ڈالا کفار نے بھی لشکر کو ترتیب دینے کے بعد میدان جنگ میں قدم رکھا حضرت عمر کو حکم دیا گیا کہ وہ کفار پر اسلام پیش کریں لیکن کفار نے اسلام لانے سے انکار کر دیا اس پر لشکرِ اسلام نے یکبارگی کیساتھ حملہ فرمایا جس سے مشرکوں کا علمبردار مارا گیا اور انہوں نے شکست کھائی دس افراد مارے گئے باقی تمام مرد و عورتیں بمع بہت سے جانور اور بکریاں مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بھی انہیں اسیرانِ مصطلق میں سے تھیں۔ (مدارج)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں

حضرت عروہ بن زبیر اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتی ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بنو مصطلق کی قیدیوں کو تقسیم فرمایا تو سیّدہ جویریہ ثابت بن قیس بن شماس کے حصہ میں آئیں فکاتبته علی نفسها تو آپ نے ان سے کتابت کرلی سیّدہ فرماتی ہیں کہ کانت امرأة حلوة ملاحة سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا ایک بڑی شیریں، ملیح اور حسن و جمال کی پیکر خاتون تھیں جو کوئی آپ کو دیکھتا تو فدا ہو جاتا فرماتی ہیں کہ میرے دل میں آتشِ غیرت بھڑکی کہ ایسا نہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم ان سے نکاح فرمالیں اور ایسا ہی ہوا۔

چنانچہ لما دخلت علی رسول صلی اللہ علیہ وسلم قالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا جویرۃ بنت الحارث سید قومه وقد اصابتنی البلاء...... کہ اے اللہ کے رسول میں جویریہ بنت حارث ہوں جو کہ اپنی قوم کے سردار ہیں اور تحقیق مجھے ایک مصیبت پہنچی ہے کہ ثابت بن قیس کے حوالے کی گئی ہوں اور میں نے ان سے عقد کتابت کیا ہے اور مال ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہوں فاعنی علی کتابتی لہٰذا آپ میری بدل کتاب کی ادائیگی میں مدد فرمایئے نیز میں آپ کی بارگاہ میں مسلمان ہو کر حاضر ہوئی ہوں اشهد ان لا اله الا اللّٰه و اشهد ان محمد رسول اللّٰه سبحان اللّٰه اللہ کے رسول نے فرمایا او خیر من ذلک اودی فیک کتابک واتزوجک کہ کیا میں اس سے بہتر تمہارے ساتھ سلوک نہ کروں کہ میں آپ کا بدلِ کتابت ادا کر کے آپ کو اپنی زوجیت کا شرف بخشوں عرض گذار ہوئیں نعم ہاں حضور پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ایسا ہی فرمایا جب یہ خبر لوگوں کو پہنچی کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کو شرف زوجیت عطا فرمایا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ حرمِ نبوی کے عزیز و اقارب کو قید رکھنا مناسب نہیں ہے فارسلوا ما کان فی ایدیھم من بنی المصطلق پس جس کے ہاتھ جو قیدی تھا صحابہ نے سب کو آزاد فرما دیا وقد اعتق مائۃ اھل بیت من بنی المصطلق اس دن بنو المصطلق کے سو قیدی آزاد کیے گئے۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ مزید فرماتی ہیں کہ فما اعلم امرأۃ اعظم برکۃ منھا علی قومھا کہ میرے علم میں جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم میں کوئی بھی خیر و برکت والی عورت نہیں ہے خیال رہے سیّدہ رضی اللہ عنہا کا حقِ مہر چار سو درہم مقرر ہوا ایک قول یہ بھی ہے کہ بنی المصطلق کے قیدیوں کی آزادی مہر مقرر ہوا اس وقت آپ کی عمر شریف ۲۰ سال تھی۔(اسدالغابہ الجزء السابع و المدارج الشریف)

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کا قبول اسلام

آپ کے والد کے اسلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب ان کو اپنی جگر کے قیدی بن جانے کی خبر ملی تو اپنے ساتھ بہت سے اونٹوں کو لے کر حضور کی بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے لیکن جب مدینہ کے قرب میں پہنچے تو دو اونٹ جو کہ بہت زیادہ محبوب تھے ان کو ایک گھاٹی میں چھوڑ کر چلے گئے اور خیال یہ تھا کہ یہ دونوں اس طرح فدیہ سے بچ جائیں گے تو واپس لے چلوں گا اس کے بعد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اونٹ پیشِ خدمت کیئے اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ دو اونٹ کم ہیں جو کہ فلاں گھاٹی میں چھپا کر آئے ہو یہ سنتے ہی حارث نے کلمہ شہادت و رسالت پڑھا اور مسلمان ہو گئے اور کہا کہ اونٹوں کے بارے میں میرے سوا کسی کو علم نہ تھا اور اگر آپ اللہ کے رسول نہ ہوتے تو اس بات سے مطلع نہ ہوتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی عبادت گزاری

اُمّ المؤمنین بڑی نیک سیرت اچھے اخلاق کی مالک اور عبادت گزار خاتون تھیں رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کسی روز آپ کے پاس تشریف لائے اس وقت آپ مصلی پر عبادت میں مشغول تھیں پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم وقت چاشت تشریف لے جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ آپ وہی تشریف فرما تھیں اس پر حضور نے پوچھا کہ جب میں باہر گیا تھا اس وقت سے اب تک تم اسی حالت میں بیٹھی ہو عرض کی جی ہاں حضور تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جب میں باہر گیا تھا اس وقت سے لے کر اب تک میں نے چار کلمات پڑھے ہیں جو کچھ تم نے اس وقت تک پڑھا ہے اگر اس سے موازنہ کریں تو یقیناً وہ چار کلمے زیادہ وزنی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ونفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ.

گویا حضور فرما رہے ہیں کہ ان کلمات کو بھی اپنے ذکر واذکار میں شامل کرلیں۔(مدراج)

مسند امام احمد بن حنبل کی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ کو ان کلمات کی تعلیم دی۔

سبحان اللہ عدد خلقہ ثلاث مرات

سبحان اللہ زنۃ عرشہ ثلاث مرات

سبحان اللہ رضا نفسہ ثلاث مرات

سبحان اللہ مداد کلماتہ ثلاث مرات.(ج ۶ ص ۳۲۵)

یعنی ان میں سے ہر ایک کلمہ کو تین تین مرتبہ پڑھیں۔جب کہ ترمذی شریف کی روایت میں سبحان اللہ عدد خلقہ ، سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ (قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح واخرجہ مسلم ونسائی وابن ماجہ)(واللہ ورسولہ اعلم)

خیال رہے سیّدہ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا نکاح فرمانا جمعہ کے روز نقل ہے سیّدہ روزے دار تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے پوچھا کہ کل روزہ تھا عرض کی نہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا آنے والے کل کو ارادۂ روزہ ہے عرض گزار ہوئیں نہیں تو آپ نے فرمایا پھر آج کا روزہ بھی افطار کرلو۔(بخاری و مدارج)

مرویات اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا

آپ سے سات احادیث مروی ہیں دو بخاری دو مسلم میں اور باقی دوسری کتب میں ہیں(مدراج) آپ سے روایت کرنے والوں میں سے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ ابن عمر جیسے جلیل القدر صحابی رسول بھی ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین. (اسدالغابہ)

چند ایک مرویات

ا۔حضرت ابوایوب انصاری سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم آپ کے ہاں جلوہ افروز ہوئے اور اس وقت آپ روزے سے تھیں تو حضور نے فرمایا کہ کیا تم نے کل روزہ رکھا فقالت لا سیّدہ نے عرض کی نہیں فرمایا اتریدن ان تصومی غدا کیا تم کل کا روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو عرض گزار ہوئیں لا نہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا فافطری پس افطار کرلو۔

۲۔ام عثمان سیّدہ سے روایت کرتیں ہیں سیّدہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا من لبس ثوب حریر السبہ اللہ ثوبا من النار یوم القیمۃ کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس نے ریشم کا کپڑا پہنا تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کے کپڑے پہنائے گا۔

(رواھما امام احمد بن حنبل)

سیّدہ کا وصال

آپ نے مدینہ منورہ میں ۵۰/۵۶ھ کو رحلت فرمائی اس وقت آپ کی عمر شریف پینسٹھ ۶۵ سال تھی آپ کی نمازِ جنازہ مروان نے پڑھائی جو کہ حضرت امیر معاویہ کی طرف سے مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔(مدارج)

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ کے خویش واقارب

آپ کے والد گرامی کا تذکرہ گزر چکا عمرو بن حارث اور عبداللہ بن حارث سیّدہ کے بھائی جب کہ عمرہ بنت حارث آپ کی بہن ہیں۔

عمرو بن الحارث

ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے عمرو بن الحارث بن ابی ضرار بن عائذ بن مالک بن جزیمہ انہوں نے اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن مسعود سے روایت لی ہے اسی طرح زینب زوجۂ ابن سعود سے بھی روایت لینے کا قول ہے لیکن اس کے بعد الاصابہ میں فرمایا کہ ابن قطان نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ حضرت زینب زوجۂ ابن مسعود سے روایت یہ دوسرے عمرو بن الحارث ہیں واللہ ورسولہ اعلم (الاصابہ ج۴ ص ۵۰۸/۹)

عبداللہ بن الحارث

ان کا نسب بھی وہی ہے جو کہ عمرو بن الحارث کا ہے یہ بھی اُمّ المؤمنین کے ساتھ قیدی بن کر آئے تھے یا پھر یہ فدیہ لے کر آئے تھے اور راستے میں ایک اونٹ گم کر دیا تھا یہ قول دلالت کرتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ اونٹ والا قصہ آپ کا ہے جب کہ پہلا والا آپ کے والد کی طرف دال ہے واللہ ورسولہ اعلم (الاصابہ ج۴ص ۴۲)

عمرہ بنت الحارث

اُمّ المؤمنین کی بہن ہیں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا

الدنیا خضرۃ حُلوۃ فمن اصاب منھا من شئی من حلہ بورک لہ فیہ و رُبّ متخوّض فی مال اللّٰہ ومال رسولہ لہ النّار یوم القیمۃ

(الاصابہ ج۸ ص ۲۴۳)

یعنی دنیا تر و تازہ و میٹھی ہے اگر کوئی شخص اس میں سے حلال حاصل کرے تو اسے برکت دی جائے گی اور بہت سے لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے مال میں (ناجائز تصرف وطریقے سے) گھسنے والے ہیں تو ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہے۔

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دسواں باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج میں سے سیّدہ امّ حبیبہ بھی ہیں آپ کی ولادت بعثت سے ۱۷ سال قبل ہوئی آپ کا نام رملہ یا پھر ہند تھا سلسلۂ نسب یوں بیان کیا گیا ہے رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیۃ بن عبد شمس الاموی یہ آپ کی کنیت امّ حبیبہ ہے اور اسی سے آپ زیادہ مشہور ہیں آپ کی والدہ صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ ہیں۔

آپ حضرت عثمان بن عفان بن العاص کی پھوپھی حضرت معاویہ کی حقیقی جب کہ حضرت عثمان غنی کی پھوپھی زاد بہن تھیں ابتدائے اسلام میں ایمان لے آئی تھیں اور حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی تھی پہلے آپ عبیداللہ بن جحش کی زوجیت میں تھیں ان کے ہاں ایک لڑکی تولد ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا اور اسی سے آپ کی کنیت امّ حبیبہ پڑھ گئی بعد میں عبیداللہ بن جحش مرتد ہو گیا اور دینِ یہودیت کی طرف راغب ہو گیا اور اب خواب شراب پینے لگا اور اسی حالت میں مر گیا۔

سیّدہ کا خواب

اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ رأیت فی المنام کان زوجی عبیداللہ بن جحش باسوء صورۃ ففزعت فاذا بہ قد تنصر (الاصابہ) میں نے اپنے شوہر عبیداللہ بن جحش کو بہت بری صورت میں دیکھا تو میں گھبرائی پس وہ منکر عن الاسلام ہو کر نصرانی بن گیا۔

سیّدہ کا خواب و نکاح

فرماتی ہیں کہ مجھے ایک خواب میں کوئی آدمی دکھائی دیا جو مجھ کو اُمّ المؤمنین کہہ کر پکار رہا تھا اس سے میں نے تعبیر لی کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آؤں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گی۔(مدارج)

سیّدہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے حبالہ عقد میں

چونکہ حضرت ام حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا قدیم الاسلام خواتین میں سے تھیں اس وجہ سے آپ نے اسلام کی خاطر بہت اذیتیں برداشت فرمائیں حتیٰ کہ آپ نے اپنے سابقہ شوہر کیساتھ حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی لیکن آپ کا شوہر اسلام سے منحرف ہوگیا جیسا کہ ماقبل گزرا اس سب کے باوجود سیّدہ صبر و استقامت کا پہاڑ بن کر اپنے اوپر آنے والی ہر آزمائش کو برداشت کرتی رہیں کہ اچانک آپ کی قسمت کے ستارے کو حد درجہ کا عروج ہوا کہ اللہ کے رسول نے اپنی زوجیت میں آپ کو لینے کا ارادہ فرمایا سبحان اللّٰہ اللہ نے اپنے نبی کی زوجیت کے لئے کیسی کیسی زکیہ خواتین کا انتخاب فرمایا کہ جن کی مثال پیش کرنا مشکل ہے چنانچہ سیّدہ فرماتی ہیں کہ جب میری عدت گزری تو حضرت نجاشی کی طرف سے حضرت ابرھہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے نکاح کا پیغام لے کر آئی جس کو سیّدہ نے نہ صرف قبول فرمایا بلکہ خوشی سے بہت مال و زیورات سے بھی نوازا۔

خیال رہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے عمرو بن امیہ فہری رضی اللّٰہ عنہ کو نجاشی کی طرف بھیجا تھا کہ امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا کو حضرت نجاشی میرا نکاح کا پیغام دیں اور نکاح بھی کریں اس پر حضرت نجاشی نے اپنی کنیز ابرھۃ کو سیّدہ کی طرف بھیجا جس کو آپ نے بخوشی قبول فرمایا فارسلت الی خالد بن سعید بن العاص بن امیة فوکلته فاعطیت ابرهة سوارین من فضة اس پر سیّدہ نے حضرت خالد بن سعید بن عاص کو اپنا وکیل بنا کر بھیجا اور ابرھۃ کو اپنے دو چاندی کے کنگن عطا فرمائے اور حضرت خالد بن سعید بھی ان دنوں حبشہ ہی میں تھے اس کے بعد حضرت نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ و دیگر مسلمانوں کی موجودگی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں خطبۂ نکاح پڑھا۔

خطبۂ (اولیٰ) نکاح

اس مسرّت وشادمانی کے موقع پر حضرت نجاشی نے جو خطبہ ارشاد فرمایا الاصابہ میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے کہ......

اما بعد فان رسول صلی اللّٰه علیه وسلم کتب الی ان ازوجه ام حبیبة فاجبت و قد اصدقتها عنه اربعمائة دینار.

ترجمہ:۔اللہ کی تعریف وثناء کے بعد بے شک اللہ کے رسول صلی اللّٰه علیه و سلم نے میری طرف لکھا کہ میں آپ کا نکاح امّ حبیبہ سے کروں تو ام حبیبہ نے قبول فرمایا اور تحقیق میں حضور صلی اللّٰه علیه و سلم کی طرف سے امّ حبیبہ کا حق مہر چار سو دینار ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضرت نجاشی نے چار سو درھم ڈال دیئے پھر حضرت خالد بن سعید نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا

خطبۂ ثانی

قداجبت الی مادعا الیه رسول صلی اللّٰه علیه وسلم وزوجته ام حبیبة .

ترجمہ:۔تحقیق جس بات کی طرف حضور صلی اللّٰه علیه و سلم نے بلایا اس کو میں نے قبول کیا (یا پسند کیا) اور میں نے حضور صلی اللّٰه علیه و سلم کا نکاح امّ حبیبہ کے ساتھ کیا۔

اس کے بعد آپ نے وہ دینار لے لئے و عمل لهم النجاشی طعاما فاکلوا حضرت نجاشی نے دعوتِ ولیمہ فرمائی اور لوگوں نے کھانا تناول فرمایا۔

جب کہ مدارج وغیرہ میں خطبہ کے یہ الفاظ ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطبۂ نکاح قرأہ النجاشی

الحمدللّٰه الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار اشھدان لاالہ الااللّٰہ وان محمداعبدہ ورسولہ ارسلہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون۔

اما بعد! فقد احببت الی مادعی الیہ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقد اصدقتھا اربعمائۃ دینار اذھبا

دیگر روایات

الحمد للّٰہ الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر اشھدان لاالہ الااللّٰہ واشھدان محمدا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وانہ الذی بشربہ عیسیٰ ابن مریم۔

امابعد

فان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کتب الی ان ازوجہ ام حبیبۃ بنت ابی سفیان فاجبت الی مادعا الیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقد اصدقتھا اربع مائۃ دینار۔

ترجمہ روایت اولیٰ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو مالک، قدوس، سلامتی دینے والا امن دینے والا ڈرانے والا غالب ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا ہے میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اس کے بندۂ خاص اور رسول ہیں جن کو اللہ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ رسول بنا کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مبعوث فرمایا تاکہ آپ کے دین کو تمام ادیان پر غالب فرمائے اگرچہ مشرک نہ پسند کریں۔

امابعد!

تحقیق میں نے قبول و پسند کیا اس کو جس کی طرف حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بلایا اور میں نے ام حبیبہ کا (حضور کی طرف سے) حقِ مہر چار سو سونے کے دینار ادا کئے۔

ترجمہ روایت ثانیہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے مختص ہیں جو کہ مالک، پاک، سلامتی دینے والا، امن عطا فرمانے والا، نگہبان، سب سے غالب، جبار، متکبر ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ و سلم اللہ کے رسول ہیں اور بے شک آپ وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ ابن مریم نے بشارت دی تھی۔

امابعد!

بے شک حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھے لکھا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا نکاح ام حبیبہ بنتِ ابوسفیان سے کروں پس انہوں نے اس کو پسند کیا جس کی طرف حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بلایا اور چار سو دینار میں نے اپنی طرف سے ام حبیبہ کو حق مہر ادا کئے۔

خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے الفاظ مدارج شریف میں اس طرح ہیں۔

خطبہ نکاح قرءہ خالد بن سعید

الحمدللہ احمدہ واستعینہ واستغفر اللہ واشھدان لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اما بعد!

فقد اجبت الی مادعی رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم وزوجتہ ام حبیبۃ بنت ابی سفیان فتبارک اللّٰہ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی حمد کرتا ہوں اس کی مدد طلب کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلمصلی اللّٰہ علیہ و سلم اللہ کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں اللہ نے آپ کو ہدایت اور دینِ حق کیساتھ بھیجا تاکہ آپ کے دین کو تمام ادیان پر غالب فرمادے اگرچہ یہ مشرکوں کو ناپسندیدہ ہے۔

امابعد!

تحقیق میں پسند (قبول) کرتا ہوں اس چیز کو جس کی طرف حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دعوت دی الہذا میں نے امّ حبیبہ بنت ابوسفیان کا نکاح حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے کیا پس اللہ تبارک وتعالیٰ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر کثرت سے برکتیں نازل فرمائے۔(مسند امام احمد بن حنبل ج٦ ص ٤٢٧ ، الاصابہ ج٨ ص ١٤١ ، مدارج ٢ ص ٦٥٨ وغیرہ کتب)

اُمّ المؤمنین سیّدہ امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرا حق مہر مجھ تک پہنچا تو اس میں سے میں نے ابرھۃ کنیز کو مزید پچاس دینار دیئے لیکن ابرھۃ نے نہ صرف دینار لوٹائے بلکہ جو کچھ میں نے پہلے ان کو عطیہ دیا تھا اسے بھی واپس کردیا اور کہا کہ بادشاہ نے اسی کی تاکید فرمائی نیز اس وقت تک آپ مسلمان ہوچکی تھیں سیّدہ فرماتی ہیں کہ ثم جاء تنی من الغد بعود و ورس وعنبر و زباد کثیر اگلے دن عود، ورس، عنبر، زباد بہت ساری خوشبوئیں لائیں جن کو میں اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ لے کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں آئی بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ ابرھتہ عرض گزار ہوئیں کہ میرا اسلام حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں عرض کرنا نیز یہ بھی بتانا کہ میں آپ کے دین کی پیروکار ہو چکی ہوں چنانچہ میں نے ابرھتہ کا سلام حضور کی بارگاہ میں پہنچایا اور آپ نے اس کا جواب دیا اور یہ ۶/۷ھ تھی۔

اور پھر حضرت نجاشی نے سیّدہ کو شرجیل بن حسنہ کیساتھ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں بھیجا۔(الاصابہ ج۸ ص ۱)

سیّدہ کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے محبت اور والد پر شدّت

اُمّ المؤمنین کے والد ابو سفیان جو کہ اس وقت مشرّف با سلام نہ ہوئے تھے ایک دفعہ تجدیدِ صلح کے لئے مدینہ منورہ میں اپنی صاحبزادی کے گھر پہنچے جب ابو سفیان حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے بستر پر بیٹھنے لگے تو اُمّ المؤمنین نے فوراً بستر اٹھالیا اس پر ابو سفیان نے کہا کہ کیا تم نے بستر کو میرے قابل نہ سمجھا یا پھر مجھے بستر کے قابل نہ گردانا اس پر اُمّ المؤمنین نے جواب دیا بل ھو فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانت امرأ نجس مشرک بلکہ وہ تو اللہ کے رسول کا بستر ہے اور تو ناپاک و مشرک ہے اس پر ابو سفیان نے کہا لقد اصابک بعدی شر میرے بعد تو برائی میں مبتلا ہو گئی ہے۔(الاصابہ)

پابندیٔ حکم رسول صلی اللہ علیہ و سلم

بخاری کتاب الجنائز میں امام بخاری روایت فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو سفیان کا وصال ہو گیا تو اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تین دن گزرنے پر خوشبو منگوا کر استعمال فرمائی اور فرمایا کہ باوجود یکہ اس کی مجھے حاجت نہ تھی لیکن چونکہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو میں نے فرماتے سنا کہ کسی عورت پر جو کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے جائز نہیں کہ وہ کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی فوتگی پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ بیوی پر شوہر کے وصال کی صورت میں چار ماہ دس دن سوگ ہے۔ مسند امام احمد میں ہے کہ اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کوئی بھی مسلمان نہیں جو کہ کامل وضو کر کے اللہ کے لئے بارہ رکعت پڑھے اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا فرماتی ہیں جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ ارشاد سنا اس وقت سے ہمیشہ میں بارہ رکعتیں پڑھتی ہوں۔ (ج ۶ ص ۳۲۷)

آپ کی خیر خواہی

اُمّ المؤمنین نہایت نیک خاتون اور ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہ رہتی تھیں جس کا اندازہ بخاری شریف کی روایت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں کہ اے اللہ کے رسول آپ میری بہن سے نکاح فرمالیں اس پر سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ کیا تمہیں یہ پسند ہے آپ عرض کرتی ہیں کہ میں ایک ہی تو آپ کی زوجہ نہیں ہوں اور میں پسند کرتی ہوں کہ خیر میں میری بہن میری شریک ہو تو حضور نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں۔ (بخاری کتاب النکاح)

نیز اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب اُمّ حبیبہ کا وصال کا وقت ہوا تو آپ نے مجھے بلوا کر فرمایا کہ قد یکون بیننا مایکون بین فتحللینی من ذلک فحللتها و استغفرت لها یعنی میرے اور آپ کے مابین وہ تعلقات تھے جو سوکنوں کے آپس میں ہوا کرتے ہیں پس آپ اس وجہ سے اپنے حقوق میرے لئے حلال کر دیں مجھے معاف فرما دیں پس میں نے معاف کر دیا اور استغفار کیا اس پر آپ نے فرمایا کہ

سررتنی سرک اللہ کہ آپ نے مجھے خوش فرمایا اللہ آپ کو خوش فرمائے سیّدہ فرماتی ہیں اسی طرح آپ نے سیّدہ اُمّ سلمہ کو بھی بلوا کر یہی فرمایا (الاصابہ ج۸ ص ۱۴۲) جس سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پتہ چلتا ہے کہ آپ بہت ہی پاکیزہ ذات، حمیدہ صفات جواد اور عالی ہمت تھیں۔ (مدارج)

مرویات امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ سے مرویات احادیث کتب متداولہ میں پینسٹھ ۶۵ ہیں جن میں سے دو متفق علیہ ایک تنہا مسلم میں اور باقی دیگر کتب میں ہیں۔ (مدارج)

آپ سے حدیث روایت کرنے والوں میں سے آپ کی صاحبزادی حبیبہ اور بھائی معاویہ اور عتبہ اور آپ کے بھتیجے عبداللہ بن عتبہ بن ابی سفیان کے علاوہ ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ بن اخنس ثقفی (اور یہ آپ کے بھانجے ہیں) اور صفیہ بنت شیبہ، زینب بنت امّ سلمۃ عروہ بن زبیر بھی شامل ہیں۔ (الاصابہ ج۸ ص ۱۴۲)

چند ایک روایات

☆۱۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے فرمایا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی رفیقہ حیات اُم المؤمنین حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اُمّ المؤمنین نے فرمایا کہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایحل لامرأۃ تومن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اسے جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ شوہر پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجنائز)

☆۲۔ حضرت ابوالجراح مولیٰ امّ حبیبہ اُمّ المؤمنین سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلاۃ کمایتوضئون میں نے اللہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ اگر ہم کو اپنی امت کا مشقت میں پڑنا گراں نہ ہوتا تو ہم ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتے جیسا کہ وضو کرتے ہیں۔

(رواہ امام احمد بن حنبل ج٦ ص ٣٩٥)

☆ ٣۔ عنبسہ بن ابی سفیان اُمّ المؤمنین امّ حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشر سجدۃ سوی المکتوبۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ جس نے دن رات میں بارہ رکعت علاوہ فرض نماز کے نفل پڑھے اس کے لئے جنت میں گھر بنایا گیا ہے۔

(رواہ امام احمد بن حنبل فی مسندہ ج٦ ص ٣٢٦)

☆ ٤۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ امّ حبیبہ بنت ابی سفیان نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے آپ نکاح فرمالیں تو حضور نے فرمایا کہ اوتحبین ذالک کیا تم اس کو پسند کرتی ہو فقلت نعم لست بمخلیۃ واحب من شارکنی فی خیر اختی میں عرض گزار ہوئی جی ہاں آپ کے لئے تنہا میں ہی نہیں ہوں اور میں پسند کرتی ہوں کہ خیر میں میری بہن میری شریک ہو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ذالک لا یحل لی تو حضور نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں۔ (بخاری کتاب النکاح)

وصال

آپ کے وصال میں علماء کا شدید اختلاف ہے چنانچہ الاصابہ میں ہے کہ ماتت بالمدینہ منہ اربع واربعین جزم بذلک ابن سعد وابو عبید یعنی اُمّ المؤمنین کا وصال مدینہ منورہ میں ۴۴ھ کو ہوا اس پر ابن سعد اور ابوعبید نے جزم فرمایا ہے جب کہ ابن حبان اور ابن قانع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے ۴۲ھ کا قول کیا اور ابن ابی خیثمہ ۵۹ھ کے قائل ہیں وھو بعید (الاصابہ ج۸ ص ۱۴۲)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف میں ۴۰/۴۴ ہجری میں بقول صحیح آپ کا وصال ہوا تھا۔

دیگر ایک قول یہ بھی ہے کہ اُمّ المؤمنین کی رحلت شام میں ہوئی۔(مدراج شریف)

خویش واقارب

حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ

یہ اُمّ المؤمنین کے والدِ گرامیٔ القدر ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے کاتبوں میں ان کا شمار ہوتا ہے ان کے دو فرزند تھے یزید اور معاویہ ابوسفیان کے علاوہ ابوحنظلہ بھی ان کی کنیت ہے واقعۂ فیل سے دس سال قبل ولادت ہوئی جب کہ وصال ۳۱/۳۲ ہجری مدینہ میں دورِ خلافتِ عثمان ذوالنورین میں ہوا جنت البقیع میں مدفون ہوئے حضرت معاویہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی عمر اٹھاسی یا پھر نوے سے کچھ زائد پائی یہ دورِ جاہلیت میں سردارانِ قریش میں سے تھے غزوۂ احد اور خندق میں سپہ سالارِ کفار تھے فتح مکہ کے روز حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا تھا کہ کیا تمہارے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ تم شہادت دو کہ لاالٰہ الا اللہ تو ابوسفیان چپ ہو رہا اور دوبارہ جب کہا گیا تو اس نے جواباً کہا کہ ابھی تک مجھے یہ یقین نہیں ہوا اور مجھے اس میں شک ہے ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ ابوسفیان کے دل میں آیا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کے باعث محمد صلی اللہ علیہ و سلم کو ہم پر غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اس نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔

روزِ طائف ان کی آنکھ میں تیر لگا جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو یہ خواہش کرتا ہے کہ تمہاری آنکھ کی روشنی کے لئے دعا کروں یا اگر تجھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنت طلب ہے تو پھر صبر کرو اس نے کہا مجھے جنت کی خواہش ہے پھر جنگِ یرموک میں دوسری آنکھ بھی ختم ہوگئی۔

حضرت ہندہ والدۂ امِّ حبیبہ

آپ ہندہ بنت عتبہ ہیں حضرت ابوسفیان کی زوجہ اور اُمّ المؤمنین کی والدہ ہیں اسلام سے مشرّف ہونے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو تکلیف دینے میں بہت مشہور تھیں بالخصوص غزوۂ احد میں حضرت سیّد الشہداء کا آپ ہی نے مثلہ کیا تھا چنانچہ جب حضرت وحشی نے آپ کو شہید کیا تو آپ کا سینہ چاک کیا اور کلیجہ نکال کر حضرت ہندہ کو پیش کیا انہوں نے کلیجہ کو کچا چبایا پھر حضرت کی نعش پر آئیں اور چھری سے آپ کے گردے، کان، ناک اور اعضائے نہانی کاٹے اور سب کو ایک دھاگے میں پرو کر اپنے گلے کا ہار بنایا اور اپنا طلائی ہار حضرت وحشی کو انعام میں دیا اور مکہ میں پہنچ کر مزید دس اشرفیاں دینے کا وعدہ کیا اللہ کی شان یہ حضرت ہندہ جو کہ حضرت معاویہ و اُمّ المؤمنین کی والدہ ہیں جس نے آج یہ حرکت کی فتحِ مکّہ کے دن مسلمان ہوگئیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو معاف فرمادیا اور عہدِ فاروقی میں اسی ہندہ نے لشکرِ اسلام کیساتھ بڑی خدمات پیش فرمائیں اور بار بار کہتی تھیں کہ میں اپنے پرانے گناہوں کا کفارہ کر رہی ہوں جنگِ قادسیہ و یرموک میں حضرت ہندہ کے کارنامے تا قیامِ قیامت یادر ہیں گے خیال رہے جب فتحِ مکّہ ہوا تو جو خواتین بیعت کی خاطر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان میں حضرت ہندہ بھی تھیں اور آپ نے اپنے چہرہ پر نقاب ڈالا ہوا تھا جب اسلام قبول کر چکیں تو اپنے منہ سے نقاب ہٹادیا اور کہنے لگیں کہ میں ہندہ بنت عتبہ ہوں حضور نے فرمایا کہ مسلمان ہو کر آگئی ہو اچھا ہوا ہے پھر حضرت ہندہ نے اپنے گھر جا کر تمام بتوں کو توڑا اور کہنے لگیں کہ ہم یونہی تمہارے غرور اور فریب میں آئے ہوئے تھے پھر دو بکریاں بطورِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں بھیجیں اور معذرت کی کہ ہمارے پاس بکریاں تھوڑی ہیں اس پر حضور نے دعائے برکت فرمائی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے بکریوں میں بہت اضافہ فرمایا حضرت ہندہ خود کہا کرتی تھیں کہ یہ سب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دعا کی برکت ہے۔(مدارج وتفسیر نعیمی)

یزید بن ابوسفیان

یہ اُمّ المؤمنین اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی اور حضرت ابوسفیان کے فرزند ہیں ۱۲ھ میں حضرت صدّیق اکبر نے ان کو عامل بنایا تھا حضرت فاروق اعظم نے اپنی دورِ خلافت میں بھی حضرت معاذ بن جبل کی رحلت کے بعد ابوسفیان کو اوران کے وصال کے بعد یزید بن ابوسفیان کو حاکم بنادیا تھا اور آپ کی رحلت کے بعد حضرت معاویہ کو حاکم مقرر فرمایا تھا ایک روز حضرت یزید بن ابوسفیان نے اپنے پیٹ کی طرف دیکھ کر محسوس کیا کہ یہ پہلے سے بڑا ہوگیا ہے تو درہ (کوڑا) اٹھالیا اور کہا کہ کھال کافر ہو چکی ہے۔آپ کی وفات ۱۷ ہجری میں ہوئی۔(مدارج شریف)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان

آپ اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت ابوسفیان کے بیٹے اور جلیل القدر صحابیٔ رسول اور کاتبِ وحی ہیں آپ کا نام معاویہ کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے آپ کا والد کی طرف سے سلسلۂ نسب یوں ہے معاویہ ابن صخر ابن حرب ابن امیہ ابن عبد شمس ابن عبد مناف۔

جب کہ والدہ کی طرف سے سلسلۂ نسب یہ ہے معاویہ ابن ہندہ بنت عتبہ ابن ربیعہ ابن عبد شمس ابن عبد مناف جس سے پتہ چلا کہ آپ والد ووالدہ دونوں ہی کی طرف سے پانچویں پشت میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے مل جاتے ہیں اور چونکہ آپ اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی ہیں اس لحاظ سے آپ کا حضور سے دوہرا رشتہ ہوا نسبی اور سسرالی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء آپ کی ولادت ظہورِ نبوت سے آٹھ سال پہلے (اندازۃً) مکہ میں اور وفات ۶۰ ہجری کو ماہِ رجب دمشق میں لقوہ کی بیماری سے ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔(رسالۂ مبارکہ امیر معاویہ بتصرف و مدارج شریف)

۷ ہجری کو اسلام قبول فرمایا مگر والدین کے خوف کی وجہ سے اسلام کو مخفی رکھا فتح مکہ کے بعد جب آپ کے والدین اسلام لے آئے تو آپ نے اپنے اسلام کا اظہار فرمایا اور حضور کے ساتھ غزوۂ حنین میں شرکت فرمائی سیّدنا عبداللہ بن عباس و ابن عمر و ابن زبیر جیسے جلیل القدر صحابہ نے آپ سے احادیث روایت فرمائیں کل مرویات ایک سو تریسٹھ ہیں آپ مجتہدین صحابہ میں سے ہیں چنانچہ امام بخاری نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ سیّدنا عبداللہ ابن عباس سے کہا گیا کہ جناب امیر معاویہ کو کیا ہو گیا کہ وہ ایک رکعت ہی وتر پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ ٹھیک کرتے ہیں وہ فقیہ یعنی مجتہد ہیں نیز امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند شریف میں عرباض بن ساریہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ خدایا معاویہ کو کتاب (قرآن) اور علمِ حساب عطا فرما اور انہیں عذاب سے بچا ترمذی شریف میں عبداللہ ابن ابی عمیرہ مدنی سے روایت کی کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دعا کی اے اللہ معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے آپ خود فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مجھ سے فرمایا اے معاویہ جب تجھے کسی جگہ کا حاکم بنایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل و انصاف پر قائم رہنا مجھے اس وقت سے یقین ہو گیا تھا کہ مجھے حکومت کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔(ازالۃ الخفاء)

تمام علماء و محدثین نے آپکی ثناء و تعریف بیان فرمائی چنانچہ امام قسطلانی نے فرمایا معاویہ بڑے مناقب اور بڑی خوبیوں والے ہیں امام یافعی نے فرمایا کہ معاویہ حلیم، کریم، عاقل، کامل،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہت رائے سلیم والے تھے کسی نے عبداللہ ابن مبارک سے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن معاویہ اور عمر بن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ معاویہ کے گھوڑے کی ناک کا غبار جو حضور کے ساتھ جہاد کے موقع پر واقع ہوا وہ عمر بن عبدالعزیز سے ہزار گنا زیادہ اچھا ہے کیوں نہ ہو کہ معاویہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ خیال رہے حضرت عبداللہ ابن مبارک وہ بزرگ ہیں جن کے علم، زہد و تقویٰ اور امانت پر تمام امت متفق ہے اور آپ سے حضرت خضر علیہ السلام ملاقات فرماتے تھے۔(رسالۂ مبارکہ امیر معاویہ)

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگِ صفین کے زمانہ میں حضرت کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا قتلانا قتلا معاویة فی الجنة ہمارے اور معاویہ کے مقتولین سب جنتی ہیں نیز آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اخوانـنا بغوا علینا یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں ہم سے بغاوت کر بیٹھے۔

حضور سیّدی اعلیحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ اول ملوک اسلام اور سلطنت محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں اس کی طرف توریت مقدس میں بھی اشارہ ہے کہ مولده بمكة ومهاجره طيبة وملكه بالشام کہ وہ نبی آخر الزماں مکّہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی۔(اعتقاد الاحباب)

آپ کی امارت کی مدت ۴۳/۴۴ سال ہے حضور سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں دمشق فتح ہونے کے بعد وہاں کا گورنر آپ کے برادرِ اکبر یزید ابن ابوسفیان کو مقرر فرمایا ان کے وصال کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق نے حضرت امیر معاویہ کو ان کی جگہ گورنر مقرر فرمایا آپ کے بعد عثمان ذوالنورین نے بھی آپ کو پورے شام کا گورنر بنا دیا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح خلافتِ حضرت علی اور خلافتِ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے سارا عرصہ بھی حاکم رہے حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت حسن چھ ماہ خلیفہ رہے اگر چاروں خلفاء کی خلافت جمع کی جائے تو ساڑھے انتیس سال بنتے ہیں پھر حضرت امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ ماہ کا عرصہ بھی مل جائے تو کل مدت تیس سال ہو جاتی ہے جو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے فرمان کے عین مطابق خلافتِ راشدہ کی کل مدت ہے کیونکہ حضور کا ارشاد ہے کہ میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی پھر ملوکیت ہو جائے گی (مدارج شریف و فضائلِ صحابہ و اھل بیت) خیال رہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ بعد حضرت معاویہ سے چند شرائط پر صلح فرما کر حکومت ان کے سپرد فرما دی تو یوں آپ کی امارت مستقل ہو گئی۔

(مدارج)

تنبیہ

صحابۂ کرام کے باہم جو واقعات ہوئے ان پر اپنی رائے دینا یا کسی کو قصور وار بتانا سخت حرام ہے ہمیں تو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے جانثار سچے غلام اور شرف صحابیت سے مشرّف تھے حضور صدر الشریعہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ پر معاذ اللہ طعن وغیرہ کرنے والا حقیقتاً حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ بلکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم بلکہ اللہ عزوجل پر طعن کرتا ہے۔ (بہار شریعت)

اعتقاد الاحباب میں حضور سیّدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں جو حضرت معاویہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے نیز صدر الشریعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی و گمراہی اور استحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگر چہ چاروں خلفاء کو مانے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے آپ کو سنّی کہے مثلاً حضرت معاویہ اوران کے والد ماجد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اوروالدہ ماجدہ حضرت ہندہ اسی طرح حضرت سیّدنا عمرو بن عاص حضرت مغیرہ بن شعبہ وحضرت ابوموسیٰ اشعری حتیٰ کہ حضرت وحشی (جنہوں نے قبلِ اسلام حضرت حمزہ کوشہید کیا) اور بعد اسلام اخبث الناس خبیث مسیلمہ کذاب ملعون کوواصل جہنم کیاان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرّا ہےاوراس کا قائل (کہنے والا) رافضی ہےاگر چہ حضرات شیخین کی توہین کی مثل نہیں ہوسکتی کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکارفقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔(بھار شریعت)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چونکہ ان حضرات کے مناقب وفضائل میں احادیث مروی ہیں اس لیےان کے حق میں زبانِ طعن وتشنیع نہیں کھولتے اورانہیں ان کے مراتب پر رکھتے ہیں جوان کے لئے شرع میں ثابت ہیں ان میں کسی کوکسی پر ہوائے نفس سے فضیلت نہیں دیتےاوران کے مشاجرات میں دخل اندازی کوحرام جانتے ہیں اوران کے اختلاف کوامامِ ابوحنیفہ وامام شافعی جیسااختلاف سمجھتے ہیں ہم اہلسنّت کے نزدیک ان میں سے کسی صحابی پر بھی طعن جائز نہیں چہ جائیکہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ رفیع میں طعن کریں خدا کی قسم یہ اللہ اوررسول صلی اللہ علیہ و سلم کی جناب میں گستاخی ہے۔

(اعتقاد الاحباب)

نیز فرمایا

اللہ عزوجل اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کےارشادات سے(ہم اہل سنت نے)اتنایقین کرلیا کہ سب (صحابہ کرام) اچھےاور عادل وثقہ،تقی،نقی ابرار ہیں اوران (کی آپس میں مشاجرات وغیرہ کی) تفاصیل پرنظر گمراہ کرنے والی ہے۔(اعتقاد الاحباب)

حکیم الامت فرماتے ہیں کہ کوئی صحابی فاسق یافاجرنہیں سارے صحابہ متقی پرہیزگار ہیں کیونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن کریم نے ان سب کے عادل ومتقی ہونے کی گواہی دی اوران سے مغفرت وجنت کا وعدہ فرمایا چنانچہ فرمایا والزمهم كلمة التقوى وكانوا احق بها واهلها اللہ نے پرہیز گاری کا کلمہ ان سے لازم کردیا اور وہ اس کے مستحق تھے۔

ان الذين يغضون اصواتهم عند رسول الله اولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوىٰ جولوگ اپنی آوازیں اللہ کے رسول کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم میں پست رکھتے ہیں یہی وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا۔

اولئك مبرؤن مما يقولون لهم مغفرة ورزق كريم یہ ان الزاموں سے بری ہیں جولوگ کہتے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور اچھی روزی۔

وكلا وعدالله الحسنى اور سارے صحابہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمالیا۔

اولئك هم الصدقون یہ صحابہ سب سچے ہیں۔

رضی الله عنهم ورضوعنه اللہ ان سے راضی یہ اللہ سے راضی ہیں

وكره اليكم الكفر والفسوق والعصيان اللہ نے تمہارے دلوں میں کفر فسق اور گناہوں سے نفرت ڈال دی۔(رسالة مباركه امير معاويه)

اولئك عنها مبعدون وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔

لا يسمعون حسيسها وہ جہنم کی بھنک تک نہ سنیں گے۔

وهم في ما اشتهت انفسهم خلدون وہ ہمیشہ اپنی من مانی ، جی بھاتی مرادوں میں رہیں گے۔

لا يحزنهم الفزع الاكبر قیامت کی سب سے بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی۔

تتلقهم الملائكة فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هذا یومکم الذی توعدون یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل فرماتا ہے جو کسی صحابی پر طعن کرے وہ اللہ واحدِ قہار کو جھٹلاتا ہے۔(اعتقاد الاحباب)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت

آپ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی مبارک چادر اور قمیص اور کچھ موئے مقدس اور چند ناخن شریف بھی تھے آپ کی وصیت تھی کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی قمیص پہنائیں چادر میں لپیٹیں اور ان کی ازار مبارک او پر دے کر کفنایا جائے اور میرے سینہ میری ناک اور سجدہ گاہوں میں موئے مبارک ناخن مبارک رکھے جائیں پھر ارحم الراحمین کے حوالے کردیں۔(مدراج شریف و اسد الغابہ)

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیارہواں باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا مدینہ کے باشندے یہودیوں کے مشہور قبیلہ بنی نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے تھیں اور سیّدہ کا باپ بنو قریظہ کیساتھ قتل ہوا آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے

صفیۃ بنت حیی بن اخطب بن سعنۃ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن ابی حبیب (الاصابہ ج ۸ ص ۲۱۰) اسی طرح یہ سلسلہ حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام تک پہنچتا ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے برادر ہیں سیّدہ کی والدہ کا تعلق قبیلۂ قریظہ سے تھا۔

سلام بن مشکم کے نکاح میں

اُمّ المؤمنین کا پہلے نکاح سلام بن مشکم سے ہوا پھر کنانہ ابن ابی الحقیق سے ہوا کنانہ خیبر میں مارا گیا۔(نزھۃ القاری و مدارج)

سیّدہ کا خواب

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے سے قبل سیّدہ نے ایک خواب دیکھا تھا کہ چاند آپ کی گود مبارک میں آ گیا ہے تو جب آپ نے اس کا تذکرہ اپنی والدہ سے کیا فلطمت وجھھا تو اس نے آپ کے چہرہ پر تھپڑ مارا اور کہا انک لتمدین عنقک الی ان تکون عند ملک العرب یعنی تو گردن اٹھاتی ہے کہ شہنشاہِ عرب کی تو ملک ہو جائے سیّدہ کو آپ کی والدہ نے اس زور سے تھپڑ مارا تھا جس کا نشان آپ کے رخسار پر پڑ گیا اور جب سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں تو اس موقع پر حضور نے اس بارے پوچھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو واقعہ بتایا۔(الاصابہ ج ۸ ص ۲۱۰)

دیگر ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ کے چہرے میں ایک نشان دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے پوچھنے پر عرض گزار ہوئیں کہ ایک روز میں اپنے خاوند کی گود میں سر رکھے آرام کر رہی تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند میری گود میں آپڑا جب میں نے اپنے خاوند کو خواب سنایا تو اس نے مجھے اس زور سے تھپڑ مارا کہ جس کا نشان پڑ گیا اور کہنے لگا کہ یثرب کے بادشاہ کی آرزو کرتی ہو جب کہ ایک روایت میں خواب باپ کو سنانے کا بھی ذکر ہے۔

حسن و جمال کی پیکر

سیّدہ حسن و جمال میں یکتا علم و فضل میں یگانہ اور تحمل و بردباری میں بے مثل تھیں جب آپ مدینہ طیبہ آئیں تو آپ کا شہرہ سن کر عورتیں زیارت کے لئے گئیں اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کو دیکھنے تشریف لے گئیں جب واپس آئیں تو حضور نے پوچھا کیسی ہے آپ نے جواب دیا یہودیہ ہے فرمایا یہودیہ مت کہو۔

فانھا اسلمت وحسن اسلامھا کیوں کہ وہ اسلام لے آئی ہیں اور ان کا اسلام بہت اچھا ہے۔(نزھۃ القاری ج ۲ ص ۲۵۷ و الاصابہ)

اعزاز صفیہ رضی اللہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ و اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہما سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہا کرتیں تھیں آپ سے ہم حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں زیادہ معزز ہیں کیونکہ ہم حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بیویاں اور آپ کے چچا کی صاحبزادیاں ہیں جب یہ بات سیّدہ صفیہ کو پہنچی تو آپ رونے لگیں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجہ دریافت فرمائی تو عرض گزار ہوئیں کہ حضور عائشہ اور حفصہ میرے پاس آتی ہیں اور مجھے کہتی ہیں کہ ہم صفیہ سے بہتر ہیں کیونکہ ہم حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے نسبِ عالی سے ہیں اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ الاقلت و کیف تکونان خیرا منی وزوجی محمد وابی ھارون وعمی موسیٰ کہ آپ ان کو یہ کیوں نہیں کہہ دیتی ہو کہ تم دونوں مجھ سے بہتر کیسے ہو جب کہ میرے شوہر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم میرے والد ہارون علیہ السلام اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(الاصابہ ، مدارج ، نزھۃ القاری ، ترمذی)

سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا رشک

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا کرتی تھیں ایک روز آپ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں سیّدہ کی مذمت میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو تو صفیہ ہی کافی ہیں وہ یوں ہیں اور یوں ہیں اس پر سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا عائشہ تم نے وہ بات کہی ہے اگر اسے دریا میں ڈالیں تو اس کا بھی رنگ تبدیل ہو جائے۔(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۳۲۰ ، مدارج)

سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے عقدِ نکاح میں

فتح خیبر کے بعد جب مالِ غنیمت اکٹھا کیا گیا تو اسیرانِ خیبر میں سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں ابھی نئی نئی شادی شدہ جب کہ عمر سترہ سال تھی آپ کنانہ بن ابی الحقیق کی زوجیت میں تھیں وہ اور سیّدہ کا والد دونوں اور ان کے علاوہ خاندان کے کئی افراد مارے گئے علاوہ ازیں کئی قیدی ہوئے حضرت صفیہ بطورِ غنیمت حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں اس پر لوگوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم صفیہ حسین و خوبصورت ہے اور اپنے قبیلہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سردار کی بیٹی ہیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں اس لئے ان کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے مختص ہونا موزوں ومناسب ہے کیونکہ صحابہ میں دحیہ جیسے اور بہت ہیں لیکن غنیمت میں صفیہ جیسی کم ہیں اگر وہ دحیہ کے لئے مختص کی گئیں تو کئی صحابہ کی دل آزاری کا باعث ہوگا پس مصلحت اسی میں ہے کہ سیّدہ کو واپس کر کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم اپنے لئے مختص فرمالیں اس پر حضور نے حضرت دحیہ کو فرمایا کہ تم دیگر باندیوں میں سے کوئی لے لو ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ کی چچیری حضرت دحیہ کو دے دی گئی جب کہ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کو سات باندیوں کے عوض حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ سے خریدا پھر حضور نے سیّدہ کو آزاد فرما کر اپنی زوجیت کا شرف بخشا جب منزل صہباء پر آئے تو آپ نے سیّدہ سے زفاف فرمایا اور حضرت انس کو حکم دیا کہ جو لوگ بھی ملیں انہیں صفیہ کے ولیمہ کے لئے دعوت دو۔ (مدراج)

اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا ولیمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو قلعہ خیبر فتح کروادیا تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے سامنے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے حسن کا ذکر ہوا جن کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا اور آپ ابھی تک عروسی لباس میں تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کو اپنی زوجیت کے لئے پسند کیا پس انہیں لے کر چل دیئے یہاں تک کہ ہم سب صہباء کے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لئے حلال ہوگئیں پس حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ کو خلوت کا شرف عطا فرمایا پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر مالیدہ رکھ دیا گیا اور مجھے فرمایا کہ اپنے اردگرد جو حضرات تمہیں ملیں انہیں بلالو فکانت تلک ولیمته علی صفیة یہی حضرت صفیہ کا ولیمہ تھا۔ (بخاری شریف کتاب المغازی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک دوسری روایت میں فرمایا کہ حضور نے واپسی پر خیبر اور مدینہ کے مابین تین رات قیام فرمایا اور حضور کے ولیمہ کے لئے میں نے لوگوں کو مدعو کیا وما کان فیھا من خبز ولا لحم کہ دعوت ولیمہ میں روٹی اور گوشت وغیرہ کی قسم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت بلال کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھایا گیا فالقی علیہ التمر والاقط والسمن پھر اس پر کھجوریں پنیر اور کچھ گھی رکھ دیا گیا پس لوگ آپس میں کہنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے صفیہ کو امہات المومنین میں شامل فرمایا ہے یا پھر کنیز بنا کر رکھا ہے پھر کہنے لگے کہ امہات المومنین میں داخل فرمالیا گیا ہوگا تو سیّدہ کو پردہ کروایا جائے گا اور اگر صفیہ نے پردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائے گا کہ کنیز بنا کر رکھا ہے فلما ارتحل وطألھا خلفه ومدالحجاب کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم جب سوار ہوئے تو حضرت صفیہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور آپ پر پردہ ڈال دیا۔(بخاری کتاب المغازی)

علماء فرماتے ہیں کہ ایک بار اونٹ کو ٹھوکر لگی تو حضرت اُمّ المومنین زمین پر آرہیں پھر بھی سیّدہ پر کسی نظر کی نہ پڑی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ کا پردہ درست فرمایا ایک مرتبہ دوران سفر سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنھا کا اونٹ تھک کر رہ گیا حضور نے حضرت زینب کو فرمایا کہ آپ اپنا اونٹ صفیہ کو دے دو کیونکہ ان کا اونٹ تھک گیا ہے اس پر سیّدہ زینب کہنے لگیں کہ میں اس یہودیہ کو اپنی کوئی چیز بھی نہ دوں گی اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم ناراض ہوئے اور دو تین ماہ تک آپ کو اپنے شرف سے دور رکھا۔

ایک موقع پر سیّدہ صفیہ فرماتی ہیں کہ جب میں قیدی بن کر خدمتِ اقدس میں پیش ہوئی تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے زیادہ ناپسندیدہ میری نگاہ میں کوئی نہ تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے اعلیٰ کردار اور پاکیزہ اخلاق نے مجھ پر ایسا اثر فرمایا جب میں اٹھی تو حضور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے زیادہ محبوب اور کوئی میرے لئے نہ تھا۔

سیّدہ کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی معیت میں حج

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ کو ایام حج میں مقام منیٰ میں حیض (خواتین کی ماہواری کا خون) آیا جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں مسئلہ پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا احابستنا ھی کیا صفیہ ہمیں روکنے والی ہے اس پر صحابہ عرض گزار ہوئے انھا قد افاضت اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم اُمّ المؤمنین افاضہ فرما چکی ہیں یعنی آپ نے طواف زیارت فرمالیا ہے تو حضور نے فرمایا فلا اذا اب ہمیں رکنے کی ضرورت نہیں۔(ترمذی ج ۱ ص ۱۰۴ مکتبہ ضیاء القران ابوداؤد ج ۱ ص ۲۷۴ مطبع مجتبائی پاکستان لاھور) و فی روایۃ امام احمد بن حنبل حاضت صفیۃ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احابستنا ھی قلت انھا قدافاضت قبل ذلک قال فلا (امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۳۹)

سیّدہ صفیہ کی بردباری

اسحاق بن یسار فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے مخصوص قلعہ بنی ابی الحقیق کو فتح فرمایا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی چچازاد بہن کو لے کر آئے اور راستے میں آپ ان کو یہودیوں کے مقتولین کے پاس سے لے کر گزرے تو آپ کی چچیری نے اپنے مقتولین کو دیکھا تو اپنے چہرے کو ڈھانپ کر چیختے چلاتے ہوئے سر پر مٹی ڈالنے لگی (لیکن صفیہ نے بڑی بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی ایسا بے صبری والا عمل نہ کیا) جب ان دونوں کو حضور کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو حضور نے صحابہ کو فرمایا اعتزلوا ھذہ الشیطانۃ عنّی کہ اس شیطانہ کو مجھ سے دور کر دو اور حضرت صفیہ کو حضور صلی اللہ علیہ و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلمصلی اللہ علیہ و سلم نے چادر سے ڈھانپ لیا تو یہ معاملہ دیکھ کر صحابہ نے پہچان لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ صفیہ کو اپنے لیے چن لیا ہے۔

(الاصابہ ج۸ ص ۲۱۰)

سیّدہ صفیہ اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی رضا جوئی

حضرت اُمّ المؤمنین خود بیان فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی ازواج کیسا تھ حج فرمایا لیکن راستے میں میرا اونٹ بیٹھ گیا اس پر سیّدہ نے رونا شروع فرمایا جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو خبر پہنچی تو آپ خود سیّدہ کے آنسو پونچھتے تھے سیّدہ فرماتی ہیں کہ فجعلت تزداد بکاء وھو ینھا ھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم مجھ کو رونے سے منع فرماتے اس کے باوجود میرا رونا زیادہ ہوتا جب بہت زیادہ آنسو بہے تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سختی سے منع فرمایا اور لوگوں کو پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا باوجود یکہ آپ کا نزول فرمانے کا ارادہ نہ تھا۔

پس جب قافلہ والوں نے نزول فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے خیمہ لگایا گیا اور آپ اس میں تشریف فرما ہوئے اور وہ میری باری کا دن تھا۔ اب میری سمجھ میں نہ آیا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں کیسے حاضری دوں اور مجھ کو خوف تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے قلبِ اطہر میں میری طرف سے کوئی ناراضگی ہو فرماتی ہیں کہ پھر میں سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں گئی اور جا کر کہا کہ آپ کو اس بات کا علم ہے کہ میں کبھی بھی کسی کو کسی قیمت پر اپنی باری دینے کے لئے تیار نہیں ہوں لیکن میں اپنی باری آپ کو اس طور پر ہبہ کرتی ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم مجھ سے رضامند ہو جائیں پھر سیّدہ صدیقہ نے اپنی اس چادر کو کہ جس کو زعفران سے رنگا تھا لیا اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ فرمایا تا کہ اس کی خوشبو بڑھے اور اوڑھ کر حضور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خیمہ مبارک کا کنارہ اٹھایا تو حضور نے فرمایا مالک یا عائشة ان هذا ليس بيومك اے عائشہ تمہیں کیا ہوا آج آپ کی باری کا دن نہیں ہے اس پر سیّدہ نے ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء پڑھا پھر کوچ کرنے کے وقت حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت زینب کو فرمایا کہ اپنی سواری صفیہ کو دے دو انہوں نے کہا کہ اس یہودیہ کو میں اپنی چیز نہ دوں گی اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم سیّدہ رضی اللہ عنہا سے ناراض ہوئے اور آپ کو اپنے قرب سے فیض یاب نہ فرمایا حتیٰ کہ محرم و صفر بھی گذر گیا پھر ربیع الاول میں حضور سیّدہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما ہوئے۔(مسند امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۳۳۷ ، مدارج)

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی سیّدہ سے محبت

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کو جہاں دیگر ازواج بالخصوص صدیقہ و حفصہ رضی اللہ عنہما بہت زیادہ محبوب تھیں اسی طرح سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی بہت محبت فرماتے تھے اور آپ موقع بہ موقع آپ کی دلجوئی فرماتے تھے جیسا کہ ماقبل روایتوں میں بھی گزرا اسی طرح ایک دفعہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم مسجدِ نبوی شریف میں اعتکاف میں تھے کہ سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زیارت کرنے حاضر ہوئیں اور حضور سے تھوڑی دیر شرفِ کلام حاصل کیا پھر جب آپ واپس جانے لگیں تو حضور آپ کو دروازے تک چھوڑنے تشریف لے گئے چنانچہ بخاری شریف کتاب الاعتکاف میں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان صفية زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرته انها جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوره فی اعتكافه فی عشر الاواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم معها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یقلبها حتی اذا بلغت باب المسجد عندباب ام سلمة مرّ رجلان من الانصار فسلما علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال لهما النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی رسلكما انما صفية بنت حیی فقال سبحان اللّٰہ یارسول اللّٰہ و کبر علیهما فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا (الصحیح البخاری ج ا ص ۲۷۲)

حضرت صفیہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی اہلیہ محترمہ نے ان کو خبر دی کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زیارت کے لئے آئیں جب کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں مسجد میں معتکف تھے پس سیّدہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے تھوڑی دیر گفتگو فرمائی پھر اٹھ کر واپس مڑنے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم بھی انہیں واپس کرنے کے لئے آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب سیّدہ مسجد کے اس دروازے پر پہنچیں جو اُمّ سلمہ کے حجرے کے دروازے کے پاس ہے تو انصار کے دو صاحب (حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) گذرے اور حضور کی بارگاہ میں سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے دونوں کو فرمایا ٹھہرو یہ صفیہ بنت حیی ہیں پس دونوں صحابہ نے عرض کی سبحان اللہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اوران حضرات پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ ارشاد شاق وگراں گزرا اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے بدن میں جہاں جہاں خون پہنچنے کی جگہ ہے شیطان بھی پہنچتا ہے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کچھ (بدگمانی) نہ ڈال دے۔ سبحان اللہ اس سے یہ بات بخوبی معلوم کی جاسکتی ہے کہ سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو کس قدر محبوب ہیں کہ آپ کو الوداع فرمانے حضور صلی اللہ علیہ و سلم خود تشریف لائے حتیٰ کہ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلم مسجد میں جلوہ افروز تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ حاضر تھیں جب سب چلی گئیں تو حضور نے سیّدہ صفیہ سے فرمایا کہ جانے میں جلدی مت کرنا میں تمہیں پہنچادوں گا خیال رہے بخاری بدءالخلقاور مسند امام احمد میں ہے کہ سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں رات کو حاضر ہوئی تھیں۔

نیز حدیث کے اس جملہ سے کہ ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم انسان کے جسم مین جہاں جہاں خون پہنچتا ہے شیطان بھی پہنچ جاتا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیطان انسان کو بے قابو کر کے مسلّط ہوسکتا ہے جیسا کہ آسیب زدہ افراد میں مشاہدہ ہے اور یہ خود قرآن سے ثابت ہے جیسا کہ فرمایا یتخبطه الشیطان من المس وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو (نزھۃ القاری ج۵ ص ۱۵۲) پس شیطان انسان کو گمراہ کرنے اور اپنا مطیع کرنے کی قسم کھاچکا ہے چنانچہ نصِ قرآن ارشاد فرماتی ہے قال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولاضلنھم ولامنینھم ولامر نھم فلیبتکن اذان الانعام ولامر نھم فلیغیرن خلق اللہ.

بولا (شیطان) قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرا ہوا حصہ لوں گا قسم ہے میں ضرور سب کو بہکادوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔

(کنزالایمان سورۃ النساء)

بایں ہمہ اللہ کے نیک بندوں پر شیطان کا قابو نہیں چنانچہ ارشاد فرمایا ان عبادی لیس لک علیھم سلطن الامن اتبعک من الغوین بے شک میرے (ایمان دار) بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں (کافر جو تیرے مطیع وفرمانبردار ہوجائیں) نیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیطان خود بھی کہہ چکا کہ ولا غوینھم اجمعین الا عبادک منھم المخلصین ترجمہ اور ضرور میں ان سب کو (دلوں میں وسوسے ڈال کر) بے راہ کروں گا مگر جو ان میں چنے ہوئے بندے ہیں۔ (کنزالایمان سورۃ الحجر پ ۱۴)

یعنی جنہیں تو نے اپنی توحید و عبادت کے لئے برگزیدہ فرمالیا ان پر شیطان کا وسوسہ اور اس کا کید نہ چلے گا۔ (خزائن العرفان)

خیال رہے دور ھٰذا میں جہاں اور بہت سارے فتنوں نے سر اٹھایا وہاں ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ مرد عورتوں کا لباس اور ان کی طرح بات چیت حرکات وسکنات وزیب وزینت کرتے ہیں یہ سب اغوائے شیطان میں داخل ہے چنانچہ ولامرنھم فلیغیرن خلق اللّٰہ اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے (کنزالایمان سورۃ النساء) کے تحت صدر الافاضل خلیفۂ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور وغیرہ جلد میں پیوست کر کے نقش ونگار بنانا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے۔ (خزائن العرفان)

اس حدیث میں شک کی جگہ سے بچنے اور معاملات کو واضح وصاف رکھنے کی تلقین فرمائی کیوں کہ باوجود اس امر کے کہ صحابۂ کرام کے دلوں میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لئے جس درجہ کے پاک وصاف خیالات ہیں وہ کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتے ہیں بایں ہمہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان دونوں کے سامنے اصل صورت حال واضح فرمادی کہ میرے ساتھ میری زوجہ صفیہ ہیں اس پر دونوں انصاری صاحبان نے سبحان اللّٰہ کہا یعنی تعجب کا اظہار فرمایا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے متعلق ہم کسی حالت میں بھی بدگمان نہیں ہو سکتے خیال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے سیدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا اگر بالفرض وہ حضور علیہ السلام پر بدگمان ہوتے تو خوف تھا کہ کافر ہو جاتے اس بنا پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے دونوں انصاری صاحبان کو معاملہ کی وضاحت فرمادی۔(فیوض الباری)

اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو کہ اپنے آپ کو تہمت کی جگہوں ڈالتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا سیدہ کی دلجوئی فرمانا

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی مرض وفات کا زمانہ تھا تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئی انی و اللہ یانبی اللہ لوددت ان الذی بک بی کہ اے اللہ کے نبی مجھے یہ محبوب ہے کہ آپ کی بیماری مجھے لگ جائے فغمزن ازواجہ ببصرھن اس پر دیگر ازواج مطہرات نے اپنی آنکھوں سے اشارہ فرمایا حضور کو معلوم ہوا تو ناخوشی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ و اللہ انھا لصادقۃ قسم بخدا صفیہ اپنے دعویٰ میں سچی ہیں۔

(الاصابہ ج۸ ص ۲۱۲ ، مدارج ج۲ ص ۶۶۱)

سیدہ کا علم و فضل

اُمّ المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے تھیں جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے عقل اور کمال درجہ کا علم و فضل عطا فرمایا چنانچہ الاصابہ میں فرمایا کہ کانت صفیۃ عاقلۃ حلیمۃ فاضلۃ کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بڑی عاقلہ حلیم الطبع اور فضل والی تھیں۔

(ج۸ ص ۲۱۱)

یعلی بن حکیم صھیرہ بنت جیفر سے روایت کرتے ہیں کہ صھیرہ کہتی ہیں کہ ہم صبح کی نماز کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئیں تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دی تو سیّدہ کے پاس چند اور عورتوں کو پایا جو کہ کوفہ سے تعلق رکھتی تھیں وہ عورتیں کہنے لگیں کہ اگر تم چاہو تو آپ لوگ سوال کرو اور ہم سنیں یا ہم سوال کریں اور آپ لوگ سنیں تو ہم نے کہا کہ سلن آپ لوگ سوال کریں فسألن عن اشياء من امر المرأة وزوجها ومن امر الحيض کہتی ہیں کہ ان کوفی عورتوں نے سیّدہ سے عورت اور اس کے خاوند کے متعلق اسی طرح حیض کے بارے سوالات کیے پھر ان عورتوں نے سیّدہ سے نبیذِ جر (ایک خاص قسم کی نبیذ) کے بارے سوال کیا تو سیّدہ کہنے لگی کہ اکثر تم علی یااهل العراق اے عراقیوں نبیذ جر کے بارے تم نے کثرت سے سوالات کئے۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ٦ ص ٣٣٧)

اس روایت سے بخوبی وضاحت ہوئی کہ جہاں دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنھنّ لوگوں کے مسائل حل فرمایا کرتی تھیں اسی طرح اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا بھی لوگوں کو فتوٰی دیا کرتی تھیں۔

مرویات اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا

آپ سے دس احادیث روایت ہوئی جن میں سے ایک متفق علیہ اور دوسری دیگر کتب احادیث میں ہیں (مدارج ج ۲ ص ٦٦١) آپ سے کنانہ (آپ کا غلام) اور دوسرا غلام یزید بن معتب اور امام زین العابدین علی بن حسین اور اسحاق بن عبداللہ بن حارث بن مسلم بن صفوان نے احادیث راویت فرمائی ہیں۔ (الاصابہ ج ۸ ص ۲۱۲)

چند ایک روایتیں

ا۔ صہیرہ بنت جیفر کہتی ہیں کہ ہم سیّدہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو میں نے اُمّ المؤمنین سے نبیذ جر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حرم رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نبیذالجر کہ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے نبیذ جر کو حرام فرمایا ہے (مسند امام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۳۷)

۲۔علی بن حسین (امام زین العابدین) اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم حالت اعتکاف میں تھے تو میں رات کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زیارت کرنے آئی اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے بات چیت کی ثم قمت فانقلبت فقام معی یقلبنی تو میں واپس پلٹنے کے لئے کھڑی ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم بھی مجھے واپس کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔(امام احمد بن حنبل ج ٦ ص ۳۳۷)

سیّدہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کھانا بھیجنا

جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بلوائیوں نے محاصرہ کرلیا تو آپ اپنے غلام کنانہ کیساتھ خچر پر سوار ہو کر چلیں کہ بلوائیوں کو واپس کریں۔اس موقع پر اشتر نے ان کے خچر کے منہ پر مارا تو سیّدہ واپس لوٹ آئیں پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ذریعہ کھانا پانی بھیجتی تھیں۔(نزھۃ القاری شرح بخاری ج ۲ ص ۲۵۸ ، الاصابہ ج ۸ ص ۲۱۲)

اُمّ المؤمنین سیّدہ رضی اللہ عنہا کا وصال

آپ کے وصال میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ سیّدہ کا وصال ۳٦ ہجری میں ہوا اور اس پر ابن مندہ نے جزم کیا ہے جب کہ اس کو نقل کرنے کے بعد الاصابہ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کیونکہ اس وقت حضرت امام زین العابدین کی ولادت نہ ہوئی تھی جب کہ آپ کی سیّدہ سے سماعت ثابت ہے۔(الاصابہ ج ۸ ص ۲۱۲)

حضور سیّدنا شیخ محقق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس قول کے علاوہ ۵۲/۵۵ ہجری کا بھی ذکر فرمایا مزید فرماتے ہیں کہ ایک قول کے مطابق خلافت فاروقی میں رحلت ہوئی۔سیّدنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی جنازہ کی نماز پڑھائی۔(مدارج شریف ج ۲ ص ۶۶۱)

اس کے علاوہ ایک قول ۵۰ ہجری کا بھی ہے جس کے قائل واقدی ہیں الاصابہ میں اس کو اقرب فرمایا گیا

نیز ۵۲ ہجری نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ خلافتِ معاویہ کا دور تھا۔(الاصابہ ج ۸ ص ۲۱۲)

حضور سیّدی مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیّدہ کا وصال ۵۰ ہجری کو رمضان المبارک میں ہوا اور جنت البقیع میں آسودہ ہیں واللہ ورسولہ اعلم (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۲۱۲)

امّ المؤمنین سیّدہ صفیّہ رضی اللہ عنہا کی وصیت

امّ المؤمنین سیّدہ صفیّہ رضی اللہ عنہا کو وراثت سے ایک لاکھ درھم ملے تھے اور آپ نے اپنے ایک یہودی بھانجے کے حق وصیت فرمائی تھی کہ ان کو مال میں سے تھائی حصّہ دیا جائے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے ورثاء نے بھانجے کو مال دینے سے انکار کر دیا اس پر امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اتقوا اللہ واعطوہ کہ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور امّ المؤمنین کے بھانجے کو اس کا حصّہ دے دو۔ (طبقات ج ۸ ص ۱۰۸)

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارہواں باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بھی ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنھنّ میں سے ہیں۔

والد کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے۔

میمونہ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ھزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ الھلالیہ۔(الاصابہ ج۸ ص ۴۹۹)

آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عوف تھا اور ایک قول کے مطابق آپ قبیلۂ کنانہ سے تھیں۔(مدراج شریف ج۲ ص ۷۶۱)

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ کا نام بھی پہلے بَرّہ تھا فسماھا النبی صلی اللہ علیہ و سلم میمونۃ تو حضور نے آپ کا نام میمونہ رکھا(الاصابہ ج۸ ص ۳۲۲) یہ یمن بمعنی برکت سے ماخوذ ہے(مدارج ایضاً) سیّدہ کی والدہ کے جو داماد ہوئے کسی عورت کے نہیں ہوئے کیونکہ ان کے داماد حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم ہیں اور دوسرے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کیونکہ سیّدہ کی بہن حضرت اِمِّ فضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں نیز حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی شیرِ خدا حضرت حمزہ حضرت شداد بن الھاد رضی اللہ عنھم سب کے سب حضرت ہند بنت عوف کے داماد بزرگوار تھے حضرت اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی چار سگی بہنیں اور چار ہی ماں شریک بہنیں تھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ میمونہ کی چار سگی بہنیں

۱۔ام الفضل رضی اللہ عنہا

آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور جلیل القدر صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن عباس آپ کے شکم مبارک سے ہیں نام لبابہ بنت حارث تھا حضرت خدیجہ کے بعد پہلے آپ نے اسلام قبول کیا۔

۲۔لبابۃ الصغریٰ

آپ حضرت خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ عنہ کی والدہ اور ولید بن مغیرہ کی زوجہ تھیں۔

۳۔عصما بنت حارث

آپ ابی بن خلف کی زوجیت میں تھیں اسلام قبول فرمایا اور آپ کا شمار صحابیات میں ہے۔

۴۔عزہ بنت حارث

سیّدہ کی چوتھی حقیقی بہن ہیں یہ زیاد بن مالک کے گھر تھیں۔

سیّدہ کی ماں شریک بہنیں

۱۔اسماء بنت عمیس

آپ پہلے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں ان سے عبداللہ وعون ومحمد رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے جنگِ موتہ میں حضرت جعفر کی شہادت کے بعد ان سے حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمالیا اور محمد بن ابی بکر آپ ہی کے شکم سے ہوئے حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رحلت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زوجیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں آگئیں اور ایک فرزند کی ولادت ہوئی جن کا نام یحییٰ تھا۔

۲۔ سلمیٰ بنت عمیس

یہ پہلے سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللّٰہ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور ان کے ہاں ایک صاحبزادی کی ولادت ہوئی جس کا نام امۃ اللہ تھا حضرت سیّد الشہداء کی شہادت کے بعد شداد بن الھاد نے آپ کو اپنی زوجیت میں لے لیا تھا اور ان سے عبداللہ و عبدالرحمٰن کی ولادت ہوئی۔

۳۔ سلامہ بنت عمیس

آپ عبداللہ بن کعب کے نکاح میں تھیں۔

۴۔ زینب بنت خزیمہ

آپ بھی اُمّ المومنین کی ماں شریک بہن ہیں پہلے آپ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں آپ کو بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت کا شرف حاصل ہے جیسا کہ تفصیلاً گزرا فلیرجع الیہ

سیّدہ کا پہلا نکاح

آپ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے نکاح سے قبل ابورھم بن عبدالعزیٰ بن ودّ بن مالک بن مثل بن عامر بن لوی قرشی عامری کی زوجیت میں تھیں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ایک قول کے مطابق سخبرہ بن ابورھم کے پاس دوسرے قول کے مطابق خویطب بن عبدالعزیٰ جب کہ تیسرے قول کے مطابق فروہ کے نکاح میں تھیں واللہ و رسولہ اعلم

(الاصابہ ج۸ ص ۳۲۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا عقد نبوی میں

اُمّ المومنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو اپنے عقد میں لے لیا چنانچہ الاصابہ میں ہے ثم تزوج بعد صفية ميمونة و كانت عند ابی رهم کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ صفیہ کے بعد جناب سیّدہ میمونہ سے نکاح فرمایا اور آپ ابورھم کے نکاح میں تھیں اور ان دنوں ابورھم کا وصال ہو چکا تھا جیسا کہ اسی اصابہ میں فرمایا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سیّدہ کے بارے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے بیان کیا قال قد تایمت من ابی رهم کہ میمونہ ابورھم سے بیوہ ہو چکی ہیں یعنی ابورھم کا انتقال ہو گیا ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ سے نکاح فرمایا۔

خیال رہے سیّدہ کے نکاح کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا ذی قعدہ میں ہوا یا پھر شوال میں اسی طرح آیا حالتِ احرام میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ سے نکاح فرمایا یا پھر حالت حلال میں چنانچہ الاصابہ میں ہے وتزوجها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذی القعدة لما اعتمر عمرة القضية یعنی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ میمونہ سے نکاح ۷ ہجری ذی قعدہ میں عمرہ قضا کے موقع پر فرمایا کیونکہ سیّدہ کے چچازاد بھائی حضرت عباس چونکہ بہت زیادہ متفکر تھے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے گزارش کی تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو نکاح کا پیغام دے کر بھیجا تو سیّدہ نے قبول فرمایا اور حضرت عباس کو نکاح کرنے کی اجازت بھی دے دی۔

جب کہ یزید بن الاصم کہتے ہیں کہ تزوجها رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم وهو حلال کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ سے نکاح حالت حلال میں فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیال رہے اس کو الاصابہ نے مرسل فرمایا اور اس کی مخالفت حضرت عباس والی روایت بھی فرما رہی ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے میمونہ سے نکاح احرام کی حالت میں فرمایا (بخاری باب تزویج المحرم ، مسلم باب تحریم نکاح المحرم وکراھۃ خبطۃ) اسی طرح الاصابہ میں ہے قال ابن سعد کانت آخر امرأۃ تزوجھا یعنی ممن دخل بھا وذکر بسند لہ انہ تزوجھا فی شوال سنۃ سبع .

کہ ابن سعد نے کہا کہ سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی آخری زوجہ تھیں جن سے آپ نے نکاح فرمایا یعنی دخول سے مشرف فرمایا اور اپنی سند کے ساتھ ذکر فرمایا کہ سیّدہ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے شوال ۷ ہجری کو نکاح فرمایا اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حالتِ حلال میں سیّدہ کو عقد نکاح سے شرف بخشا نیز اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ خود فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھ سے مقام سرف میں نکاح فرمایا اس وقت ہم حالت حلال میں تھے۔ (ترمذی ابوداؤد وابن ماجہ ومسلم وامام احمد بن حنبل)

چونکہ روایتوں میں اختلاف ہے یہی وجہ ہے کہ فقہاء کے مابین اختلاف واقع ہوا کہ حالتِ احرام میں نکاح جائز ہے یا پھر نہیں حضرت عباس والی حدیث احناف کی دلیل ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح صحیح ہے البتہ زفاف ممنوع ہے کیونکہ حاجی جب حلق کر لیتا ہے تو اس کے لئے ہر شئی حلال ہو جاتی ہے یعنی احرام کی حالت میں جو امور ممنوع تھے ان کا کرنا حلال ہو جاتا ہے مگر عورت ابھی بھی حلال نہ ہوگی جیسا کہ ہدایہ میں وقد حل لہ کل شئی الا النساء یعنی حلق کر لینے سے عورتوں کے سوا حاجی کے لئے ہر شئے حلال ہوگئی (ھدایۃ اولین ص ۲۷۲ مکتبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمانیه) اور کچھ آگے جا کر فرمایا کہ وقد حل لہ النساء یعنی جب طوافِ زیارت سے فارغ ہو چکا تو اس کے لئے عورتیں بھی حلال ہو گئیں۔

خیال رہے طوافِ زیارت فرض ہے جب کہ الوداع واجب امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رضی اللہ عنھم کے نزدیک حالتِ احرام میں نکاح باطل ہے ان حضرات کی دلیل یہ حدیث ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے طلحہ بن عمر کا بنت شیبہ بن جبیر سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا تو امیرِ حج ابان بن عثمان کے پاس خبر پہنچی کہ وہ مجلسِ نکاح میں شرکت فرمائیں تو ابان رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ محرم کسی اور کا نکاح نہ کرے نہ خود کرے نہ پیغامِ نکاح بھیجا جائے۔

(مسلم شریف تحریم نکاح المحرم و کراھۃ خطبتہ)

بہر حال سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح زفاف اور آپ کا وصال سب ایک ہی جگہ پر واقع ہوئے جس کو سرف کہا جاتا ہے اور یہ مکہ مکرمہ سے چند میل مدینہ کی طرف ہے اور وہیں سیّدہ کا مقبرۂ معظمہ بھی ہے۔(مدارج شریف بتصرف)

سیّدہ کا اپنے آپ کو حضور پر نثار کرنا

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضور پر نچھاور اور نثار کر دیا تھا چنانچہ شیخ محقق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو جس وقت حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی جانب سے پیغامِ نکاح آیا اس وقت آپ اونٹ پر سوار تھیں تو کہنے لگیں یہ اونٹ اور جو کچھ اس اونٹ پر ہے سب اللہ اور اس کے رسول کا ہے اس موقع پر قرآن کی آیت کا نزول ہوا کہ وامرأۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان ینکحھا خالصۃ لک من دون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المؤمنین(سورۃ احزاب آیت ٥٠)

ترجمہ: اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے یہ خاص تمہارے لئے ہے امت کے لئے نہیں۔(کنز الایمان)

اس آیت سے پتہ چلا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے ہر وہ مومنہ عورت جو کہ اپنے آپ کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں بغیر مہر اور شروطِ نکاح کے ہبہ کردے بشرطیکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم اس کا ارادہ فرمائیں تو وہ حلال ہے اور خالصۃً سے معلوم ہوا کہ نکاح بے مہر خاص رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم ہی کے لئے جائز ہے امت کے لئے نہیں امتیوں پر ہر حال میں مہر واجب خواہ وہ مہر معین نہ کریں جب بھی واجب اور اگر قصداً مہر کی نفی ہی کردیں جب بھی واجب ہوگا۔(خزائن العرفان بتصرف)

اس آیت سے ان بدنصیبوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو اپنے جیسا بتاتے ہیں اور سیدھے سادھے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر انہیں گمراہ کرنے کی ناپاک سازشیں کرتیں ہیں (اللہ تعالیٰ ہمیں عقائدِ اہلسنّت پر استقامت عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم)

خیال رہے حضور سیدی صدر الافاضل خلیفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تفسیر احمدی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے کیونکہ وقتِ نزول آیت حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعہ سے مشرف بزوجیت ہوئی ہوں اور جن مومنہ بیبیوں نے اپنی جانیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو نذر کردیں وہ میمونہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور ام شریک اور زینب بنت خزیمہ ہیں۔(خزائن العرفان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہر حال حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی خصوصیت پھر بھی ثابت ہے کیونکہ اختلاف فقط وقتِ نزول کا ہے۔

مومنہ بہنیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا الاخوات مومنات میمونة وام الفضل واسماء (الاصابہ ج۸ ص ۳۲۳)

یعنی سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام الفضل زوجۂ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت عمیس اُمّ المؤمنین کی ماں شریک مومن بہنیں ہیں۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا قرضہ

حضرت سالم رضی اللہ عنہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدہ نے ایک دفعہ قرض لیا تو آپ سے کہا گیا کہ آپ قرض لیتی ہیں جب کہ آپ کے پاس ادائیگی کے لئے مال نہیں ہے تو فرمایا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن احد یستدین دینا یعلم اللہ انه یرید ادائه الاادا ہ یعنی میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ادائیگی قرض کے لئے قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا فرمادے گا۔

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور ایک عورت کی منت

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک عورت بیمار ہوئی تو اس نے منت مانی کہ اگر اللہ مجھے شفادے تو میں لاخرجن فلاصلین فی بیت المقدس جا کر بیت المقدس میں نماز ادا کروں گی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے شفادی تو اس نے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا تو سیّدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو اپنے بارے میں بتایا تو سیّدہ نے فرمایا کہ آپ مسجدِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم میں نماز ادا کرلو کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ صلوٰۃ فیہ افضل من الف صلوٰۃ فیما سواہ من المساجد الا مسجد الکعبۃ کہ اس مسجد میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار گنا زیادہ ثواب ہے سوائے مسجد حرام کے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج۶ ص ۳۳۳)

سیّدہ اور تبلیغ سنت

جس طرح دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے لوگوں کو مسائل پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرمایا اسی طرح سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشادات واحوال اور دیگر خانگی امور کو ملاحظہ فرمایا اور ان کی تبلیغ فرمائی اور لوگوں کو سنت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی چنانچہ آپ کی باندی کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ سیّدہ میمونہ نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس کی زوجہ کے پاس بھیجا اور آپ دونوں کے مابین رشتہ داری تھی تو میں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ کا فراش آپ کے بستر سے جدا اور الگ تھا تو میں نے یہ گمان کیا کہ شاید یہ آپس میں کسی شکر رنجی کی وجہ سے ہے جب میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں حالتِ حیض میں ہوں جب میں حائضہ ہوتی ہوں تو حضرت میرے بستر کے قریب تشریف نہیں لاتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے سیّدہ میمونہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسکا ذکر کیا تو آپ نے مجھ کو واپس بھیجا اور فرمایا کہ ارغبۃ عن سنۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ابن عباس کو کہو کہ کیا آپ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی سنت سے اعراض کرتے ہیں لقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام مع المراۃ من نسائہ الحائض تحقیق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم اپنی ازواج میں سے حیض والی کے ساتھ (حالت حیض میں) آرام فرماتے تھے۔(امام احمد بن حنبل ج٦ ص ٣٣٢)

مرویات اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے ٧٦ احادیث مروی ہیں جن میں سے ٧ متفق علیہ اور ایک صرف بخاری میں باقی تمام دیگر کتب احادیث میں مذکور ہیں آپ سے حادیث روایت کرنے والوں میں نے سے عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن شداد، عبدالرحمٰن بن سائب، یزید بن اصم، عطا بن یسار وغیرہ حضرات ہیں۔

چندایک مرویات

١۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مرگئی تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا خذوھا وماحولھا فالقوہ وکلوہ کہ اس چوہیا کو اور اس کے گرد گھی لے کر پھینک دو اور باقی ماندہ گھی کھاؤ۔

(امام احمد بن حنبل ج٦ ص ٣٢٩)

٢۔حضرت ابن عباس سیّدہ میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔(ایضاً)

٣۔اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا الکافر یأکل فی سبعة امعاء والمؤمن یاکل فی معی واحد کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جب کہ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

(امام احمد بن حنبل ج٦ ص ٣٣٥)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۔حضرت ابن عباس اپنی خالہ میمونہ اُمّ المؤمنین سے روایت کرتے ہیں سیّدہ نے فرمایا کہ میں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے غسل فرمانے کیلئے پانی رکھا تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے غسلِ جنابت فرمایا جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے غسل فرمالیا تو میں نے ایک کپڑا خدمت میں پیش کیا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اسے ردفرمادیا۔(امام احمد بن حنبل ج ٦ ص ٣٣٥)

امّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی اخبارِ غیب

خصائص کبریٰ میں یزید بن اصم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ پر مکّہ میں گرانی ہوئی تو فرمایا اخرجونی من مکّة فانی لا اموت بھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اخبرنی ان لا اموت بمکة مجھے مکّہ سے لے چلو کیونکہ میں یہاں وصال نہ کروں گی اس لئے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھے بتایا تھا کہ میں مکّہ میں نہ مروں گی لہٰذا اس کے بعد آپ کو لوگ مقام سرف لے گئے اور وہیں آپ کا وصال ہوا۔

(خصائص کبری ج ٢ ص ٢٥٢ مکتبہ حقانیہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا وصال

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بارے میں زیادہ مشہور قول ۵۱ ہجری کا ہے جب کہ ۶۱/ ۶۲/ ۶۳ ہجری کے اقوال بھی بیان کئے گئے ہیں آخری قول کے مطابق سیّدہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی آخری زوجۂ مبارکہ ہیں جنہوں نے سب سے آخر میں وصال پایا تھا بعض علماء کے نزدیک ۳۸ ہجری کو رحلت واقع ہوئی اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی اور سیّدہ کے دیگر بھانجوں کے ساتھ مل کر آپ کو قبر میں اتارا گیا۔

(مدارج شریف ج۲ ص ۶۶۲)

خویش و اقارب

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آٹھوں ہمشیرگان کا ذکر گزرا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

سیّدہ کے بھانجے اور شاگرد ہیں جبکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے چچازاد بھائی ہیں والدہ کا نام لبابہ بنت حارث جو کہ اُمّ المؤمنین کی بہن ہیں ہجرت کے تین سال قبل ولادت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر تیرہ سال تھی اللہ کے رسول نے آپ کے لئے علم وحکمت کی دعائیں فرمائیں چنانچہ بخاری میں خود فرماتے ہیں کہ ضمنی النبی صلی اللہ علیہ و سلم وقال اللھم علمه الکتاب یعنی مجھے حضور نے دبوچا اور فرمایا اے اللہ اس کو کتاب کا علم دے (ج۲ ص ۱۰۸۰) آپ کا لقب حبر الامۃ ہے بڑے حسین وجمیل فقیہ ومجتہد تھے حضرت عمر کے مشیر خاص تھے آخر میں نابینا ہو گئے ۶۸ھ ہجری کو طائف میں رحلت فرمائی اور ۷۱ سال عمر پائی۔ (اکمال)

عبداللہ بن شداد بن الھاد اللیثی

آپ کی والدہ سلمٰی بنت عمیس ہیں اُمّ المؤمنین کے بھانجے اور شاگرد ہیں اور آپ نے اُمّ المؤمنین کے علاوہ حضرت ام الفضل، اسماء بنت عمیس، حضرت عمر وعلی اور ابن مسعود، معاذ، طلحۃ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم وغیرہ سے احادیث روایت فرمائی ہیں جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ آپ سے کبارِ تابعین میں ربعی بن حراش اور اوساط میں سے طاؤس جب کہ صغار میں سے سعد بن ابراہیم، ابواسحاق شیبانی وغیرہ نے روایات لی ہیں حضرت عبداللہ کبارِ تابعین اور ثقہ راویوں میں سے ہیں۔(الاصابہ ج ۵ ص ۱۲)

خیال رہے عبداللہ کے والد شداد بن الہاد نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم اور ابن مسعود سے حدیثیں روایت فرمائی ہیں جب کہ آپ سے آپ کے صاحبزادے عبداللہ نے روایتِ حدیث فرمائی آپ کی زوجیت میں سلمٰی بنت عمیس تھیں جو کہ اسماء بنت عمیس کی بہن ہیں اور یہ دونوں سیّدہ اُمّ المؤمنین کی ماں شریک ہیں۔(الاصابہ ج ۳ ص ۲۶۹)

یزید بن الاصم

آپ سیّدہ کے بھانجے ہیں ان کی والدہ برزہ بنت حارث ہیں سیّدہ سے روایت کرتے ہیں وصال ۱۰۳/۳/۴ھ کو ہوا۔(اسدالغابہ ج ۵ ص ۴۹۳)

فضل بن العباس

آپ کی کنیت ابوعبداللہ یا پھر ابومحمد تھی آپ بھی سیّدہ کے بھانجے تھے کیونکہ آپ کی والدہ لبابہ بنت حارث سیّدہ کی بہن ہیں آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے تھے بہت زیادہ حسین وجمیل تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ غزوۂ حنین وغیرہ میں شریک رہے اور حجۃ الوداع میں حضور کی سواری پر آپ کے ردیف تھے وصال ۱۵/۱۸/۱۳ھ کو ہوا اپنے پیچھے ایک بیٹی اِمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کو چھوڑا جن سے حضرت حسن نے نکاح فرمایا پھر جب آپ دونوں کے درمیان فرقت ہوئی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے اِمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کو اپنے نکاح میں لے لیا تھا۔(اسدالغابہ ج ۴ ص ۳۸۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ کے غلام

ا۔عطا بن یسار

آپ کی کنیت ابو محمد ہے اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ کے آزاد کردہ غلام اور شاگرد ہیں مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں چوراسی سال کی عمر میں ۹۷ھ میں وفات پائی۔(اکمال)

۲۔سلیمان بن یسار

آپ کی کنیت ابو ایوب ہے یہ بھی اُمّ المؤمنین کے آزاد کردہ غلام ہیں شاگردی کا شرف بھی حاصل فرمایا عظیم الشان تابعی،نقیہ،ثقہ عابد اور پرہیزگار تھے سات فقہاء میں سے تھے آپ نے ۷۳سال عمر پائی ۱۰۷ھ کو وصال ہوا۔(اکمال)

۳۔سلیمان ابن مولیٰ میمونہ

یہ سلمان ابن یسار کے علاوہ ہیں۔(اکمال)

مزارات ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ

ازواجِ مطہرات کی اکثریت جنت البقیع میں آرام فرما ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم اکثر راتوں کو بھی جنت البقیع میں تشریف لا کر تین تین دفعہ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتے شہرِ مدینہ طیبہ سے متصل شرقی جانب قلعہ کے باب الجمعہ سے باہر جنت البقیع کا مشہور قبرستان ہے یہ قبرستان جواہراتِ روحانی کا بے نظیر مخزن اور اسرار الٰہیہ کا متبرک معدن ہے جنت البقیع اصل میں صاف میدان کو کہتے ہیں یعنی بہشت یا میدانی باغ یہاں غرقد کے درخت تھے اس لیے اسے بقیع الغرقد بھی کہتے ہیں غرقد جنگلی پیلو جیسا درخت ہے تاریخی روایات میں ہے کہ اس متبرک قبرستان میں دس ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں حضرات امہات المؤمنین سیّدہ خدیجہ اور سیّدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میمونہ کے علاوہ باقی (۱) حضرت سودہ بنت زمعہ (۲) حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر (۳) حضرت زینب ام المساکین (۴) حضرت حفصہ بنت عمر فاورق (۵) حضرت اُمّ سلمہ (۶) حضرت زینب بنت جحش (۷) حضرت جویریہ (۸) حضرت اِمّ حبیبہ بنت ابی سفیان (۹) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہنّ یہاں آرام فرما ہیں اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار جنت المعلیٰ مکّہ معظّمہ میں ہے جب کہ حضرت میمونہ کا مزار مقامِ سرف کے نزدیک مکّہ معظمہ میں ہے۔(انوار البشارۃ مکتبہ رضویہ ص ۱۰۳ و ۱۰۱)

تنبیہ

اُمّہات المؤمنین ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ تعداد میں گیارہ ہیں یہ تمام حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آئیں اور ان تمام سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے زفاف بھی فرمایا تھا اور ان میں سے بعض سے اولاد بھی پیدا ہوئی اور حضور کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں ان میں سے دو (حضرت خدیجہ، سیّدہ زینب بنت خزیمہ) نے رحلت فرمائی تھی باقی تمام حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد میں وصال یافتہ ہوئیں کچھ ایسی بھی عورتیں ہیں جن سے نکاح تو فرمایا مگر زفاف نہ فرمایا اور کچھ وہ ہیں جن سے زفاف فرمایا لیکن اس آیت پاک یاایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا (الایۃ) کی رو سے اختیار ملنے پر حضور کے حبالۂ نکاح سے نکل گئی تھیں یہ تعداد میں چوبیس یا اس سے زیادہ تھیں۔(مدارج)

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیرہواں باب

اب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی مقدس باندیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

مقوقس مصر اور سکندریہ کا حکمران تھا مشہور صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنا مکتوبِ گرامی دے کر اس کی طرف بھیجا تھا مقوقس کو جب خط پہنچا تو اس نے بڑا ادب و احترام بجالایا اور حضرت حاطب کو تنہائی میں بلا کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی صفات سنیں تو کہنے لگا یہ تو وہی نبی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اور کہا کہ میں نے اس نبی کے بارے سوچ لیا ہے اور مجھے علم ہے وہ جس چیز کا حکم دیتے ہیں وہ باعثِ نفرت نہیں اور نہ وہ کسی مرغوب چیز سے ممانعت کرتے ہیں اور مجھے یہ بھی خبر ہو چکی کہ وہ جادوگر نہیں اور نہ ہی آپ جھوٹے ہیں اور ابھی میں مزید غور کر رہا ہوں اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے مکتوبِ گرامی کو ہاتھی کے دانت کے بنے ہوئے ایک صندوق میں حفاظت سے رکھ لیا اور کاتب کو اپنا مکتوب لکھنے کا حکم دیا جس کا مضمون یہ تھا۔

مضمونِ خط

محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) بن عبداللہ کی خدمت میں از مقوقس عظیم القبط

امابعد!

میں نے آپ کا مکتوب شریف پڑھا اس میں جو لکھا تھا اور جس چیز کی طرف آپ نے بلایا اس کو سمجھ لیا بے شک مجھے معلوم ہے کہ ایک نبی باقی ہے جو خاتم الانبیاء ہوگا میں گمان کرتا ہوں کہ وہ شام میں ہوگا میں نے آپ کے ایلچی کا احترام کیا آپ کی خدمت میں ماریہ اور سیرین کو بھیج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہا ہوں ماریہ قبط میں عظیم مرتبہ کی حامل ہیں اور سواری کے لئے ایک اونٹ پیش کرتا ہوں۔

(مدارج شریف)

تحائف

مقوقس نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں جو تحائف بھیجے اس کا ذکر الاصابہ میں یوں فرمایا بعث المقوقس صاحب الاسکندیه الی رسول صلی اللہ علیه وسلم فی سنة سبع من الهجرة بمارية واختها سیرین والف مثقال ذهبا وعشرین ثوبا لیناً وبغلته الدلدل وحماره عفیرا ویقال یعفور ومع ذلک خصی یقال له مابور شیخ کبیر کہ مقوقس حاکم سکندریہ نے ۷ھ میں حضرت ماریہ قبطیہ اور آپ کی بہن سیرین اور ایک ہزار مثقال سونا اور بیس (جوڑے) کپڑے اور اپنا دلدل نامی خچر اور عفیر نامی دراز گوش جس کو یعفور بھی کہا گیا ہے نیز ایک خصی (غلام) جس کو مابور کہا جاتا تھا جو کہ عمر رسیدہ تھا بھیجا (الاصابہ ج۸ ص ۳۱۰) علاوہ ازیں حاطب رضی اللہ عنہ کو ایک سو مثقال سونا پانچ کپڑے بطورِ انعام دیئے بعض روایات میں چار باندیوں کا ذکر ہے مذکورہ دو کے علاوہ دو اور تھیں جن کے نام و احوال معلوم نہ ہوئے۔ (مدارج)

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے مقوقس کے تحائف کو قبول فرمایا لیکن مقوقس نے اسلام قبول نہ کیا جب حضرت حاطب واپس خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اس خبیث نے اپنی بادشاہی کے باعث بخیلی کی ہے حالانکہ اس کی وہ بادشاہت نہ رہے گی پھر یہ مقوقس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوا۔ (مدارج)

حضرت ماریہ کا قبولِ اسلام

جب حضرت حاطب ماریہ اور تحائف کو لے کر واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ نے راستے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں حضرت ماریہ کو اسلام پیش فرمایا اور آپ کو قبول اسلام کی رغبت دی تو ماریہ اور آپ کی بہن دونوں اسلام سے مشرّف ہوگئیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۳۱۱)

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا سیّدہ کو اپنے لیے مختص فرمانا

قبولِ ایمان کے بعد حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے سیّدہ کو اپنے لئے مختص فرمالیا جب کہ آپ کی بہن سیرین کو حضرت حسان کے حوالے فرمادیا حضرت سرین کے بطن مبارک سے عبدالرحمٰن بن حسان نے تولد فرمایا جب کہ سیّدہ ماریہ کے شکم مبارک سے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

خیال رہے دراز گوش جو کہ تحفہ میں آیا تھا اس پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سواری فرماتے تھے اور پھر وہ حجۃ الوداع کے موقع پر مرگیا۔

دیگر روایات

جب کہ دیگر روایات میں یہ بھی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے وصالِ ظاہری کے بعد اس دراز گوش نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے فراق میں اپنے آپ کو ایک کنویں میں گرا کر ختم کردیا۔

اور رہا دلدل تو اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد سواری فرماتے تھے اور آپ کے بعد حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ پھر حضرت معاویہ کے دور میں مرگیا اور اس وقت اس کے دانت گر چکے تھے جس کی وجہ سے پانی میں آٹا ملا کر اسے پلاتے تھے۔واللہ ورسولہ اعلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کی رہائش

مدینہ منورہ کے قریب مقام عالیہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو ٹھہرایا تھا اور آپ سیّدہ کے پاس تشریف لے جاتے تھے باوجودیکہ کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی کنیزہ تھیں لیکن پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ کو پردہ میں رکھتے تھے آپ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی امِ ولد بھی تھیں کیونکہ حضرت ابراہیم کی ولادت آپ ہی کے ہاں ۸ھ ہجری ذی الحجہ کو ہوئی سیّدہ ماریہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حسن سے بھی نوازا تھا چنانچہ الاصابہ میں کانت ماریة رومية و كانت مارية بيضاء جعده جميلة کہ آپ چونکہ رومی تھیں اس لیے آپ سفید رنگت والی بہت جمیل تھیں اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جتنا مجھے حضرت ماریہ پر رشک آتا تھا اتنا کسی اور پر نہ آتا کیونکہ آپ صاحب جمال تھیں اور حضور کو بھاتی تھیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۳۱۱)

سیّدہ کا وصال

واقدی کا بیان ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد حضور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سیّدہ کے نان ونفقہ کا انتظام فرماتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ذمے آپ کا نان ونفقہ تھا اور آپ ہی کے دورِ خلافت میں اُمّ المؤمنین کا وصال محرم الحرام ۱۶/۱۵ھ کو ہوا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ پر نماز پڑھنے کے لیے لوگوں کو اکٹھا فرمایا اور آپ کی نمازِ جنازہ ادا فرما کر سیّدہ کی بقیع میں تدفین فرمائی۔(الاصابہ ج۸ ص ۳۱۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسجد مشربہ ام ابراہیم

حضور سیّدنا اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم جب عوالی مدینہ میں صاحبزادے کی دیکھ بھال کے لئے جاتے تو اس مشربہ میں نماز پڑھتے بعد میں اسی جگہ مسجد بنائی گئی جو مسجدِ مشربہ ام ابراہیم کے نام سے مشہور ہوگئی اور یہ مسجد بنی قریظہ کے شمال میں واقع ہے۔(انوار البشارۃ ص ۹۳)

خویش اقارب

حضرت ابراہیم بن رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم

حضرت ابراہیم حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی آخری اولاد پاک ہیں آپ کی ولادت ذی الحجہ سن ۸ ہجری مدینہ طیبہ میں ہوئی آپ حضرت سیّدہ ماریہ قبطیہ کے بطن پاک سے پیدا ہوئے حضرت سیرین جو کہ ماریہ قبطیہ کی بہن ہیں آپ کی خالہ ہیں اور حضرت عبدالرحمٰن بن حسان آپ کے خالہ زاد بھائی سیّد ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ کی ولادت پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا تھا حضرت سلمیٰ جو کہ حضرت ابورافع کی زوجہ ہیں آپ کی دایہ تھیں جب حضرت ابورافع رضی اللّٰہ عنہ نے سیّد ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ کی ولادت کی خوشخبری حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو دی تو آپ نے خوشی میں حضرت ابورافع کو آزاد فرمادیا حضرت جبرئیل نے آکر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو ابا ابراھیم کی کنیت سے خطاب کیا اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے لختِ جگر کا نام ابراہیم رکھا اور فرمایا آج رات صاحبزادے کی ولادت ہوئی اس کا نام اپنے جدِ امجد کے نام پر ابراہیم رکھا گیا ہے آپ کے عقیقہ میں دو بھیڑیں یا پھر ایک بکری ذبح کی گئی وحلق شعر ابراھیم یوم سابعۃ وسماہ وتصدق بزنبہ ورقا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کے بال حلق فرمائے نام رکھا اوران کے وزن کے برابر چاندی صدقہ فرمائی آپ کے بال مبارک صحابۂ کرام نے دفن فرمادیئے ثم دفعه الی ام سیف امرأة قین پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے صاحبزادے کوایک لوہار کی بیوی امّ سیف کے حوالے فرمایا تاکہ وہ آپ کو دودھ پلائیں حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے زیادہ اپنے عیال پرشفیق میں نے کوئی نہیں دیکھا حضرت ابراہیم عوالیٔ مدینہ میں دودھ پیتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم وہاں تشریف لے جاتے تو ہم بھی ساتھ ہولیتے جب آپ گھر میں داخل ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم سیّدابراہیم کواپنی گود میں لے لیتے اوران سے پیار کرتے اس وقت ابوسیف نے بھٹی جلائی ہوتی جس کی وجہ سے سارے گھر میں دھواں ہوتا۔

حضرت جابر کی حدیث میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کوحضرت ابراہیم کے نزع کی خبر ملی تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور چلے جب صاحبزادے کے سرہانے تشریف فرماہوئے تو صاحبزادے کوگود میں لے کرفرمانے لگے اے ابراہیم ہم تمہارے فراق میں غمزدہ ہیں اور ہماری آنکھیں رورہی ہیں اوردل افسردہ ہے في حديث هدبه وعين رسول الله صلى الله عليه وسلم تدمع.

وفی حدیث شیبان فدمعت عینا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تدمع العين ويحزن القلب یعنی آنکھیں رورہی ہیں دل حزین وافسردہ ہےاورہم نہیں کہتے مگروہی جس سے ہمارا پروردگارراضی ہے۔

حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ہمراہ ابو یوسف لوہار کے مکان پر گئے اوروہ ابراہیم کے رضاعی والد تھے حضورسیّد عالم صلی اللہ علیہ و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلم نے صاحبزادے کا بوسہ لیا، سونگھا اس کے بعد دوبارہ جب ہم ابو یوسف کے گھر گئے تو دیکھا کہ ابراہیم دم توڑ رہے ہیں یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ و سلمصلی اللہ علیہ و سلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے حضرت عبدالرحمٰن نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم آپ گریہ فرما رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔

انها رحمة ثم اتبعها باخرى فقال ان العين تدمع و القلب يحزن و لانقول الاما يرضى ربنا و انا بفراقك يا ابراهيم لمحزون.

ترجمہ : یہ تو رحمت ہے آپ دوبارہ گریہ فرمانے لگے اور فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل رنجیدہ ہوتا ہے اور ہم زبان سے وہی کہتے ہیں جو ہمارے رب تعالیٰ کو پسند ہے بے شک اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے مغموم ہیں۔

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ابراہیم کی نازک حالت دیکھی تھی اس لیے چشمانِ مبارک سے آنسو جاری ہو گئے حضرت عبدالرحمٰن نے چونکہ صبر کی ترغیب اور بے صبری کی ممانعت سنی تھی اس لیے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے آنسو دیکھ کر حالتِ تعجب میں عرض گزار ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ بھی گریہ فرما رہے ہیں جس پر حضور نے فرمایا کہ میرا یہ گریہ فرمانا بے صبری یا ناشکری نہیں بلکہ یہ تو رحمت ہے کیونکہ ہر باپ کو اپنے بیٹے سے فطری محبت ہوتی ہے تو اگر جدائی کے وقت آنسو بھر آئیں تو ان پر کوئی مواخذہ نہیں ہے اس کے بعد فرمایا کہ حماقت اور جہالت کی دو آوازیں ہیں صوت عند نعمة لهو و لعب و مزامير الشيطن و صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب و رنة شيطن۔

ایک تو لہو و لعب گانے بجانے کی آواز دوسری مصیبت کے وقت چیخنا چلانا منہ نوچنا گریبان پھاڑنا شیطان کی طرح واویلا مچانا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ انہوں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ان له مرضعا فی الجنة کہ ابراہیم کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی ہے۔

خیال رہے حضرت ابراہیم کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے چنانچہ مدارج شریف میں سترہ دن ایک روایت میں سولہ ماہ اور آٹھ ماہ کا بھی ذکر ہے بعض علماء نے فرمایا کہ ایک سال دو ماہ اور چھ یوم تھے اور بعض نے ڈیڑھ سال بھی بیان فرمایا ہے حضور مفتی سیّد محمود رضوی علیہ الرحمة نے فرمایا کہ صاحبزادے کا وصال سولہ ماہ یا اٹھارہ ماہ کی عمر میں بروز منگل ۱۰ ربیع الاول ۱۰ ہجری میں ہوا واللہ ورسوله اعلم

آپکو غسل آپ کی دایہ نے دیا دوسری روایت کے مطابق حضرت عقیل نے غسل دیا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پانی ڈالتے تھے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور حضرت عثمان بن مظعون کے قرب میں جنت البقیع میں مدفون ہوئے جب حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو سورج گرہن واقع ہوا فقال قوم ان الشمس انکسفت لموته تو ایک قوم نے کہا کہ سورج گرہن سیّد ابراہیم کی وجہ سے واقع ہوا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے خطبہ ارشاد فرمایا ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لاینخسفان لموت احدو لالحیاته فاذارأیتم ذلک فافزعوا الی ذکر اللہ و الصلوٰة

ترجمہ: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت یا حیات پر نہیں گھناتے تو جب تم یہ دیکھو تو اللہ کے ذکر اور نماز کی طرف رجوع کرو۔

خیال رہے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنه کی قبر پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے پانی کا چھڑکاؤ بھی فرمایا اور آپ کی قبر پر علامت لگائی تھی۔ (اسد الغابہ ج ۱ ص ۶۳،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدارج وبخاری و فیوض الباری وغیرہ)

صاحبزادۂ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم سیّدنا ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ کا مزار شریف

انوارالبشارۃ میں حضور سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدثؒ بریلوی رضی اللّٰہ عنہ جنت البقیع کے مزارات کے بارے میں لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پہلے یہاں قبہ (ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ) کی پختہ عمارت تھی جس میں حضور انور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے صاحبزادے سیّدنا ابراہیم جو سولہ مہینوں کی عمر میں انتقال فرما گئے مدفون ہیں اور عشرۂ مبشرہ میں سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی زرارہ بھی مدفون ہیں اور اس میں عبداللہ بن مسعود جیسے مشہور صحابی اور خنیس بن صناعہ اور اسد بن زرارہ بھی مدفون ہیں نیز فرمایا حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم بھی ان کے قریب میں آرام گزیں ہیں۔(انوالبشارۃ ص ۱۰۲ مکتبہ رضویہ)

حضرت سیرین ہمشیرہ سیّدہ ماریہ

حضرت سیرین اُمّ المؤمنین کی بہن ہیں اُمّ المؤمنین سیّدہ ماریہ اور آپ کی بہن دونوں کو مقوقس نے بطورِ ہدیہ کے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں پیش کیا تھا جس کی تفصیل گذری حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کو حضرت حسّان بن ثابت کے حوالے فرمادیا تھا اور ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن حسّان کی ولادت ہوئی حضرت عبدالرحمٰن بن حسّان اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ کی نزع کا وقت تھا تو میں اور میری بہن ماریہ جب چیختیں تو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم چیخنے سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منع فرماتے۔

قدامہ کی روایت ہے کہ سیرین ام ولد حسان عورتوں کی امامت کرتی تھیں اور ان کی صف کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۱۹۸)

عبدالرحمٰن بن حسان

یہ اُمّ المؤمنین کے بھانجے ہیں سیرین کے صاحبزادے اور حضرت حسان کے لختِ جگر ہیں اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی۔ واللہ اعلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۔تذکرہ حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون بن زید

آپ یہود کے خاندان بنو قریظہ یا پھر بنو نضیر سے تھیں یہ بھی گرفتار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں آئیں بعد میں اسلام قبول فرمالیا حضور صلی اللہ علیہ و سلم یہ خبر پاکر بہت خوش ہوئے ان کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ملکِ یمین کے طور پر صحبت کا شرف بخشا تھا۔بعض نے یہ بھی فرمایا کہ ان کو آزاد فرما کر ۸ھ میں نکاح کرلیا تھا آپ کا وصال حجۃ الوداع سے واپسی پر ہوا ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت عمر کے دور میں وصال فرمایا آپ بھی جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۱۴۶ و مدارج)

۳۔حضرت نفیسہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت زینب بنت جحش کی کنیزہ تھیں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں بطورِ ہدیہ اس وقت آپ کو پیش فرمایا تھا جب آپ نے ان کو ایک ماہ ناراضگی کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا۔

۴۔جمیلہ

یہ بھی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں گرفتار ہو کر آئیں تھیں۔

(مدارج شریف)

☆☆☆..........☆☆☆..........☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چودھواں باب

وہ عورتیں جو حرمِ نبی سے مشرّف نہ ہوسکیں

۱۔کلابیہ

اس نے دنیا کو اختیار کیا آخر کار یہ کھجوروں کی گھٹلیاں چنا کرتی تھی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ مینگنیاں چنا کرتی تھی کسی شخص نے ان کو اس حالت میں دیکھا تو پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو سر اٹھا کر جواب دیا کہ انا الشقیة التی اخترت الدنیا علی اللہ ورسولہ یعنی میں وہ بدنصیب عورت ہوں کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول پر دنیا کو اختیار کیا۔(مدارج شریف)

شعر :

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

۲۔اسماء کندیہ

اس کا سلسلۂ نسب یہ ہے اسماء بنت النعمان بن الحارث بن شراحیل اور ایک قول میں یوں ہے اسماء بنت نعمان بن الاسود بن الحارث بن شراحیل الکندیہ اس بات پر اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اسماء کندیہ سے نکاح فرمایا تھا لیکن اس کے قصۂ فراق میں اختلاف ہے۔

☆ایک قول یہ ہے کہ جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو اپنے پاس بلوایا تو اس نے جواباً کہا کہ تم آؤ اور آنے سے انکار کر دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ ایک قول کے مطابق اس نے کہا کہ اعوذباللہ منک میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اس پر آپ نے فرمایا کہ تم نے بڑی پناہ مانگی۔

☆ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ وہ بد بخت عورت ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے مفارقت کرنے اور اپنی قوم کی طرف رد کیے جانے کا سوال کیا تو حضور نے اس کو جدا کر دیا۔

☆ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ بہت زیادہ خوبصورت تھی تو دیگر ازواج نے اس بات سے خوف کیا کہ کہیں یہ ان پر غالب نہ ہو جائے تو انہوں نے اسماء کندیہ سے کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم تمہارے قریب آئیں تو تم اعوذباللہ منک کہہ دینا تو اس نے ایسا ہی کیا پھر یہ خود اپنے آپ کو بد بخت و حرماں نصیب کہتی تھی۔

☆ ایک قول یہ بھی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم اس کے قریب ہوئے تو اس نے اعوذباللہ منک کہا تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ تم نے بڑی پناہ مانگی الحقی باھلک اپنے اہل میں چلی جاؤ۔

☆ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ چونکہ اہلِ کندہ کے سردار کی لڑکی تھی اس لیے اس نے تکبر کرتے ہوئے آپ سے پناہ مانگی تھی۔(الاصابہ ج۸ ص ۱۹)

خیال رہے مذکورہ بالا اقوال کے علاوہ بھی اقوال ذکر کیے گئے ہیں۔

۳۔ لیلیٰ بنت خطیم

اس کا سلسلۂ نسب یوں بیان کیا گیا ہے لیلیٰ بنت الخطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر الانصاریہ الاوسیۃ ثم الظفریہ۔

یہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں آکر کہنے لگی کہ میں لیلیٰ بنت خطیم ہوں اور میں اپنے آپ کو آپ پر پیش کرنے آئی ہوں تو آپ مجھ سے شادی فرمالیں حضور سیّد عالم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا میں نے ایسا کیا پھر یہ اپنی قوم کی طرف گئی اس کے قوم والوں نے کہا کہ تم نے برا کیا کیونکہ تم غیرت مند عورت ہو اور حضور کے پاس اور بھی ازواج ہیں لہٰذا تم جا کر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے اقالہ (فسخ نکاح) کرلو اس پر اس نے واپس جا کر عرض کی اقلنی حضور صلی اللہ علیہ و سلم مجھ سے فسخ نکاح فرمالیں حضور نے فرمایا کہ ہم نے نکاح فسخ کیا (الاصابہ ج۸ ص ۳۰۴) ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک دن حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سورج کی طرف پشت مبارک کیئے جلوہ افروز تھے کہ اس نے پیچھے سے آ کر مکا مارا اس پر زبانِ اقدس سے یہ الفاظ جاری ہوئے۔

من ھذا اکلۃ الاسد او اکلتہ الذئب کہ یہ کون ہے جس کو شیر یا بھیڑیا کھائے گا اس نے کہا کہ میں لیلیٰ بنت خطیم ہوں اس کے بعد مسعود بن اوس بن سواد بن ظفر نے اس سے نکاح کیا اور اولاد بھی ہوئی ایک روز مدینہ کے باغات میں سے کسی میں غسل کر رہی تھی کہ اچانک بھیڑیا کود پڑا اور اس کو چیر پھاڑ کر بعض حصہ کھا گیا جس سے اس کی موت واقع ہوئی۔

(الاصابہ ج۸ ص ۳۰۴)

شعر :

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

۴۔ سنا بنت اسماء

آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے سنا بنت اسماء بنت الصلت السلمیۃ ان سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے نکاح فرمایا تھا پھر زفاف کے شرف سے قبل ہی وصال فرما گئیں اور ان کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موت کا سبب یہ تھا کہ جب ان کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی آپ سے نکاح کرنے کی خبر پہنچی تو اتنی خوش ہوئیں کہ اس فرحت کی وجہ سے انتقال فرما گئیں۔

(الاصابہ ج۸ ص ۱۹۱)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک شخص قبیلۂ بنو حلیم سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ایک بہت حسین اور خوبصورت لڑکی ہے جو بجز آپ کے کسی اور کے لئے مناسب نہیں حضور نے خواستگاری فرمائی یا ارادہ فرمایا تو اس شخص نے پھر لڑکی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ کبھی بیمار نہیں ہوئی اور نہ اسے کبھی کوئی تکلیف پہنچی اس پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ ہم کو تمہاری لڑکی کی کوئی ضرورت نہیں۔(مدارج شریف)

۵۔مرو بن عوف بن سعد قبیلہ کی عورت

مرو بن عوف بن سعد قبیلہ کی عورت کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے پیغامِ نکاح دیا تو اس کا والد کہنے لگا کہ اس کو برص ہے اور یہ جھوٹ اس نے اس وجہ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں پیش نہ کرنا پڑے اللہ کی شان جب یہ شخص گھر گیا تو دیکھا کہ وہ لڑکی برص کی بیماری میں مبتلا ہو چکی تھی۔(مدارج شریف)

۶۔امامہ بنتِ حمزہ رضی اللہ عنہما

آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کا ذکر صحیحین میں عمرۃ القضاء کے قصہ میں ہے یعنی جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم اور آپ کے اصحاب عمرۂ قضاء سے واپس تشریف لا رہے تھے تو امامہ بنت حمزہ یاابن عم اے میرے چچا کے بیٹے کی ندائیں کر رہی تھی تو حضرت علی شیر خدا نے سیّدہ خاتون جنت کو فرمایا کہ اپنے بابا جان کی چچازاد بہن کو لے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لو پھر ان کے بارے حضرت علی اور جعفر اور حضرت زید بن حارثہ کا مخاصمہ ہوا (کہ ان کو اپنے پاس کون رکھے گا؟) (الاصابہ ج۸ ص ۲۳)

ان کی خالہ حضرت میمونہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے نکاح میں تھیں نیز چونکہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی ہیں اس لیے آپ کی چچازاد ہوئیں اور حضرت حمزہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے رضاعی بھائی ہیں اس وجہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی بھتیجی لگتی ہیں مدارج شریف سیّدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں امامہ بنت حمزہ کو حضور کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ انھا ابنة اخی من الرضاعة (بخاری ج۲ ص ۷۶۴) یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں کیونکہ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے حضرت حمزہ کو بھی دودھ پلایا تھا۔ (مدراج شریف ج۲ ص ۷۶۲)

۷۔عزہ بنت ابوسفیان

یہ اُمّ المومنین سیّدہ امّ حبیبہ بنت ابی سفیان کی بہن ہیں ان کو بھی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم پر پیش کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ انھا لاتحل لی بے شک یہ میرے لئے حلال نہیں۔ (الاصابہ ج۸ ص ۲۳۹)

خیال رہے یہ وہ عورتیں تھیں جن سے قبل از نکاح یا نکاح کرنے کے بعد لیکن دخول سے قبل ہی علیحدگی ہوگئی تھی (مدارج شریف ج۲ ص ۷۶۲) کتب سیر میں ان کے علاوہ بھی مذکور ہیں لیکن باختلاف۔ (مدارج)

۱۔امّ شریک بنت جابر الغفاریہ

احمد بن صالح نے ان کو بھی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن میں شمار کیا لیکن حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے دخول نہ فرمایا۔ (الاصابہ ج۸ ص ۴۱۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۔ قتیلہ بنت قیس

قتیلہ بنت قیس بن معدیکرب کندیہ اشعث بن قیس کی بہن ہیں ان کو قیلہ بھی کہا جاتا ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے نکاح ۱۰ھ میں فرمایا لیکن حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے نہ تو ان کو (بظاہر) دیکھا اور نہ ہی دخول فرمایا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے اپنی ظاہری وفات سے دو ماہ قبل نکاح فرمایا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرض الموت میں نکاح فرمایا تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کو اختیار دیا گیا تھا کہ خواہ پردہ کر لیں اور مومنوں پر اپنے آپ کو حرام کر لیں خواہ کسی اور سے نکاح کر لیں تو انہوں نے نکاح کو اختیار کیا اور حضر موت میں عکرمہ سے شادی کر لی حضرت صدیق اکبر کو جب خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان دونوں پر ان کے گھر کو جلا دوں لیکن سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تو وہ امہات المؤمنین میں سے ہیں اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے دخول فرمایا اور نہ ہی اس نے پردہ کیا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مرتدہ ہو گئی تھی۔ واللہ ورسولہ اعلم (الاصابہ ج ۸ ص ۲۹۲)

۳۔ عالیہ بنت ظبیان

ان سے بھی نکاح فرمانے کی روایت موجود ہے حضور نے ان سے نکاح فرمایا اور جتنا اللہ نے چاہا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو اپنے پاس رکھا پھر طلاق دے دی۔ اس روایت کا مقتضیٰ یہ ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے دخول فرمایا ہے۔

(الاصابہ ج۸ ص ۲۳۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۔خولہ بنت ہذیل

ان کا سلسلۂ نسب یوں ہے خولہ بنت ھذیل بن قبیصۃ بن ھبیرہ بن حارث بن حبیب بن حرفۃ بن ثعلبہ بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب التغلبیہ۔

ان کے بارے میں بھی کہا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے نکاح فرمایا تھا لیکن چونکہ یہ شام کی رہائشی تھیں جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں لایا جارہا تھا تو راستے میں ہی وصال کر گئیں ان کی والدہ کا نام حزنق بنت خلیفہ ہے جو کہ دحیہ کلبی کی بہن ہیں۔

(الاصابہ ج۸ ص ۱۲۱)

۵۔شراف اخت دحیہ بن خلیفۃ

خولہ بنت ھذیل کی وفات کے بعد حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کی خالہ شراف جو کہ دحیہ بن خلیفۃ کی بہن ہیں ان سے نکاح فرمایا لیکن وہ بھی اسی طرح راستے میں رحلت کر گئیں واللہ ورسولہ اعلم (الاصابہ ج۸ ص ۱۲۱)

اب حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو بھی نکاح کا پیغام دیا تھا لیکن نکاح واقع نہ ہوا۔

حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا

آپ ابو طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم کی بیٹی حضرت علی شیرِ خدا کی بہن اور حضور سیّد عالم کی چچازاد بہن ہیں آپ کے نام میں اختلاف ہے چنانچہ الاصابہ میں ہے قیل اسمھا فاختۃ وقیل اسمھا فاطمۃ وقیل ھند والاول اشھر۔اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آپ کے نام کے بارے میں تین قول ہیں (۱)فاختہ (۲)فاطمہ(۳)ہند جب کہ پہلا قول مشہور ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ پہلے ہبیرہ بن عمرو بن عائذ بن عمر بن عمران بن مخزوم المخز ومی کی زوجیت میں تھیں پھر جب آپ نے اسلام قبول فرمالیا تو ھبیرہ اور آپ کے درمیان علیحدگی ہوگئی (الاصابہ ج ۸ ص ۴۸۵) اس ہبیرہ سے آپ کے ہاں جعدہ، عمرو اور یوسف وھانی پیدا ہوئے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اور ہبیرہ نے بھی خود امّ ھانی کو پیغام نکاح دیا تھا لیکن ابوطالب نے حضرت امّ ہانی کا نکاح ہبیرہ سے کروادیا جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے عتاب فرمایا تو ابوطالب نے کہا کہ ان سے میں نے بیٹی طلب کی تھی اس لیے میں نے مہربانی کا طریقہ سمجھا کہ ان کا بدلہ دے دوں (مدارج) پھر جب آپ اسلام لے آئیں تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے دوبارہ پیغامِ نکاح بھیجا تو حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ واللہ انی کنت لاحبک فی الجاھلیة فیکف فی الاسلام ولکنی امرأة مصیبة فاکره ان یؤذوک

قسم بخدا حضور صلی اللہ علیہ و سلم میں آپ کو زمانہ جاہلیت میں بھی پسند کرتی تھی تو زمانہ اسلام میں کیونکر آپکو پسند نہ کروں (زمانہ اسلام میں بدرجۂ اولیٰ آپ مجھے محبوب ہیں) لیکن چونکہ میں شادی شدہ خاتون ہوں اس وجہ سے مجھے یہ بات نہ پسندیدہ ہے کہ (میرے) بچے آپ کو ایذا دیں اس پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا خیر النساء رکبن الابل نساء قریش احناه علی ولد بہترین عورتیں جو کہ اونٹ پر سوار ہوتی ہیں قریشی عورتیں ہیں (الاصابہ ج ۸ ص ۴۸۵) بچے پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والی (بخاری جلد ۲ ص ۷۶۰) اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ عرب کی عورتیں بالخصوص قریشی خواتین اپنی اولاد کی طرف بڑی مائل و مہربان ہیں اور دلوں میں اپنے خاوندوں کی امانت دار بھی ہوتی ہیں۔

(مدارج)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن سعد نے سند صحیح کے ساتھ شعبی سے تخریج فرمائی کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت امّ ہانی کو نکاح کا پیغام دیا تو آپ نے فرمایا یارسول اللہ لانت احب الی من سمعی وبصری وحق الزوج عظیم وانا اخشی ان اضیع حق الزوج اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم آپ مجھے میری سماعت اور بصارت سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور خاوند کا حق بہت بڑا ہے اور مجھ کو اس بات کا خوف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے حق زوجیت کو کہیں ضائع نہ کردوں حضور سیّدی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ جب یہ حکم نازل ہوا یاایھاالنبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورھن وما ملکت یمینک الی قولہ وبنات عمتک وبنت خالک وبنت خلتک التی ھاجرن معک۔

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی! ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہردو الی قولہ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی۔(کنزالایمان سورۃ الاحزاب)

اس وقت حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھ کو پیام بھیجا تھا میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے عذرخواہی کی تھی اور آپ نے معذور رکھا تھا لہٰذا اللہ نے یہ آیت پاک نازل فرمائی پس میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے حلال قرار نہ دی گئی کیونکہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی اس آیت کے تحت حضور سیّدی صدرالافاضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ساتھ ہجرت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ہجرت کرنے کے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خاص حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس چیز کے ساتھ مقید ہو جیسا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ام ہانی بنت ابی طالب کی روایت اس طرف مشیر ہے۔(خزائن العرفان)

آپ سے روایت کرنے والوں میں جعدہ، یحییٰ اور آپ کے پوتے ھارون اور ابومرہ اور ابوصالح اور حضرت ابن عباس وغیرہ ہیں (الاصابہ ج۸ ص ۴۸۶) خیال رہے حضرت ام ہانی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور یعنی ۵۰ھ تک حیات رہیں۔(مدارج شریف)

وہ عورتیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر پیش کیا

ا۔ حضرت خولہ بنت حکیم

آپ کو خویلۃ بھی کہا گیا ہے سلسلۂ نسب یوں ہے خولہ بنت حکیم بن امیۃ بن حارثہ بن الاوقص بن مرہ بن ھلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بھثۃ بن سلیم السلیمۃ۔

آپ نے اپنے آپ کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں ہبہ کے طور پر پیش کیا تھا آپ بہت نیک خاتون تھیں۔ آپ سے حضرت سعد بن ابی وقاص نے روایت حدیث فرمائی ہے چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص آپ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتی ہیں میں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص کہیں پڑاؤ ڈالے اور یہ (اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ماخلق) دعا پڑھ لے تو اس جگہ سے کوچ کرنے تک اسے کوئی شئی ضرر نہ دے گی۔(اسد الغابہ ج۷ ص ۱۰۴)

خیال رہے یہ حضرت خولہ بنت حکیم وہی خاتون ہیں جن کے بارے میں حضرت ہشام اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا اس پر اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ کنت اُغار علی اللائی وھبن انفسھن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقول اتھب المرأۃ نفسھا فلماانزل اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجی من تشاء منهن (الاية) قلت ماأرى ربك الا يسارع في هواك
میں ان عورتوں پر غیرت کرتی تھی جنہوں نے اپنے آپ کو حضور پر ہبہ کر دیا تھا اور میں کہتی تھی کیا عورت اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے ترجی الاية نازل فرمائی تو میں حضور سے عرض گزار ہوئی کہ میں یہی دیکھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔(بخاری شریف کتاب التفسیر و کتاب النکاح)

علامہ عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللاتی وھبن کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کرنے والی خواتین ایک سے زیادہ تھیں۔

۲۔ فاطمہ بنت شریح

ان کے حالات نہ مل سکے واللہ و رسولہ اعلم

۳۔ امّ شریک

انہوں نے مکہ میں اسلام قبول کر لیا تھا اور قریشی عورتوں کو دعوتِ اسلام دیتی تھیں جب اہل مکہ کو پتہ چلا تو انہوں نے آپ کو سخت تکالیف سے دوچار کیا خود فرماتی ہیں کہ مجھے ایک اونٹ (ننگی پیٹھ) پر بھوکے پیاسے تین دن ایسی جگہ رکھا کہ جہاں مجھے سخت دھوپ میں باندھ دیتے اور کھانا پینا روک دیتے۔

اسی دوران ایک دفعہ مجھ پر ایک ڈھول ظاہر ہوا جس کی ٹھنڈک میں نے محسوس کی پھر وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا اس کے بعد وہ ڈھول دوبارہ ظاہر ہوا تو اس میں پانی تھا میں نے اس سے پیا تو وہ پھر اٹھ گیا اسی طرح دو تین دفع ایسا ہی ہوا حتیٰ کہ میں خوب سیر ہو گئی اور اسکے بعد میں نے پانی اپنے جسم اور کپڑوں پر بھی انڈیلا اور اس دوران چونکہ کفار سو رہے تھے جب بیدار ہوئے تو کہنے لگے کہ تم نے ہمارے برتنوں یا مشکیزوں سے پانی پیا ہے تو کہنے لگیں ہرگز نہیں میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ یہ معاملہ پیش آیا اس پر لوگوں نے کہا کہ اگر تو اپنے قول میں سچی ہے تو پھر یقیناً تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے اس کے بعد جب انہوں نے اپنے اپنے مشکیزے دیکھے تو ان میں پانی موجود پا کر حقانیتِ اسلام کے معترف ہو گئے اور اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد اُمِّ شریک حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے آپ کو پیشِ خدمت کرتی ہیں تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم ان کو قبول فرما لیتے ہیں لیکن جب بعد میں اس میں بڑائی دیکھتے ہیں تو طلاق دے دیتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

خیال رہے اُمِّ شریک کے نام اور قبیلہ کے بارے شدید اختلاف ہے۔

فائدہ

حضور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ نے زینب بنت خزیمہ کو بھی ان عورتوں میں شمار فرمایا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو حضور کی بارگاہ میں پیش کیا تھا اور ان کا تذکرہ گذرا۔

☆☆☆.......... ☆☆☆.......... ☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پندرہواں باب

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی اخروی ازواج

حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا

قالت امرأت فرعون قرة عين لي ولك لاتقتلوه عسى ان ينفعنا او نتخذه ولدا

ترجمہ: اور فرعون کی بی بی نے کہا یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں (کنز الایمان سورۃ قصص)

اس آیت مبارکہ میں حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہے حضرت آسیہ وحضرت مریم رضی اللہ عنہما اور حضرت موسیٰ کی ہمشیرہ تینوں خواتین حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی اخروی ازواج ہیں کیونکہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم ان خواتین کو اپنی زوجیت سے مشرف فرمائیں گے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم حضرت خدیجہ کے مرض الوفات میں آپ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے خدیجہ اذا لقيت ضرائرک فاقرئهن منی السلام جب آپ اپنی سوکنوں سے ملو تو میرا سلام کہنا قالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهل تزوجت قبلی عرض گزار ہوئیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کیا آپ نے مجھ سے پہلے بھی نکاح فرمایا؟ قال لا ولكن الله زوجنی مریم بنت عمران و آسية بنت مزاحم و کلثم (او کلثوم) اخت موسىٰ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم اور کلثم اختِ موسیٰ سے فرمایا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رواہ ابن عساکر (البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ا الجزء الثانی ص ۷۴،
الدرالمنثور فی التفسیر الماثور المجلد الخامس ص ۲۳۰ بیروت لبنان)

حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب یوں بیان کیا گیا ہے آسیہ بنت مزاحم بن عبید بن الریان بن الولید۔

(روح المعانی ج ۱۰ ص ۱۷، البدایہ والنہایۃ ج ا الجزء الاول ص ۲۷۶)

خیال رہے ولید حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں مصر کا فرعون (بادشاہ) تھا اس قول کے مطابق سیّدہ آسیہ رضی اللہ عنہا اسرائیلی خاتون نہیں ہیں جب کہ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ بنو اسرائیل سے تھیں نیز تیسرا قول یہ بھی ہے کہ آپ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کی پھوپھی تھیں واللہ ورسولہ اعلم (ایضاً) خیال رہے حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے مابین سینکڑوں سال کا فاصلہ ہے چنانچہ تفسیر نعیمی میں حکیم الامت فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے درمیان تقریباً دو ہزار سال کا فاصلہ ہے اس دوران کم وبیش ایک ہزار رسول یا انبیاء تشریف لائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کے درمیان قریباً چھ سو سال کا فاصلہ ہے اس درمیان میں کوئی نبی تشریف نہ لایا یہ بھی خیال رہے کہ ملکِ عرب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم تک کوئی نبی نہ آئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام وحضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے درمیان قریباً چار ہزار سال کا فاصلہ ہے۔(تفسیرِ نعیمی بتصرف یسیر ج ۶ ص ۳۲۹)

فرعون کی بی بی آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم وکرم کرتی تھیں (خزائن العرفان) چونکہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ کے ضمن میں ہے اس لیے حضرت موسیٰ کے چند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔

فرعون کا خواب

یذبحون ابناء کم تمہارے بیٹوں کوذبح کرتے ہیں۔(کنزالایمان)

فرعون نے ایک خواب دیکھا کہ ایک آگ آئی جس نے تمام قبطیوں کوجلا ڈالا جب کہ اسرائیلیوں کوکوئی نقصان نہ پہنچا پھر دیکھا کہ بنی اسرائیل کے محلّے سے ایک اژدھا نکلا جس نے فرعون کوتخت کے نیچے ڈال دیا جب تعبیر پوچھی تو اس کی تعبیر یہ بیان کی گئی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری حکومت کے زوال کا سبب ہوگا(ج ۱۰ ص ۶۵ روح المعانی وغیرہ تفاسیر)اس پر فرعون نے کوتوال کوحکم دیا کہ ایک ہزار سپاہی ہتھیار بند اوراتنی ہی دائیاں اسرائیلیوں کے محلّوں میں مقرر کردو تا کہ جس گھر میں لڑکا پیدا ہواس کوقتل کردیا جائے جس پر چند سال میں بنی اسرائیل کے بارہ ہزار یاستر ہزار بچے قتل کروادیئے گئے جب کہ نوے ہزار حمل گرائے گئے (خزائن) خیال رہے فرعون کا اس قدر قتل وغارت کا بازار گرم کرنا اس کی حماقت کی بیّن دلیل ہے کیونکہ اگر کاھن یااس کا خواب سچا تھا تو پھر قتل کروانے کا کچھ فائدہ نہ تھا نیز آیت میں اس بات پر بھی دلیل ہے کہ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے لوگوں کے بچوں کوقتل کرنا فرعونی شریعت ہے۔

(روح المعانی ج ۱۰ ص ۶۵)

اللہ کی شان اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے قومِ قبط کے روساء نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اس پران کے بچے بھی قتل کیے جاتے ہیں تو ہمیں خدمتگار کہاں سے میسرآئیں گے فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کیے جائیں اورایک سال چھوڑے جائیں تو جوسال چھوڑنے کا تھا اس میں حضرت ہارون علیہ السلام پیدا ہوئے اورقتل کے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔(خزائن العرفان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نسب یوں ہے موسیٰ بن عمران بن قاھت بن عازر بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام (البدایہ والنھایہ ج ا الجزء الاول ص ۲۷۳) آپ کی والدہ کے نام میں اختلاف ہے والمشهور انه يوحانذ وفي الاتقان هي محيانة بنت يصهر بن لاوی وقيل بارخا و قيل بازخت (روح المعانی ج۸ ص ۲۷۴ الجزء الخامس عشر) مشہور یہ ہے کہ آپ کا نام یوحانذ ہے اور اتقان میں محیانہ بنت یصھر بن لاوی ہے اور ایک قول میں آپ کا نام بارخا ہے اسی طرح ایک اور قول کے مطابق بازخت بیان کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

حضرت عمران اپنی قوم کے سردار تھے جب آپ کی زوجہ حاملہ ہوئیں تو فرعون کی دائیاں ان کے گھر آئیں اور سپاہی دروازے پر جب وقتِ ولادت قریب ہوا تو ایک دائی آپ کے گھر میں رہنے لگی اللہ کی شان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جب ولادت ہوئی تو دائی آپ کو دیکھ کر بے اختیار آپ پر فریفتہ ہوگئی اور آپ کی والدہ سے کہنے لگی کہ کسی طرح اس بچہ کو قتل سے بچاؤ پھر ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہوا ہانڈی میں ڈال کر سپاہیوں سے کہا کہ اس گھر میں لڑکا پیدا ہوا تھا جس کو میں نے قتل کردیا ہے اس کو دفن کرنے جنگل لیئے جارہی ہوں موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر میں پرورش پاتے رہے ادھر نجومیوں نے فرعون کو خبر دی کہ وہ بچہ پیدا ہو چکا ہے اس پر فرعون نے سپاہیوں پر سختی کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے بہت کوشش سے ان کے بچے قتل کئے مگر عمران کے لڑکے کو اپنے ہاتھوں سے نہ مارا اور دائی کے کہنے پر اعتماد کرلیا حکم دیا کہ گھر کی تلاشی لی جائے اور گھر میں بلا تامل گھس جاؤ سپاہی جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے تو حضرت مریم (جو کہ آپ کی بہن ہیں) نے حضرت کو بھڑ کتے ہوئے تنور میں ڈال دیا سپاہی تلاشی لے کر واپس ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والدہ کو خبر ہوئی تو تڑپ گئیں جیسے ہی تنور پر پہنچی تو دیکھتی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تنور سے آواز آرہی ہے اور آپ سلامت ہیں۔ (خلاصۃ تفاسیر)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریائے نیل میں بہنا

واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیه فاذخفت علیه فالقیه فی الیم:

اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو تو اسے دریا میں ڈال دے۔ (کنزالایمان)

آپ کی والدہ نے آپ کو تین مہینے دودھ پلایا اس عرصہ میں نہ آپ روتے تھے نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے اور نہ ہی آپ کی ہمشیرہ کے سوا آپ کی ولادت کی کسی کو اطلاع تھی۔

(خزائن)

ان اقذفیه فی التابوت فاقذفیه فی الیم فلیلقه الیم بالساحل یاخذه وعدوتی وعدولی.

ترجمہ: جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا کہ اس بچہ کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دے تو دریا اسے کنارے پر ڈالے کہ اسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اس کا دشمن۔

(کنزالایمان)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل میں یا پھر خواب کے ذریعہ یہ الہام فرمایا کہ جب آپ کو فرعون کی طرف سے کوئی اندیشہ ہو تو اس بچہ کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ آپ ایک نجار کے پاس جاتی ہیں اور اس سے ایک چھوٹا سا تابوت خریدتی ہیں اس پر بڑھئی کہتا ہے کہ آپ اس تابوت کا کیا کریں گی آپ اس کو سچ سچ بتا دیتی ہیں اور جھوٹ بولنے کو آپ ناپسند کرتی ہیں یہاں تک کہ آپ نے یہ بھی نہ کہا کہ مجھے فرعون کے فریب کا خوف ہے آپ تابوت خرید کر واپس تشریف لاتی ہیں ادھر بڑھئی مخبری کرنے پہنچتا ہے لیکن جیسے کلام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان کو اللہ تبارک وتعالیٰ روک دیتا ہے اور وہ گفتگو نہ کر پاتا اور اپنے ہاتھوں سے اشارے کرتا اس پر درباری اس کو مار پیٹ کر نکال دیتے ہیں اللہ کی شان جب بڑھئی اپنی جگہ پہنچتا ہے تو زبان ٹھیک ہو جاتی ہے دوبارہ پھر جاتا ہے لیکن اس دفع اس کی زبان اور بصارت دونوں ناکارہ ہو جاتی ہیں آخر کار وہ سجدے میں گر کر اللہ کی بارگاہ میں تائب ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی (تفسیر صاوی ج۴ ص ۲۸۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے صندوق میں روئی بچھائی اور آپ کو اس میں رکھ کر صندوق بند کر دیا اور اس کی درزیں روغن قیر (تارکول) سے بند کیں پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہا دیا۔

(خزائن العرفان)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے گھر پہنچنا

فبینما فرعون فی موضع یشرف علی النیل وامرتہ معہ اذ رایٰ التابوت عند الساحل فامر بہ ففتح فاذا صبیٌ اصبح الناس وجھا فاحبہ ھو وامرأتہ حُبًا شدیدا (روح المعانی ج۸ ص ۲۷۶ الجزء والخامس عشر) یعنی فرعون اور اس کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا ایک جگہ بیٹھے دریائے نیل کی طرف جھانک رہے تھے کہ ساحل کے پاس ایک تابوت دیکھا اور اس کو کھولنے کا حکم دیا تو جب تابوت کھولا گیا تو اس میں ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہایت حسین وجمیل بچہ ہے تو فرعون نے اور اس کی بیوی نے اس بچہ کو بہت زیادہ پسند کیا اور دونوں آپ پر فریفتہ ہو گئے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ جب تابوت پانی میں بہتا ہوا اس ساحل پر آیا جو حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے ہمسایہ عورتوں کا گھاٹ تھا تو انہوں نے وہ تابوت پکڑ لیا اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لائیں اور گمان یہ تھا کہ اس میں مال ہے لیکن جب کھولا گیا تو اس میں حضرت کلیم علیہ السلام کو پایا اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا دیکھتے ہی آپ پر فریفتہ ہو گئیں جب فرعون کو علم ہوا تو اس نے صندوق منگوایا سیدہ آسیہ نے فرمایا کہ قرۃ عین لی ولک لاتقتلوہ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کر فقال لھایکون لک واما انا فلاحاجۃ لی فیہ بولا یہ تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے رہا میں تو مجھے اس کی حاجت نہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ والذی یحلف بہ لو اقر فرعون بان یکون قرۃ عین لہ کماقالت امرأتہ لھداہ اللہ تعالیٰ بہ کماھدی بہ امرأتہ ولکن اللہ عزوجل حرمہ ذلک۔

اس ذات کی قسم کہ جس کی قسم کھائی جاتی ہے اگر فرعون بھی اقرار کرلیتا یہ بچہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جیسے کہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو اللہ ضرور اسکو ہدایت دیتا جیسے کہ حضرت آسیہ کو اس بچہ کے ذریعہ ہدایت عطا فرمائی لیکن ہدایت کو اللہ نے اس پر حرام فرمادیا تھا۔

(روح المعانی ج۸ ص۷۷ ۲ الجزء الخامس عشر)

ایک قول یہ بھی ہے جب فرعون نے تابوت کو دیکھا اس وقت اس کے پاس چار سو غلام اور باندیاں تھیں اور اشارہ کیا گیا کہ جو اس تابوت کو لینے میں سب پر سبقت لے جائے گا اس کو آزاد کردیا جائے اس پر تمام ہی سبقت لے گئے لیکن تابوت کو لینے میں کوئی کامیاب نہ ہوسکا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاعتق الکل تو اس نے سب کے سب غلام باندیوں کو آزادی کا پروانہ دیا۔

(روح المعانی ایضاً)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ فرعون کی اکلوتی اور چہیتی بیٹی تھی جو کہ برص کی بیماری میں مبتلا تھی حکماء اس کے علاج سے تھک ہار چکے تھے اور فرعون کو کسی نے کہا تھا کہ اس کو برص سے چھٹکارا نہیں مل سکتا البتہ فلاں مہینہ میں جب سورج چمکے تو اس وقت دریا میں ایک انسان کے مشابہ کوئی شے پائی جائے گی اور اس کا لعاب اگر اس کو ملا جائے تو شفایاب ہو سکتی ہے حاصل یہ کہ اسی دن کو فرعون اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے دریائے نیل کے کنارے محفل سجائی اور فرعون کی لڑکی بھی اپنی کنیزوں کے ساتھ کنارے پر جا بیٹھی تو اچانک ایک تابوت پانی کی موجوں میں آ کر ایک درخت کے پاس رک جاتا ہے یہ دیکھ کر فرعون حکم دیتا ہے کہ اس تابوت کو میرے پاس لاؤ لوگ اس کو جب فرعون کے پاس لا کر کھولنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن چنداں کوشش کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو پاتے تو توڑنے کے درپے ہوتے ہیں اللہ کی شان اس کو توڑنے سے بھی قاصر رہتے ہیں اس پر حضرت آسیہ آگے بڑھتی ہیں تو آپ کو اندر سے نور دکھائی دیتا ہے جس کا آپ کے سوا کسی کو کشف نہ ہوا۔

ع :

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

اب حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا تابوت کو کھولتی ہیں تو اس کے اندر ایک چھوٹے سے بچہ کو انگوٹھا چوستے ہوئے پاتی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس بچہ کی محبت سب کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

والقیت علیک محبۃ منی.

اور میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈالی۔(کنزالایمان سورۃ طٰہٰ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے بعد اس بچہ کا لعاب دہن فرعون کی لڑکی کو لگایا گیا تو وہ اسی وقت برص جیسی مہلک بیماری سے شفایاب ہوگئی (تفسیر روح المعانی ج ۱۰ ص ۶۹ الجزء العشرون) عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا جیسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حسن اور ملاحت کو دیکھتی ہیں تو فرعون سے کہتی ہیں قرۃ عین لی و لک لاتقتلوہ کہ یہ بچہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل مت کرو۔(تفسیرِ درمنثور ج ۴ ص ۲۹۶)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی حلاوت تھی کہ جو کوئی دیکھتا تو فریفتہ ہو جاتا (تفسیرِ درمنثور ج ۴ ص ۲۹۶) تفسیرِ مدارک شریف میں فرمایا کہ منی کا تعلق القیت سے ہے یعنی اے پیارے موسیٰ علیہ السلام میں آپ کو محبوب رکھتا ہوں اور جس کو اللہ محبوب بنا لے اس کو تمام دل محبوب بنا لیتے ہیں اب اس کو جو بھی دیکھتا ہے اس پر فریفتہ ہوئے بغیر نہیں رہتا چنانچہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی کہ جو کوئی آپ کی طرف نظر کرتا اس کے دل میں آپ کی محبت گھر کر جاتی آپ کو اپنا محبوب بنا لیتا اور چاہنے لگتا۔(تفسیرِ مدارک ج ۲ ص ۱۰۰۴)

بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ فرعون کی لڑکی جیسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چہرے مبارکہ کی طرف نظر کرتی ہے شفایاب ہو جاتی ہے تو سرکش فرعونی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ گمان ہے کہ شاید یہ وہ ہمارا مطلوب لڑکا ہے جس کو تمہارے خوف کی وجہ سے دریا میں ڈال دیا گیا ہے لہٰذا اس کو قتل کر ڈالو اس پر حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون سے آپ کی جان بخشی چاہتی ہیں تو فرعون اپنے ارادہ سے باز رہتا ہے۔(روح المعانی ج ۱۰ ص ۷۰ الجزء العشرون ، تفسیرِ مدارک ج ۲ ص ۱۲۵۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آل فرعون کا بچہ کو اٹھا لینا

فالتقطه ال فرعون لیکون لهم عدووحزنا ان فرعون وهامان وجنودهما کانوا خطئین.

تو اسے اٹھالیا فرعون کے گھر والوں نے کہ وہ ان کا دشمن اوران پر غم ہو بے شک فرعون اور ہامان (اس کا وزیر) اوران کے لشکر خطا کار تھے (کنز الایمان وخزائن) یعنی نافرمان تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ سزا دی کہ ان کے ہلاک کرنے والے دشمن کی انہیں سے پرورش کرائی۔ (خزائن العرفان)

خیال رہے زجاج کہتے ہیں کہ فرعون اہل فارس میں سے تھا (مدارک ج ۲ ص ۱۲۵۲)

چونکہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت کے چہرۂ مبارک سے نور اور آپ کی وجہ سے فرعون کی لڑکی کی شفایابی کا معائنہ فرمالیا تھا نیز آپ کی کوئی اولاد نہ تھی تو فرمایا کہ اس بچہ کو قتل نہ کرو ہوسکتا ہے کہ یہ بچہ ہمیں کوئی نفع دے یا ہم اسے اپنا منہ بولا بیٹا بنالیں کیونکہ یہ بچہ اس لائق ہے کہ بادشاہوں کا بیٹا بنے۔ (مدارک ج ۲ ص ۱۲۵۲)

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

قالت امرأت فرعون قرة عین لی ولک لاتقتلوه عسی ان ینفعنا اونتخذه ولدا.

اور فرعون کی بی بی نے کہا یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ (کنزالایمان سورۃ قصص)

انہوں (حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا) نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ازیں معلوم نہیں کہ یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے حضرت آسیہ رضی اللہ عنھا کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی۔

(خزائن العرفان)

حضرت آسیہ رضی اللہ عنھا کا قبولِ ایمان

اللہ تبارک وتعالیٰ کی شانِ بے نیازی بھی کس قدر اونچی ہے کہ وہ زندوں سے مردے اور مردوں سے زندوں کو پیدا فرمادیتا ہے علماء سے جہلاء اور جہلاء سے علماء پیدا فرمادیتا ہے یہ اسکی شانِ بے نیاز ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ منافقوں اور کافروں کے ہاں خالص مومن اور مومنین کے ہاں کافر ومنافق وگستاخ پیدا ہوجاتے ہیں جس کی بیسیوں مثالیں دی جاسکتی ہیں جیسے ابوجہل وعبداللہ ابن ابی وغیرھما کے بیٹے ایمان قبول کر کے خالص مومن وصحابیٔ رسول بن گئے تھے۔

<u>لطیفہ</u>

اسمٰعیل دہلوی قتیل وذبیح بہت بڑے علمی خاندان سے تعلق رکھتا تھا اس کے باوجود اس کی تحریر وتقریر سے ایسی ضلالت وگمراہی اور شرارت وجہالت بلکہ گستاخی وبے باکی پھیلی کہ الامـــان والحفیظ۔

حضرت نوح علیہ السلام کی ایک بیوی جس کا نام واعلہ تھا کافرہ تھی اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کی ایک بیوی جس کا نام واہلہ تھا یہ بھی کافرہ تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے امرأت نوح وامرأت لوط کانتا تحت عبدین صالحین فخانتهما فلم یغنیا عنهما من اللہ شیئا وقیل ادخلا النار مع الداخلین (سورۃ تحریم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے نوح کی عورت اور لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں دوسزاوارِ قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرمادیا گیا کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ۔(کنزالایمان)

تفسیرِ مظہری میں فرمایا کہ ان دونوں عورتوں کی ضلالت وگمراہی میں سے یہ ہے کہ حضرت نوح کی بیوی لوگوں کو جاکر کہا کرتی تھی کہ حضرت نوح مجنون ہیں اور جب آپ پر کوئی ایمان لاتا تو جاکر قومِ جبابرہ کومخبری کرتی تھی۔

جب کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کی یہ خیانت تھی کہ جب حضرت کے پاس مہمان آتے تو مہمان اگر رات میں آتے تو یہ آگ جلاتی تاکہ لوگوں کو خبر ہو جائے اور اگر مہمان دن میں آتے تو گھر میں دھونی دیتی جس سے لوگ سمجھ جاتے کہ مہمان آئے ہیں۔

کلبی کہتے ہیں کہ یہ دونوں عورتیں منافق تھیں کہ ایمان کو ظاہر کرتیں اور کفر دل میں چھپاتیں۔(تفسیرِ مظہری ج۹ ص ۳۴۶)

اس کے برعکس حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا باوجودیکہ فرعون کے گھر میں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو دولتِ ایمان نصیب فرمائی علماء تفسیر فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ جادوگروں پر غالب ہوجاتے ہیں تو حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا ایمان لے آتی ہیں۔

(تفسیر مظہری ج۹ ص ۳۴۷)

حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ

ربیع بن انس ابوالعالیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے فرعون کے خزانچی کی بیوی کے قبولِ ایمان کے بعد ایمان قبول کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ فرعون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے خازن کی بیوی فرعون کی لڑکی کو کنگھی کر رہی تھی کہ کنگھی ہاتھ سے گر جاتی ہے جس پر خازن کی بیوی کہتی ہے کہ تعس من کفر باللہ جو اللہ کے ساتھ کفر کرے وہ ہلاک ہو فرعون کی لڑکی سن کر کہتی ہے کہ کیا تمہارا میرے باپ کے علاوہ بھی کوئی رب ہے وہ کہتی ہیں کہ میرا رب وہی ہے جو کہ تمہارے باپ کا اور ہر شئی کا رب ہے اس پر فرعون کی لڑکی آپ کو تھپڑ مارتی ہے تو جواباً آپ نے بھی اس کو تھپڑ رسید کیا اس کے بعد فرعون کی لڑکی اپنے باپ کو خبر دیتی ہے فرعون اس سے پوچھتا ہے کہ اتعبدین ربا غیری کیا تو میرے علاوہ کسی رب کی عبادت کرتی ہے؟ فرماتی ہیں کہ ہاں اسی رب کی عبادت کرتی ہوں جو کہ میرا، تمہارا اور ہر شئی کا رب ہے اب تو فرعون غضبناک ہو جاتا ہے اور آپ کے ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑ دیتا ہے اور آپ پر سانپ چھوڑ دیتا ہے اسی طرح آپ کو تکلیفیں دیتا ہے پھر ایک دن آ کر وہی سوال پوچھتا ہے تو آپ جواب میں ربی وربک ورب کل شئ اللہ ہی کہتی ہیں فرعون کہتا ہے کہ میں تمہارے بیٹے کو ذبح کر دوں گا آپ فرماتی ہیں کہ فاقض ماانت قاض جو کرنا ہے کر لے فرعون آپ کے بیٹے کو آپ کے سامنے ذبح کر ڈالتا ہے اللہ کی شان آپ کے بیٹے کی روح کہتی ہے

اے اماجان! آپ کے لئے بشارت اور خوشخبری ہے کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں آپ کے لئے ایسا ایسا اجر و ثواب ہے۔

اس پر آپ صبر کرتی ہیں حتیٰ کہ ایک دن پھر فرعون آ کر وہی سوال کرتا ہے تو جواب وہی پاتا ہے لہٰذا فرعون آپ کے دوسرے لڑکے کو بھی ذبح کر دیتا ہے اور اس کی روح بھی آپ کو بشارت دیتی ہے کہ اصبری یاامہ فان لک عنداللہ من الثواب کذاو کذا اور خازن کی بیوی کے دونوں لڑکوں کی روح کے کلام کو حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا بھی سماعت کرتی ہیں اور آپ پر ایمان لے آتی ہیں اس کے بعد خازن کی بیوی کا جب وصال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ثواب اور منزل و کرامت جو کہ آپ کو جنت میں ملتی ہے اس کو حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے لئے ظاہر فرما دیتا ہے اور آپ اس تمام کو دیکھ کر ایمان میں اور زیادہ پختہ و راسخ ہو جاتی ہیں اور آپ کی تصدیق اور حضرت موسیٰ پر ایمان لانے کو اور جلا ملتی ہے۔ (تفسیر القرآن العظیم ج ۴ ص ۵۰۶) خیال رہے مذکورہ بالا حوالہ ابن کثیر کی تفسیر کا ہے۔

حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا وصال

وضرب اللہ مثلا للذین امنوا امرأت فرعون اذقالت رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظلمین (تحریم)

اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش (کنز الایمان) علماء تفسیر فرماتے ہیں کہ جب حضرت آسیہ ایمان لے آتی ہیں تو فرعون آپ کے ہاتھوں اور پاؤں میں چار کیل ٹھوک کر دھوپ میں ڈال دیتا ہے اور اوپر چکی رکھ دی جاتی ہے اسی طرح سیدہ کو تکالیف سے دوچار کیا جاتا ہے اللہ کی شان جب فرعون وہاں سے ہٹتا تو فرشتے آپ کو اپنے سایہ میں ڈھانپ لیتے آپ کو اسی طرح اذیت دی جاتی رہی یہاں تک کہ ایک دفعہ فرعون یہ حکم جاری کرتا ہے کہ آپ کے اوپر ایک بہت بڑی چٹان ڈال دی جائے تو جب اس کے کارندے چٹان اٹھا کر لاتے ہیں تو آپ یہ دعا کرتی ہیں رب ابنی لی عندک بیتا فی الجنۃ. (القرآن)

اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا۔

آپ کی دعا مقبول ہوتی ہے اور آپ جنت میں اپنا گھر دیکھتی ہیں اور آپ کی روح پرواز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر جاتی ہے پھر آپ پر چٹان پھینکی گئی لیکن اس وقت آپ کے جسم مبارک میں روح نہیں تھی اور آپ نے اس کی تکلیف نہ پائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کو جنت کی طرف اٹھالیا تو آپ جنت سے کھاتی اور پیتی ہیں (خلاصۂ تفسیرِ خازن ج ۴ ص ۱۲۳ الجزء السابع، درمنثور ج ۶ ص ۲۴۵، تفسیرِ مظھری ج ۹ ص ۳۴۷، تفسیرِ صاوی ج ۶ ص ۱۳۸، خزائن العرفان سورة تحریم، تفسیر روح المعانی ج ۱۴ ص ۲۴۳ الجزء الثامن والعشرون) ایک قول یہ بھی ہے کہ جب سیّدہ جنت کو دیکھتی ہیں تو مسکرادیتی ہیں اتنے میں فرعون آتا ہے اور آپ کی اس حالت میں مسکرانے پر تعجب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ

لوگو! کیا تم اس عورت کے جنون پر حیرت وتعجب نہیں کرتے کہ ہم اس کو عذاب واذیت دے رہے ہیں اور یہ مسکرارہی ہیں اس کے بعد سیّدہ کا وصال ہوجاتا ہے۔

(تفسیر القرآن العظیم ج ۴ ص ۵۰۶)

دعا گوہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے صدقہ وطفیل ایمان پر استقامت نصیب فرمائے اور مذہب اہلسنّت والجماعت پر خاتمہ نصیب فرمائے۔

اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک واجعل موتنا ببلد حبیبک

آستانے پہ تیرے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو
بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسن کی آنکھیں
اس کی نظروں میں تیرا جلوۂ زیبائی ہو

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و سلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت مریم رضی اللہ عنہا

حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے والد حضرت عمران ہیں اور عمران دو ہیں ایک تو حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے والد ہیں دوسرے حضرت مریم کے والد اور ان دونوں کے مابین ایک ہزار آٹھ سو برس کا فاصلہ ہے (خزائن و کبیر و نعیمی) حضرت موسیٰ کے والد کا نسب یہ ہے عمران ابن قاہث ابن لاوی ابن یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم علیہم السلام (تفسیر صاوی ج۴ ص ۳۰۰ بیروت)

جب کہ دوسرے عمران کا نسب یوں ہے عمران بن باشم بن امون بن میشا بن حزقیا بن احریق بن موثم بن عزازیا بن امصیا بن یاوش بن اخریھو بن یازم بن یھفا شاط بن ایشا بن ایان بن رحبعام بن سلیمان بن داؤد قالہ محمد بن اسحاق۔ (البدایۃ والنہایہ ج۲ ص ۶۷)

جب کہ ابوالقاسم بن عساکر کے قول کے مطابق سلسلۂ نسب یوں ہے مریم بنت عمران بن ماثان بن عازر بن الیود بن اجنز بن صادوق بن عیازور بن الیاقیم بن ایبود بن زریابیل بن شالتان بن یوحینا بن برشا بن امون بن میشا بن حزقا بن احاز بن موثام بن عذریا بن یورام بن یوشافاط بن ایشا بن ایا بن رحبعام بن سلیمان بن داؤد علیہ السلام۔

(البدایۃ والنہایہ ج۲ ص ۶۷)

روح البیان میں سلسلۂ نسب یوں مذکور ہے عمران ابن ماثان ابن عاذر ابن ابی ھود ابن رب ابن بابل ابن سالیان ابن یوحنا ابن اوشا ابن اوموذر ابن یشک ابن خارقا ابن یونام ابن عذریا ابن یوزان ابن ساقط ابن ایشا ابن راجقیم ابن سلیمان ابن داؤد ابن ایشا ابن عویل ابن سلمون ابن یاعر ابن مشون ابن عمیاد ابن دام ابن حضروم ابن فارض ابن یھودا ابن یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم علیہم السلام (تفسیر نعیمی ج۳ ص ۳۶۶) واللہ و رسولہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلم۔

سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ حنہ بنت فاقود بن قبیل ہیں اور اس زمانہ کے نبی زکریا علیہ السلام تھے جو کہ حضرت سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی بہن ایشاع کے یا پھر سیّدہ کی خالہ کے شوہر تھے۔(البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۶۷)

حضرت سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی ولادت

حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت حنہ اور حضرت ایشاع دو بہنیں تھیں حضرت حنہ حضرت عمران کے نکاح میں آئیں جب کہ حضرت ایشاع حضرت زکریا کی زوجیت میں تھیں یہ دونوں بہنیں لاولد تھیں یہاں تک کہ ان کو بڑھاپا آ گیا اور اولاد سے مایوسی ہوگئی ایک دن حضرت حنہ نے ایک چڑیا کو دیکھا کہ وہ اپنے بچہ کو دانہ کھلا رہی ہے آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور دعا کی کہ مولیٰ یہ چڑیا بچے سے اپنا دل بہلا رہی ہے مجھے بھی ایک فرزند دے جو میرے دل بہلانے کا ذریعہ ہو اور اسی وقت بچہ کو وقف کرنے کی منت مان لی یا پھر حمل کے بعد آپ کا اللہ کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم دعا مانگنا ہی تھا کہ آپ حاملہ ہوگئی اور حضرت عمران سے عرض گزار ہوئیں کہ میں نے یہ منت مانی ہے اس پر حضرت عمران نے کہا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ اگر لڑکی پیدا ہوئی تو کیا کرو گی تب بارگاہ الٰہی میں عرض کی اے مولیٰ میں منت مان چکی ہوں کہ جو کچھ میرے شکم میں ہے وہ بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف ہے اس سے خدمت لوں گی نہ گھر کا کام کاج کراؤ نگی اس زمانہ میں یہ رواج تھا کہ لوگ اپنی اولاد کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دیتے تھے اور بچے وہاں ہی رہتے سہتے اور وہاں کی خدمت کرتے تھے جیسے آج کل روضۂ مطہرہ اور خانۂ کعبہ میں خدام رہتے ہیں اس قاعدہ سے آپ نے منت مانی اور خوش تھیں کہ جب دعا پر رب نے مجھے امید دکھائی تو بیٹا ہی ہوگا کیونکہ میں نے بیٹا ہی مانگا ہے اسی اثناء میں حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمران وفات پا گئے جب ولادت ہوئی تو وہ بچی تھی تب حضرت حنہ کو خلاف امید لڑکی پیدا ہونے اور اپنی نذر پورا نہ کر سکنے پر بہت افسوس ہوا تب وہ دعا مانگی جو اس آیت (انی اعیذ ھا بک و ذریتھا من الشیطن الرجیم) میں مذکور ہے۔(تفسیرِ نعیمی ج۳ ص ۳۷۴ ، الجامع لاحکام القرآن جلد ۴ ص ۳۶ بیروت ، روح المعانی ج۲ ص ۲۱۴ مکتبہ حقانیہ ، تفسیر خازن ج۱ ص ۳۳۹ ، تفسیر بغوی علی حاش الخازن ج۱ ص ۳۴۰ ، تفسیر صاوی ج۱ ص ۱۹۹ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان ، تفسیر کبیر ج۳ ص ۲۰۳ بیروت لبنان)

خیال رہے سیدہ کی نذر ماننے سے مراد یہ تھی کہ بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کردوں گی کیونکہ اس وقت یہ رواج تھا کہ بیت المقدس کی خدمت کے لئے لڑکے وقف کئے جاتے تھے اور پھر وہ بلوغ تک خدمت میں رہتے بالغ ہونے پر انہیں اختیار ہوتا خواہ خدمت میں لگے رہیں یا پھر چلے جائیں اگر وہ جانے کا ارادہ کرتے تو چلے جاتے اور رہنے کا ارادہ ہوتا تو وہی رہتے لیکن پھر دوبارہ اختیار نہ ہوتا تھا اور بنی اسرائیل میں کوئی ایسا نبی نہ گذرا کہ جس کی اولاد میں سے کوئی بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف نہ ہوا ہو اور وہ لوگ اولاد اس لئے وقف کرتے تھے کہ ان کو نہ تو غنیمت کے طور پر مال آتا تھا اور نہ ہی قیدی آتے۔

(تفسیر کبیر ج۳ ص ۲۰۳)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ محرّر کا معنیٰ اللہ کی اطاعت کے لئے دنیاوی امور سے آزادی مراد ہے یا پھر جو کتاب اللہ کا درس دیتا ہے اس کی خدمت کے لئے وقف ہو۔

(تفسیرِ کبیر ج۳ ص ۲۰۳)

اللہ کی شان جب حضرت حنہ نے بچہ جنا تو وہ لڑکی تھی اس وقت آپ نے حسرت اور غم کی وجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے کہ اب نذر کیسے پوری ہوگی فرمایا کہ انی و ضعتها انثی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی۔(کنز الایمان)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ واللّٰہ اعلم بماوضعت ولیس الذکر کالانثی اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں۔(کنز الایمان)

کیونکہ یہ لڑکی اللہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے اور یہ حضرت مریم تھیں جو کہ اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے زیادہ اجمل تھیں۔

(خزائن العرفان)

تفسیرِ خازن میں فرمایا کہ مذکر کی عورت پر فضیلت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مرد کنبہ کی خدمت کر سکتا ہے نہ کہ عورت کیونکہ عورت اپنے ضعف وکمزوری کے باعث خدمت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اس لیے کہ عورت کو حیض وغیرہ عوارض طاری ہوتے ہیں نیز عورت کو مردوں کیساتھ حاضر ہونا بھی جائز نہیں۔(خازن ج ا ص ۳۴۰)

اس کے بعد فرمایا کہ اس عورت کی مرد پر فضیلت یہ ہے کہ یہ اللہ کی موھوبہ ہیں نیز یہ تمام عورتوں سے جمیل اور ان پر فضیلت رکھتی ہیں۔(ایضاً)

حضرت حنہ فرماتی ہیں کہ انی سمیتها مریم میں نے اس کا نام مریم رکھا مریم کا معنی ان کی لغت میں خادم الرب ہے (الجامع الاحکام القرآن ج ۴ ص ۴۴) صاوی نے فرمایا کہ مریم کا معنی عابدہ اور خادمہ ہے۔(صاوی ج ا ص ۲۰۰)

خیال رہے آیت انی سمیتها مریم میں مسند الیہ کو مقدم کیا گیا جس میں مریم کے اس نام کے ساتھ خاص کرنے کی طرف اشارہ ہے یعنی آپ کا والد نہ تھا آپ یتیمہ تھیں کیونکہ حضرت عمران تو سیدہ کی پیدائش سے قبل ہی وفات پا گئے تھے (تفسیرِ مظہری ج ۲ ص ۴۱) نیز یہ بھی خیال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے لفظ مریم میں تین قول ہیں عربی بروزن مفعل مصدر میمی بمعنی اسم مفعول بعض نے فرمایا کہ یہ ماریہ کا معرب ہے جس کے معنی لڑکی یا پھر خادمہ کے ہیں بعض کے نزدیک عبرانی عابدہ کے معنی میں ہے۔(روح المعانی)

انی اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطن علماء نے فرمایا کہ حضرت حنہ کی دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا اور آپ کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان کے چھونے سے محفوظ رکھا کیونکہ کوئی بچہ بھی جب پیدا ہوتا ہے تو اس کی کوکھ میں شیطان انگلی مارتا ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ہر نومولود بچے کو شیطان کوکھ میں مارتا ہے لیکن حضرت مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کو جب پیدا فرمایا تو ان کے مابین ایک حجاب فرما دیا گیا جو کہ شیطان کے ٹھونسے سے آڑ بن گیا (الجامع لاحکام القرآن ص ۴۴ ج ۴) خیال رہے اس سے لازم نہیں آتا کہ شیطان تمام لوگوں کو ورغلا لیتا ہے۔(ایضاً)

حضرت حنہ نے دعا یا تو مریم رضی اللہ عنہا کی ولادت کے وقت کی تھی یا پھر اس وقت جب آپ کو بیت المقدس کے حوالہ کیا تھا (نعیمی) اور یہ حضرت حنہ کی دعا ہی کا اثر ہے کہ قریب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح کریں گے اولاد بھی ہوگی اور تمام نیک اور صالح ہوگی۔

(نعیمی)

فتقبلها ربها بقول حسن تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا (کنز الایمان)

یعنی نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا حضرت حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے (خزائن) بیت المقدس میں چار ہزار خدام تھے (روح البیان) جن کے سردار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ستائیس یا ستر تھے (نعیمی) چونکہ حضرت عمران ان کے امام تھے اس لئے ان ستر میں سے ہر ایک نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہر ایک کی کوشش تھی کہ مریم میری کفالت میں آئے جب کہ حضرت زکریا نے فرمایا کہ ان کی پرورش کا زیادہ میں مستحق ہوں کیونکہ ان کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ بہرحال فیصلہ قرعہ ڈالنے پر ٹھہرا کہ جس کا قرعہ نکلے گا وہی پرورش کا حق دار ہوگا چنانچہ سب حضرات نہرِ اردن کی طرف چلے اور طے یہ پایا کہ جس کا قلم پانی نہ ڈبوئے یا نہ بہائے تو اس کو کفالت کا حق ہوگا پھر جب قلم پانی میں ڈالے گئے تو سوائے حضرت زکریا کے سب کے قلم ڈوب گئے یا بہہ گئے۔ (خلاصۂ تفاسیر)

لہٰذا حضرت مریم رضی اللہ عنہا سیّدنا زکریا علیہ السلام کی کفالت میں آئیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ و کفلها زکریا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا خیال رہے حضرت مریم رضی اللہ عنہا ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔

(خزائن العرفان)

کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقا.

اس زمانہ میں محراب کا اطلاق مسجد پر ہوتا تھا اور یہاں حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا وہ کمرہ مراد ہے جہاں آپ کو ٹھہرایا گیا تھا اور اس کمرہ میں جانے کے لئے سیڑھی استعمال کی جاتی تھی جب حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہاں بے موسم پھل پاتے حالانکہ جب آپ تشریف لے کر کہیں جاتے تو دروازے کو مقفل فرمادیتے تھے تاکہ وہاں کوئی داخل نہ ہونے پائے اب جب حضرت زکریا نے سیّدہ کے پاس گرمیوں کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمیوں میں پائے تو فرمایا

یمریم انی لک هذا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا کہا هو من عند الله وہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے پاس سے ہے ان اللّٰہ یرزق من یشاء بغیر حساب بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے حضرت مریم رضی اللّٰہ عنہا نے صغرسنی میں کلام فرمایا جب کہ وہ پالنے میں پرورش پارہی تھیں جیسا کہ ان کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام کیا۔

مسئلہ

یہ آیتِ کریمہ کراماتِ اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق عادت ظاہر فرماتا ہے۔

وفی ھذہ الآیۃ دلیل علی جواز کرامات الاولیاء وظھور خوارق العادات علی ایدیھم (خازن ج ۱ ص ۲۴۲)

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم رضی اللّٰہ عنہا کو بے وقت بے موسم اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر بھی قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا فرمائے بایں خیال آپ نے وہاں فرزند کی دعا فرمائی جو کہ مستجاب ہوئی فھذا ھو وجہ الاستدلال بھذہ الآیۃ علی وقوع کرامات الاولیاء امام رازی رضی اللّٰہ عنہ ایک طویل بحث فرمانے کے بعد مذکورہ بالا عبارت ذکر فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام کی کرامات کے وقوع پر اس آیت سے استدلال کرنے کا یہ طریقہ ہے (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۰۷) خیال رہے سیّدہ نے یہ کلام کس عمر میں فرمایا اس میں اختلاف ہے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے نزدیک صغرسنی ہی میں فرمایا نیز آپ نے اپنے اشعار میں ان گیارہ بچوں کو ذکر فرمایا ہے کہ جنہوں نے بچپن میں کلام فرمایا فرماتے ہیں کہ

تکلم فی المھد النبی (محمد) ویحیٰی وعیسیٰ والخلیل ومریم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومبری جریج ثم شاهد یوسف	وطفل الاخدو دیرویه مسلم
وطفل علیه مر بالامة التی	یقال لها تزنی ولاتتکلم
وماشطة فی عهد فرعون (طفلها)	وفی زمن الهادی (المبارک) یختم

(روح المعانی ج۲ ص ۲۲۵)

(۱)حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۵) حضرت مریم علیہا السلام (۶) جریج عابد کو تہمت سے بری کرنے والا بچہ (۷) حضرت یوسف علیہ السلام سے تہمت دور کرنے والا بچہ (۸) اصحابِ اخدود میں ایک بچے نے ماں کو کہا کہ آپ اپنے دین پر قائم رہو (جس کو امام مسلم نے روایت فرمایا) (۹) وہ عورت جس پر لوگ تہمت لگا رہے تھے لیکن اس نے خاموشی اختیار کی تو ایک عورت نے اسے دیکھ کر کہا کہ میرے بچہ کو اللہ ایسا نہ بنائے تو اس بچہ نے کہا اللہ مجھے ایسا ہی بنائے (۱۰) فرعون نے جب ایک عورت کو ایمان لانے پر سزا دی تو اس کے بچہ نے دین پر قائم رہنے کی تلقین کی (۱۱) مبارک نے بھی بچپن میں کلام کیا۔

خیال رہے ایک دفعہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے دولت خانہ میں کئی دن کھانا نہ پکا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے پاس تشریف لے جاتے ہیں جب ان کے ہاں کچھ کھانے کو میسر نہیں ہوا تو حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے سیّدہ عرض گزار ہوتی ہیں کہ نہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اس پر واپس تشریف لاتے ہی ہیں کہ کسی ہمسایہ نے حضرت خاتون جنت کی خدمت میں روٹیاں اور کچھ گوشت بھیجا آپ نے خیال فرمایا کہ اگرچہ ہم خود حاجت مند ہیں لیکن یہ کھانا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں پیش کروں گی اور کھانا ایک برتن میں رکھ دیتی ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسنین کریمین حضور کو بلانے جاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے تشریف لانے پر کھانا پیش کیا جاتا ہے جب برتن کھولا گیا تو دیکھا کہ برتن کھانے سے بھرا ہوا ہے اس پر حضور نے پوچھا صاحبزادی یہ کہاں سے آیا عرض گزار ہوئیں۔
ھو من عنداللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب فحمداللہ سبحانہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ الحمد للہ الذی جعلک شبیھۃ سیدۃ نساء بنی اسرائیل کہ حمد ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو مریم رضی اللہ عنھا کی شبیہہ بنایا کیونکہ جب ان سے رزق کے بارے پوچھا گیا تھا تو مریم نے بھی یہی جواب دیا تھا پھر تمام حضرات نے وہ کھانا خوب سیر ہو کر کھایا اور باقی ماندہ ہمسایوں میں تقسیم فرمایا۔
(روح المعانی ج ۲ ص ۲۲۷، تفسیرِ مظھری ج ۲ ص ۴۳ مکتبہ رشیدیہ)

حضرت سیّدہ مریم رضی اللہ عنھا کے فضائل

واذقالت الملئکۃ یمریم ان اللہ اصطفک وطھرک واصطفک علی نساء العلمین یمریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بیشک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر۔ (کنزالایمان)
سیّدہ مریم کے تین وصف ذکر کئے گئے (۱) اصطفاء (۲) التطھیر (۳) اصطفاء علی نساء العلمین۔
خیال رہے اصطفاء اول سے مراد وہ امورِ حسنہ ہیں جو کہ آپ کو اول عمر میں پیش آئے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصطفاء ثانی سے مراد وہ امور ہیں جو کہ آخر عمر میں پیش آئے۔ (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۱۷)

سیّدہ کی پہلی صفت (اصطفاء)

☆۱۔ پہلی صفت سے مراد یہ ہے کہ بیت المقدس کی خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیّدہ کو قبول فرمایا جب کہ اس سے قبل کسی اور عورت کو یہ اجازت حاصل نہ ہوئی تھی۔

☆۲۔ آپ کی والدہ نے آپ کو ایک گھڑی بھی دودھ نہ پلایا تھا بلکہ ولادت کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام کو پیش کر دیا تھا اور آپ کا رزق جنت سے آتا تھا۔

☆۳۔ اللہ نے آپ کو اپنی عبادت کے لئے چنا اور اس معنی میں آپ کو مختلف الانواع مہربانیوں کے ساتھ خاص فرمایا مثلاً ہدایت سے نوازا اور آپ کی عصمت و حفاظت فرمائی

☆۴۔ آپ کی معیشت کا معاملہ اپنے ذمہ کرم میں لیا چنانچہ آپ کا رزق اللہ کی بارگاہ سے آتا تھا۔

☆۵۔ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ کو فرشتوں کا کلام براہ راست سننے کی توفیق عطا فرمائی جب کہ آپ کے علاوہ کسی اور عورت کے یہ حصہ میں نہ آیا۔

سیّدہ کی دوسری صفت (تطہیر)

☆۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو کفر اور گناہ سے پاک فرمایا۔

☆۲۔ آپ کو مردوں کے چھونے سے بھی پاک رکھا۔

☆۳۔ آپ کو حیض کے عارضہ سے بھی ستھرا رکھا لہٰذا علماء کے قول کے مطابق آپ کو حیض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا خون نہ آتا تھا۔

☆ ۴۔ سیّدہ کو مذمومہ افعال اور قبیحہ عادتوں سے بھی پاک فرمایا۔

☆ ۵۔ یہود کی تہمت اور ان کے آپ پر جھوٹ باندھنے اور یہ چہ میگوئیاں کرنے سے بھی اللہ نے سیّدہ کو پاک فرمایا۔

سیّدہ کی تیسری صفت (اصطفاء علی نساء العلمین)

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ کو ایسا بیٹا عطا فرمایا جس کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم سے حالت بچپن میں آپ کی پاک دامنی کی گواہی دلوائی اور آپ کو تہمت سے بری فرمایا اور آپ کے بیٹے کو کائنات کے لئے نشانی بنایا۔

(تفسیرِ کبیر ج ۳ ص ۲۱۷/ ۲۱۸)

خیال رہے اس بارے اختلاف ہے کہ سیّدہ مریم رضی اللہ عنہ کی زیادہ فضیلت ہے یا پھر صدیقہ و فاطمہ رضی اللہ عنہما کی حضور سیّدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ترجمہ میں لفظ آج کو ذکر فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ مریم اپنے زمانہ کی خواتین پر فضیلت رکھتی ہیں نہ کہ حضرت خاتون جنت و صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بھی اور اس بارے میں تفصیلی بحث گزر چکی فلیرجع الیہ۔

سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا اور حضرت جبرئیل امین علیہ السلام

واذکر فی الکتب مریم اذانتبذت من اھلھا مکاناشرقیا فاتخذ ت من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دونهم حجابا فارسلنا اليها روحنا فتمثل لها بشرا سويا اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی تو ان سے ادھر ایک پردہ کرلیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔(کنز الایمان)

یہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک کا تیرہواں یا پندہرواں یا چودھواں یا بارہواں یا پھر دسواں سال تھا جیسا کہ علامہ آلوسی فرماتے ہیں واختلفوا في سنها اذاذاک فقيل ثلاث عشرسنة یعنی آپ کی اس وقت عمر کے بارے میں اختلاف میں ہے پس کہا گیا ہے کہ تیرہ سال تھی وعن وهب ومجاهد خمس عشرة سنة حضرت وہب اور مجاہد سے روایت پندرہ سال تھی وقيل اربع عشرة سنة اور یہ قول بھی کہا گیا ہے کہ چودہ سال تھی وقيل اثنا عشر سنة اور بارہ سال بھی کہا گیا وقيل عشر سنين اور عمر کے بارے میں دس سال کا بھی قول بیان کیا گیا ہے اس وقت سیّدہ اپنے گھر والوں سے شرقی مکان کی جانب تنہا ہوئیں اس لیے کہ آپ وہاں تنہائی کی جگہ اللہ کے حضور عبادت میں مشغول ہوں اور ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ اس لئے تشریف لے گئیں تا کہ حیض سے غسل فرمائیں اور دیوار کا پردہ کریں اور پہاڑ کو اپنے لیے حجاب بنائیں۔(تفسیر روح المعانی)

خیال رہے سیّدہ کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کو دو مرتبہ حیض آیا تھا اور حمل کے بعد پھر کبھی عارضۂ حیض نہ طاری ہوا جب کہ دوسرا قول جیسا کہ ماقبل گزرا کہ آپ حیض سے اصلاً پاک تھیں نیز تفسیر روح المعانی میں ہے وقيل انها عليها السلام لم تكن تحيض اصلا بل كانت مطهرة من الحيض کہ آپ حیض سے پاک تھیں اور یہ عارضہ آپ پر قطعاً طاری نہ ہوا (روح المعانی) بہرحال جب سیّدہ نے پردہ فرمایا تو آپ کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک تندرست جوان کو بھیجا جو حضرت جبرئیل تھے سیّدہ نے جیسے ہی ایک اجنبی کو اپنے سامنے دیکھا تو گھبرائیں اور فرمایا۔

انی اعوذبالرحمن منک ان کنت تقیا میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے (کنز الایمان) اس پر حضرت جبرئیل فرمانے لگے انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں (کنز الایمان) اس پر سیّدہ حیرت میں ڈوب کر فرمانے لگیں انی یکون لی غلام ولم یمسنی بشر ولم اک بغیا۔

میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں۔

خیال رہے بغی اصل میں فعیل کے وزن پر تھا پھر تعلیل کے بعد بغیٌ ہوگیا اس عورت کو کہتے ہیں جو کہ زانیہ ہو اور مردوں کو چاہے اور سیّدہ طاہرہ، مطہرہ اور زکیہ وعفیفہ خاتون تھیں نیز انبیاء کی ازواج اور امّہات بغیہ نہیں ہوسکتیں۔

اس پر حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ کذلک قال ربک ھو علی ھین یوں ہی ہے تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے یعنی بغیر باپ کے بیٹا دینا اللہ پر آسان ہے ولنجعلہ ایۃ للناس ورحمۃ مناو کان امر مقضیا اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ کام ٹھہر چکا ہے (کنز الایمان) یعنی حضرت مریم کے ہاں بغیر شوہر کے بچہ کی ولادت فرمانا علم الٰہی میں ٹھہر چکا ہے اب نہ رد ہوسکتا ہے نہ بدل سکتا ہے جب حضرت مریم کو اطمینان ہوگیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبرئیل نے ان کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور وہ بقدرتِ الٰہی فی الحال حاملہ ہوگئیں اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ سال یا دس سال تھی۔ (خزائن العرفان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی مدت حمل کے بارے میں اختلاف ہے عن ابن عباس انها تسعة اشهر کمافی سائر النساء یعنی حضرت ابن عباس کی روایت میں دیگر عورتوں کی طرح نو ماہ ہیں جب کہ آپ ہی سے دوسری روایت یہ بھی ہے کہ کانت ساعة واحدة یعنی حمل و وضع حمل میں ایک گھڑی گزری نیز ضحاک وغیرہ کا قول سات مہینے کا ہے ایک قول چھ ماہ کا بھی ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ ایک ہی دن میں ایک ساعت میں حمل ٹھہرا اور ایک میں وضع حمل ہوا جب سورج زائل ہوا۔ (روح المعانی)

حاصل کلام یہ ہے کہ سیدہ کے ہاں بچہ کی ولادت خوارقِ عادات میں سے ہے چنانچہ آپ کی ولادت کو حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت سے تشبیہ دی گئی فرمایا ان مثل عيسىٰ عندالله كمثل ادم (سورة ال عمران)

فحملته فانتبذت به مكانا قصيا۔ اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی۔ (کنزالایمان)

اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیتِ لحم تھی وھب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچازاد بھائی یوسف نجار تھا جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا اس کو جب علم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی عبادت و تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کر کے خاموش ہو جاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تو ان کو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا بالاخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیں کہ میں کہہ گزاروں تا کہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو تو اس نے کہا کہ اے مریم مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہوسکتا ہے حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم ہی کے پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اگائے کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں یوسف نے کہا میں تو نہیں کہتا بے شک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہو جاتی ہے حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہو گیا اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا حمل کے سبب سے ضعیف ہو گئیں تھیں اس لئے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں اس لیے وہ بیتِ لحم میں چلی گئیں۔

(خزائن العرفان، تفسیر کبیر ج ۷ ص ۵۲۵)

فاجاء ھا المخاض الی جذع النخلة پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا۔ (کنز الایمان)

یہ درخت جنگل میں خشک ہو چکا تھا تیز سردی کا وقت تھا آپ اس کی جڑ میں آئیں تا کہ اس سے ٹیک لگائیں۔ (خزائن العرفان)

قالت یلتینی مت قبل ھذاو کنت نسیا منسیا

بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔ (کنز الایمان)

خیال رہے امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جب سیدہ کو اس بات کا علم تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو آپ کی طرف بھیجا ہے اور حضرت جبرئیل کی پھونک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمانا ہے اور آپ سے اس بات کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعدہ فرمایا کہ سیدہ اور آپ کے بیٹے کو اللہ تبارک وتعالیٰ عالمین کے لئے نشانی بنائے گا پھر آپ نے یالیتنی مت قبل ھذا (ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوتی۔ کنزالایمان) کیوں فرمایا تو اس کا جواب ایک تو یہ ہے کہ صالحین کی یہ عادت ہے کہ جب وہ کسی آزمائش میں پڑتے ہیں تو وہ اس طرح کے کلمات ادا فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے ایک درخت پر پرندہ دیکھا تو فرمایا طوبی لک یا طائر تقع علی الشجرۃ وتأکل من الثمر اے پرندے تیرے لئے خوش بختی ہے کہ تو درخت پر آکر پھل کھاتا ہے وددت انی ثمرۃ ینقرھا الطائر مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں کوئی پھل ہوتا جس کو پرندے کھاتے (کاش میں پھل ہوتا تاکہ پرندے مجھے کھاجاتے)

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ ایک دفعہ آپ زمین سے ایک تنکا اٹھاکر فرماتے ہیں

لیتنی ھذہ التبنۃ یالیتنی لم اک شیئا

کاش میں تنکا ہوتا اے کاش میں کچھ نہ ہوتا اسی طرح حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے بھی جنگ جمل کے دن میں فرمایا یالیتنی مت قبل ھذالیوم بعشرین سنۃ اے کاش میں اس دن سے بیس سال قبل پہلے ہی مرجاتا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تو یہاں تک فرمایا کہ لیت بلال لم تلدہ امہ کاش بلال کی ماں بلال کو نہ جنتی ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ نیک لوگ اپنے آپ پر آزمائش میں پورا نہ اترنے کے خوف سے اس طرح کے کلمات ذکر فرماتے ہیں۔

دوسرا جواب یہ بھی دیا کہ ہوسکتا ہے کہ سیدہ نے یہ کلام اس وجہ سے فرمایا ہو کہ کہیں لوگ آپ پر اس بارے میں تہمت لگاکر گناہ میں نہ پڑ جائیں ورنہ آپ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بشارت پر راضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھیں۔(تفسیرِ کبیر ج۷ ص۵۲۶)

نیز علامہ آلوسی صاحبِ روح المعانی یہ جواب دیتے ہیں کہ استحیاء من الناس وخوفا من لائمتھم سیّدہ نے یہ کلمات لوگوں سے حیا کی وجہ اوران کے ملامت کرنے کے خوف کی وجہ سے ارشاد فرمائے تھے اور دوسرا جواب وہی امام صاحب والا دیا ہے کہ حذرا من وقوع الناس فی المعصیة بما یتکلمون فیھا۔

نیز فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ گمان کرے کہ حضرت مریم رضی اللّٰہ عنھا نے دنیاوی تکلیف کے پیش نظر یہ کلمات کہے تھے تو فقد اساء الظن اس نے برا گمان کیا۔(روح المعانی)

فناداھا من تحتھا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا تو اسے جبرئیل نے وادی کے نشیب سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے۔

(کنزالایمان وخزائن العرفان)

وھزی الیک بجذع النخلة تسقط علیک رطباً جنیا اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازہ کھجوریں گریں گی۔(کنزالایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا حضرت جبرئیل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آبِ شیریں کا ایک چشمہ جاری ہوگیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہوگیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ ہوگئے(خزائن العرفان) سبحان اللّٰہ یہ کھجور کا تنا خشک تھا جو کہ اللہ کی ایک محبوب بندی کے چھونے سے ہرا بھرا ہوا اور اس میں پھل لگے

امام فخرالدین رازی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ کان جذع النخلة یابسة فی الصحراء لیس لھا رأس ولاثمر ولاخضرة کہ کھجور کا تنا صحرا میں تھا جس کا نہ تو سر تھا نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی پھل اور نہ ہی وہ ہرا تھا (تفسیرِ کبیر ج ۷ ص ۵۲۶) اس سے اہلسنّت کا ایک مسلمہ عقیدہ کراماتِ اولیاء حق ہیں ثابت ہوتا ہے۔

فکلی واشربی وقری عینا فاما ترین من البشر احدا فقولی انی نذرت للرحمن صوما فلن اکلم الیوم انسیا۔

تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ (اپنے فرزند عیسیٰ سے) پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے (کہ تجھ سے بچے کو دریافت کرتا ہے) تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (کنز الایمان)

خیال رہے پہلے زمانے میں بولنے کا اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہو گیا حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو سکوت کی نذر ماننے کا اس لیے حکم دیا گیا تھا تاکہ کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں اور ان کا کلام حجت ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے اس سے چند مسئلے معلوم ہوتے ہیں۔

مسئلہ

سفیہ (بیوقوف) کے جواب میں سکوت واعراض چاہیے

جواب جاہلاں باشد خموشی

مسئلہ

کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولیٰ ہے حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (خزائن العرفان)

فاتت به قومها تحمله قالوا یمریم لقد جئت شیئا فریا یاخت هارون ما کان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوک امرأ سوءٍ وما کانت امک بغیا.

تو اسے گود میں لیئے اپنی قوم کے پاس آئی بولے اے مریم بیشک تو نے بہت بُری بات کی اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار۔ (کنز الایمان)

حضرت مریم رضی اللہ عنہا بچہ کو لیئے اپنی قوم کے پاس یا تو اسی دن آئیں اور دوسرا قول یہ بھی ہے کہ جب آپ چالیس دن پورے ہونے پر نفاس سے پاک ہوئیں پھر آئیں۔

(تفسیر صاوی ج ۴ ص ۴۹)

سیّدہ کے گھر والے سب صالحین میں سے تھے جس پر دلیل ان اللہ اصطفی آدم الآیة ہے (تفسیر صاوی ج ۴ ص ۵۰) آپ کے خاندان میں حضرت زکریا علیہ السلام وغیرہ نے جب آپ کی گود میں بچہ کو دیکھا تو نہایت غمگین ہوئے اور گریہ کرنے لگے اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لئے ان لوگوں نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو ہارون علیہ السلام کی بہن کہا یا پھر حضرت ہارون علیہ السلام برادر موسیٰ علیہ السلام ہی کی طرف نسبت کی باوجودیکہ ان کا زمانہ بہت بعید تھا اور اخت کے معنی بھائی اور ہم قوم کے بھی آتے ہیں اور (کم وبیش) ہزار برس کا عرصہ گزر چکا تھا مگر چونکہ یہ ان کی نسل سے تھیں اس لیے ہارون کی بہن کہدیا گیا جیسا کہ عربوں کا محاورہ ہے کہ وہ تمیمی کو یا اخا تمیم کہتے ہیں (خزائن العرفان) جب حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا کہ آپ لوگوں کو جو کچھ پوچھنا ہے ان سے پوچھو غضب القوم وقالوا ا تستھزئین بنا لوگ غضب ناک ہوکر کہنے لگے کہ کیا آپ ہم سے مسخرہ کرتی ہیں؟ (تفسیر صاوی ج ۴ ص ۵۰)

ہم اس بچہ سے کیسے بات کریں جو شیر خوار اور گود میں ہے چونکہ یہ امور عادیہ کے خلاف ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لیے لوگوں نے اس کا وقوع بعید عقلی جانا۔ سبحان اللہ اللہ کے اس محبوب نبی کی شانِ بچپن پر ہماری عمریں قربان جیسے ہی سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا نے آپ کی طرف اشارہ فرمایا تو آپ نے والدہ کا دودھ پینا چھوڑا واتکا علی یسارہ واقبل علیھم وجعل یشیر بیمینہ وقال انی عبداللہ اور اپنی بائیں جانب ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے سیدھے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں۔(تفسیر صاوی تحت الایۃ)

علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں روی انہ علیہ السلام کان یرضع فلما سمع ماقالوا ترک الرضاع واقبل علیھم بوجھہ واتکأ علی یسارہ وقال آپ دودھ نوش فرما رہے تھے جب آپ نے سنا جو کچھ انہوں نے کہا تو آپ نے دودھ پینا چھوڑا اور ان کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی بائیں جانب تکیہ لگا کر فرمایا۔

انی عبداللہ اتنی الکتب وجعلنی نبیا وجعلنی مبرکا این ماکنت واوصنی بالصلوٰۃ والزکوۃ مادمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا میں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز وزکوۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا۔(کنز الایمان)

آپ نے اپنے کلام میں اپنی نسبت اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف فرما کر اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ انہ عبدمکرم (تفسیرِ مظھری تحت الایۃ) بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے مکرم ومشرف بندے ہیں۔

نیز چونکہ آپ کی قوم منکر تھی اس وجہ سے کلام کو تاکید سے موکد فرمایا قال وھب اتاھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زکریا عند مناظر تہا الیہود فقال لعیسیٰ انطق بحجتک ان کنت امرت بہا فقال عند ذلک عیسیٰ (تفسیرِ مظہری)

وہب نے فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام سیّدہ کے یہود کے ساتھ مناظرہ کرتے وقت آپ کے پاس تشریف فرما ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اگر آپ حجت بیان کرنے کے مامور ہیں تو اپنی حجت بیان کرو پس اس وقت حضرت عیسیٰ نے یہ خطاب فرمایا تفسیر صاوی میں فرمایا کہ وصف نفسہ بذلک لئلا یتحذ الھا و کل ھذہ الاوصاف تقضی براۃ (صاوی تحت قولہ عبداللہ) آپ نے اپنے آپ کو اس وصف سے بیان فرمایا تاکہ آپ کو معبود نہ بنایا جائے اور یہ اوصاف آپ کی والدہ کی برأت کے مقتضی ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم سیّدی صدر الافاضل فرماتے ہیں کہ پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تاکہ کوئی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک وتعالیٰ پر لگتی تھی اس لیے منصب رسالت کا اقتضا یہی تھا کہ والدہ کی برأت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرمادیں جو اللہ تعالیٰ کی جناب پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہوگئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مرتبۂ عظیمہ کیساتھ جس بندے کو نوازتا ہے بالیقین اس کی ولادت اور اس کی سرشت نہایت پاک اور طاہر ہے (خزائن العرفان) قال البغوی فلما کلمھم عیسیٰ بھذا علموا براۃ مریم ثم سکت عیسیٰ فلم یتکلم بعد ذلک حتی بلغ المدۃ التی یتکلم فیھا الصبیان (تفسیر مظھری ج ۶ ص ۹۵ اشاعت العلوم دھلی) بغوی نے فرمایا کہ جب حضرت عیسیٰ نے ان سے یہ کلام فرمایا (وایضا فی الخازن والصاوی والا لفاظ مختلفۃ) اور انہوں نے آپ کی والدہ کی برأت کو جان لیا پھر آپ خاموش ہوگئے اور اس کے بعد کلام نہ فرمایا حتیٰ کہ آپ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدت میں پہنچ گئے جس میں بچے بولتے ہیں خیال رہے توریت سے مراد انجیل ہے۔

حسن کا قول ہے کہ آپ شکمِ والدہ میں ہی تھے کہ آپ کو توریت کا الہام فرمادیا گیا تھا ور پالنے میں تھے جب آپ کو نبوت عطا کر دی گئی اور اس حالت میں آپ کا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی۔ (خزائن العرفان)

فائدہ

چار پیغمبروں کو بچپن میں چار صفات نصیب ہوئیں۔

☆ ۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بچپن میں کنوئیں میں وحی سے نوازا گیا۔

☆ ۲۔ عیسیٰ علیہ السلام کو گہوارے میں بولنے کی طاقت بخشی گئی۔

☆ ۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو معاملہ فہمی عطا کی گئی۔

☆ ۴۔ حضرت یحیٰی علیہ السلام کو حکمت (فیوض الرحمن پ ۱۶ ص ۱۴۶)

خیال رہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ پیدا ہونے کی بے شمار گواہیاں ہیں۔

☆ ۱۔ انہیں آدم علیہ السلام سے مشابہت دی ان مثل عیسیٰ عنداللّٰہ کمثل ادم۔

☆ ۲۔ انہیں عیسیٰ ابن مریم کہا گیا حالانکہ قرآن کریم نے سوائے مریم کے کسی عورت کا نام نہ لیا اگر وہ کسی مرد کے فرزند ہوتے تو اس کی طرف یہی نسبت کی جاتی۔

☆ ۳۔ یہود نے حضرت مریم کو تہمت زنا لگائی تو عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں قوت گویائی دے کران سے ماں کی عصمت بیان کرائی اگر مریم شادی شدہ تھیں تو یہود تہمت کیوں لگاتے اور اس تہمت کے دفیعہ کے لئے اتنا بڑا واقعہ کیوں ہوتا صرف یوسف کہہ دیتے یہ میرا بچہ ہے۔

☆ ۴۔ عیسیٰ علیہ السلام کا لقب روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہوا کیونکہ آپ کلمہ کن سے پیدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے۔

☆۵۔قرآن پاک نے آپ کی والدہ کا قول بار بار نقل فرمایا ولم یمسسنی بشر مجھے مرد نے چھوا ہی نہیں اگر نکاح ہو چکا تھا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں۔

☆۶۔حضرت مریم رضی اللہ عنہا جنگل میں جا کر وضع حمل سے فارغ ہوئیں اگر یوسف کی بیوی ہوتیں تو اس قدر مشقت اٹھانے کی کیا ضرورت تھی (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۴۲۴) لہٰذا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ حضرت مریم یوسف نجار کے نکاح میں آئی تھیں یہ قرآن پر افتراء ہے۔

سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کا وصال

حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کی پیدائش سکندر کے فتح بابل کے پینسٹھ سال بعد ہوئی اور تیس سال کی عمر میں آپ پر وحی آئی اور تینتیس سال کی عمر میں رمضان المبارک کی ستائیسویں شب یعنی شبِ قدر میں آپ آسمان پر تشریف لے گئے آپ کی والدہ ماجدہ آپ کے بعد چھ سال زندہ رہیں اس حساب سے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک باون سال ہوئی (تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۴۴۹) واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

۲۹ جمادی الاوّل ۱۴۲۷ھ

۲۰۰۶ء

شبِ منگل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماخذ و مراجع

از محرم علی قادری (متعلم بادامی مسجد)

الف

۱- احکام القرآن، احمد بن علی ابو بکر رازی، امام الجصاص، متوفی ۳۷۰ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

۲- اراءۃ الادب لفاضل النسب، الشاہ احمد رضا بریلوی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد۔

۳- ازالۃ الخفاء، قطب الدین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، متوفی ۱۱۷۶ھ، نور محمد کارخانہ، کراچی۔

۴- اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ابی الحسن علی بن محمد الجزری، ابن الاثیر، متوفی ۶۳۰ھ، بیروت۔

۵- اشعۃ اللمعات، عبد الحق محدث دہلوی، شیخ محقق، متوفی ۱۰۵۲ھ، مکتبہ مجیدیہ، ملتان۔

۶- الاصابہ، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، امام حافظ، متوفی ۸۵۲ھ، بیروت، لبنان۔

۷- اعتقاد الاحباب، الشاہ احمد رضا بریلوی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

۸- اکمال، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ، خطیب محدث، من علماء القرن الثامن الہجری، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۹- انوار البشارۃ، الشاہ احمد رضا بریلوی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، مکتبہ رضویہ، کراچی۔

ب

۱۰- البدایہ والنہایہ، عماد الدین ابن کثیر، مورخ، متوفی ۷۷۴ھ، بیروت، لبنان۔

۱۱- برطانوی مظالم، عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری، فاضل، فرید بک اسٹال، لاہور۔

۱۲- برکات السراج لحل اصول السراجیہ، نصر اللہ رضوی، استاذ دام ظلّہ، ضیاء القرآن، لاہور۔

۱۳- بہار شریعت، امجد علی اعظمی، صدر الشریعہ مفتی، متوفی ۱۳۶۷ھ، مکتبہ رضویہ، کراچی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ت

۱۴- تاریخ طبری مترجم، ابوجعفر محمد بن جریر، امام طبری، متوفی ۳۱۰ھ، نفیس اکیڈمی، کراچی۔
۱۵- تجلی المشکوۃ، الشاہ احمد رضا بریلوی، امام اہلسنت، متوفی ۱۳۴۰ھ، مرکزی مجلس رضا، لاہور۔
۱۶- ترجمۂ شاہجہانپوری، عبدالحکیم شاہجہانپوری، فاضل ادیب شہیر، فرید بک اسٹال، لاہور۔
۱۷- تفسیر القرآن العظیم، عمادالدین ابن کثیر، مورّخ، متوفی ۷۷۴ھ، بیروت، لبنان۔
۱۸- تہذیب التہذیب، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، امام حافظ، متوفی ۸۵۲ھ، داراحیاء التراث العربی۔

ج

۱۹- جامع ترمذی، محمد بن عیسیٰ، امام ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔
۲۰- جلالین، محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم علی وعبدالرحمٰن بن ابوبکر جلال الدین، جلال الدین محلّی وامام سیوطی، متوفی ۸۶۴ھ و ۹۱۱ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔
۲۱- الجوہرۃ النیرہ، ابوبکر بن علی بن محمد، حدّادیمنی، متوفی ۸۰۰ھ، مکتبہ حقانیہ، ملتان۔

ح

۲۲- حاشیۂ اشعت اللمعات، امیر علی، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان۔
۲۳- حاشیۂ ترمذی، [illegible] ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔
۲۴- حاشیۂ جلالین، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔
۲۵- حاشیۂ ہدایہ، محمد عبدالحی لکھنوی، علّامہ، متوفی ۱۳۰۴ھ، ضیاء القرآن، لاہور۔
۲۶- حدائق بخشش، الشاہ احمد رضا بریلوی، امام اہلسنت، متوفی ۱۳۴۰ھ، ضیاء الدّین پبلی کیشنز، کراچی۔
۲۷- حسنات، ابوالحسنات محمد احمد قادری، علّامہ سیّد، متوفی ۱۳۸۰ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔
۲۸- حلبی کبیر، ابراہیم حنفی، امام شیخ، متوفی ۹۰۶ھ، سہیل اکیڈمی، لاہور۔
۲۹- حلیۃ الاولیاء، ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، امام حافظ، متوفی ۴۳۰ھ، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خ

۳۰- خازن، علاؤالدین علی بن محمد بغدادی، مفسّر، متوفی ۷۲۵ھ، بیروت، لبنان۔

۳۱- خزائن العرفان، سیّد نعیم الدین مرادآبادی، صدرالافاضل، متوفی ۱۹۴۸ء، مکتبہ رضویہ، کراچی۔

۳۲- خصائص کبریٰ، امام جلال الدین سیوطی، امام سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، مکتبہ حقانیہ، پشاور۔

د

۳۳- درمنثور، عبدالرحمٰن بن ابوبکر جلال الدین، امام سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، منشورات آیۃ اللہ، ایران۔

ذ

۳۴- ذوقِ نعت، حسن رضا خان، استادِ زمن، متوفی ۱۳۲۶ھ، ضیاء الدین پبلی کیشنز، کراچی۔

ر

۳۵- ردالرفضہ، الشاہ احمد رضا برکاتی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

۳۶- رسالۂ امیر معاویہ، احمد یار خان، حکیم الامّت مفتی، متوفی ۱۳۹۱ھ، نوری کتب خانہ، گنج بخش، لاہور۔

۳۷- رسالۂ مبارکہ الکلام المقبول، احمد یار خان، حکیم الامّت مفتی، متوفی ۱۳۹۱ھ، نعیمی کتب خانہ، گجرات۔

۳۸- روح البیان، اسماعیل حقّی، علاّمہ مفسّر، متوفی ۱۱۳۷ھ، مکتبہ غفّاریہ، کانسی روڈ، کوئٹہ۔

۳۹- روح المعانی، ابوالفضل شہاب الدین سیّد محمود، آلوسی بغدادی، متوفی ۱۳۸۰ھ، مکتبہ حقانیہ، ملتان۔

ز

۴۰- زجاجۃ المصابیح، ابوالحسنات سیّد عبداللہ، محدّثِ دکن، فرید بک اسٹال، لاہور۔

س

۴۱- سراجی، محمد بن عبدالرشید، شیخ سراج الدین، متوفی ۶۰۰ھ، ضیاء القرآن، لاہور۔

۴۲- سلطنت مصطفیٰ، احمد یار خان، حکیم الامّت مفتی، متوفی ۱۳۹۱ھ، نعیمی کتب خانہ، گجرات۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۳۔ سنن ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، امام ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ، مجتبائی، لاہور۔

۴۴۔ سنن ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام داؤد، متوفی ۲۷۵ھ، مکتبہ حقانیہ، ملتان۔

۴۵۔ سنن نسائی، احمد بن شعیب بن علی بن بحر، امام نسائی، متوفی ۳۰۳ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۴۶۔ سوانح کربلا، سیّد نعیم الدین مرادآبادی، صدرالافاضل، متوفی ۱۹۴۸ء، شبیر برادرز، لاہور۔

ص

۴۸۔ صاوی علی تفسیر الجلالین، احمد بن محمد، فقیہ عارف باللہ، متوفی ۱۲۴۱ھ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔

۴۹۔ صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل، امام بخاری، متوفی ۲۵۶ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۵۰۔ صحیح مسلم، مسلم بن حجاج قشیری، امام مسلم، متوفی ۲۶۱ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۵۱۔ الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، امام علّامہ، متوفی ۹۷۴ھ، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان۔

ط

۵۲۔ طبری ابوجعفر محمد بن جریر، امام طبری، متوفی ۳۱۰ھ، دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان۔

۵۳۔ طبقات ابن سعد، محمد بن سعد، حافظ، متوفی ۲۳۰ھ، بیروت، لبنان۔

۵۴۔ طیب الوردہ، ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری، علّامہ، متوفی ۱۳۸۰ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

ع

۵۵۔ عمدۃ القاری، بدرالدین محمود بن احمد عینی، امام محدّث، متوفی ۸۰۰ھ، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ۔

ف

۵۶۔ فتاوی رضویہ، الشاہ احمد رضا برکاتی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

۵۷۔ فتح الباری، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، امام حافظ، متوفی ۸۵۲ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۵۸۔ فضائل صحابہ واہل بیت، شاہ تراب الحق قادری، علّامہ سیّد، افکار اسلامی، اسلام آباد۔

۵۹۔ فیوض الباری شرح بخاری، سیّد محمود رضوی، مفتی، متوفی ۱۹۹۹ء، ابوالبرکات اکیڈمی، لاہور۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۶۰- فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان ،فیض احمد اویسی ،علامہ ،مکتبہ اویسیہ ،بہاولپور۔

ق

۶۱- القدوری ،ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر ،امام ،۴۲۸ھ ،ضیاء العلوم ،راولپنڈی۔

۶۲- قرطبی ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری ،امام قرطبی ،متوفی ۶۷۱ھ ،دارالکتب العلمیۃ ،بیروت ،لبنان۔

۶۳- قصیدہ بردہ شریف ،محمد بن سعید ،امام بوصیری ،متوفی ۶۹۵ھ ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور۔

ک

۶۴- کشف المحجوب ،محمد علی ہجویری ،داتا گنج بخش ،متوفی ۴۶۵ھ ،اسلام گنج ،لاہور۔

۶۵- کنز الایمان ،الشاہ احمد رضا برکاتی ،امام اہلسنت ،متوفی ۱۳۴۰ھ ،مکتبہ امجدیہ رضویہ ،کراچی۔

م

۶۶- مدارج النبوۃ مترجم ،عبدالحق محدث دہلوی ،شیخ محقق ،متوفی ۱۰۵۲ھ ،مکتبہ اسلامیہ ،لاہور۔

۶۷- مدارک ،عبداللہ بن احمد بن محمود ،امام نسفی ،متوفی ۸۰۱ھ ،قدیمی کتب خانہ ،کراچی۔

۶۸- مراۃ المناجیح ،احمد یار خان ،حکیم الامت ،مفتی ،متوفی ۱۳۹۱ھ ،مکتبہ اسلامیہ ،لاہور۔

۶۹- مرقاۃ المفاتیح ،علی بن سلطان محمد القاری ،علامہ امام ،متوفی ۱۰۱۴ھ ،مکتبہ رشیدیہ ،کوئٹہ۔

۷۰- مسند امام احمد بن حنبل ،احمد بن حنبل ،امام حنبل ،متوفی ۲۴۱ھ ،دار صادر ،بیروت ،لبنان۔

۷۱- مشکوۃ المصابیح ،ولی الدین محمد تبریزی ،من علماء القرن الثامن الہجری ،قدیمی کتب خانہ ،کراچی۔

۷۲- مفاتیح الغیب ،فخر الدین رازی ،امام ،متوفی ۶۰۶ھ ،بیروت ،لبنان۔

۷۳- مطالع المسرات ،محمد المہدی بن احمد بن علی بن یوسف ،امام فاسی ،متوفی ۱۱۰۹ھ ،مصطفیٰ البابی الحلبی ،مصر۔

۷۴- مظہری ،ثناء اللہ پانی پتی ،قاضی ،متوفی ۱۲۲۵ھ ،مکتبہ رشیدیہ ،کوئٹہ۔

۷۵- معالم التنزیل ،حسین بن مسعود ،محی السنہ ،متوفی ۵۱۶ھ ،دارالفکر ،بیروت ،لبنان۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ن

۷۶- نزہۃ القاری، شریف الحق امجدی، مفتی، متوفی ۱۴۲۱ھ، برکاتی پبلیشرز، کراچی۔

۷۷- نعیمی، احمد یار خان، حکیم الامت مفتی، متوفی ۱۳۹۱ھ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور۔

۷۸- نفی الفئ، الشاہ احمد رضا برکاتی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، ضیاء الدّین پبلی کیشنز، کراچی۔

۷۸- نووی علی المسلم، ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی، امام محدث، متوفی ۶۷۶ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

و

۷۹- وقارالفتاویٰ، وقارالدین رضوی، مفتی، متوفی ۱۴۱۳ھ، بزمِ وقارالدین، کراچی۔

ہ

۸۰- ہدایہ شریف، علی بن ابوبکر مرغینانی، امام برہان الدین، متوفی ۵۹۳ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

شیعہ کتب

۸۱- حیات القلوب ترجمہ سیرت رسول (جلد دوم)، باقر مجلسی، مترجم بشارت حسین، مکتبہ زینبیہ، یونیورسٹی روڈ، کراچی۔

۸۲- نہج البلاغۃ مترجم، حصہ اول، ذیشان حیدر جوادی، محفوظ بک ایجنسی، مارٹن روڈ، کراچی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعارف دار العلوم صادق الاسلام

دار العلوم صادق الاسلام ٹرسٹ اہلسنّت و جماعت کی خالص دینی و مذہبی درسگاہ ہے۔ دار العلوم کے بانی و مہتمم و مینجنگ ٹرسٹی نبیرۂ صدر الشریعہ بدر الطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ ہیں جن کا تعارف محتاج بیان نہیں۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے سچے علمبردار اور پاسبان ہیں ستمبر ۱۹۸۵ء سے دار العلوم امجدیہ میں درس و تدریس اور فروری ۱۹۸۶ء سے جامع مسجد امجدی رضوی میں امامت و خطابت کی خدمات انجام دے رہے ہیں اس کے علاوہ دار العلوم امجدیہ ہی میں ۱۹۸۶ء تا ۲۰۰۳ء فتویٰ نویسی بھی کرتے رہے ہے۔ درسِ نظامی، عقائد و مسائل اور دیگر بہت سی کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں دن میں طالبات کو بھی پڑھاتے ہیں غرض خانوادۂ صدر الشریعہ کا یہ چشم و چراغ اپنی گوں ناگوں مصروفیات کے باوجود دار العلوم صادق الاسلام میں بھی دار الافتاء اور درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہے۔

الحمد للہ دار العلوم میں طلبہ و طالبات کی تعداد تقریباً چارسو (400) ہے اس کثیر تعداد کے لئے درسِ نظامی، تجوید و قرأت، حفظ، ناظرہ کے مدرسین و معلمات نہایت انہماک کے ساتھ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ادارہ مثالی خدمات انجام دے رہا ہے یہ حضرت علامہ مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی مدظلہ العالی کی محنتوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ دار العلوم صادق الاسلام نے انتہائی قلیل مدت میں غیر معمولی ترقی اور شہرت حاصل کی۔ دار العلوم صادق الاسلام کا تعلیمی سال 10 شوال سے شروع ہوتا ہے اور 25 شعبان کو ختم ہوتا ہے جبکہ درجۂ حفظ و ناظرہ کی تعلیم 25 رمضان المبارک تک جاری رہتی ہے۔

ادارہ مندرجہ ذیل سرگرمیاں انجام دے رہا ہے

(۱) **امجدی دار الافتاء:** عوامِ اہلسنّت کے شرعی مسائل کے حل کے لئے امجدی دار الافتاء بھی قائم ہے حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی مدظلہ العالی خود دار الافتاء کے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔ دار الافتاء کے اوقات ہر اتوار صبح 9:00 تا دن 12:00 بجے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) **درس نظامی (پانچ سالہ عالم کورس)** : یہ کورس خصوصاً ان حضرات کے لئے ہے جودن میں روزگار کی وجہ سے مصروف رہتے ہیں اور دینی تعلیم کا شوق بھی رکھتے ہیں ادارہ نے ان حضرات کے لئے خصوصاً رات 8:30 تا 11:30 کلاس کا اہتمام کیا ہے اس کے علاوہ صبح 8:00 تا 12:00 بھی درسِ نظامی کی کلاس ہوتی ہے۔

(۳) **کلیة البنات الامجدیة (چار سالہ عالمہ کورس)**: کلیہ کا بنیادی مقصد اہلسنّت کی خواتین کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنا ہے کلاس کا وقت صبح 9:00 تا دوپہر 1:00 تک ہے۔

(٤) **حفظ (برائے طلباء)**: حفظ کی کلاس صبح 8:00 تا 12:00، دن 2:00 تا 4:30 بجے ہے شعبہ حفظ میں بچوں کی رہائش کا بھی انتظام ہے جن کا قیام و طعام، علاج معالجہ ادارہ برداشت کرتا ہے۔

(۵) **ناظرہ (برائے طلباء)**: دارالعلوم صادق الاسلام میں ناظرہ کی کلاس صبح و دوپہر دو شفٹوں میں ہورہی ہے کلاس کے اوقات صبح 8:00 تا 10:30 اور دوپہر 2:00 تا 4:30 ہیں۔

(٦) **حفظ (برائے طالبات)**: طالبات کے لئے حفظ کی کلاس کا بھی انعقاد کیا گیا ہے جس کا وقت صبح 8:00 تا 12:00 اور دن 2:00 تا 4:00 بجے ہے۔

(۷) **ناظرہ (برائے طالبات)**: ناظرہ کی کلاس کے اوقات صبح 8:00 تا 10:00 اور دن 2:00 تا 4:00 بجے ہے۔

۸) تجوید (برائے طلباء) : تجوید کی کلاس رات بعد نمازِ عشاء منعقد کی جاتی ہے جس کا دورانیہ ایک گھنٹہ ہے۔

الداعی: اراکین دارالعلوم صادق الاسلام

☆☆☆☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعاون کی اپیل

☆ مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے دارالعلوم میں کتابیں وقف کریں۔

☆ دارالافتاء کے لئے کمپیوٹر، پرنٹر اور scanner عطیہ کریں

☆ طالبات کے لئے سلائی مشین وغیرہ وقف کریں۔

☆ طالبات کے لئے علیحدہ پلاٹ کی خریداری میں حصہ لیں۔

☆ رہائشی طلبہ کے لئے بستر وغیرہ دیگر تعاون کریں۔

☆ ایک طالبِ علم پر ماہانہ خرچ 1000 روپیہ سے کفالت کریں۔

☆ فی طالب علم کھانے کا یومیہ خرچ 30 روپیہ سے کفالت کریں۔

☆ ایک مدرس کا وظیفہ 3500 یا 4000 روپیہ کی ذمہ داری لیں۔

—— رابطہ ——

دارالعلوم صادق الاسلام

10/483 لیاقت آباد کراچی، فون: 4923804

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَعظمی پبلشرز

دارالعلوم صادق الاسلام، ۱۰/۴۸۳ لیاقت آباد کراچی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari